اشاعة السنة النبویہ

علی صاحبہا الصلوٰة والتحیہ

نمبر اول و دوم — جلد ہفتم

معہ

ضمیمہ متضمن مسایل مذہب محدثین اہل السنہ

بابت ماہ ربیع الاول والثانی ۱۳۰۱ھ مطابق جنوری فروری ۱۸۸۴ء

اصول و ضوابط و شرح قیمت رسالہ و ضمیمہ

(۱) یہہ رسالہ اور اُسکا ضمیمہ دونو ماہواری ہین (۲) ضمیمہ اکثر رسالہ سی علیحدہ شایع ہوتا ہے (۳) ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہین ہوتا۔ رسالہ بدون ضمیمہ مل سکتا ہے (۴) رسالہ کی اصول اغراض ذیل ہین

(الف) اصول اسلام اور اُسکے فروع عظام سے خصوصاً جو متعلق معاشرت ہون بحث کرنا

(ب) اہل اسلام کے مختلف فرقون کے باہمی اتحاد و اتفاق مین کوشش کرنا۔

(ج) مسلمانون کی دُنیاوی ترقی کے مضامین شایع کرنا۔

(د) پولیٹکل مضامین سی جنکو مذہب سی تعلق ہو بحث کرنا اور قوم کی مذہبی ضرورتون کو گورنمنٹ مین پیش کرنا۔ اور گورنمنٹ کے حقوق سے جنکی مذہب مین ہدایت ہے قوم کو آگاہ کرنا

(۵) ضمیمہ کا فرض صرف مسایل فرعیہ مذہب محدثین سے بحث کرنا ہے۔

(۶) قیمت رسالہ نوابون و رئیسون سی سالانہ للعہ گورنمنٹ اور عام اغنیا سی عہ متوسط اہل وسعت سے ؎ کم وسعت لوگون سی جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نرکھین ؏ بیوسعت اہل علم سے جو اسکی اشاعت کرین ؏ علاوہ قیمت ضمیمہ ہر ایک درجہ والون سے ربع قیمت رسالہ کیونکہ حجم ضمیمہ ربع حجم رسالہ ہے

(۷) ان مراتب خمسہ کا تصفیہ و تقرری خریدارون کے بیان یا ایمان پر ہے

(۸) خط و کتابت و ارسال زر مہتمم کے پوری نام و خطاب سی حسب نشان ذیل ہونا چاہیے۔

(۹) بیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی نہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہو گا۔ ابو سعید محمد حسین مہتمم اشاعة السنہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

Batala Dist. of Gurdaspur

مطبع چشمۂ نور امرتسر مین چھپا

فہرست
(مضامین رسالہ)

عذر

بعض احباب کے مضامین جو ...
ہماری پاس بغرض طبع ذہن ہم ...
مین درج نہین کر سکے ...
درج کئے جاینگے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

کیفیت سالانہ اشاعۃ السنہ

للہ الحمد والمنۃ کہ رسالہ کا سال ششم عافیت سے ختم ہوا اور سال ہفتم شروع۔ سال گذشتہ مین اس رسالہ نے محض خدا تعالی کے فضل و تائید غیبی سے بلا تحریک اسباب و وسایل خارجی (جنکی تشریح کیفیت سال ششم مین ہو چکی ہے) غیر مترقب ترقی کی ہے۔ اسکے ہر ایک درجہ (بجز درجہ اول) کے خریدار سوائے سے زیادہ ہو گئے ہین۔ گو یہہ ترقی ہنوز کاغذ ون [illegible] خریدارون کے ذمہ باقی ہے۔

اس سال بہی رسالہ کا اہتمام اشاعت جیساکہ چاہیے ہم سے نہین ہو سکا اور نہ کوئی اور مہتمم یا معاون جسکے لئے ہم کئی بار اشتہار دے چکے ہین ہمکو میسر آیا ہے سال رواں مین امید ہے اسکے اہتمام اشاعت کا کوئی نہ کوئی بندوبست ہو گا اور انشاء اللہ تعالی یہہ رسالہ نمایان ترقی کریگا۔ اس سال بہی رسالہ **وقت معہود** پر (ماہ بماہ) نہین نکلا اور یہہ امر ناظرین و شائقین کے سخت انتظار و انتشار خاطر کا موجب ہے۔ مگر جو اسمین ہمکو عذر ہے وہ ہم پہلے عرض کر چکے ہین کہ ہمکو مضمون نویسی کے لئے کافی وقت نہین ملتا اس رسالہ کے بالائی کام طبع و اشاعت و حساب و کتاب و خط و کتابت اور بعض قومی کام ہماری اوقات پر ایسے محیط ہو جاتے ہین کہ بعض دفعہ مہینے بہر مین ایک صفحہ مضمون لکہنے کا اتفاق نہین ہوتا با اینہمہ ہم اس نقصان کے جبر سے بیفکر نہین ہین۔ ماہ بماہ رسالہ نکالنے کے لئے جہانتک ممکن ہوا ہم انشاء اللہ کوشش کرینگے اور ناظرین و شائقین کو خوش کر دینگے۔

مگر ناظرین **اسباب** کو بھی خیال مین رکھین کہ اس تاخیر و التوا مین بجز انتظار اور کوئی انکا حرج نہین - مضامین رسالہ ایسے نہین کہ وقت گذر جانے کے بعد وہ بے لطف و ناقابل دید ہو جائین یہہ رسالہ ملکی اخبارون کیطرح خبرون اور قصون پر (جو تازہ بتازہ لطف دیتی ہین اور وقت گذر جانے کے بعد تقویم پارینہ نظر آتی ہین) مشتمل نہین ہوتا بلکہ یہہ اصول و مسایل دین سے بحث کرتا ہے جو کبھی پرانے اور بے لطف نہین ہوتے -

یہی وجہ ہے کہ یہہ رسالہ سال گذر جانے کے بعد زیادہ قیمتی ہو جاتا ہے - رعایتی قیمت پر مل نہین سکتا - مدت سے ہمارے پاس **سنہ ۷۷ و ۷۸ء** کے پورے پرچے نہین ہے کوئی خریدار پیدا ہوتا ہے تو ہم اورون سے لیکر اسکو پرچے پورے کر دیتے ہین - اور **قیمت** بارہ روپیہ سال سے کم نہین لیتے - **سنہ ۷۹** - ۸۰ و ۸۱ کے بھی دو دو چار چار پرچے [illegible] لیتے ہان خریدار کل کو چہارم حصہ معاف ہی - **سنہ ۸۲** و ۸۳ کے پورے فایل بھی پانچ سات سے زیادہ نہ ہونگے جو فی جلد چھہ روپیہ سے کم **قیمت** کو نہین ملتے -

ناظرین اہل اشتیاق کی یہہ **شکایت** بجا ہی کہ اشاعۃ السنہ کے **مضامین** جلد ختم نہین ہوتے اور کئی پچھلے مضامین جنکی نسبت مدت سے وعدہ چلے آتے ہین (جیسے ابطال قدم عالم - مبحث نبوت - مسئلہ وحدۃ الوجود - دنیا - اقسام ملازمت وغیرہ وغیرہ) شروع ہونا نہین پاتے - مگر **اسمین** ہمارا **عذر** یہی (جو ہم جلد ششم کے سرورق مین عرض کر چکے ہین کہ ہم ضرورت وقت و تقاضاء مصلحت کے پابند ہین سلسلہ رسالہ کے پابند نہین) بیجا نہین ہے - ومع ذلک ہم دلی خواہش رکھتے اور کوشش کرنا چاہتے ہین کہ ان سب مضامین کو ختم کرین اور مضامین موعودہ کو جلد شروع کر کے اختتام کو پہنچا دین وما توفیقی الا باللہ -

اس سال بہی اس رسالہ نے کوئی طرز جدید اختیار نہین کیا اُسی طرز قدیم (اصلو وفروع اسلام سے بلا شخصی خطاب بحث کرنا اور باہمی اتفاق و مصالحت کی طرف مسلمانون کو بلانا) پر اسکا سلوک ہی۔ جو لوگ اسکے بعض مضامین (مسلمانون کی خوفناک حالت۔ ترقی معکوس۔ مسلمانون کی افسوسناک حالت وغیرہ) کو اس روش مصالحت کے مخالف سمجہتے ہین یہہ اُنکی نافہمی یا ہٹ دہرمی ہے۔ ہم اسکا علاج جلد ۲ کے نمبر ۵ صفحہ ۱۲۶ نمبر ۸ صفحہ ۲۲۳ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۸۵ مین بتا چکے ہین مگر دوا کا استعمال کرنا شرط شفا ہے۔

اس سال کے افسوسناک حالات سے ایک یہہ ہے کہ اس سال انجمن ہمدردی کی کوئی کارروائی اس رسالہ مین مشتہر نہین ہوئی اور نہ کوئی معتدبہ خدمت انجمن اس رسالہ یا اسکے اڈیٹر سے (جو اس انجمن کا سکرٹری ہے) ہوئی ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ اس سال اکثر ایام [illegible] سفر مین (کبہی بٹالہ کبہی لودہیانہ کبہی کوٹلہ کبہی سملہ کبہی دہلی کبہی ضلع انبالہ وغیرہ) مین رہا ہے لاہور مین قیام نہین کر سکا۔ اسلئے انجمن کی خدمت مین سے قاصر رہا ہے اور اس قصور پر دل مین سخت نادم و متاسف ہے۔ مگر اپنی ذات سے بڑہکر اُن ممبرون اور معاونون پر (جو لاہور مین رہکر سرد مہری اختیار کر بیٹہے ہین) افسوس کرتا ہے کہ اُنہون نے اس اثناء مین (باوجودیکہ عمدہ عمدہ موقع پیش آئے) انجمن کیطرف سے کوئی کارروائی نہین کی یا (اگر کی ہے تو) مجہے اس سے اطلاع نہین دی۔ وعلے حضرات اگر خاکسار کی عدم موجودگی کا عذر پیش کرین تو اُسکو سامعین و ناظرین عذر بدتر از گناہ قرار دینگے۔ اور بناءً علیہ اس انجمن کو انجمن نہ کہین گے۔ کیا قومی کام ایک شخص خاص کے ذات پر منحصر ہوتے ہین اور ایسے کام کبہی چل سکتے ہین؟ جبکہ اُس شخص کو کوئی نیکی بدی پیش آئی اُسیدن اس کام نے عدم کی راہ لے۔ ممبران

دمعاونین لاہور اگر انجمن کو ایسا ہی سمجھتے ہین تو یہہ انجمن نہین - اس صورت مین وہ ہمارا استعفا قبول فرمائین اور کوئی ایسا سکرٹری مقرر کرین جسکی طرف کوئی تغیر تبدل زوال وانتقال راہ نپائے -

اور اگر انکو انجمن کے نسبت ایسا خیال نہین ہے اور یہہ سرد مہری صرف اُنکی سستی یا ذاتی کامون مین مصروفیت کا نتیجہ ہے تو آیندہ اس سرد مہری کو گرمجوشی سے متبدل فرمائین اور ہمیشہ حسب موقعہ مہینے مین ایک بار یا دو بار جلسہ کرکے تدابیر مفید عام پر غور کیا کرین - خاکسار بہی حتمی وعدہ دیتا ہے کہ جب تک لاہور کے قرب وجوار (بٹالہ وغیرہ) مین ہے مہینے مین ایک دفعہ ضرور شریک جلسہ ہوگا - اگر ایک ہفتہ پیشتر انجمن کا نوٹس خاکسار کے پاس پہنچا اور امور واجب التقدیم کا اہتمام پہلے سے ہو جا یا کیگا اور اگر [illegible] انجمن کا جوش اہل لاہوریون کے سینہ سے بالکل خارج ہو چکا ہے تو اس صورت مین ایک جلسہ عام (جسمین خاکسار بہی حاضر ہوگا) کرکے اس انجمن کا سابق حساب جمع و خرچ عام ممبرون کو دکہا کر آیندہ اسکو فسخ† کرین اور اس حالت تباہی پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہکر قومی ترقی کا جنازہ نکالین اور اُسپر یہہ **مرثیہ** پڑہین - بیت

باب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد ۔۔۔ گلیم بخت کسی را کہ بافتند سیاہ

ہم اس دردناک رائے کی طرف **اوّلاً** ان پُرجوش ممبرون کو جنہون نے اس انجمن کی بنا رقایم کی ہے توجہ دلاتے ہین **ثانیاً** (بخیال اس امر کے کہ ہر ایک سوسائیٹی یا کمیٹی کا بالآخر گورنمنٹ سے بہی تعلق ہو جایا کرتا ہے) اپنے تعلیم یافتہ ممبرون (لیڈرون و قانون دانون) کو متوجہ کرتے ہین - **ثالثاً** اسکے معزز عہدہ دارون (پٹرن و ئیس پٹرن پریزیڈنٹ وئیس پریزیڈنٹ سکرٹری صیغہ مال وغیرہ) سے جنپر اس انجمن کا اثر فسخ و قیام (نیک نامی یا —) اور ممبرون کی نسبت زیادہ تر ظاہر ہنیوالا ہے توجہ کرنے کے

† یہ لفظ لکہتے ہوئے ہماری آنکہین پرآب ہو گئین اور وہ کیفیت طاری ہو گئی جو کسی بیاری کے مدت سے عارض ہوتی ہے

خواستگار ہین۔

اور اگر کسیکو یہہ خیال پیدا ہو کہ اُب تو (عرصہ تقریباً ایک سال سے) قدیمی انجمن اسلامیہ لاہور بہی لیگل (قانونی یا باضابطہ) ہو گئی ہے اب انجمن ہمدردی کی (جو اسکی پُرانی حالت کو دیکہکر قایم کیگئی تہی) کیا حاجت ہے اب اِسکا فسخ ہی کرنا مناسب ہے تو یہہ نہایت ہی دہوکہ دینے والہ خیال ہے۔ انجمن اسلامیہ گو اب لیگل ہے (جسکی ممبری سے ہمکو بہی شرف حاصل ہے) مگر وہ انجمن ہمدردی کا کام ہرگز نہین دیسکتی یہہ بات ہم تفصیل سے لکہین تو شاید ممبران انجمن اسلامیہ جو انجمن ہمدردی کے ممبر نہین اسکا کوئی اور محل نکالین جس سے ہمارا سینہ صاف ہے۔ لہذا ہم مجملاً لکہتے ہین کہ یہہ بات اسکی اور اُسکے اصول واغراض اور ممبرون کے مقابلہ وموازنہ سے بخوبی ثابت ومحقق ہو سکتی ہے اسکی ایک ادنی مثال یہہ ہے کہ اِس انجمن کے دُنیاوی کام ایسی جمہوری اور پالیٹکل [illegible] ہین اور اس سے انجمن کے رائے کو گورنمنٹ مین زیادہ وقعت ہونا ممکن ہے۔ اور یہہ بات انجمن اسلامیہ مین جسکے اغراض محصور اور ممبر اہل اسلام ہین محدود ہین نامتصور ہے۔ ہان اِس بات کو ہم تسلیم کرتے ہین کہ یہہ دونو انجمنین اپنے اپنے اصول پر رہین اور بہم باہم اتفاق سے کام کرین اِسکو ہم شیر وشکر کا ملاپ کہہ سکتے ہین۔

انجمن ہمدردی کے پرجوش ممبرون کی سرد مہری کی ایک وجہ یہہ ہے کہ اکثر حضرات معاونین نے آجتک اور اعانت توکیا ممبری چندہ ہی نہین دیا۔ سکرٹری صیغہ مال نے کئی دفعہ خطوط تقاضاے چندہ جاری کئے مگر ایسے لوگ کم نکلے جنہون نے اپنی جیبون مین ہاتہہ ڈالے۔ بہتیرون نے موںہہ مین ڈال لئے اور چندہ کا نام سُنکر ممبری سے استعفا دینے کو تیار ہوگئے۔ بہتیرون نے انہین کان بند کر لئے گویا وہ خطوط اُنہون نے دیکہے ہی نہین اور نہ سنے۔ لہذا آجتک انجمن کے اکثر مصارف

سکرٹریون کی جیب خاص سے چلے - اب وہ بیچارے کہانتک ہمدردی وگرمجوشی ظاہر کرین اور اپنی گرہ سے کہانتک خرچ کرتے جادین -

اگر ممبران انجمن خصوصًا اُسکے معزز عہدہ دار قومی ہمدردی کو کام مین لاکر اسکی مالی معاونت کرین اور نہین تو چندہ ممبری ہی ادا کرتے رہین تو امید ہے کہ اُن ہمدرد ممبرون کی رگ حمیت پہر جوش مین آوے

ایک دو معاونین پر جنہون نے رقم معقول پیشگی دینے کا وعدہ کیا تہا ہم نہایت تعجب کے ساتہہ افسوس کرتے ہین کہ اونہون نے اپنا وعدہ پورا نہین کیا اور غالبًا آجتک ایک حبہ نہین دیا -

المختصر [illegible] مین سرگرم رہین موجودہ حالت سکوت وتساہل عامہ خلایق خصوصًا اقوام ترقی پسند وحکام ہمّت بلند کی نظرون مین حقارت وذلت کا موجب ہی -

اس سال کے افسوسناک حالات سے دوم یہہ ہے کہ اس سال اکثر خریدارون نے ارسال قیمت رسالہ وضمیمہ مین ایسی سنگدلی اختیار کی ہے جو پہلے کبہی نہین کی اسوقت ڈیڑہ سو باقی دارون کی فہرست ہمارے سامنے رکہی ہوئی ہے جب کبہی ہمنے مجملًا واشارۃً مطالبہ قیمت کیا تو اکثر حضرات نے یہی خیال کر لیا کہ یہہ ہمکو نہین لکہا گیا ہمکو تو اشاعۃ السنہ سے واحد خانگی کے نسبت ہی اِس سے کوئی اور اجنبی نادہند مراد ہوگا یا یہہ خیال کر لیا کہ اِن اشارون پر عمل کرنیوالے بہت لوگ نکلین گے ہمنے عمل نہ کیا تو کیا حرج ہوگا جسکا نتیجہ یہہ نکلا کہ اِس خیال نے اکثر خریدارون کو ارسال قیمت سے روک دیا - وہ مہربان اب بہی انصاف کو مروت کو کام مین لاوین اور بے اعتنائی کو دور فرمائین - اِس اشارہ کو بہی اُن حضرات نے اور ون ہی کیطرف رجوع کیا تو ہم آیندہ اُن ڈیڑہ سو اشخاص کی تفصیلی فہرست دکہائین گے بہتر ہے کہ وہ حساب دوستان در دل

عمل کرین اور اس فہرست کی تشہیر نہ کراوین۔

تعجب ہے کہ ہمکو تو محض دینداروں سے جو ایک دینی رسالہ بنظر ثواب آخرت خرید فرماتے ہین کام پڑا ہے پہر وہ لوگ ہمکو ملکی اخبار (جنکے خریدار اکثر دنیادار ہوتی ہین) والون کیطرح اس شکایت پر کیون مجبور کرتے ہین اور ثواب لیتے لیتے گناہ عذاب کے کیون مستحق بنتے ہین۔

قیمت اشاعت السنہ وضمیمہ مین جو پانچ مراتب کی تفریق ہے اسکا **تصفیہ** خریدارون کی دیانت وامانت پر چہوڑا گیا ہے وہ جو اپنی حیثیت تجویز کرکے اسکے موافق قیمت مقرر کرتے ہین ہم اسی کو منظور کر لیتے ہین اسمین جو خلاف امانت کریگا اپنی حیثیت سے کمتر قیمت دیگا اُسکی گردن پر ہمارا حق رہیگا یہہ اسلئے جتایا گیا ہے کہ ہمکو بعض [illegible] کا حال [illegible] ہوا ہے کہ وہ سو سو روپیہ ماہوار پاتے ہین۔ پہر متوسط اہل وسعت کی قیمت ۸ بلکہ کم وسعت لوگون کی قیمت ہر مدتون ادا کرتے رہے ہین انکا تو ہمنے پرچہ بند کر دیا ہے اور جنکی آمدنی وحیثیت کا ہمکو علم نہین انکو یہہ امر جتایا گیا ہے۔

بقیہ مضمون

مسٹر بلنٹ اور اسلام

اور

سلطان روم کا مقام

یہہ تو اورتر کی صاحب ہین+ اِس سی صاف اور بدیہی نتیجہ نکلا کہ حضرت سلطان روم مسلمانون کے (ہند کے ہون خواہ عرب یا ٹرکی کے) امام اور خلیفہ اور بحسب محاورہ قدیمہ امیر نہین ہو سکتے وہو المدعا۔

ہمارے اِس بیان سے ہمارا **مُدعا** (جسکا اثبات ہمکو حصہ دوم مین پیش نظر تھا) تو ثابت ہوا مگر اس سے کئی اور **سوالات** اور **خیالات** (یا یون کہو کہ تشویشات) مسلمانون مین پیدا ہو گئے۔ لہذا اُن سوالات وخیالات کو نقل کرکے اُن کے جوابات قلمبند کرنا واجب ہوا سو عمل مین آتا ہے۔

سوال اول۔ سلطان روم مسلمانون کے خلیفہ نہین تو پھر کون ہین ؟ اور مسلمانان ہند سی انکی نسبت کیا ہے۔

جواب [illegible] سلطان [illegible] امیر ہین رئیس ہین۔ بجز خلیفہ (یا امام یا امیر المومنین بحسب محاورہ قدیمہ) جو کچھہ کہو سو ہین

+ ارطغرل کے بیٹے سلیمان کے پوتے۔

شجرہ نسب حضرت سلطان عبد الحمید خان سلمہ اللہ تعالی سلیمان مذکور تک حسب تفصیل ذیل ہے

سلطان عبد الحمید (ثانی) بن محمود (ثانی) بن عبد الحمید (اول) بن احمد (ثالث) بن محمد (رابع) بن ابراہیم۔ بن احمد (اول) بن محمد (ثالث) بن مراد (ثالث) بن سلیم (ثانی) بن سلیمان (ثانی) بن سلیم (اول) بن بایزید (ثانی) بن محمد (ثانی) بن مراد (ثانی) بن محمد (اول) بن بایزید (اول) یلدرم بن مراد (اول) بن ارخان بن عثمان (اول) جو سلاطین ترکیہ کا پہلا بادشاہ ہے جسکی طرف سلطنت عثمانیہ منسوب ہے) بن ارطغرل بن سلیمان (یہہ شخص صحراء ارمینیہ کا رہنے والا تہا رفتہ رفتہ سپہ سالار علاؤ الدین سلجوقی ہوا ۶۲۸ھ مین نہر فرات مین غرق ہوکر وہین مدفون ہوا۔

(دیکھو **نظم الممالک** مصنفین اسلام وغیرہا)

مگر اپنی ہی حدود سلطنت مین اور اپنی ہی رعایا کی نسبت - مسلمانان ہند سے انکو کوئی خاص نسبت (جو حاکم و محکوم مین ہوا کرتی ہے) نہین ہے - ان سے انکو وہی نسبت ہے جو اُن سے امیر کابل یا امیر بخارا وغیرہ اسلامی رئیسون کو ہے - یعنی اخوت اسلامی اور اتحاد قومی جس سے انکو ایک گونہ فخر ہے اور اسکے لوازم و احکام ہم اشاعۃ السنہ نمبر ا جلد ۶ مین بضمن امر ہفتم منجملہ امور تمہیدی بیان کر چکے ہین - اس سے بڑھکر جیسے امیر کابل یا امیر بخارا کو کوئی نسبت (وجوب اطاعت وغیرہ) مسلمانان ہند سے نہین سمجھے جاتے ایسی ہی سلطان روم سے نہین ہے -

اگر کسی کو یہہ **شبہہ** پیدا ہو کہ سلطان روم اور امیر کابل وغیرہ مین یہہ فرق ہے کہ سلطان المعظم پرانی اسلامی گدّی اور قدیمی تخت خلافت شاہی پر (جو زمانہ صحابہ سے چلی آتی ہے) جانشین ہین لہٰذا انکا حق اطاعت تمام مسلمانون پر وہی ہونا چاہئے جو اس خلافت کا حق ہے تو اِسکا **جواب** یہہ ہے کہ کسی جگہہ پر بلا استحقاق و بلا تحقق شروط بیٹھہ جانے سے اُس جگہہ کے حقوق کا استحقاق ثابت نہین ہوتا لہٰذا تخت خلافت پر بیٹھہ جانیسے کوئی شخص خلیفہ نہین ہو سکتا اور نہ وہ اس حق اطاعت کا (جو خلفاء کا حق ہے) مستحق ہو جاتا ہے - (خدا نخواستہ باشد) اِس تخت خلافت پر کوئی اقوام غیر سے بیٹھہ جاوے (جیسا کہ بعض حصص سلطنت قدیمی اسلامی پر یوروپ کے اقوام روس وغیرہ قابض ہو گئے ہین) تو کیا وہ بھی خلیفہ ہو سکتا ہے ؟ ہرگز نہین -

اگر کہو وہ شرط اسلام کی فوت ہونیکے سبب خلیفہ نہین ہو سکتا تو کہا جائیگا کہ سلطان روم شرط قرشیت کے فوت ہونیکے سبب خلیفہ نہین ہو سکتے -

سوال دوم جناب سلطان المعظم مسلمانون کے خلیفہ نہین تو پھر اور کون اُن کا خلیفہ ہے -

جواب ہمکو تو مسلمانون کا کوئی خلیفہ اسوقت نظر نہین آتا اور کسیکو عرب و عجم مین

(بلحاظ شروط خلافت) خلیفہ نہین کہا جاسکتا۔

عرصہ تقریبًا ۱۸ سال سے ہمکو اس امر سے تفحص رہا ہے ہمکو کسی شخص کا شروط خلافت کے موافق خلیفہ ہونا ثابت و محقق نہین ہوا۔ اسمقام مین ہم ان شروط کی تفصیل کو اجنبی سمجھتے ہین جنکو ہمارا بیان سُنکر تعجب پیدا ہو اُنکی خدمتمین ہماری یہی التماس ہے کہ وہ کتب کلامیہ وغیرہ مجلدات اسلامیہ مین اُن شرطون کی تفصیل ملاحظہ فرماکر ہماری تفحص و خیال کے نسبت جو کہنا ہو سو کہین۔

سوال سوم۔ اس صورت مین اِس اُمّتِ محمدیہ کا جس نے نصب امام (جو اہلسنت کے نزدیک اِن کے ذمّہ پر واجب تہا) ترک کیا کیا حال؟ اور اُن (۲) احادیث کا جنمین یہہ ذکر ہے کہ جسکی گردن مین امام کی بیعت نہین وہ اُسی حالت مین مرے تو کفار کی موت مرتا

من مات وليس في عنقه بيعة مات ميتة جاهلية
مسلم ۲ جلد ۲

ہے کیا مطلب ہے اور اُن (۳) احادیث سابق الذکر کا جنمین یہہ بیان ہے کہ جبتک دُنیا مین دو آدمی رہین گے خلافت قریش کے لئے رہیگی کیا مطلب؟

جواب یہہ اُمت مرحومہ اِس حالتِ موجودہ مین معذور ہے اور اِس ترک واجب مین بے قصور ہے اِسپر گناہ یا قصور کا الزام تب عاید ہوتا جبکہ بالاختیار و بلا اضطرار اس سے یہہ واجب ترک ہوتا۔

(۲) اور وہ احادیث جنمین کسی امام کی بیعت نہ کرنے پر وعید وارد ہے اِسی حالت کا حکم بتاتی ہین جبکہ امام موجود ہو اور کوئی مسلمان اُسکی بیعت سے قاصر رہے امام موجود نہو تو نہ اس حدیث کا حکم و مفہوم متحقق ہو سکتا ہے اور نہ کوئی مسلمان اِسکا مورد و مصداق بن سکتا ہے

(۳) اور اُن احادیث کا جنمین ہمیشہ کے لئے قریش کا خلیفہ ہونا بیان ہوا ہے مطلب

مطلب یہہ ہے کہ استحقاق خلافت قریش ہی کے لئے ہے چنانچہ ان احادیث کے ترجمہ مین ہم اِس مطلب کو ادا کر چکے ہین اِن کا یہہ مطلب نہین ہے کہ قریش کی خلافت ہمیشہ قائم و مستمر رہیگی وہ احادیث گو لفظاً اخبار ہین مگر معنیً انشا ہین اور خلافت کا محل اور حکم بتاتی ہین - ہمارے اِس جواب کے ہر ایک فقرہ پر علماء متقدمین محدثین و متکلمین کے کلام مین شہادت موجود ہے -

علامہ تفتازانی شرح مقاصد مین فرماتے ہین اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر امام مقرر کرنا امت کے ذمہ پر واجب ہو تو اِس سے امت محمدیہ کا تارک واجب ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ امام واجبی صفات سے موصوف مدت سے خصوصاً دولت عباسیہ کے گذر جانیکے [illegible] اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ خلافت میرے بعد تیس ہی برس ہو گی پھر بادشاہت ہو جائیگی جو لوگون کو کاٹیگی سو حضرت علی کی خلافت سے پوری ہو گئی معاویہ اور جو اون کے بعد ہوئی بادشاہ ہوئے نہ خلفا - اور یہہ امر (اُمۃ کا تارک واجب ہونا) ہو نہین سکتا کیونکہ ترک واجب گناہ ہے اور یہہ امت گناہ پر متفق نہین ہوتی - تو اِسکا جواب یہہ ہی کہ ترک واجب مین گناہ تب ہو جبکہ اُسکو اختیاراً ترک کرین نہ اس صورت ہین کہ عجز و اضطرار سے ترک کرین -

فان قيل لو وجب نصب الامام لزم اطباق الامة في اكثر الاعصار على ترك الواجب لانتفاء الامام المتصف بما يجب من الصفات سيما بعد انقضاء الدولة العباسية ولقوله عليه السلام الخلافة بعدي [illegible] عضوضا وقد تم ذلك بخلافة علي فمعاوية ومن بعده ملوك وامراء لا ائمة وخلفاء واللازم منتف لان ترك الواجب معصية و ضلالة والامة لا تجتمع على الضلالة قلنا انما يلزم الضلالة لو تركوه عن قدرة و اختيار لا عجز و اضطرار (شرح مقاصد)

اِس کلام مین علامہ تفتازانی کے تیس برس تک خلافت رہنے کا جواب ادا نہ ہوا - اِسکا جواب امام نووی وغیرہ علماء نے

والجواب عن هذا ان المراد في حديث

الخلافة ثلثون سنة خلافة النبوة وقد جاء مفسراً فی بعض الروایات خلافة النبوة بعدی ثلثون سنة (شرح مسلم نووی)

یہہ دیا ہے کہ خلافت نبوت تیس برس تک ہے چنانچہ بعض روایات مین صاف آچکا ہی کہ میرے بعد خلافت نبوت تیس برس تک ہوگی

یعنی عام خلافت کی یہہ حد بیان نہین ہوئی تا کہ اور احادیث مجوزہ عموم خلافت کے مخالف ہو

عمدۃ القاری اور **فتح الباری** شروح صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ امام قرطبی نے

قال القرطبی ہذا الحدیث خبر عن المشروعیة ای لا یتعقد الامام الکبری الا لقریش مہما وجد منہم احد فکانہ جنح الی انہ خبر بمعنی الامر (عینی و فتح الباری)

فرمایا ہے کہ آنحضرت کا یہہ قول کہ خلافت قریش مین رہیگی خلافت کے حکم شرعی کا بیان ہے کہ بجز قریش خلافت کسی کے لئے صحیح نہ ہوگی جبتک کہ کوئی ایک ان مین سے موجود ہوگا انکی [illegible] خبر کے معنی [illegible] مائل ہوے ہین۔ ایسا ہی **نواب** صاحب بہوپال نے **عون الباری** شرح صحیح بخاری مین فرمایا ہے۔

سوال۔ اِس جواب پر علماء کی شہادت تو معلوم ہوئی کہین کتاب یا سنت مین بہی اسبات پر ایسی صریح شہادت پائی جاتی ہے کہ بحالت عجز و اضطرار بلا بیعت و امام رہنا جائز یا ممکن ہے۔

جواب اہلسنت وجماعت کے لئے تو ایسی شہادت کتاب صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ مین موجود ہے شیعہ اسکو مانین خواہ نہ مانین

صحیح بخاری مین ایک باب مقرر کیا ہے جسکا عنوان یہہ ہے کیا حال جب مسلمانون کی جماعت نہ ہے پہر اس باب مین حذیفہ سے یہہ حدیث روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا ہے

باب کیف الامر اذا لم تکن جماعة۔ حدثنا محمد بن المثنی قال حدثنا الولید بن مسلم قال حدثنا ابن جابر قال حدثنی

لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہلائی کا حال پوچہتے

بسر بن عبد الله الحضرمي انه سمع ابا ادريس
الخولاني انه سمع حذيفه بن اليمان يقول كان
الناس يسئلون رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن الخير وكنت اساله عن الشر مخافة ان يدركني
فقلت يا رسول الله صلعم انا كنا في جاهلية
وشر فجاء نا الله بهذا الخير فهل بعد هذا الخير
من شر قال نعم قلت وهل بعد ذلك الشر
من خير قال نعم وفيه دخن قلت وما دخنه
قال قوم يهدون بغير هديي تعرف منهم
وتنكر قال قلت فهل بعد ذلك الخير من شر
قال نعم دعاة على ابواب جهنم من اجابهم
اليها قذفوه فيها قلت يا رسول الله صفهم لنا
قال هم من جلدتنا ويتكلمون بالسنتنا قلت
فما تامرني ان ادركني ذلك قال تلزم جماعة
المسلمين وامامهم قلت فان لم يكن لهم جماعة
ولا امام قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو
ان تعض باصل شجرة حتى يدركك الموت
وانت على ذلك (صحیح بخاری صفحہ ۱۰۰۴ صحیح مسلم صفحہ ۱۲۷ وغیرہ)+

تھے میں آپ سے برائی کا حال پوچھا رہتا تھا
اس ڈر کے مارے کہ وہ برائی مجھے نہ آلگے
مینے پوچھا یا رسول اللہ ہم ایک زمانہ جاہلیت
(کفر) اور برائی میں تھے پھر خدا تعالے نے
یہہ خیر (اسلام) لایا اس خیر کے بعد
بھی برائی آنیوالی ہے؟ آنحضرت نے
فرمایا ہان مینے عرض کیا اس برائی
کے بعد بھی خیر آئیگی آپنے فرمایا ہان
پر اسمین دھندلاپن ہوگا مینے عرض
کیا وہ کیا - آپنے فرمایا ایسی قوم پیدا
ہو گی [illegible] راہ چلیگی
گی - انہین تم اچھے باتین بھی پاؤگے
بری بھی - مینے عرض کیا اس خیر کے
بعد بھی برائی ہوگی آپنے فرمایا ہان
دوزخ کے دروازے پر بلانے والے
لوگ ہونگے جس نے انکا کہنا مانا اسکو وہ
جہنم مین پھینک دینگے - مینے عرض کیا
یا رسول اللہ آپ انکا کچھہ حال بیان فرماوین

آپنے کہا وہ ہم مین سے ہی ہونگے اور ہماری ہی بولی بولین گے (یعنی کلمۃ الاسلام کہین گے)
مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا حکم دیتے ہین اگر مجھہ پر وہ دن آوے آپنے فرمایا تم مسلمانون
کی جماعت اور امام کے ساتھہ ہوجاؤ - مینے عرض کیا اگر کوئی جماعت اور امام نہ ہو تو

+ سنن ابن ماجہ ص ۲۹۳

آپ نے فرمایا کہ پہر سب فرقون سے کنارہ ہو جائیو اگرچہ درخت کی جڑ دانت سے کاٹنی (یعنے کہانیکے لئے بجز درخت کچھ نہ ملے) اسی پر رہیو یہان تک کہ تجہے موت آپہنچے۔

اسحدیث کو دیکھکر اہلسنت کو تو ہمارے جواب کی تسلیم مین کوئی عذر نہ ہوگا اور انکو اپنی موجودہ حالت بلا بیعت و بلا امام پر کسی وجہ سے نقصان ایمان یا معصیت کا خوف نہ ہوگا۔ اہل التشیع کے لئے) جو اسحدیث کو شاید نہین مانتے وہ مشکل باقی رہی اس مشکل کے دور کرنیکے لئے جو انہون نے یہہ تجویز کر رکہا ہے کہ ہمارا امام (مہدی صاحب العصر) زندہ موجود ہے جو شہر سُرّ مَنْ رائی مین بخوف اعدا زمین مین غائب ہے پر انھون نے یہہ خیال نکیا کہ ایسے امام کے (جو سالہا سال سے زمین مین پوشیدہ ہے) ہونے سے فایدہ ہی کیا۔ اس مسئلہ مین اہلسنت انکو سخت الزام دیتے ہین اور ان کے مقابلہ مین انہون نے اپنی کتب عقاید مین [illegible] الامام [illegible] چھپا نہین رہسکتا۔ ان مباحث کی تفصیل پرانی کتب کلامیہ فریقین مین موجود ہے ہم انکی تفصیل نہین کرسکتے۔ ہمارا مدعا اس بیان سے یہہ ہے کہ ہم اپنا اصول مذہب اہلسنت کے مطابق اس الزام سے کہ تمہارا کوئی خلیفہ و امام نہین بری ہین۔ ان سوالات و جوابات سے امید ہے ناظرین کے اکثر تشویشات دور ہونگے اور جو سوال یا تشویش کسیکی باقی رہی وہ پرائیویٹ طور پر بذریعہ خط ہمکو اس سے آگاہ کرے۔ ہم بلا اظہار اُسکے نام کی اسی رسالہ مین اس تشویش کا ازالہ کرینگے وباللہ التوفیق

یہہ سوال و جواب پولٹیکل اعیان برٹش گورنمنٹ کے توجہ کے بہی لایق ہین ان سے اُنکے مسلمانون کے نسبت بہت سی توہمات اور بے اصل خیالات دور ہوسکتے ہین ازانجملہ ایک یہہ خیال کہ مسلمان خصوصًا اہلحدیث ہر وقت جہاد کے منتظر ہین ایک اسی فقرہ سے دور ہوتا ہے کہ انہین اسوقت کوئی امام ہی نہین (جو جہاد کے لئے بحکم اس حدیث کے کہ

الامام جنۃ یقاتل من ورائہ ویتقی بہ۔ (بخاری [illegible] مسلم [illegible] جلد ۲)

امام ڈھال ہے اسکی آڑ مین مسلمان لڑین اور اس سے

بچاؤلین ایک شرط ہے - پہر وہ بلا امام مذہبی جہاد کیونکر کر سکتے ہین اور شروط جہاد تو در کنار رہین - اب ہم اس بحث کو ختم کرتے ہین اور ناظرین سے توجہ انصاف کے ملتجی ہین گو ہم کو اپنے قوم و معاصرین سے توجہ و انصاف کی امید کم ہے بلکہ یہہ خوف ہی کہ پارسا و متقی تو ہمپر دنیاداری کا حکم لگا دینگے - جنٹلمین اور مہذبین بدخواہ قوم و مخالف مدرسہ علیگڈہ قرار دینگے - ہمارے ملکی و مذہبی ریفارمر ہمپر توہین سلطانی کا فتوی لگادین وعلی ہذا القیاس - مگر ہمکو اس خوف سے اپنے نیک خیال کے (جسکو ہم نیک سمجھتے ہین) اظہار سے رُکنا نہین چاہئے کوئی سُنے خواہ نہ سُنے ہم کہنے سے نہ ٹلین گے - اب نہین تو کوئی آیندہ ہی سُنیگا -

فقل ما یفیض الوقت من غیر سامع

[illegible]

آنریبل سید احمد خان صاحب سی ایس آئی کا سفر اور اسپر دیسی اخبارون کی نظر

سیّد احمد خان صاحب بالقابہ کا اپنے سفر پنجاب مین دُنیا وی اغراض (فراہمی چندہ وغیرہ) مین کامیاب ہونا تو غالبًا مسلم کل ہو گا (گو اسکے سبب مین اختلاف ہو کہ وہ عام خیالی ہمدردی ہے یا خاص اُنکی وجاہت یا اُن کے ممبران پنجاب کی رعایت) انکے بعض† ہمخیال احباب نے یہہ بہی دعوی کیا ہے کہ آپ اس سفر مین دینی غرض (اپنی مذہب کے تصویب و تصدیق) مین بہی کامیاب [illegible] پنجاب کے مختلف اسلامی گروہ (جنمین اہلحدیث بہی شامل ہین) آپکے مداح و موافق مذہب ہو گئے اور بعض ان کے قدیمی مخالف اپنی مخالفت دیرینہ سے نہ صرف متاسف بلکہ اس سے تائب اور عفو کے طالب ہوئے

† یہہ صاحب اڈیٹر اخبار انجمن پنجاب ہین جو اسکے نمبر ۶ جلد ۵ مطبوعہ ۹ فروری ۸۴ء مین بہت شد و مد کے ساتھ اس کامیابی کا اظہار فرماتے ہین ہم اسمقام مین آپکے چند کلمات آپ ہی کے الفاظ سے نقل کرتے ہین آپ فرماتے ہین "مسلمانون کے ہر فرقہ کے آدمی موجود تھے شیعہ لوگ بہی تھے جنمین جناب مولوی الفت حسین صاحب قابل ذکر ہین غیر مقلد‡ بہی موجود تھے جنمین سے میان رجب الدین صاحب قابل ذکر ہین۔ سید صاحب نے جو کچھہ فرمایا ہر شخص کو

‡ لفظ غیر مقلد کے استعمال کو اہلحدیث اپنی نسبت مکروہ اور دشنام سمجھتے ہین۔ (دیکھو اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۶ وغیرہ) اور وہ خود غیر مقلد نہین کہلاتے ہین جیسا کہ اہل نیچر فخر سے نیچری اور اہل تقلید شوق سے مقلد کہلاتے ہین ہمارے معاصرین آیندہ یہہ لفظ اُن کے حق مین استعمال نہ فرما دین اور اگر انکو خواہ مخواہ عام مسلمانون سے علیحدہ کر کے کوئی خطاب دینا ہو تو بلفظ اہلحدیث (جو انکا قدیمی نام ہے) انکو مخاطب کرین۔ (حاشیہ الحاشیہ)

اسپر بعض معاصرین (اڈیٹر اخبار شیر قیصر وغیرہ) نے تو اہل پنجاب کو بہولا بنادیا اور یہہ فرمادیا کہ وہ لوگ بہولاپن سے سید احمد خان کے دم مین آگئے یا نیچری بنگئے ہین۔

بعض معاصرین (اڈیٹر اخبار نیر اعظم[+] مرادآباد) نے اسپر حیرت و تعجب ظاہر کر کے اس امر کو مستبعد قرار دیا ہے اور آپکی تفسیر وغیرہ تالیفات سے آپکے چند اعتقادات (جو عموماً مسلمانون مین کفریات سمجھی جاتے ہین) التقاط کر کے مدعی کامیابی مذہبی اور دیگر معاصرین سے یہہ استفسار

پسند آیا × × × × × لاہور مین ہر متنفس خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان برہمو ہو یا آریا مقلد ہو یا غیر مقلد سُنّی ہو یا شیعہ سید صاحب کا مداح نظر آیا اور صرف اسلیئے کہ سید صاحب کے دنیادی خیالات کو چہوڑ کر جسکا ہر شخص پہلے ہی سے ہمدرد تہا مسلمانون کی طرح طرح غلط فہمیان اس لکچر سے انکے مذہبی عقاید کی طرف سے بالکل دور ہوگئین × × × اس روز سید صاحب نے اپنے پورے خیالات [illegible] لکچر مین مولوی اُلفت حسین بہی موجود تہے اور ہر فقرہ پر آمنا و صدقنا کی صدا بلند تہی آخر مین اونہون نے کہڑے ہوکر کمال خلوص نیت سے سید صاحب کا شکریہ ادا کیا بلکہ یہانتک سید صاحب کی دیرینہ مخالفت سے اپنے تئین گنہگار تصور کیا کہ کمال ادب سے سید صاحب کی خدمتمین عرض کیا کہ آپنے کمال سماحت سے اُن محسن کشون کو معاف فرمایا جنہون نے قومی خدمت کے عوض مین آپکی تکفیر کی لیکن اگر مینے یہہ مخالفت دُنیا کے واسطے کی ہو تو ہرگز معاف نہ کیجیے گا × × × ×

میان رحیب الدین صاحب جو غیر مقلد لوگون کے سرگروہ سمجہی جاتے ہین وہ بہی اسبات کے معترف ہوئے کہ لاہور کے غیر مقلد لوگون کے اور خصوصاً اُن کی تردید کرنیوالون کے مخالفت بہی غلط فہمی پر مبنی تہی۔ اسیطرح اکثر مسلمانون مین یہہ خیال پہیل گیا ہے کہ سید احمد خان پورے مسلمان اور پورے خیر خواہ اسلام و مسلمان ہین“ دیکہو شیر قیصر نمبر ۵ جلد ۸

[+] آپ نمبر ۶ جلد ۹ مطبوعہ ۱۱ فروری مین آپکے خیالات و تاثیرات اخبار انجمن پنجاب و رفیق ہند سے نقل کر کے فرماتے ہین۔ اس خبر کے معلوم ہونے سے ہمپر ایک عجیب حیرت طاری ہوئی اسلیئے

کیا ہے کہ کیا تمام مسلمان ان اعتقادات مین سید احمد خان صاحب کے تابع ہو گئے ہین یا سید احمد خان ان اعتقادات سے تائب اور عام مسلمانون کے تابع ہو گئے ہین ؟ اور خاصکر خاکسار کو مخاطب کر کے دریافت کیا ہے کہ آپ لوگ تو قرآن و حدیث کے مقابلہ مین مجتہدین کی تقلید بھی نہین کرتے سید احمد خان کے ساتھہ کیونکر ہو لئے ۔

اس استبعاد و استفسار پر اڈیٹر انجمن پنجاب نے اپنے دعوی کو بدل دیا اور بر خلاف

کہ دو حال سے خالی نہین یا تو پنجاب کے لوگون نے سید صاحب کے عقیدون کو قبول کر لیا یا سید صاحب نے اپنے عقیدون سے توبہ کی مذہبی اتفاق کی یہی دو صورتین ہین اب ہم اڈیٹر انجمن پنجاب سے خاص خطاب کر کے نہایت عاجزی کے ساتھہ التماس کرتے ہین کہ اسوقت تک جو سید صاحب کے عقیدے ہمکو اُن کی تفسیر وغیرہ سے معلوم ہوئے ہین انمین سے بعض یہہ ہین (اسکی تفصیل و تمثیل مین ایڈیٹر [illegible] نے ان عقائد و اقوال سید احمد خان کے بیان کئے ہین - جیسے قرآن مجید کا آنحضرت کے وجود سے خارج الوجود جبرائیل کے ذریعہ سے نازل نہونا (۲) کسی حدیث کا (خواہ صحیحین کی ہو) لائق اعتبار نہونا (۳) ملایکہ و شیطان سے صرف قوائے مراد ہونا (۴) معجزہ و کرامت خارق عادت کا نہ ہو سکنا (۵) حضرت موسے کے لئے دریا کا نہ پھٹنا (۶) قرآن مین معجزہ فصاحت نہ ہونا (۷) مسیح کا یوسف نجار کے نطفہ سے پیدا ہونا وغیرہ وغیرہ اسکے بعد سوال کیا ہے) پنجاب کے تمام مسلمانون نے سید صاحب کے ان تمام عقیدون کو قبول کر لیا اور مخالف مذہب اسلام کے نہ سمجھا یا سید صاحب نے ان تمام عقیدون سے توبہ کی اور رجوع کیا - ہم اس سوال کا جواب مولوی اُلفت حسین صاحب اور میان رجب الدین صاحب وغیرہ وغیرہ سے چاہتے ہین اور فلان فلان اڈیٹر سے استفسار کرتے ہین کہ تحریر اڈیٹر انجمن پنجاب کہان تک صحیح ہے - ہم جناب **ابو سعید مولوی محمد حسین** صاحب لاہوری اڈیٹر اشاعۃ السنہ سے بھی پوچھتے ہین کہ کیا واقعی آپ کے فرقہ کے لوگ بھی امور دین مین سید صاحب کے ساتھہ ہو لئے × × ہمکو پنجاب کے غیر مقلد فرقہ کے لوگون سے

بیان سابق یہہ لکھدیا ہے کہ ہمنے کبہی نہین لکہا کہ پنجاب کے سب فرقہ کے مسلمان امور دین مین اُنسے موافق ہو گئے ہین البتہ اسبات کو ہم دوبارہ لکھتے ہین کہ اب لاہور کے مسلمان سید صاحب کو کافر نہین سمجھتے اور جو اُنکی قلم سے پہلے نکل چکا تہا کہ سید احمد خان کے عقاید سُنکر لوگون کی غلط فہمی و مخالفت بالکل دور ہو گئی اسکا مطلب اُدرسبب آپ نے یہہ بتایا ہے کہ مسلمانون کے عقاید مسلمہ اور ارکان اسلام کا سید احمد خان نے اعتراف و اقبال کیا ہے نہ یہہ کہ

جو سید صاحب کے معتقدین مین شامل ہو گئے سب سے زیادہ تعجب ہے کیونکہ یہہ فرقہ عمل بالحدیث کا مدعی ہے اور حدیث کے مقابلہ مین ائمہ مجتہدین کے اقوال کو بہی نہین مانتا۔ بااین ہمہ ایسے شخص کے معتقد جو علانیہ بخاری اور مسلم کی حدیثون کا بہی منکر ہے" ؂

+ چنانچہ اخبار نمبر ۹ جلد ۱۵ مین آپ فرماتے ہین اب ہم اپنے ہم عصر کے خدمت مین عرض کرتے ہین کہ اس لکچر مین سید صاحب نے ان تمام عقاید کا اعتراف کیا جو مسلمان ہونیکے لئے [illegible] اونہون نے توحید کا اقرار کیا۔ نبوت کا اقرار کیا غرض پورا کلمہ زبان سے پڑھا اور باقی چار ارکان اسلام یعنے نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوۃ کے فرض ہونیکو تسلیم کیا اور کہا کہ مین انکو اسیطرح فرض جانتا ہون جسطرح ایک جاہل سے جاہل مسلمان فرض سمجھتا ہے ہر مسلمان کے عقیدے کے موافق یہہ باتین اصول اسلام ہین اور جو شخص انپر ایمان لادے اُسکی تکفیر مذہبا ناجایز ہے۔ اب اگر اہل اسلام لاہور نے جنمین ہر فرقہ کے لوگ شامل تہے سید صاحب کو یہہ عقاید معلوم کر کے پورا مسلمان سمجہا تو کیا گناہ کیا اور ہم صاحب اخبار نیر اعظم کی خدمت مین کمال ادب سے گزارش کرتے ہین کہ ہمنے کبہی نہین لکھا تہا جیسا کہ شاید اونہون نے سمجہا ہے کہ پنجاب کے سب فرقہ کے مسلمان امور دین مین اُن سے موافق ہو گئے × × × × × × ×

اس لکچر کے ساتہہ اسبات کا ذکر بہی بیجا نہ ہو گا کہ جناب مولوی الفت حسین صاحب کا مافی الضمیر سمجہنے مین ہمنے کسیقدر غلطی کی تہی ہم مولوی صاحب کا ہر موقع پر داد دینا صدق دل سے سمجہتے رہے لکچر کے بعد بعض آدمیون سے ہمنے یہہ رائے بہی سُنی کہ مولوی صاحب نے جو کچہہ کیا

عام مسلمانون نے سید احمد خان کے نیچری عقاید کا اتباع کیا - اور جو اونہون نے بعض مخالفین سید احمد خان صاحب کا تائب ہونا بیان کیا تہا اُسکی نسبت یہہ فرمایا ہے کہ اسمین ہمنے کسیقدر غلطی کی ہے جو کچھ اُنکے مخالف نے بطور ہنسی و تمسخر کہا تہا اسکو ہمنے دلی توبہ سمجھہ لیا تہا -

یہہ بیان صداقت نشان اڈیٹر انجمن پنجاب کا اس قابل تھا کہ اسپر فریقین (موافقین و مخالفین سید احمد خان صاحب) کا اتفاق ہو جاتا اور سلسلہ بحث و نزاع قطع ہو جاتا کیونکہ اسمین اتفاقی اصول و ارکان اسلام پر اتفاق ہو جانیکا بیان تہا نہ عام مسلمانون کے اُن خصوصیات پر جنکو سید احمد خان صاحب نہین مانتے اور نہ سید احمد خان صاحب کے اُن نیچری عقاید پر جنکو عام مسلمان برا سمجھتے ہین - مگر افسوس فریقین نے اسپر اتفاق نہین کیا - آپ کے مخالفین نے تو آپ کی اس مجمل اقرار اصول و ارکان اسلام کو نا راستی (یا تقیہ) پر حمل کیا اور صاف کہدیا ہے کہ یہہ سب زبانی جمع خرچ ہے† - دل سے اُنکو ان باتون کا اعتراف نہین ہے -

---

اور یہان صرف تحریر تہا لیکن [illegible] ایسے خیال کو دلین جگہہ نہ دی × × × × جہانتک ہمکو یاد ہے لکچر مین نیچریت کی کوئی بات نہ تہی - افسوس ہے کہ مولوی صاحب کے الفاظ پورے پورے بہت کم آدمیون نے سُنے اور اسی سبب سے لوگون کو غلط فہمی واقعہ ہوئی" ؞

† یہہ صاحب اوڈیٹر اخبار شیر قیصر ہین اسکے نمبر ۱۱ جلد ۸ مطبوعہ ۱۱ مارچ مین فرماتے ہین - "اسلام کی ادعا مین ہمارے سید صاحب بہادر کو کمال ہے آپنے پنجاب کے سفر مین اسلام کی سب باتون کا اقرار کر لیا اور صاف صاف کہدیا کہ مین نماز روزہ کو دل سے پسند کرتا ہون ماشاء اللہ زبانی جمع خرچ اسکو کہتے ہین اسوقت ذوق کی پیشین گوئی پر خواہ صادق آنیکو جی چاہتا ہی (رباعی) جنکو اسوقت مین اسلام کا دعوی ہے کمال ؞ دیکھتا ہون نہین اب ذوق یہہ انکا احوال ؞ جسطرح ہو کہ ہنسا دینے کو بدبینون کے ؞ نقل کرتا ہی مسلمانون کی کوئی نقال ؞ فاعتبروا یا اولی الابصار (دیکھو) ہیت قول مرے ہاتین بنانے کے اور فعل میں بھی ہین کہانے کرانے کے اور ؞ مشہور ہے یہہ مثل کہ ہاتھی کے دانت ؞ کہانیکے اور ہین دکہانیکے اور ؞"

اور آپ کے موافقین نے آپ کی اس مجمل اقرار کو ایسی تفصیل پر + حمل کیا ہے جسکی عام مسلمان قایل نہین وہی لوگ قایل ہین جو نیچری کہلاتے ہین -

+ یہہ صاحب کوئی نیچری مسلمان ہین جو اپنے تئین مسلمان کے نام سے موسوم کر کے ایک طولانی تقریر اس مضمون کی پنجابی اخبار لاہور نمبر ۲۰ جلد ۲۰ مطبوعہ ۱۲ مارچ ۱۸۸۴ء مین شائع فرماتے ہین جسکی شروع مین ہے " جو کچھہ ۱۱ فروری کے نیر اعظم مین ہمارے اور ہمارے ملک کی نسبت چھپا اور نیز ہمارے سامنے سید صاحب کے چند غلط عقاید پیش کر کے ہمسے دریافت کیا ہے کہ جسحالت مین سید صاحب کے ایسے عقاید ہین تو تم لوگون نے سید صاحب کی ایسی تعظیم کیون کی اور اپنا پیشوا کیون مانا ہے ؟ پس ہمکو جو کچھہ سید صاحب کے عقاید کی نسبت معلوم ہے پبلک کے سامنے پیش کر کے انصاف پذیر صاحبون سے دریافت کرتے ہین کہ آیا یہہ مخالفت اسلام کی ہے ؟ یا علماء وقت کی ؟ جسمین وہ خود ہی مختلف ہو رہے ہین - سب سے بیشتر ہم یہہ بیان کر دینا چاہتے ہین کہ دنیا مین انسان کو خدا نے مختلف طبایع پر پیدا کیا ہے جسکے سبب ہر ایک فرد بشر کی راے - پسند - اور سمجھہ بوجھہ بالکل مختلف ہے (اس موقع پر ہم دو شخصون کی نظیر دیتے ہین جنکو زمانہ ابو جہل اور حضرت عمر رضہ پکارتا ہے) جسکے سبب ایک گروہ ایک بات کو پسند کرتا ہے دوسرا اسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے - اب ضرور ہوا کہ کوئی معیار انسان اپنے لئے ایسے مقرر کرے جس سے اپنی صداقت اور دوسرون کی غلطی کا فیصلہ کرے وہ کیا ؟ وہ ایک کتاب ہے جو خدا نے اپنے ہاتھہ سے اپنی قلم سے لکھی جسکو لوگ نیچر یا فطرت اللہ کہتے ہین - (اس تمہید کے بعد آپ نے جبرائیل علیہ السلام کا صرف قوت ہونا اور بوجود خارجی موجود اور مجسم دکھائی نہ دینا اور قرآن کا ایسے جبرائیل (موجود بوجود خارجی محسوس و مرئی) کے ذریعہ سے نازل نہ ہونا ایسا ہی شیطان کا بوجود خارجی موجود نہونا - اور آنحضرت سے معجزہ خرق عادت کا صادر نہ ہونا - جنت مین وجود نعیم جسمانی تسلیم کرنیسے اسکا چکلہ بنجانا - مسیح کا بلا پدر پیدا نہونا - حضرت موسی کی لاٹھی مارنے سے دریا کا نہ پھٹنا اور نہ ٹھہر جانا -

اِس اختلاف مین فریق اول نے تو اپنی تجویز مین سوء ظنی کے سبب صرف اپنا نقصان کیا ہی فریق ثانی نے سید احمد خان صاحب کا نقصان کیا اور انکی حکمت علمی اقرار اجمالی کا خلاف کیا اور انکا کیا کرایا کہویا اونہون نے اس نیچرل تفصیل سے اُس سوء ظنی کو اور بڑہایا اور مستحکم کردیا اور لوگون کو یہہ جتا دیا کہ تم یہہ نہ سمجھہ لینا کہ سید احمد خان صاحب نے عام مسلمانون کے عقاید کو مان لیا ہے اور اُن سے اتفاق کیا ہے۔ اس اجمالی اقرار سے اُن کی وہی مراد ہے جو انکا قدیمی اعتقاد ہے۔ اِن حضرات (انکے نادان دوستون) نے اپنی طرفسے تو انکی خیرخواہی اور دوستی کی ہے مگر حقیقت مین یہہ پوری دشمنی ہوگئی۔ اسی جگہہ سے کہا گیا ہے کہ نادان دوست دانا دشمن سے بدتر ہے۔

اس موقع اختلاف پر ہمارا ساکت رہنا اور اِن مختلف آراء اور اصل محل نزاع کی نسبت اپنی رائے ظاہر نہ کرنا [illegible] نیچر [illegible] گناہ [illegible] حالت مین کہ ہماری قوم کے لوگ بمواقفت مذہب نیچریہ سے متہم و بدنام ہو چکے ہین۔ اور ہمارے معاصرین ہمسے خصوصیت کے ساتھہ اصلی حقیقت کے مستفسر ہوئے ہین لہذا ہم اپنی رائے اِس اختلاف اور اصل محل نزاع کی نسبت ظاہر کرتے ہین۔

ہماری رائے ناقص مین اڈیٹر اخبار انجمن پنجاب کا پہلا بیان (مندرجہ نمبر ۶ جلد ۱۵ انجمن پنجاب) صحت و صداقت سے کوسون دور ہے (۲) اور اسکے بہروسے اڈیٹر مشیر قیصر کا اہل پنجاب کو بہولا قرار دینا اور بہی دور اور رجم بالغیب ہی (۳) اور اس بیان پر اڈیٹر اخبار نیر اعظم مراد آباد کا استبعاد و استفسار بہت درست و با موقع ہے (۴) اور اسکے

ویساہی بیان کیاہی جو نیچریون کا اعتقاد ہے اور سید احمد خان صاحب کے تفسیر مین مذکور ہی اور اُسپر آپکے تفسیر کے صفحات کو بطور شہادت نقل کردیاہی جنکے ملاحظہ سے ناظرین کو خوب یقین ہوسکتاہی کہ ابتک سید احمد خان صاحب کے یہی عقاید ہین اور اِس مجمل اقرار نبوت وغیرہ سے آپنے یہی عقاید مراد رکہی ہین اور ان ہی عقائد کے ساتھہ اہل پنجاب نے انکو پیشوا مانا ہے۔ سو انہون نے اعتقاد عام اہل اسلام قبول نہین کیا۔

جواب مین اڈیٹر اخبار انجمن پنجاب کا دوسرا بیان (مندرجہ نمبر ۹ جلد ۵ انجمن اخبار) قرین صحت وصداقت اور لایق تسلیم ہے (۵) اسکو اڈیٹر مشیر قیصر کا نا ماننا اور سید احمد خان کے اقرارون کو (جو اسمین منقول ہین) ناراست بیانی پر حمل کرنا بلا وجہ سوء ظنی ہے (۶) اور اسکے جواب مین نیچری مسلمان کا مضمون (منقول پنجابی اخبار نمبر ۲ جلد ۲۰) خلاف واقع وغیر صحیح ہونیکے علاوہ منشاء و مقصد آنریبل سید احمد خان کے بہی مخالف ہے اور توجیہ القول بما لا یرضی بہ قایلہ اور دوستی نادان کا مصداق ہے

ہمارے یہہ دعاوی ستہ ہمارے بیان سابق مین ضمناً مدلل ہو چکے ہین اسمقام مین ہم بنظر افہام عوام (جو ضمنی باتون کو مشکل سے سمجہتے ہین) ما علم ضمناً کی تصریح اور ان دلایل کے تشریح کرتے ہین

ہمارے دعوی اول پر اڈیٹر انجمن پنجاب کا دوسرا بیان کافی اور روشن دلیل ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اسکا پہلا بیان صحیح نہین ہے - علاوہ بران اور متعدد دلایل اور ایک خاص مراسلت سے بہی ثابت ہے کہ جو کچہہ اخبار انجمن کے نمبر ۶ جلد ۱۵ مین مولوی سید الفت حسین صاحب و میان رجب الدین کی نسبت بیان ہوا ہے اس سے دو نون صاحب کو انکار ہے -

مولوی الفت حسین صاحب کا اظہار متضمن انکار ہم اسلئے بلفظہ نقل نہین کرتے کہ جو انجمن پنجاب کے نمبر ۹ جلد ۱۵ مین انسے منقول ہے وہ اس سے بڑہکر اور لطیف تر ہے میان رجب الدین صاحب کا انکار قابل بیان و اظہار ہے انہون نے مولوی محمد غضنفر صاحب مدرس اورینٹل کالج لاہور کے قلم + سے اسمضمون کا خط لکہوا کر بہیجا ہے کہ مین اس جلسہ مین ذرا نہین بولا - ارادہ بولنا

+ دوسرے کی قلم سے لکہوانے کی یہہ وجہ ہے کہ میان رجب الدین صاحب خود لکہے پڑہے آدمی نہین ہین - اس سے اڈیٹر انجمن پنجاب کے اس مبالغہ کا کہ میان رجب الدین صاحب اس گروہ (اہلحدیث) کے سرگروہ ہین کا بہی ناظرین کو خوب اندازہ ہو سکتا ہے -

کہ کچھ بولون مگر اس خیال سے کہ شاید ایک بات میرے نزدیک بہتر ہوا درمین کہہ دون اور میری جماعت کے لوگ اسمین خطا پکڑین مین بالکل خاموش رہا۔ البتہ باہر نکلکر دو چار آدمیون سے کہا تہا کہ اسکے (یعنے سید احمد خان صاحب کی) تحریر مین (جو لوگ بیان کرتے ہین) اور اس تقریر مین زمین و آسمان کا فرق ہے یہان تو اس سے لغزش نہین ہوئی۔ اتنی بات کہین ممتاز علی (متعلم بی اے کلاس گورنمنٹ کالج لاہور) نے سن لی اور ایسے کئی اور آملے۔ پلنے انکو الزام دینے کے لئے کہا کہ تمہارا پیر تو یون کہتا ہے اور تم ایسے اور ایسے ہو۔ سو محمد اشرف (اڈیٹر انجمن پنجاب) و ممتاز علی وغیرہما نے اس مطلب کی ٹکڑی کو (کہ اس سے یہان لغزش نہین ہوئی) تو بڑہا کر کہہ دیا اور باقی کو چہوڑ دیا جیسے کیسمنے لاتقربوا الصلوۃ کو لیلیا تہا اور انتم سکاریٰ کو چہوڑ دیا تھا۔

دعوی دوم و سوم پر یہی دلایل کافی ہین جب پہلا بیان اڈیٹر انجمن پنجاب صحیح نہ ہوا تو بنا، علیہ اڈیٹر مشیر قیصر کا اہل پنجاب کو بہولا کہنا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے اور اڈیٹر اخبار نیر اعظم کا استشہاد و استفسار [illegible] صحیح اور اجنبی ہوگا۔

دعوی چہارم کی صداقت پر یہہ دلیل ہے کہ وہ اس شخص کی نسبت ایک ایسی تجویز و فیصلہ ہے جسکا خود اس شخص کو اعتراف ہے اور خارجی دلایل جنکو ہم دعوی اول کے تائید مین پیش کر چکے ہین نیز اسکے مؤید ہین۔

دعوی پنجم کی صداقت پر یہہ دلیل ہے کہ سید احمد خان صاحب کی اجمالی اقرار دن کے اور لوگ بہی بکثرت راوی ہین اور اجمال کو خواہ وہ ایک ایسے معنی کی نسبت سے استعمال کیا جائے جسکو مخاطب سمجہین لغتہ و شرعاً و عقلاً ناراستی نہین کہا جا سکتا۔ اور کیا بعید ہے کہ سید احمد خان صاحب نے اس مجلس مین اس اجمال سے وہی تفصیل مراد رکھی ہو جو عام اہل اسلام کے اعتقاد مین ہے اور اپنے نیچری عقاید مندرجہ تفسیر سے توبہ کر لی ہو۔ چنانچہ لکچر لودہیانہ کے بعض الفاظ کہ ہمارے باپ آدم کو شیطان نے دہوکا دیا وغیرہ وغیرہ جو تفسیر کے مخالف ہین اس احتمال کے موید ہین۔

دعوی ششم کی صداقت پر یہہ دلیل ہے کہ نیچری مسلمان کا مضمون (نمبر ۲ جلد ۲۰ پنجابی اخبار) صاف صاف بتا رہا ہے کہ سید احمد خان نے اجمالی اقرار توحید و رسالت سے وہ معنی مراد نہین رکہے جو عام مسلمان مراد اور اعتقاد رکہتے ہین بلکہ اس سے اُنکی مراد وُہی اعتقاد ہین جو نیچریون کے عقاید ہین۔

مثلاً خدا تعالی سے (جسکو اونہون نے خدا واحد مانا ہے) وہ **خدا** مُراد نہین جو اس عالم (ممکنات اور اُسکے اوصاف و حالات جنکو یہہ حضرات نیچر کہتے ہین) مین جو چاہے تصرف کرے۔ سورج کو مغرب سے نکالے۔ چاند کو اشارہ سے دو ٹکڑے کر ڈالے۔ لاٹھی کا واقعی سانپ بنا دے۔ باپ کے سوا بیٹا پیدا کر سکے۔ بہتے دریا کو ایک لاٹھی مارنیسے پھاڑ کر کھڑا کر دے وعلی ہذا القیاس بلکہ اس سے ایسا خدا مراد ہے جیسا کہ **معزول نواب ٹونک** کہ وہ جو کر سکتا تہا پہلے کر چکا اب اپنے بادشاہت مین ایک ذرہ تبدیل و تغیر کا اختیار نہین رکہتا **رسول** سے اُنکی مراد ایسا رسول نہین ہے، جنپر اوپر ایسا خارج سے وحی و قرآن نازل ہوا ہو [illegible] موجود بوجود خارجی (جیسا کہ مسلمان سمجھتے ہین اور اسکو جبرائیل کہتے ہین) آسمان سے لیکر آیا ہو بلکہ اس سے مراد وہ شخص ہے † جس کے دل و دماغ کی بناوٹ ہے ایسی ہے کہ وہ اپنے آپ قرآن اور احکام حلال و حرام بناتا اور ایک مشین (کل) کیطرح اپنے آپ نکالتا چلا جاتا ہے۔ اُسکی بنائی ہوئی کلام و احکام کو خدا کا کلام اور احکام صرف اسلئے کہا جاتا ہے کہ اس دل و دماغ کا (جس سے وہ کلام و احکام سرزد ہوئے ہین) بنانیوالہ خدا ہے ورنہ بظاہر وہ اُسی شخص کا کلام و احکام ہین جسنے انکو بنایا۔

---

† اس قسم کا رسول بانی سید احمد خان صاحب نے کالون اور لوتہر اور بابو کیشب چند رسین اور سوامی دیانند سرستی کو بھی مان لیا ہے (دیکھو تہذیب الاخلاق ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۷ ہجری) پس اگر سید بقول نیچری مسلمان جو اس اجمالی اقرار رسالت کو اس نیچرل تفصیل پر حمل کرتے ہین) ایسا ہی آنحضرت کو رسول مان لیا تو اسلام یا تو مسلمانون پر کیا احسان کیا اور اپنا کیا بنایا اس معنی کر اور ایسے لوگون کو رسول ماننے سے تو کبھی کوئی مسلمان کے خیال مین مسلمان نہین ہو سکتا

اور ظاہر ہے کہ اس اجمال کی یہہ تفصیل سید احمد خان صاحب کی اس غرض سے (جسکی نظر سے اونہون نے اجمال اختیار کیا تہا) بالکل مخالف ہی۔ غالبا اسوقت یہہ تفصیل کوئی کرنا چاہتا تو صاحب موصوف ہرگز اسکی اجازت نہ دیتے اور اگر بلا اجازت آپ کی کوئی اسوقت یہہ تفصیل کر ہی دیتا تو جن لوگون نے (بقول اڈیٹر انجمن پنجاب) آپکے مجمل اقرار سنکر آپکو مسلمان قرار دیا تھا وہ یہہ تفصیل سنکر آپکو ہرگز مسلمان نہ کہتے۔ اسی مجلس مین آپ پر فتوی کفر لگاتے یا اس مجلس سے الگ ہو جاتے۔ اب رہی یہہ بحث کہ یہہ تفصیل حق۔ نفس الامر۔ قران اور اسلام کے کیون مخالف ہی (جسکی طرف ہمنے سابقًا اشارہ کیا ہے) سو اسمقام مین اجنبی ہے۔ علاوہ بران یہہ بحث اشاعۃ السنہ جلد ۲ و ۳ و ۴ و ۵ وغیرہ مین بسط و تفصیل کے ساتہہ ہو بہی چکی ہی اسلئے بہی اس بحث سے تعرض بلا ضرورت تکرار ہے جو اشاعۃ السنہ کی طرز و عادت کے مخالف ہی [illegible] چھیڑا۔ اور اگر انکے نزدیک ہماری بحث و بیان سابق مین کوئی محل اعتراض تہا تو اسکو بیان کیا ہوتا یہہ کیا ہمت و حمیت کی بات ہی کہ جن باتون کا جواب انکو ایک دفعہ نہین کئی دفعہ مل چکا ہی پہر ان ہی کا اعادہ کر دیا اور ہمارے جوابات کا جواب نہ دیا۔ ہم اس وش کو پسند نہین کرتے اسلئے ان مسایل کے جوابات سے اب تعرض کرنا نہین چاہتے۔

اس مقام مین ہم اشاعۃ السنہ کے اُن مواضع کی جنمین اُن مسایل کا جواب دیچکے ہین فہرست ناظرین کو دکہاتے ہین اور ان کے ساتھ ان مسائل کے مواضع بیان کا تالیفات سید احمد خان سے بہی پتہ بتاتے ہین تا کہ کوئی صاحب یہہ نہ کہین (جیسا کہ نیچری مسلمان نے بمقابلہ نیر اعظم کہدیا ہے) کہ ان مسایل کے سید احمد خان صاحب قائل نہین یہہ لوگ توڑ مروڑ کر اُن مسایل کو ان کے ذمہ لگاتے ہین۔ وہ فہرست یہہ ہے

نمبر	مسئلہ نیچریہ	مواضع ذکر آن از تصانیف سید احمد خان	مواضع جواب آن از اشاعۃ السنہ
۱	نیچر (یا قانون قدرت) کا نہ بدلنا اور خدا تعالیٰ کا اس تبدیل پر قادر نہ ہونا	تہذیب الاخلاق نمبر ۲ جلد ۶ بابت ۱۲۹۱ھ و تہذیب ماہ رجب ۹۶	نمبر ۳-۶-و ۸ جلد ۲ نمبر ۱۱-۱۲ جلد ۳ نمبر ۸ جلد ۴ جس میں صاف ثابت ہے کہ نیچر کوئی مشخص و مقرر چیز ہی نہیں اسکا نہ بدلنا کیا معنی-
۲	جبرئیل وغیرہ ملائکہ کا بوجود خارجی موجود نہ ہونا اور قرآن مجید کا اوپر یا خارج سے نازل نہ ہونا-	تفسیر بحری صفحہ ۲۶-۲۷-۲۸-۴۲-۴۸ وغیرہ	نمبر ۹ و ۱۰ و ۱۱ جلد ۳ نمبر ۱ جلد ۴ وغیرہ-
(۳)	شیطان اور اُسکی ذریات کا موجود بوجود خارجی [illegible]	تفسیر صفحہ ۴۲ و [illegible]	نمبر ۱ و ۵ جلد ۴ وغیرہ
(۴)	احادیث نبویہ کا (خواہ صحیحین کے ہوں) ناقابل اعتبار ہونا	تہذیب نمبر ۲ جلد ۲ بابت ۱۲۸۸ھ	نمبر ۲ و ۳ و ۴ و ۵ جلد ۵ وغیرہ
(۵)	بہشت کو بفرض نعیم جسمانی خرابات (چکلہ) قرار دینا	تفسیر صفحہ ۳۴	نمبر ۵ و ۶ جلد ۳ وغیرہ
(۶)	معجزہ کا خارق عادت نہ ہونا-	تفسیر صفحہ ۱۳۹ وغیرہ	نمبر ۱۱ جلد ۳ وغیرہ
(۷)	حضرت موسیٰ کی لاٹھی مارنے سے دریا کا پھٹ کر کھڑا نہ ہونا-	تفسیر صفحہ ۸۲ وغیرہ	نمبر ۱۱ جلد ۳ نمبر ۵ جلد ۴ وغیرہ
(۸)	حضرت مسیح علیہ السلام کا بلا پدر پیدا نہ ہونا	تفسیر جلد ۲ صفحہ ۲۲	نمبر ۲-۳- و ۵ جلد ۴ وغیرہ

وعلیٰ ہذا القیاس بقیہ مسایل نیچری مسلمان کو سمجھنا چاہئیے-

یہہ اُن مختلف آراء کی نسبت ہماری رائے ہے جسمین کسیقدر اصل محل نزاع (نتیجہ سفر و لکچرز سید احمد خان بہادر) کی نسبت بہی رائے مذکور ہوئی کہ وہ مذہبی کامیابی نہین ہے - مذہبی کامیابی اِس سفر یا آپ کے لکچرز کا نتیجہ تب تسلیم کیا جاتا جبکہ کم سے کم ایک مسئلہ بہی مذہب نیچریہ کا آپکی زبان سے کسی لکچر مین نکلتا اور وہ عام مسلمانون مین یا خاص کسی مسلمان کے نزدیک تسلیم کیا جاتا - اور جس حالت مین باعتراف آپ کے احباب و انصار کے آپکی لکچر مین نیچریت کی کوئی بات ہی نہین ہوئی توکیونکر خیال کیا جاسکتا ہے کہ آپ کا لکچر سنکر کوئی مسلمان نیچری ہوگیا ہے اور ہدایت اور اشاعت مذہب نیچر ہی اِس سفر کا نتیجہ ہے -

اِس رائے کے علاوہ چند باتین ہم آپ کے لکچرون کی نسبت اور لکہنا چاہتے ہین جن سے مقصود [illegible] آپکے ہم خیال احباب کی خیر خواہی ہے نہ کسی بحث قائم کرنا (جسکو ہم مدّت سے چہوڑ کر چکے ہین) اور نہ کسی کا ذاتی عیب پکڑنا (کیونکہ اس سے غالباً کوئی عام نتیجہ نہین نکلتا) لہذا آپ اور آپ کے احباب ان باتون کی طرف توجہ کرین تو فایدہ جانبین سے خالی نہین ہے -

وہ یہ ہین

اِس سفر پنجاب مین جو لکچرز اور سپیچین آپنے متعدد مقامات (لودیانہ - جالندہر - امرتسر گورداسپور - لاہور وغیرہ) مین دی ہین اور وہ اخبار رفیق ہند و انجمن پنجاب وغیرہ مین شایع ہوئی ہین وہ اسوقت ہمارے سامنے رکہی ہوئی ہین - انہین جو مسلمانون کی حالت ضُعف و تنزل بتائی ہے اور انکو ترقی قومی و ہمدردی اسلامی یا ملکی کی جوش کے ساتھ رغبت دلائی گئی ہے اسپر ہم صاد کرتے ہین اور آنرایبل سید احمد خان کی اِس دلسوزی و عرق ریزی کے ہم دل سے شکر گزار ہین اور خدا سے دعا مانگتے ہین کہ حق تعالی اِس بڈہے (مگر ہمت کے نوجوان) کو مسلمانون کی دُنیا دی ترقی کی ترغیب

مواضع جواب آن از اشاعۃ السُّنہ
نمبر ۳ - ۶ - و ۸ جلد ۲ نمبر ۱۱ - ۱۲ جلد ۳ نمبر ۸ جلد ۴ جس مین صاف ثابت ہی کہ نیچر کوئی مشخص و مقرر چیز ہی نہین اسکا نہ بدلنا کیا معنی -
نمبر ۹ و ۱۰ و ۱۱ جلد ۳ نمبر ا جلد ۴ وغیرہ -
نمبر ا و ۵ جلد ۴ وغیرہ
نمبر ۲ و ۳ و ۴ و ۵ جلد ۵ وغیرہ
نمبر ۵ و ۶ جلد ۴ وغیرہ
نمبر ا جلد ۳ وغیرہ
نمبر ۱۱ جلد ۳ نمبر ۵ جلد ۴ وغیرہ
نمبر ۲ - ۳ - و ۵ جلد ۴ وغیرہ

چاہئے -

کے لئے کچھہ عرصہ اور زندہ رکھے یہانتک کہ خود انمین اِس قسم کا جوش ترقی دُنیاوی پیدا ہو - مگر اِن لکچرون مین تین باتین آپ کی زبان سے ایسی سرزد ہوئی ہین جنسے ہمکو اتفاق نہین ہے - اِس اختلاف مین ہماری راے کو جناب ممدوح اور آپکے احباب مصیب پائین تو اسکی طرف توجہ فرماوین

اول - لودھیانہ کے لکچر اور امرت سر کے جواب ایڈریس مین آپنے مذہبی اختلاف کے ہوتے دُنیاوی اتحاد قائم رکھنے کی یہہ تجویز بتائی ہے کہ انسان کے خیالات کے دو حصّے ہین - ایک وہ حصّہ جسکو خدا سے تعلق ہے (یعنی ابنائے جنس سے اُسکو کچھہ علاقہ نہین) وہ حصہ اعتقاد اور مذہب کے لئے چھوڑ دو - دوسرا حصّہ انسان سے تعلق رکھتا ہے (یعنی اُسکو خُدا سے اور مذہب سے کوئی علاقہ نہین) وہ باہمی اتحاد - اتفاق یکدلی و یگانگت ہے - اِس سے آپس کے برتاؤ مین غرض و تعلق [illegible]

اِس تجویز کے نتیجہ سے تو ہمکو اتفاق ہے ہم بھی یہی کہتے ہین کہ مذہب اپنا اپنا رہے اور دُنیاوی کامون اور اغراض مین ایک دوسرے سے متفق ہو جائے مگر آپ کے اِن دعاوی اور مقدمات سے کہ باہمی اتحاد کو مذہب سے کچھہ تعلق نہین مذہب کو اتحاد و اتفاق سے علاقہ نہین" ہمکو اختلاف ہی - ہمارے نزدیک یہہ طریق اتحاد و اتفاق عین مذہب کی ہدایت ہی اور جو حصہ ہمارے خیالات کا خدا سے تعلق رکھتا ہو اور وہ مذہب کہلاتا ہے وُہی ہمکو یہہ طریق معاشرت بتاتا ہے - کہ ہم اپنے مخالفین خیال سے اسلامی بھائی ہون (جو صرف بعض فروعات مین باہم اختلاف رکھتے ہین) خواہ اقوام غیر (جو اصولاً و فروعاً مسلمانون سے مختلف ہین) دُنیاوی امور و اغراض مین اچھی طرح سے میل جول رکھین اور حسن معاشرت و اتفاق سے دُنیاوی کام کرین - اِس باب مین ہم ایک مستقل مضمون "مذہب و معاشرت" لکھہ چکے ہین جو اشاعة السنہ جلد ۲ - ۳ - ۴ کے متعدد پرچون مین شایع ہو چکا ہے - اور ہمارے مضمون "کفار کی نوکری" مین جو نمبر ۱۱ و ۱۲ جلد ۵ مین

شایع ہوا ہے نیز اسکی تائید پائی جاتی ہے سید احمد خان صاحب کے معتقدین ان پرچون کو ملاحظہ فرمائینگے تو امید ہے ہمارے اس اختلاف کی قدر کرینگے۔ اور آپ کے ان دعاوی کو لایق ترمیم یا نظر ثانی قرار دینگے۔

دوم۔ لودہانہ کے لکچر مین آپ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ بنظر ثواب آخرت قومی کام (مسجدین خانقاہین بنوانا خیرات صدقات دینا) کرتے ہین وہ یہہ سب کام ذاتی منفعت اور خود غرضی کے لئے کرتے ہین۔ قومی ہمدردی اور ابناے جنس کی بہلائی کے لئے نہین کرتے اور فرمایا جبتک یہہ جوش پیدا نہ ہو کہ جو کام کرین وہ قوم کے لئے کرین نہ اپنے ثواب آخرت کے لئے اُسوقت تک قومی ہمدردی کا جوش پیدا نہین ہوتا۔ پہر آپنے اسکی تائید و تمثیل مین اپنی قوم کا یہہ حال بیان کیا ہے کہ اگر کوئی ایسا کام کیا جاوے جو قوم کے لئے نہایت ضروری ہے مگر لوگون کے خیال مین اس سے ثواب آخرت کی کچہہ توقع نہ ہو۔ تو بہت کم لوگ ایسے ہونگے جو اسکی طرف توجہ کرین مہذب و تعلیم یافتہ اقوام (یورپین) کا یہ حال بیان فرمایا ہے کہ وہ لوگ خالص قومی ہمدردی اور خالص قومی بہلائی کے کام مین بلاخیال ثواب آخرت کوشش کرتے ہین"۔

اس قول سے جناب کے ہم کسیوجہ سے اتفاق نہین کرسکتے اور اسکو عقل و نقل و شرع دونون کے مخالف سمجہتے ہین

عقل سے اُسکی مخالفت کی وجہ یہہ ہے کہ بلاغرض ثواب آخرت قومی کام کرنے سے اگر آپکی مُراد ہے کہ اس کام مین انسان کی اصلاً و مطلقاً کوئی غرض و نیت نہ ہو بلکہ قومی کام کرنا انسان کا ایک نیچرل (طبعی) امر ہوجائے تو اسمین انسان کو رُتبہ انسانیت سے گرانا اور اس فعل مین بہایم و وحوش اور طیور کا ہم رُتبہ بنانا ہے۔ یہہ ہمدردی طبعی بلانیت و نردی (سوچ) تو حیوانیت کا خاصہ ہے۔ وہی ہین جو اپنے افعال کے مقاصد و اغراض سوچ نہین سکتے وہی ہین جو صرف طبعاً بلاسوچ اغراض و نتایج ایک دوسرے سے ہمدردی

کرتے ہین - بندر - شیر - چڑیا - مُرغی - کُتّا - بلی اسی طبعی ہمدردی سے اپنی اولاد کو پالتے ہین اور اپنے جوڑون ہم جنسون سے اُنس رکھتے ہین انہین سے بعض پر کوئی حملہ کرے یا تکلیف دے تو باقی اسکی مدد اور ہمدردی مین شریک ہو جاتے ہین اور نہین تو کائین کائین اور شور و غل ہی سہی - پس اگر انسان مین صرف اسی قسم کی بلاغرض و بلانیت ہمدردی پائی جاتی ہے تو اس نسل مین انسان کو بندر یا کوّے پر کچھہ مزیت و فوقیت نہین رہتی -

اور اگر بلاغرض ثواب آخرت قومی کام کرنیسے آپ کی یہہ مراد ہے کہ اس کام سے ثواب آخرت غرض نہ ہو دُنیاوی غرض ہو سو بھی ذاتی نہو قومی ہو تو اس مین دو وجہ سے کلام ہے -

پہلی یہہ کہ باتفاق عُقلاء (جو آخرت کو مانتے ہین) آخرت کی اغراض و منافع دائمی اور ہمیشہ کے لئے باقی ہین - اور منافع و اغراض دنیا کے سب ہی فانی - پھر فانی کو باقی پر ترجیح دینا اسکو چھوڑ کر اسکے طالب ہونا عقل سلیم کب پسند کرتی ہے وہ تو یہی کہتی ہے اٰثر والمابیقی علی مایفنے - (یعنی جو باقی ہے اسکو باقی پر مقدم کرو)

دوسری وجہ یہہ کہ دُنیاوی غرض کے قومی نہ ذاتی ہونے سے اگر یہہ مراد ہے کہ صرف اپنی ذات کا نفع مدّنظر نرکھے قوم کو بھی اسمین شامل کر لے تو یہہ امر محل نزاع نہین ہے مگر اس امر کو مسلمانون مین مفقود سمجھنا اور انکی نسبت یہہ گمان کرنا کہ وہ ایسا کام نہین کرتے جسمین قوم کا فایدہ ہو لائق تسلیم نہین - دُنیا مین ایسا کون مسلمان ہوگا جو اپنے قومی کام سے قوم کا فایدہ مدنظر نرکھتا ہو - جو لوگ مسجدین بنواتے ہین اُنکو اپنے نفع دُنیاوی (نام آوری) یا ثواب اُخروی کے علاوہ یہہ بھی تو مدنظر ہوتا ہے کہ لوگ اس مسجد سے نفع اوٹھاوین نمازین پڑہین اور ثواب کماوین - اور اگر دُنیاوی غرض کے قومی نہ ذاتی ہونیسے یہہ مُراد ہے کہ اپنے فایدہ کے خیال کو بیچ مین سے نکال ڈالے اور اس فایدہ دُنیا کے

کو اپنی ذات کے سوا قوم کے لئے مخصوص کردے تو مین نہین جانتا کہ دنیا مین ایسا عقلمند ہمدرد کون ہوگا کہ اپنے آپکو قوم مین داخل نہ سمجھے اور باوجود حصول فایدہ ذاتی بلا ضرر و نقصان فایدہ قومی اپنے فایدہ کے خیال کو قومی کامون سے نکال دیتا ہے یا اس نکال دینے کو شرط ہمدردی قومی خیال کرتا ہو یہ تب ہو جبکہ قوم مین داخل نہ ہو یا اسکا فایدہ ذاتی قومی فایدہ کے نقصان کا موجب ہو۔

نقل سے اس قول جناب کے مخالف ہونیکی وجہ یہہ ہے کہ اسلام ہمکو یہی سکھاتا ہے کہ ہم جو عمل کرین اسمین آخرت اور رضا پروردگار مد نظر رکھین اور صاف بتاتا ہے کہ جس عمل مین خدا کی رضا اور آخرت ہمکو مد نظر نہین وہ عمل ضایع و بیکار و موجب خسارت و ہلاکت ہے بلکہ غور کیا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ قرآن وغیرہ کتب سماوی کا نازل ہونا اور [illegible] ہے اسکے سوا اور مسایل فروع و اصول و عبادات و اعتقادات کا رجوع اسی مسئلہ کیطرف ہوجاتا ہے قرآن و حدیث اس مسئلہ کی ہدایت و ترغیب سے پر ہین۔ ان سے پہلی کتابین بھی اسکے ذکر سے خالی نہین۔

قرآن مین ارشاد ہے جو اپنے عمل سے صرف دنیا چاہے اسکو ہم دنیا مین جو چاہتے ہین دیتے ہین سو بھی جس شخص کو ہم چاہین پھر اسکے لئے دوزخ ٹھکانا ہے جسمین ملامت سے دھتکارا ہوا داخل ہوگا اور جو آخرت کے طالب ہین اور مومن ہین انکی کوشش کی قدر رہوگی۔

من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیہا ما نشاء لمن نرید ثم جعلنا لہ جہنم یصلیہا مذموما مدحورا و من اراد الاخرۃ وسعی لہا سعیہا وہو مومن فاولئک کان سعیہم مشکورا (بنی اسرائیل)

اور ارشاد فرمایا ہے جو اپنے عمل سے صرف دنیا اور اسکی زینت چاہتے ہین ہم ان کے اعمال

من کان یرید الحیوۃ الدنیا و زینتہا نوف الیہم اعمالہم فیہا وہم

لا یبخسون ٭ اولئک الذین لیس لھم فی الاخرۃ الا النار وحبط ما صنعوا فیھا وبطل ما کانوا یعملون۔ ھود ع ۲

کی جزا انکو دُنیا مین پوری کر دیتی ہین جسمین وہ نقصان نہین پاتے اُن کے لئے آخرت مین بجز آگ کچھہ نہین انکا کیا اکارت ہوا اور انکا وہ عمل باطل۔

من کان یرید حرث الاخرۃ نزد لہ فی حرثہ ومن کان یرید حرث الدنیا نوتہ منھا وما لہ فی الاخرۃ من نصیب ۔ الشوری ع ۲

اور ارشاد ہے جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اُسکی کھیتی بڑہاتے ہین اور جو صرف دنیا کی کھیتی چاہتا ہے اُسکو ہم دُنیا کی کھیتی سے کچھہ دیدیتے ہین اور پہر اُسکا آخرت مین کچھہ حصہ نہین۔

یعلمون ظاھرا من الحیوۃ الدنیا وھم عن الاخرۃ ھم غافلون ۔ (روم ع ۱)

اور ان لوگون کی مذمت مین جو صرف دُنیا کے طالب ہین فرمایا ہے۔ وہ ظاہری حیوۃ دُنیا کو جانتے ہین اور آخرت سے غافل ہین۔

ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد (البقرۃ ع ۲۵)

اور اُن لوگون کی مدحت مین جو رضاء مولیٰ کے طالب ہین ارشاد ہوا ہے بعض اپنی جان کو خدا کی رضاجوئی مین بیچ ڈالتے ہین خدا اپنے ایسے بندون پر نہایت مہربان ہے

ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء ولا شکورا ۔ دھر ع ۱

اور فرمایا ہے کہ وہ یتیمون اور اسیرون کو کہانا کہلاتے ہین اور کہتے ہین ہم تم کو خدا کے لئے کہانا کہلاتے ہین اسکا عوض تم سے نہین چاہتے

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص خدا ہی کے لئے لوگون سے (جو نیک ہون) دوستی رکھے اور خدا ہی کے لئے

عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من احب للہ وابغض للہ واعطیٰ للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان۔

(ابو داؤد والترمذی)

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل معروف صدقۃ

وعن ابن مسعود عن النبی صلعم قال اذا انفق الرجل علی اھلہ یحتسبھا فھی لہ صدقۃ

وعن سعد رضی اللہ عنہ عن النبی صلعم قال لہ انک لن تنفق نفقۃ تبتغی بھا وجہ اللہ الا اجرت علیھا حتی ما تجعل فی فم امرأتک (صحیح البخاری)

وفی بضع احدکم صدقۃ قالوا یا رسول اللہ یاتی احدنا شھوتہ ویکون لہ فیھا اجر قال ارایتم لو وضعھا فی حرام اکان علیہ وزر فکذلک اذا وضعھا فی الحلال کان لہ اجر۔ (صحیح مسلم)

لوگون سے (جو بد ہون) ناخوش+ رہے۔ اور خدا ہی کے لئے کسیکو کچھہ دے اور خدا ہی کے لئے جہان کچھہ نہ دینا ہو) دینے سے رکے اُس نے اپنے ایمان کو کامل کر لیا۔

اور فرمایا خوبی کی جو بات ہے وہ صدقہ و خیرات مین داخل ہے یعنی اگر اسمین رضا خدا تعالی اور ثواب آخرت کی نیت کرین چنانچہ فرمایا ہے آدمی کا اپنی بیوی بچون کو بہ نیت ثواب خرچ دینا خیرات مین داخل ہے۔

[illegible] سعد رضی اللہ عنہ [illegible] جو کچھہ بہ نیت رضا مولے خرچ کریگا اسکا اجر پائیگا یہانتک کہ جو لُقمہ اپنی بیوی کے موُنہہ مین دیگا اسکا اجر بہی تجہے ملیگا۔

اور فرمایا کہ جو تم اپنے اہلخانہ سے ہم صحبت ہوتے ہو وہ بہی داخل خیرات ہے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو اپنی شہوت رانی کرتے ہین اسمین بہی اجر ہے۔؟ آپنے فرمایا بتاؤ اگر وہ شہوت رانی حرام سے کرے تو اسپر بوجہ اُسکا ہوتا ہے یا نہین ایسا ہی اُسکو ثواب ہونا چاہیے۔ اگر وہ حلال سے کرے۔

اِن احادیث نے شرح کردی کہ جن کامون کو لوگ دُنیاوی سمجہتے ہین وہ بہی بہ نیت ثواب کرنیسے دین اور ثواب کے کام ہو جاتے ہین۔ اور ہر ایک عمل مین نیت ثواب لوازم کمال

+ یہ ناخوشی اس فعل بد کی نظر سے ہونی چاہیے نہ اُس شخص کی ذات سے جسمین فعل بد پایا جاتا ہے اگر اسمین اور حسنات موجود ہین۔ اسباب مین ہم عنقریب ایک مستقل مضمون لکہنا چاہتے ہین وباللہ التوفیق۔

ایمان سے ہے - پس جس نے کوئی کام (دنیا کا یا کبھی خواہ دین کا) بلا نیت ثواب آخرت و رضامولے کیا اور اسی صرف دنیاوی منفعت کو پیش چشم رکھا - اُس نے اپنا وہ عمل ضایع کیا اور وہ خسارہ مین پڑا -

آیات و احادیث اسباب مین شمار سے باہر ہین مگر ہمنے بنظر اختصار ان چند آیات و احادیث کی نقل پر اکتفا کیا - اب متقیان آنریبل سید احمد خان صاحب انصاف سے سوچین کہ آپ کا یہہ قول کہ قومی کام بلا خیال ثواب آخرت کرنا چاہیے بشہادت عقل و نقل کیونکر صحیح ہوسکتا ہے -

سوم - لودہیانہ کے لکچر کے خاتمہ مین آپنے فرمایا ہے کہ "ایک چھوٹا سا مدرسہ قایم کر کے اور ایک ہندوستانی سوڈیڑہ سو روپیہ پانیوالا کا ہیڈ ماسٹر مقرر کر کے قومی تعلیم کا بندوبست [illegible] تعلیم گاہ اور مدرسون کی نسبت اچھی طرح پر نہو خیال کرو تمہارے لڑکے کس صحبت مین ہین اور کن لوگون کے ساتھہ تعلیم پاتے ہین - قومی تعلیم ایسے مکان پر ہونی چاہیے جہانپر کہین سے بیرونی صحبت کا اثر نہ پہنچتا ہو - قوم کے لڑکے آپسمین بورڈر ہونے ہم کالج ہونیکی وجہ سے محبت رکھتے ہین - آپ ہمارے محمڈن کالج کو دیکھین کہ آپسمین طالب العلم کیسا دوستانہ برادرانہ تعلق رکھتے ہین - ایکدوسرے کی بیماری مین کیسی مدد کرتے ہین - ایک دوسرے کی رنج و راحت مین کیسی شریک ہوتے ہین آپ اس بات کو خوب یاد رکھیے کہ قومی تعلیم کبھی علیحدہ علیحدہ نہین ہوسکتی اپنے اپنے طور پر بچونکو تعلیم دینا بچون کو سوائے غارت کرنے کے اور کچہہ نتیجہ نہین دیتا"

اِس قول مین آپنے دو دعوی کئے ہین **اول** یہہ کہ علیگڈہ کالج مسلمانون کی عمدہ تعلیم و تربیت کا کافی ذریعہ ہے **دوم** یہہ کہ اگر مسلمان اپنی اپنی تعلیم کا اپنی اپنی جگہ بندوبست کرین اور ایسے سکول قایم کرین جنمین ہندوستانی لوگ سوڈیرہ سو روپیہ کی تنخواہ والے ہیڈ ماسٹر ہون تو مسلمانون کے لڑکے بجائے تعلیم و تربیت پانیکے ضایع و غارت ہوجائینگے -

ان دونو دعاوی کا نتیجہ یہہ نکلا کہ جبتک علیگڈہ کالج سے بڑہکر اور جگہہ مسلمانون کی تعلیم کا
بندوبست نہ ہو تمام مسلمانان (پنجاب کے ہون خواہ ہندوستان کے) اپنے لڑکے تعلیم
و تربیت کے لئے علیگڈہ کالج مین بہیجا کرین اور جو انکی تعلیم کے لئے وہ چندہ جمع کرین وہ بہی
علیگدہ مین بہجوادیا کرین یہہ نتیجہ پہلے ہی سید احمد خان صاحب کے عام ہمخیال احباب
و متبعین کے خیال مین جاگزین ہے اور جب کبہی مسلمانون نے اپنی تعلیم کا بقدر ہمت
خود بندوبست کرنا چاہا ہے اُن کے احباب و مقلدین نے یہی بات فرمادی ہے۔ اس
نتیجہ کے ایک مقدمہ (دعوی اول) کی نسبت جو خیال ہم رکھتے ہین اسکو نمبر ۱۲ جلد ۶
مین بضمن سٹرلمنٹ اور اسلام ظاہر کرچکے ہین اسمقام مین اُسکے دوسرے جز
(دعوی دوم) کی نسبت اپنا خیال ظاہر کرنا چاہتے ہین اور اسکی طرف توجہ کرنیکی جناب
احباب [illegible] مضمون [illegible] سٹرلمنٹ اور اسلام [illegible]

+ جب انجمن ہمدردی کی (خدا اسکو نیند غفلت سے جگادے اور اُسکی ممبرون اور معاونون کو قومی جوش دلادے)
بنا قایم ہوئی اور اسکی اغراض مین ایک قومی مدرسہ تعلیم دُنیادی قایم کرنیکی تجویز پیش ہوئی تو ایک معزز
جلیل القدر دوست سید احمد خان نے (جو ہمارے ہی دلی کرمفرما ہین) ہمسے صاف یہہ بات کہی کہ سید احمد خان
یا علیگڈہ کالج نے مسلمانون کی تعلیم کا کافی بندوبست کردیا ہے"۔
ان ہی دنون ایک مقلد انریبل سید احمد خان نے رسالہ انجمن قصور مین ایک مضمون بحیثیت (پاقو)
پر لکھا۔ اس مین اس قسم کی کارروائیون کو قومی طاقت کا تفرقہ قرار دیا اور صاف لکھدیا کہ
جا بجا مدرسے اور سوسائیٹیان قایم کرنا روپیہ کو ضایع کرنا ہے۔ سب کو ملکر علیگڈہ کالج کی مدد کرنا چاہئے۔
ان دنون ضلع ہوشیارپور مین قوم زمینداروں مین ایک پرائمری سکول قایم کرنیکی تجویز درپیش ہے
جسکے لئے چندہ بہی جمع ہوچکا ہے اسکی نسبت بہی سید احمد خان صاحب کے ایک مقلد نے یہی کہا ہے
کہ یہان سکول قایم کرنے سے کیا فایدہ لڑکون کو علیگڈہ کالج مین کیون نہین بہیجدیتے غرض یہہ نتیجہ
مدت سے اس گروہ مین متفق علیہ اور مسلم چلا آتا ہے۔ اسیوجہ سے ہمکو اسمین غور کرنیکی ضرورت پڑی ہے

ہماری خیال مین دعوی دوم جناب اور جو اس سی آپ یا آپ کے احباب نتیجہ نکالتے ہین کئی وجہ سے محل کلام ہے۔

اول۔ یہہ کہ جا بجا مدارس قایم کرنا (اگر انکا اصول ایک ہو چنانچہ واقعہ مین بہی ایسا ہی ہے) قومی طاقت کی تفریق نہین ہے۔ تفریق تب ہو جب کہ انکی اغراض و اصول مختلف ہون اور انکا نتیجہ بہی مختلف نکلی۔ اور اگر عموماً تعدد و تکثر تفریق کہلاتا ہی تو چاہیے کہ جو ایک کالج مین مختلف کلاسین یا اُسکے ماتحت مختلف برنچین قایم ہوتی ہین وہ بہی تفریق متصور ہو جسکا شائد علیگڈھ مین بہی کوئی قایل نہین۔ اور اگر سید احمد خان صاحب اور انکی احباب موجودہ حالت مین مسلمانون کی تعلیم و تربیت کا مدار و انحصار علیگڈھ کالج ہی مین سمجھتی ہین تو وہ بجائے اسکے کہ اور جگہہ مدارس قایم کرنیسے لوگون کو منع کرین یہہ ہدایت [illegible] علیگڈھ کے اصول پر بنا دین یا علیگڈھ کالج کا برنچ قرار دیا کرین۔

وجہ دوم یہہ ہمنے مانا کہ علیگڈھ کالج (قطع نظر اسکے مذہبی تعلیم اور یورپین تربیت و طریق معاشرت سی جنمین ہم پہلی مضمون ۱ مشرٹ بلنٹ مین کلام کرچکے ہین) دُنیاوی علوم کی تعلیم کا عمدہ ذریعہ ہے اور جہان کوی مدرسہ یا سکول جاری ہی یا جاری ہونا چاہتا ہی وہ اُسکی نظیر نہین ہے اور نہ ہوگا مگر اسکا لازمہ یا نتیجہ یہہ نہین ہی کہ تمام ملک پنجاب و ہندوستان کی شہرون قصبات اور دیہات کی لڑکے تعلیم کے لئے علیگڈھ کو ہی جایا کرین۔ علیگڈھ کے سوا جہان کہین وہ پڑہین وہ بیکار و بے اعتبار ہی۔ حاشیان علیگڈھ کالج علیگڈھ کالج کو بہت بڑہائین گے تو اسکو وہ نسبت و فوقیت دینگی جو ہمارے مقدس مشہد بیت اللہ کو اور مساجد روی زمین کی نسبت حاصل ہی کہ اسمین عبادت کرنا اور مساجد کی نسبت ہزار ہا درجہ زیادہ موجب ثواب ہی مگر یہہ بات کعبہ کی نسبت کوئی نہین کہسکتا کہ جب کوئی نماز پڑہنا یا عبادت کرنا چاہی تو بجز کعبہ اور کسی مسجد مین نماز نہ پڑہی۔ پہر علیگڈہ کالج کی نسبت وہ نتیجہ کیونکر قابل تسلیم ہے۔

† یہہ ایک نظیر ہے تمثیل نہین ہی اسپر کوئی اعتراض نہین کرسکتا کہ یہان ثواب سی تو بحث نہین ہی ایسی مثال جسمین ثواب مین فوقیت پائی جاتی ہے کیون دی۔

وجہ سوم۔ اگر یہہ نتیجہ ہی مان بہی لیا جاوے تو آخر اسپر عمل کرنیکے لئے کچہہ استطاعت وقدرت بہی شرط ہونا چاہیئے جیسا کہ حج کعبہ کے لئے بحکم آیہ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا زاد وراحلہ شرط ہے پہر عام مسلمانان ہندوستان وپنجاب کو بلا لحاظ انکی موجودہ حالت اور قدرت واستطاعت کے علیگڈہ کالج مین اولاد کو تعلیم دینے کے لئے مکلف کرنا تکلیف مالایطاق نہین تو اور کیا ہے۔ علیگڈہ کالج کی تعلیم کی ادنی شرط یہہ ہے کہ فی لڑکا دس روپیہ ماہوار فیس یا چندہ بورڈنگ ہوس داخل کرے اور مصارف سفر مواضع بعیدہ جو بعض موقع پر سفر بیت اللہ کے قریب قریب ہوجاتے ہین علاوہ بران رہے۔ اب انصاف سے غور فرمانا چاہیئے کہ یہہ شرط استطاعت ہندوستان وپنجاب خصوصًا دیہات کے مسلمانون مین فی صدی کسقدر مسلمانون مین پائی جاتی ہے۔ پہر علیگڈہ کالج کی دہن یا لش مین بے سوچے بن سمجہے ہر ایک کو بہی رغبت دلانا کہ اپنے [illegible] کو علیگڈہ کالج مین کیون نہین بہیجدیتے تجربہ کارون اور داناؤن سے کب زیبا ہے۔ سچ پوچہو تو یہہ کالج عام مسلمانون کی نظر [illegible] محمڈن کالج نہین ہے بلکہ راجگان وامیرون اور وزیرون اور دولتمند مسلمانون کا کالج ہے اسمین غریب مسلمان یا متوسط لوگون کے لڑکے ہرگز تعلیم نہین پا سکتے۔ چنانچہ ہواخواہان علیگڈہ کالج اس بات کی خود اقراری ہین پہر وہ کس موہنہ سے اور کس معنی کر کس وناکس کو جو اپنی تعلیم کا اپنے طور پر اپنی ہمت کے موافق بندوبست کرنا چاہتا ہے۔ کہتے ہین کہ تم اپنے طور پر تعلیم کا بندوبست نہ کرو اپنے لڑکون کو معہ زر چندہ جو تعلیم کے لئے فراہم ہو علیگڈہ کالج مین بہیجدو۔

جسحالت مین انکو یقین ہے کہ عام مسلمان علیگڈہ مین اپنے لڑکے بہیجا نہین سکیگے تو انکو مقامی مدارس قایم کرنیسے روکنا مطلق تعلیم سے روکنا نہین تو کیا ہے۔ علیگڈہ (جو ان کے حقمین انکی موجودہ حالت اور علیگڈہ کالج کے مصارف کی نظر سے لنڈن یا پیرس کا بچہ ہے) تو وہ جانے سے رہے اور مقامی مدارس سے قایم کرنیسے

وہ بچون کو غارت کرنیوالے اور جمعیت قومی کو توڑنیوالی ٹھہرے اِسکا نتیجہ بجز اسکے کہ وہ تعلیم کا نام ہی نہ لین اور کیا نکلسکتا ہے

اِن وجوہات کو احباب سید احمد خان صاحب غور سے انصاف سے ملاحظہ فرمادین تو ان کو صاف اقرار کرنا پڑے کہ مسلمانون کی موجودہ حالت کی نظر سے اُن کے لئے ضرور ہے کہ جابجا حسب ضرورت اور موافق اپنی وسعت کی سکول و مدارس قایم کرین اور دس روپیہ ماہوار کے ملازم سے لیکر ہزار روپیہ تک (جیساکہ ضرورت کا تقاضا اور وسعت کی اجازت ہو) مدرس و ہیڈ ماسٹر مقرر کر کے کام چلا دین۔ علیگڈھ کالج کے آسرے پر تعلیم سے محروم نرہین۔

اِس ضرورت کو ایک دفعہ آنریبل سیّد احمد خان بہی تسلیم کر چکے ہین چنانچہ [illegible] ظاہر کی تھی اور علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ مین اس تجویز پر انجمن کو کامیابی کی بشارت تحریر فرمائی تھی۔ اب بہی اگر اُن کے اور انکے احباب کی توجہ ہو تو یہہ ضرورت اُنکے خیال مین آ سکتی ہے۔

اب ہم اِسمضمون کو ختم کرتے ہین اور اتباع واحباب سید احمد خان صاحب سے اُمید رکہتے اور التجا کرتے ہین کہ جو کچھہ ہمنے آپ کے لکچرون کی نسبت رای زنی کی ہی یا اون کے سفر کی نسبت مختلف رائی معاصرین پر راے دی ہے۔ اُسکو ایک ناصح مشفق یا خیر خواہ کا کلام سمجہکر اسمین انصاف سے غور کرینگے۔ کلام مخاصمانہ سمجہکر اسکے رد وجواب کی طرف متوجہ نہ ہوجاوینگے۔

آیندہ اختیار

فقط

۱۲

(153)

مسلمان اڈیٹرون خصوصًا مولویون کو نصیحت

ہرچند اخبار کی اڈیٹری ایک عام پیشہ (یا منصب) ہے جسکی اسلام سے خصوصیت نہین۔ ہندو ۔ مسلمان - عیسائی وغیرہ سبھی مذاہب کے اشخاص مین یہہ پیشہ بالاشتراک پایا جاتا ہے ولیکن مسلمان اڈیٹرون خصوصًا مولوی صاحبون کو یہہ نہین پہنچتا کہ جب وہ یہ پیشہ اختیار کرین اپنے مذہب اسلام کی پابندی چہوڑ دین اور اسمین بلالحاظ احکام اسلام عام اڈیٹرون کے مجوزہ اصول پر چلین -

اخبار کی اڈیٹری احکام اسلام سے آزادی کا سارٹیفکٹ نہین ہے کہ مسلمان اڈیٹر ہون تو پھر جی چاہین کرین اور نہ وہ گناہون کے لئے کفارہ (بمنزلہ بپتسما) ہے کہ جو گناہ اڈیٹر سے سرزد ہون وہ اس سے محو ہوتے چلے جائین - بلکہ اڈیٹر ہو جانیکے بعد بہی مسلمانون (خصوصًا مولوی صاحبون) کو احکام اسلام کی ویسی ہی پابندی لازم رہتی ہے جیسیکہ پہلے واجب ہی اڈیٹری [illegible] گناہون کا کفارہ نہین ہوجاتے -

عام اڈیٹرون مین **وقایع نگاری کا یہہ اصول**† مقرر (یا یون کہو کہ دستور العمل ومروج) ہو رہا ہے کہ جب کسی کارسپانڈنٹ (یا مخبر) نے کچھہ لکھا یا کہا اڈیٹر نے اسکو بلا تحقیق اِس امر کے کہ وہ نفس الامر کے مطابق ہے یا مخالف اور اسکا ناقل ومخبر صادق ہے یا غیر صادق اخبار مین درج کر لیا - اِسمین بہت احتیاط کی تو اسکے ساتھہ یہہ بات بہی لکھدی کہ اڈیٹر نامہ نگارون کی خبرون کا ذمّہ دار نہین ہے پھر اگر اِس خبر کی عدم صداقت ظاہر ہو گئی تو اسکی تردید†بہی اخبارون مین چھاپ دی لویس اتنے مین اُن کی تحقیق واحتیاط

† آجکل اخبارون وغیرہ اُردو تحریرون مین تردید بمعنی رد وجواب مستعمل ہے جو درحقیقت اس معنی کے لئے موضوع نہین ہے اصل اسکی معنے تشقیق ہین یعنی ایک چیز کو پہرانا اور اسکی تشقین ہیں ۔۔۔ بنانا ہمنے اِس لفظ کو اِس معنی (رد) مین بلحاظ فہم مخاطبین استعمال کیا ہی اور کلموا الناس علی قدر عقولہم پر عمل کیا -

حد کمال کو پہنچ گئی اگر وہ خبر کسی اخبار مین درج ہوئی پائے تو اسمین اتنی احتیاط کی بھی ضرورت نہین سمجہی جاتی پہر تو وہ خبر کالوحی من السماء ہو گئی اسکی تحقیق و تصدیق کی کیا حاجت رہی اسکو بلاتردد درج اخبار کر لیا اور اسکے اول یا آخر مین اس اخبار کا جس سے وہ اخذ کیگئی ہے) حوالہ دیدیا

مگر اسلام اس اصول کو ہرگز پسند نہین کرتا اور وہ کبھی اجازت نہین دیتا کہ جبتک کسی خبر کی تحقیق نہ کرلین اسکی ناقل و مخبر کی صداقت کا تجربہ و مشاہدہ نہ کرلین اسکو بذریعہ تحریر یا تقریر شایع کرین **خصوصًا** ایسی خبرون کو جو ایسی اشخاص کی مذمت و اہانت و بدگوئی و عیب جوئی پر مشتمل ہون جن سے حسن ظنی کا امر وارد ہو۔

حق جل و علی **قرآن مجید** مین فرماتا ہے اے ایمان والو (اسمین مسلمان اڈیٹر بھی داخل ہین خصوصًا جو مولوی ہون) اگر تمہارے پاس کوئی فاسق (جسکی صداقت تمکو ثابت نہو) کوئی خبر لاوے تو تم اسکی تحقیق کر لیا کرو ایسا نہو کہ اسکی کہنے سے کسی قوم (کی جان و مال) پر نادانی سے جا پڑو۔ پہر پچھتانے لگو

یا ایھا الذین امنوا ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا ان تصیبوا قوما بجہالۃ فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین (الحجرات ع ۱)

یہ آیت باتفاق جمہور مفسرین ولید بن عقبہ کی شان مین نازل ہوئی ہی جب وہ بنی مصطلق (قوم) مین تحصیل زکوۃ کے لئے گیا تھا اور اس قوم کے استقبال کو بقصد قتال سمجہکر واپس آیا اور آنحضرت سی کہدیا کہ وہ لوگ میرے مارنے کو آئے تھے اسکو خدا تعالی کا فاسق کہنا (باوجودیکہ وہ صحابی تہا) اسی نظر سے ہے

نزل فی الولید بن عقبہ وقد بعثہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بنی المصطلق مصدقًا فخافھم لترۃ بینہ وبینھم فی الجاھلیۃ فرجع وقال انھم منعوا الصدقۃ وھموا بقتلہ فھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بغزوھم فجاؤا منکرین ما قالہ عنھم (جلالین) سماہ فاسقًا تنفیرًا و زجرًا عن المبادرۃ

والاستعجال الی الامر من غیر تثبت کما جعله هذا الصحابی الجلیل لکنه مئول مجتهد له (رجل)

عن حفص بن عاصم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع وقال عمر بن الخطاب رض بحسب المرء من الکذب ان یحدث بکل ما سمع وعن ابن وهب قال قال لی مالك انه لا یسلم رجل حدث بکل ما سمع ولا یکون اماما وهو یحدث بکل ما سمع (صحیح مسلم جلد صفحہ ۹)

کہ بلا تحقیق و تثبت کسی بات کو نقل کرنا فسق کا کام ہے۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی کو جھوٹا بننے کے لئے یہی کافی دلیل ہے کہ ہر ایک سنی سنائی بات کو نقل کر دیا کرے (یعنی یہہ تحقیق نکرے کہ اسکا ناقل سچا ہے یا جھوٹا) ایسا ہی حضرت عمر فاروق رض وغیرہ اکابر صحابہ سے مروی ہے اور امام مالک رح کا قول ہے کہ جو شخص ہر ایک سنی سنائی بات نقل کر دیتا ہے وہ جھوٹ سے بچ نہین [illegible]

اور جن آیات و احادیث مین ان خبرون کی نقل و اشاعت کی ممانعت وارد ہی جو انتخاص محل حسن ظنی کی مذمت مین وارد ہین وہ اشاعة السنہ نمبر ۱ جلد ۶ مین بصفحہ ۹ منقول ہو چکی ہین۔

ایسا ہی کتب فقہ و اصول مین مجہول الحال کی خبر و روایت و شہادت کو نامعتبر ٹھہرایا گیا ہے **ولیکن افسوس** صد افسوس اکثر مسلمان اڈیٹرون خصوصاً مولوی صاحبون نے اس مسئلہ (یا اصول) قرآن و حدیث و فقہ و اصول کو پس پشت ڈال رکھا ہے اور نقل خبر بیدا اخبار مین اسی عام اصول پر (جو ہنود و عیسائیون غیرہ مین بلا لحاظ مذہب مروج و دستور العمل ہے) انکا عمل ہے وہ جو بات کسی کارسپانڈنٹ یا مخبر سے سنتے ہین (اسمین دین کی اسلام کی مسلمانون کی توہین ہی کیون نہو) اسکو بلا تحقیق اس امر کے کہ اسکا ناقل صادق ہے یا کاذب اخبار مین درج کر لیتے ہین۔ اور جو بات کسی اخبار مین مندرج پاتے ہین

(کسی مسلمان کی تکفیر یا اہل اسلام کی تحقیر ہی پر مشتمل کیون نہو) بلا دریافت اس امر کے کہ وہ بات اس اخبار مین کس شخص سے اخذ کی گئی ہے اپنے اخبار مین بھرتی کر لیتے ہین طرفہ یہہ اگر کوئی مجہول الاسم نامعلوم الحال والرسم انکو کسی گمنام پرچہ کے ذریعہ سے کوئی خبر بھیجدیتا ہے (اسمین بھی خواہ مسلمانون کی مسلمانون کے معابد وشعایر کی کیسی ہی توہین ہو) تو اُسکے درج اخبار کرنے سے بھی ذرا تامل نہین کرتے۔

انکی اس روش پر کوئی معترض ہو تو وہ آیۃ حدیث فقہ اصول کیطرف مراجعت فرماکر اپنے گریبان مین مونہہ ڈالکر منفعل اور اپنے قصور کے قایل اور اس سے تائب نہین ہوتے بلکہ قرآن وحدیث وفقہ واصول کے مقابلہ مین اُسی عام اصول مجوزہ ہنود وعیسائیون کے دست آویز سے بے تکلّف فرماتے ہین کہ ہم تو ناقل ہین ہمارے ذمہ صرف تصحیح نقل ہے ہمارے پاس اصل تحریر کارسپانڈنٹ یا مُخبر (معلوم الاسم ہو خواہ مجہول الحال) یا اخبار منقول عنہ (خواہ وہ کسی مجہول الاسم ہی کی روایت ہو) [illegible] ہمارے پاس فلان مقام (مکہ مکرمہ وغیرہ) سے پمفلٹ محمولہ تحریر آیا ہے۔ اُسپر وہان کے ڈاکخانہ کی مُہر اور وہان کی ریاست (انگریزی یا سلطانی) کے ٹکٹ ثبت ہین جسکو ہماری صداقت مین شک ہو وہ ہمارے مطبع (کانپور یا دہلی وغیرہ) مین آکر اصل تحریر اور ٹکٹون اور مہرون کا ملاحظہ کرلے اور اپنے مذہب اور کتب کی طرف مراجعت فرماکر یہ نہین سوچتے کہ ان کے یہہ عذرات بدتر از گناہ ہین انکو ان ٹکٹون اور مُہرون اور تحریرون پر اعتماد کب حلال ہے جبتک وہ یہہ معلوم نہ کرلین کہ ان تحریرون کے مرسل ومحرر مسلمان ہین یا غیر۔ صادق القول یا فاسق ودروغگو اس طرفہ پر یہہ طرفہ کہ غلطی ظاہر ہونے پر اس عام اصول کو بھی بالای طاق رکھہ دیتے ہین اور اپنے اخبار مین اسکی تکذیب وتردید نہین چھاپتے۔ خواہ کیسی ہی پرزور اور واجب التسلیم دلایل سے ان خبرون کا غلط وکذب ہونا ثابت ہوجائے۔

اسکی تمثیلات مین اگر ہم علماء بمبئی کے سوالات یا مکہ مکرمہ مین اہلحدیث پر مواخذہ یا وہان کے

تو بہ نامہ کے خبرون کو ذکر کرین تو شاید ہمارے ناظرین اسکو تقویم پارینہ یا داستان دیرینہ سمجھکر ان کی طرف کم التفات کرین اور یہہ بہی احتمال ہے کہ اُن خبرون کو شایع کرنیوالے اِن کے مخبرون اور ان کے پمفلٹ کے مرسلون کا دیندار صداقت شعار حاجی متقی مہاجر مجاہد ہونا ثابت کرنے لگین اور ان کے مخالف خبرون کے راویون کا نامعتبر ہونا بیان کرین - لہذا ہم اسمقام مین ایک ایسی تازہ مثال پیش کرتے ہین جس کے مقابلہ مین ان حضرات سے بجز امنا و صدقنا کچھہ بن نہ پڑے - اور ناظرین کو بہی بلا مزاحمت وہم واشتباہ آفتاب نیمروز کیطرح یقین حاصل ہو کہ ہمارے دعوی مین سرمو مبالغہ نہین ہے - یہہ حضرات نقل اخبار و روایات مین ایسے ہی ہین جیسے اشاعۃ السنہ مین بیان کئے گئے ہین

تہوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ مطبع اخبار نور الانوار کانپور مین جس کے اڈیٹر بہی ماشاءاللہ ایک مولوی صاحب معلوم ہوتے ہین [illegible] کو تو سب کوئی جانتا ہی [illegible] حاجی الحرمین الشریفین ہین) کسی گمنام کا ایک کارڈ چہپا ہے جسمین مکہ مکرمہ (زادہا اللہ تشریفاً و تکریماً) کو دار الحرب لکہا ہے اور اُسکے شریفن کے حق مین ایسا ناشایستہ لفظ لکہا ہے جسکی لکہنے کو ان ہی حضرات کی قلم زیبا ہین ہماری قلم مین یہہ جرأت نہین) اور اُسکے آخر مین یہہ فقرہ درج ہے راقم ایک بندہ خدا از راجپوتانہ بارشاد مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب لاہوری -

حاجی الحرمین الشریفین یا اُن کے اڈیٹر مولوی صاحب نے (قرآن و حدیث و فقہ و اصول سب کو بالائے طاق رکہکر) اس مجہول الاسم کی روایت و شہادت پر اعتماد کر کے خاکسار کو اُسکا آمر و مرشد بنا ہی دیا اور اس کارڈ کو اپنے اخبار نمبر ۳ جلد ۱۴ مطبوعہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۴ء مین درج کر ہی لیا - اور مجہے ان مقدس الفاظ سے کہ اب ہم اس گمنام اور ان کے مرشد مولوی محمد حسین صاحب لاہوری سے پوچہتے ہین مخاطب فرما کر جو نہ کہنا تہا سو کہا اور اس سلسلے مین دو کالم اخبار کو سیاہ کر ڈالا

اِن کے دوسرے بہائیون نے جب دیکہا کہ اِس کارڈ کو ایسے بزرگ باکمال نے نہ صرف نقل کیا بلکہ اِسکو سچا اور واقعی جانکر ایک شخص کو اِسکا قایل و مرشد ٹہرا کر اِس سے دل کہولکر مقابلہ و مباحثہ کیا ہے تو یہہ خیال کرلیا کہ اب اِسکی صداقت مین کیا شک رہگیا اور اِسکی تحقیق کا کونسا مرحلہ طے کرنا باقی رہا۔ لہذا اونہون نے بہی اِسکو اپنے اخبارون مین شوق سے شایع کیا اور ساتہہ ہی نور الانوار کے لے دے کو لفظ بلفظ نقل کردیا۔ +

وہ اخبار (نور الانوار) جس روز خاکسار کی نظر سے گذرا اُسی روز خاکسار نے ایک خط متضمن انکار و برأت از مضمون کارڈ بنام اڈیٹر اخبار نور الانوار روانہ کیا اڈیٹر صاحب نے میرے اِس خط متضمن انکار کو (جو اِس خبر مجہول کے کذب پر روشن اور طمانیت بخش دلیل تہی) معرض قبول مین جگہہ نہ دی اور اِس خبر کی تکذیب نہ کی اور اِس عام اصول مجوزہ اڈیٹرون کی بہی کچہہ پروانہ کی بلکہ مجہہ پر ایک اور جرم کا الزام قایم کیا کہ تمنے آپکو محرر کارڈ کا [illegible] قرار دیا ہے پہر آپنے ہمکو آمر و مرشد قرار دینے والا کیون ٹہرا دیا۔ پس جو تمہارا عذر و جواب ہے وہی ہماری طرف سے عذر و جواب ہے"۔

اسکے جواب مین پہر خاکسار نے ایک نیاز نامہ اِس مضمون کا کہ "آپ اپنے اخبار کے سطر ۵ کالم ۲ صفحہ ۲۷ مین محرر کارڈ کا مرشد قرار دیدیا ہے۔ ان کی خدمت مین ارسال کیا

+ دیکہو **کشف الاخبار** بمبئی (جسکو نہ صرف اپنے اڈیٹر کے علم و کمال کا فخر ہے بلکہ اپنی کار سیاند مٹون کے عالم باعمل ہونیکا بہی دعوی ہے) اِسکے نمبر ۱۲ جلد ۱۳ مین فرمایا ہے۔ عجیب و غریب مراسلہ۔ صاحب نور الانوار کانپور ایک عجیب مراسلہ کی کیفیت لکہتے ہین۔ جو انکو گمنام وصول ہوا ہے۔ اسکی بعد رد مجہول الاسم اور اُسکا جواب جو خاکسار کو شامل و مخاطب کر کے نور الانوار نے دیا ہے لفظ بلفظ نقل کیا اور کم سے کم ایک اور مدراسی اخبار نے اِس کارڈ کی نقل مع بیان صاحب نور الانوار کی تقلید کی ہے۔ اسکی اڈیٹر بہی ماشاء اللہ عالم و فاضل و مفتی ہین اِن لوگون کو نہ خدا کا خوف ہے نہ بنی نوع کی محبت کا پاس ہے۔ نہ دنیا مین کسیکے اعتراض و مواخذہ کا ڈر ہے اتنا نہین سوچتے کہ جس خط کو ہم گمنام کہتے مین اسکی پہر دستہ و شہادت پر کسی مسلمان کلمہ گو ابن ایک پیسہ کا کارڈ لکہکر اسکا حال پوچہہ سکتے ہین یا بلا قبل از استفسار حال کیونکر ملزم و مجرم بنا سکتے ہین یہہ ایکطرفی بیان سے سنگر ڈوگری دینا کس مذہب و ملت مین روا ہے۔

تسپر بھی ابتک اُنہون نے ہمارے خط کو اپنی اخبار مین جگہہ نہین دی اور نہ جواب خط ثانی سے مجھکو عزّت بخشی ہے۔ ہم اِسمقام مین ان خطوط اور ان کے جواب کو ناظرین کیخدمت مین پیش کرتے ہین اور اسپر داد چاہتے ہین کہ ہم اپنے اِس دعوی مین کہ اُن حضرات نے نقل اخبار و روایات مین قرآن کو حدیث کو فقہ کو اصول کو (بلکہ) اپنے مجوزہ اصول کو بھی) پس پشت ڈال رکھا ہے۔ سچے ہین اور جو اسکے تمثیل مین (کارڈ مجہول الاسم کا اخبار مین درج کرنا) ھمنے پیش کیا ہے وہ درست و صحیح ہے یا نہین صحیح ہو تو یہہ حضرات خود ہماری نصیحت کو قبول کرین۔ کسی راوی کی خبر کو بلا تحقیق اسکی صداقت کے نقل نہ کیا کرین بعد نقل اسکی غلطی ظاہر ہو جائے تو فوراً اسکی تکذیب و تردید کرین اور جو بات کسی اخبار سے نقل کرین اسکی تکذیب یا جواب اگر اسی اخبار مین شایع ہو تو اسکو ضرور درج اخبار کر لیا کرین یہہ حضرات اگر بحکم

چون غرض [illegible] دیدہ شد ہماری نصیحت کی طرف توجہ نہ کرین تو ناظرین اُنکو سمجہا دین اور اس بے احتیاطی سے ہٹا دین۔

نقلِ خط خاکسار بنام ایڈیٹر نور الانوار

کرمفرماے من ایڈیٹر اخبار نور الانوار کانپور

سلام علیک۔ آپنے جو اخبار نمبر ۳ جلد ۱۴ مطبوعہ ۱۹ جنوری ۱۸۹۴ء مین کسی مجہول الاسم کا ایک خط متضمن توہین مکہ مکرمہ زادہا اللہ تشریفاً و تکریماً نقل کیا ہے اور اس مجہول الاسم کا آمر و مرشد خاکسار کو قرار دیا ہے کمال تعجب و افسوس کا محل ہے۔ اول تو اس ذاد بی کی جرأت پر افسوس و تعجب آتا ہے جس نے اِس بُقعہ پاک کی جو تمام زمین سے خدا کو پیارا ہے توہین کی۔ پھر آپکے اس توہین کے نقل کرنے پر۔ پھر بھی اس توہین کا آمر و مرشد قرار دینے پر اس ظالم کو اُسکے قول و بیان پر آپ جو چاہتے کہتے۔ مگر مجہول الاسم کے بیان (یا شہادت) کو آپنے

میرے حقمین کیون قبول کرلیا۔ بحکم آیت اذا جاءکم فاسق بنباء فتبینوا کا لحاظ فرماکر میرا حال وخیال مجھسے تو پوچھا ہوتا۔

جناب من مین تو اس مقدس نقعہ اور سبہی شعایر ومشاہد اسلام کی توہین کو کفر سمجھتا ہون اس ظالم بے ادب کو کیا کہون تہذیب مانع ہے۔ اور مین یہہ بہی یقین رکھتا ہون کہ یہہ اہلحدیث کا کام نہین یہہ انہین خیرخواہان اسلام کا کام ہے جو اہلحدیث کو کفریات کا الزام لگا کر عام اہل اسلام کو بدنام کرنا چاہتے ہین۔ گو اس تدبیر سے انکا اپنا اسلام بہی جاتا رہے چنانچہ اُن حضرات نے پہلے بہی ایسا کیا ہے۔ ایک خط جعلی منجانب مولوی سید شریف حسین صاحب خلف الرشید مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی بنام مولوی ولایت علی صاحب عظیم آبادی اس مضمون کا کہ فلان اکابر دین تمہارے ایسے ہین اور ہمارے فلان فلان علماء ایسے" تحریر کیے اور بسبیل ڈاک اُن کے نام روانہ کیا اور وہان سے تمام اطراف ہندوستان وپنجاب مین تشتیر وشایع کیا جسکا جواب اہلحدیث کیطرف سے بعنوان کلام سلیم شایع ہوا۔ یہ خط جسکو درج اخبار کیا ہے ہا[illegible] اس خاکسار کو اس خط مین شریک نہ کرین اور میرے اس رقعہ متضمن تبری وتحاشی کو اپنے اخبار مین جگہہ دین۔ الراقم ابو سعید محمد حسین لاہوری ۲۶ جنوری ۱۸۸۴ء

نقل جواب اڈیٹر اخبار نور الانوار

عنایت فرمائے مخلصان مولوی محمد حسین صاحب زاد لطفہ

بعد سلام مسنون عرض ہے۔ رقیمہ الوداد آیا حال مرقوم معلوم ہوا آپنے جو تحریر فرمایا ہے کہ اس مجہول الاسم کا آمر ومرشد اس خاکسار کو قرار دیا ہے تعجب وافسوس ہوا کہ اڈیٹر اخبار تو ناقل ہے اور ناقل کے ذمہ تصحیح نقل ہے فقط۔ اُسنے نقل خط بلفظہ لکہدی آپنے اُسکو قائل ومفتر تصور فرماکے بدون تحقیق واستفسار کیونکر الزام دیا۔ فالجواب الجواب والعذر العذر۔

راقم اڈیٹر اخبار نور الانوار۔

نقل جواب الجواب از طرف خاکسار

کرمفرماے من - اڈیٹر اخبار نور الانوار

بعد سلام مسنون - کیون صاحب انصاف سے کہنا آپنے مجہے اسکا مرشد وامر قرار نہین دیا؟ اپنے اخبار کا کالم تین صفحہ ۲ سطرہ ۵ کا اخیر لفظ تو پڑہیے پہر فالجواب الجواب والعذر العذر کہنا کیونکر صحیح ہے - ہمنے تو آپکی کلام سے اکبو الزام دیا تہا آپنے کلام غیر مجہول الاسم سے کیون ہمپر الزام قایم کیا - اور ہم سے اصل حال نہ پوچہا - خیر آپ جانیے ہم بحث نہیں کرتے - آپ اسلام کے مسلمانون کے خیر خواہ ہون مکہ مکرمہ کی تعظیم کرنیوالے نہین یہہ بات اگر ہماری توہین وبدنامی مین منحصر ہے تو آپکو اختیار ہے مین پہر نصیحتہً کہتا ہون کہ آپ وہ جواب بعینہ چہاپ دین - ہان اگر وہ آپکے نزدیک اس اعتراض کا محل ہے تو اس کے [illegible] کر لینگے -

مین پہر کہتا ہون آپ اصلاح کو کام مین لا دین مسلمانون مین تفرقہ نہ بڑہا دین پہلے کئی ہوئے کو ہی سینہالین -

راقم ابو سعید محمد حسین لاہوری

از لودہانہ بکیم فروری ۱۸۸۴ء

سوال - یہہ دعوی تو تمہارا درست ہے اور وہ تمثیل ہی (جو تمنے پیش کی ہے) خوب پہبتی ہے جسمین ان اخبارون یا انکے اور ہمعصرون کا کوئی عذر وجواب ممکن نہین ہے مگر یہہ تحقیق واحتیاط اخبار کے اڈیٹرون سے کیونکر ہوسکتی ہے - اگر وہ ہر ایک چیز کی صداقت ڈہونڈنے لگین اور اسکی تحقیقات کرتے پہرین تو ہفتہ وار اخبار کیونکر نکالین اور کہاٹین کہان سے؟ پس بجاے نصیحت تحقیق واحتیاط یہی کیون نہین کہدیتے کہ اخبار نویسی چہوڑ دین اور پریس بند کر دین -

جواب اڈیٹری اور اخبار نویسی اگر روٹی کمانیکے لئے ہے (خواہ جہوٹ کی اشاعت سے ہو) تو اس اڈیٹری

سے نوکری اٹھانا بہتر ہے - اور اگر اس ملک یا قوم کو نفع رسانی مد نظر ہے تو مفید ملک و قوم آرٹیکل لکھنا اڈیٹر کا بڑا بھاری فرض ہے اور اگر نئی نئی خبروں ہی سے لوگوں کا دل خوش کرنا مد نظر ہے تو سچی خبریں (جنکی صداقت انکے ناقلین معروف الصدق کی شہادت سے ثابت ہی) کیا کچھہ کم ہیں کہ انکو چھوڑ کر اکاذیب و روایات مجاہیل کیطرف رجوع کرنا پڑے اور اگر یہہ دعوی ہو کہ سچی خبریں بہاں بہت کم ہیں - یا راوی و مخبر و کارسپانڈنٹ معروف الصدق کہیں نہیں ملتے تو ہمکو مجبور ہو کر کہنا پڑے گا کہ مسلمان اس پیشہ (اڈیٹری و اخبار نویسی) کو یک لخت ترک کر دیں یہہ نہ ہو سکے تو میں یہہ کہہ نہیں سکتا کہ اس صورت میں مسلمان نہ کہلائیں یہہ ضرور کہوں گا کہ پھر اڈیٹر ہو کر مولوی کہلانا تو چھوڑ دیں - اس مقدس لقب کو تو دھبہ نہ لگا دیں - جب لوگ ان اخباروں کو (جنکی عدم صداقت انکو پڑھتی ہی ظاہر ہو جاتی ہے) پڑھیں گے اور کہیں ان کے اول و آخر ان کے اڈیٹر کے نام کے ساتھ لفظ مولوی صاحب [illegible] ہوا کرتے ہیں - اس نظر سے گذارش ہوا ہی کہ وہ اس خطاب کو بٹہ نہ لگا دیں -

ایک اور بھی نصیحت

ان حضرات (ایڈیٹرز) سے جو صرف نام کے مولوی ہیں (جیسے ہماری مہربان دوست اڈیٹر شیر قیصر) وہ مسایل دین میں دخل نہ دیا کریں - اس دخل در معقولات کے لئے بہت سا علم بکار ہی - معمولی اڈیٹری کی لیاقت اس دینی منصب کے لئے کافی و وافی نہیں - ہمارے دوست انصاف سی ہمارے مضمون سٹرٹلبنٹ اور اسلام میں مسئلہ خلافت ہی کو دیکھیں یا اس سے پہلی مضمون مجدد کو مطالعہ میں لا دیں پھر انصاف سی فرما دیں کہ ان حضرات کا حوصلہ ہی ؟ کہ ان مسایل میں قلم اٹھا دیں - لہذا انکو مسایل کے بحث سی سکوت ہی مناسب ہی اور اس رباعی پر عمل واجب -

رباعی آنانکہ چشم بر گل تحقیق واکنند ٭ از ہرچہ فہم رنگ نگیرد حیا کنند
در مبحث کہ عیب خموشی علاج نیست ٭ بر بیہودہ ہست نکتہ بچون و چرا کنند -

ایک اور بھی

جن حضرات کو اکثر نقلنویسی کی عادت ہے اور اپنی اخبار کی کالم نقل مضامین غیر سے پورا کرنیکی حاجت وہی ہو وہ یہہ حاجت صرف خبرون کی نقل سے پورا کیا کرین -

ان مضامین کی نقل سے جنمین اہل اخبار وغیرہ ہمعصرون کی باہم بحث ہورہی ہو قلم کو روکین جبتک کہ وہ بحث اختتام کو نہ پہنچی اور اگر وہ احد الفریقین کی تقریر قبل از جواب فریق ثانی نقل کرین تو اسکا جواب بہی جو فریق ثانی دے معرض نقل مین لاوین - یہہ بات اونکی فرض منصبی اور انصاف سے بعید ہے کہ ایک فریق کی تقریر کو نقل کرین اور دوسری فریق کی نقل تقریر سے چشم پوشی اور دریغ روا رکہین جیسا کہ ہمارے مہربان ایڈیٹر اخبار مظہر العجایب مدراس وغیرہ سے اکثر عمل مین آیا ہو آپنے متعدد مضامین مشیر قیصر کو جنمین ہماری اونکی بحث ہورہی ہے اپنے اخبار مین نقل کر دیا ہے اور ہمارے جوابات کو نقل نہین فرمایا

ایڈیٹر اخبار مشیر قیصر [illegible] ایک فریق کی تقریر کو بپاس اوسکے خریدار اخبار ہونے کے درج اخبار کرتے ہین - دوسرے فریق کی تقریر جو اوسکے جواب مین ہو اجرت (چہپائی) لیکر بہی نہین چہاپتے آپ نے ہمارے خط مندرج نمبر۶ جلد۶ اشاعۃ السنۃ متضمن انکار تدین امام ابو حنیفہ کے مقابلہ مین مولوی وکیل احمد صاحب سکندر پوری کی تقریر اپنے اخبار نمبر۲ ۵ جلد۶ مین شایع کی جب ہمنے اسکا جواب جو صرف چار ورق مین تہا چہاپنے کے لئے آپ کی خدمت مین بہیجا تو اوسکے چہاپنے سے آپ نے اخبار نمبر۲ جلد۸ مین ان الفاظ سے انکار کیا - "وہ (خاکسار کو مراد رکہتے ہین) اس اخبار کو معاف رکہین اپنے رسالہ مین جو چاہین لکہا کرین - ہان علیحدہ ضمیمہ ہم نکال سکتے ہین اگر اسکا صرف نقد داخل مطبع کرین چونکہ مولوی وکیل احمد صاحب کا ارادہ ہے کہ اچہی طرح تعاقب کیا جاوے اسواسطہ علیحدہ ضمیمہ ہر ایک صاحب کا نہایت مناسب ہوگا" اسکے جواب مین ہمنے ایک رجسٹرڈ کارڈ جسکی رسید ہمارے پاس

ابتک موجود ہے۔ اسی مضمون کا روانہ کیا کہ آپ ہمارے جواب کو ضمیمہ اخبار مین شایع کرین اور
اور اسکے صرف اجرت کا بل بنا کر ارسال فرمادین تو روپیہ فوراً روانہ ہوگا۔ اس پر بھی آپ نے
ہماری اس جواب کو اپنے اخبار یا اوسکے ضمیمہ مین **شایع** نہ کیا اور نہ ہمکو اس **کارڈ** کا
آجتک **جواب** دیا ہے باوجودیکہ اسکے بعد فریق مقابل (مولوی وکیل احمد صاحب) کی ایک
طولانی تقریر کو (جو ہمارے مضمون ترقی معکوس کے مقابلہ مین ہے) آپنے اخبار کے متعدد پرچون
(نمبر ۱۳ سے ۔ تک) مین شایع کیا گیا)۔

اور یہہ امر جیسا کہ اُنکی فرضی منصبی اور انصاف کے مخالف ہے ناظرین ومعاصرین پر مخفی نہین ہے۔

ایک اور بھی

باہمی چھیڑ چھاڑ مین گورنمنٹ انگلشیہ کو جسکے ظل حمایت مین امن وآزادی کے ساتھہ اخبار
شایع کر رہے ہین شامل نہ کر لیا کرین اور گورنمنٹ کی نسبت کوئی ایسا امر جو لوگون کو خیرخواہی
واطاعت گورنمنٹ سے انحراف کی ہدایت کرے یا گورنمنٹ پر سوء ظن کا موجب ہو تحریر مین
نہ لایا کرین۔ جیسا کہ ایڈیٹر **مشیر قیصر** لکھنو۔ اور ایڈیٹر **دار السلطنة** کلکتہ سے
عمل مین آیا ہے اور اُسکی تشریح وتمثیل مضمون "مکہ مکرمہ مین حفظ وامن اہلحدیث کی تجویز کا پبلک ہونا"
مین عنقریب آنیوالی ہے۔ یہہ امر نہ صرف مذہب کے مخالف اور گناہ ہے بلکہ پولٹیکل اصول واغراض سلطنت کی
بھی مخالف ہے۔ ہماری عنایت فرما اگر اپنی اور اپنی اخبارون کی خیر چاہتے ہین تو ایسی مضامین سے بھی قلم کو
روکین آیندہ اختیار ہے۔ وما علینا الا البلاغ

گالیون کی بوچھاڑ اور اس پر ہزار روپیہ کا اشتہار

ع - چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد

ہماری پرانی دوست مگر (نامہربان) ایڈیٹر اخبار **مشیر قیصر** جب ہماری براہین ساطعہ عقلیہ اور ادلہ قاطعہ
نقلیہ (جو ہماری مضامین "مجدد"۔ "ترقی معکوس"۔ "مسلمانون کی افسوسناک حالت"۔ "جواب طعن توہین امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ"
"سوالات علماء بمبئی سے گریز کرنیکا جواب"۔ "اہلحدیث پر مکہ مکرمہ مین داخذہ" وغیرہ وغیرہ" مین ایک دریا کی طرح موج مار رہی

یا برق کی مانند چمکار دکہا رہی ہین) کے جوابات سے ایسے عاجز تہے کہ کم سے کم ایک دلیل و برہان کی جواب پر بہی قادر نہ ہوسکے تو بشہادت بیت سعدی رح ؎ چو حجت نماند جفا جوے را - بہ پرخاش بر ہم نہد روی را بجاے ادلہ **سب دشتم** وطعن و استہزا سے متشبث و متمسک ہوگئے اور کئی پرچون مین اپنے اخبار کے نہایت سخت و کرخت دنا سزا و نازیبا الفاظ ہماری نسبت قلم مین لاے - اس اثنا مین ہمنے آپ کو کئی دفعہ اِس سخت کلامی سے روکا اور بجواب آپ کے طعن و استہزا کے یہہ شعر پیش کیا ؎ بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی - جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خارا - اور **کبہی کسی گریہ لفظ سے آپ کا خطاب نہ کیا** بلکہ صاف لکہدیا کہ ہم ایڈیٹر مشیر قیصر کو دوست کہہ چکے ہین پس بحکم ؎ ہر چہ از دوست میرسد نیکوست جو کچہہ وہ کہین ہمارے سر آنکہون پر ہے - اور یہہ بہی جتادیا کہ اگر آپ سخت کلامی ترک نہ کرین گے تو لوگ آپ کو اس بیت شیخ سعدی رح کا (جو اوپر منقول ہوا) مصداق ٹہرائینگے - مگر چونکہ آپ کے پاس بجز سب و شتم و طعن و استہزا کوئی مادہ و سامان مقابلہ نہ تہا اور بمضمون ؎ آنانکہ چشم بر گل تحقیق وا کنند - (تا آخر رباعی جو صفحہ (۵۰) مین منقول ہوئی) سکوت اختیار کرنے کو آپ نے اپنے مناسب حال نہ سمجہا اسلئے [illegible] سب و شتم کا تیار کر کے از انجملہ ایک **ڈزن** (درجن) کا فیر (اپنے پرچہ نمبر ۲ جلد ۸ مطبوعہ ۸ جنوری مین) کر دیا تسپر بہی ہمنے کسی فیر (دشنام) کا جواب نہین دیا (نمبر ۱۱ جلد ۶ - اشاعۃ السنتہ مین) صرف **اتنا جتا دیا** کہ آپنے ہمکو ایک ڈزن دشنام سے ممتاز فرمایا ہے اسکے **جواب** مین آپنے نمبر ۱۳ جلد ۸ مشیر قیصر مین ہمکو دروغ گو ٹہرایا اور صاف فرمایا ماشاء اللہ دروغ گویم برروئے تو - اور اس جہوٹ کا بہی کچہہ ٹہکانا ہے ہم دعوی کرتے ہین کہ اگر لاہوری صاحب ایک دشنام بہی ہمارے پرچہ مین نکالدین تو ہم ایک ہزار روپیہ دیتے ہین " - اور **طرفہ** یہہ کہ **اسی پرچہ** مین اور اسی مضمون مین جسمین آپنے یہہ فقرات لطیفہ فرماے ہین **ایک ڈزن سے بڑہکر** اور گالیون کی بہاڑ کی اور مصرعہ - چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد - کی تعمیل کر دکہائی ہے - جسپر ہمکو امید پڑتی ہے کہ ایک ہزار روپیہ ہمکو اس مضمون مین گالیون کی نشاندہی پر بہی ملیگا - اس **امید اور طمع** ہے اور کچہہ آپ کی دہان بندی کی نظر سے آپکی تحریرات مین ان دو ڈزن گالیون کی نشاندہی کرتے ہین - مگر یہہ **طمع ذاتی غرض** کے لئے نہین ہے - اس مین بہی قومی ہمدردی مد نظر ہے - اس دو ہزار روپیہ سے ایک ہزار روپیہ

اجکا آپ ہمکو وعدہ دی چکے ہین) تو ہم علیگڈہ کالج کی ملک کرتے ہین اور ایک ہزار روپیہ جسکی ہم قیباساً
طمع کرنے بیٹھے ہین مدرسہ عربی دیوبند کی نذر کر چکے ہین - ان لوگون کو ہماری طرف سی اختیار حاصل ہی (اگر
اخبار شیر قیصر سے گالیون کا ثبوت نکل آوی) کہ عدالت مین نالش کر کے ان سی روپیہ وصول کرین -

فہرست الفاظ سب وشتم مندرجہ نمبر ۲ جلد ۸ شیر قیصر مطبوعہ ۸ - جنوری سنہ ۱۸۸۴ع

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	لفظ سب	نمبر	صفحہ	کالم	سطر	لفظ سب
۱	۲	۱	۱۵	لچر گفتگو	۷	۳	۱	۱۶	گمراہ
۲	״	״	۱۲	خلاف دیانت	۸	״	۲	۳	اسیوقت کفر(۱) کا(۲) ہوتا
۳	״	۲	۱۰	ہٹ دہرمی	۹	״	״	״	
۴	״	״	۲۵	آپ کی انصاف وایمانداری کو دیکھو جس سی بی انصافی اور بی ایمانی مراد ہی -	۱۰	״	۳	۲۷	جاہل
					۱۱	۴	۱	۱۲	بیہودہ سری
					۱۲	״	۲	۲۵	شرارت
					۱۳	״	״	۳۱	شر
۵	۳	۱	۱۵	فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا -	۱۴	۵	حاشیہ	۲	کفر(۱) وہابیت(۲)
۶	[illegible]	[illegible]	۱۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست الفاظ شتم مندرجہ نمبر ۱۲ جلد ۸ شیر قیصر مطبوعہ ۲۵ - مارچ سنہ ۱۸۸۴ع

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	لفظ سب	نمبر	صفحہ	کالم	سطر	لفظ سب
۱	۲	۱	۱۷	لا مذہبی	۹	۳	۲	۴	مفسد ہونا
۲	״	۳	۹	نفسانیت(۱) وہٹ دہرمی(۲)	۱۰	״	״	۲۱	خرافات
۳	״	״	۱۰		۱۱	״	۳	۲۱	جہوٹ
۴	״	״	۱۱	ایضاً	۱۲	״	״	۲۵	ہفوات
۶	۳	۱	۵	شامت اعمال	۱۳	״	״	۳۰	لعنۃ اللہ علی الکاذبین
۷	״	״	۶	کفر بہانکتے					
۸	״	״	۱۴	روسیاہی					

+ یہہ بعینہ لفظ آپکے ہین - جو آپ کی اخبار مین موجود ہین جنکو شک واشتباہ ہو وہ اس اخبار کا نمبر ۲ و ۱۲ ملاحظہ کرے

نوٹ جب آپ نمبر ۲ جلد ۸ مین دل کہولکر یہہ دشنام سنا چکے تو آپکو فکر انجام ہوا اور اپنی اخبار کی مہذب وبا انصاف خریداروں کی آشفتگی خاطر کا ڈر لگا جسپر آپ اونکو اعتراض سی بچا چہوڑانی کو یہہ عذر فرماتی ہین کہ اس مرتبہ اشاعۃ السنۃ سب وشتم سی بہرا ہوا اسواسطی ہمنی کہا جو کہا ہے جو صاحب ہمکو الزام دین وہ اشاعۃ السنۃ منگا کر دیکہ لین ہماری طرف سی بہتر جواب ہین سبقت نہ دیکہینگا - خاکسار ملتمس ہی کہ آپ بات کی سچی اور دعوی کے پکی ہین تو اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ اور ۱۱ یا ہر چہ بداکی سوا اور پرچہ سی الفاظ سب وشتم نکالکر اسی طرح اونکی فہرست دین اور اسپر کافی انعام پاوین - اور اگر ایسی الفاظ سی کسی ایک لفظ کا ہموزن بہی نکال دین تو آپ انعام پانیکی مستحق ہوجاوینگے اور اگر یہہ نہو سکے تو اس اتہام سی باز آوین اور اپنی دل مین خود ہی انصاف فرما دین -

خاکسار سی منگا کر دیکھ لین - اب رہا یہہ فیصلہ کہ یہہ الفاظ کل یا انمین سی خصوصاً پہلی مندرہ نمبر سی کوئی لفظ دشنام ہے یا نہین سو اسکی دو صورتین ہین پہلی یہہ کہ ہم اسباب مین آپکی رای کو حکم و منصف قرار دیتے ہین اگر آپ ان بیس یا پہلی پندرہ نمبرون سی کسی ایک لفظ (جیسی کفر بکا - یا گمراہ - یا شرارت یا کفر پہانکتے یا جاہل یا لعنت اللہ) کا بہی دشنام ہونا مانتے ہین تو فیصلہ ہوا ہوایا ہی اور آپ پر ایک ہزار یا دو ہزار روپیہ دینا واجب ہوگیا - اور انریبل سید احمد خان بہادر یا مولوی محمد یعقوب صاحب کو لینے کا حق پیدا ہوا - اور اگر آپ ان الفاظ سی ایک لفظ کو بہی دشنام نہین جانتے تو ہمکو اپنے حق مین ان الفاظ (لچر - ہٹ دہرم - بی دیانت - کفر بکنے والہ - جاہل - شریر - کافر - لامذہب وہابی - کفر پہانکنے والا - روسیاہ - مفسد - خرف - جہوٹا - ملعون وغیرہ) کے استعمال کرنیکی اجازت دین تب ہم مان لینگی کہ آپ ان الفاظ کو دشنام نہین جانتے - اور پہر خود بہی آپ کے حق مین یہہ الفاظ بلکہ بحکم فلہ عشر امثالہا اس سی دہ چند استعمال کرینگی - بالفعل ہم کچہہ نہین کہہ سکتے - اور اپنی وضع اور عادت کو چہوڑ نہین سکتے اور اگر آپ ان الفاظ کو اپنے حق مین دشنام قرار دین - اور دن کی نسبت اونکے استعمال کو دشنام نہ سمجہین تو بتائیے یہہ کون سا انصاف ہی - اسکا فیصلہ بہی ہم آپ ہی کے سپرد کرتے ہین -

دوسری صورت فیصلہ [illegible] جواب [illegible] ہزار روپیہ کا دعوی [illegible] کرنے والے [illegible] لائق عمل ہی) یہہ ہی کہ بشہادت شریعت یا عرف یا قانون جسکو آپ اپنا مستند سمجہین عدالت مین ان الفاظ کی تحقیقات ہو جاوی پس اگر ازروی تحقیقات عدالت یہہ الفاظ دشنام قرار پائین تو آپ ہزار یا دو ہزار روپیہ ادا کرین ورنہ ہم اور ہمارے مختار اپنے دعوی سی دست بردار ہو جاوینگی - یہہ تو آپکے اشتہار کا جواب ہی - اب ایک دو برادرانہ دوستانہ نصیحتین بہی کرون گر قبول افتد زہی عز و شرف - (۱) اگر آپ پہلی صورت فیصلہ مین شق ثانی (ان الفاظ کا دشنام نہونا) اختیار کرنا چاہین تو پہلے اپنا اخبار* گہر بار نمبر ۶ جلد ۸ مطبوعہ ۱۵ اپریل کو ایکدفعہ ملاحظہ فرماکر یہہ سوچ لین کہ جن الفاظ اخبار مبر ٹہہ کو اپنے گالیان قرار دیا ہی اور اونکے سبب اسکے ایڈیٹر کو تہذیب و شرافت سی علیحدہ کیا ہی وہ الفاظ آپکے الفاظ مندرجہ فہرست سی کچہہ بڑہکر ہین ؟ کیونکہ درصورت مساوات یکمی الفاظ مندرجہ اس اخبار کی ایک ان الفاظ کو گالیان قرار دینا اور اپنے الفاظ کو جو ان الفاظ سی بڑہکر ہین گالیان نہ کہنا آپ خیال کر سکتے کیسا امر ہی اور لوگ اسپر آپکو کیا کہینگی - ہم کچہہ نہین کہتے - (۲) آیندہ کی لئی اول تو آپکو یہہ مناسب ہے کہ آپ ہم سی بطلق قیل و قال و بحث و جدال چہوڑ دین اب جس فن (ایڈیٹری اخبار) کے اہل ہین اسمین مصروف رہین مسائل دین مین دخل دینا ہرگز ہرگز آپکا کام نہین اور خاکسار کے مسائل مندرجہ اشاعۃ السنۃ کا مقابلہ تو بڑی بڑی فضلاء وقت سی نہین ہو سکا - آپ اسکی جلد اول دوم و سوم کو

* اس خبر کی اصل عبارت اس مضمون کے خاتمہ پر نقل ہوگی

ملاحظہ فرماوین تو آپ کو اس دعوی کی تصدیق ہو۔ اور اگر آپ اپنے اخبار کی رونق اور اپنے گروہ مین اسکی قبولیت اسیمین منحصر سمجھتے ہین کہ ہمارے مقابلہ مین کچھہ نہ کچھہ (گو علم سے کتاب سے دلایل سے اسکو مس و لگاؤ نہو) بولتے رہین تو آپ اپنی زبان کو بدگوئی دشنام دہی سے روکین اور یہہ سوچین کہ کیا گالیان دینا آپکے سوا اور کوئی نہین جانتا۔ دہلی و لکھنو کی سی با محاورہ اور تکبندی نہین تو کیا بے محاورہ اور بیتک بھی پنجاب مین کوئی نہین سنا سکتا اور تیلی بڑ تیلی تیری سر پر کھولو جیسے بے تکون سے کام نہین چل سکتا۔

ہم اپنی وضع اور عادت قدیم کی پابندی سے کچھہ نہ بولینگے تو کیا ہمارا کوئی دوست دہلی یا لکھنو والا یا کوئی پنجابی ہی بھولا بھالا آپکی خبر نہ لیگا اور آپ کو ساکت نہ کردیگا جیسا کہ آپ پہلے بہت لوگون سے ساکت ہوچکے ہین ٭ بہتر ہے کہ آپ اس معرفت حکیمانہ نبویہ کی کہ مومن کو چاہئے کہ اچھی بات کہے یا چپ رہے۔ پابند ہوجائیں

ہماری بحث و خطاب و ساکت رہین یا بولین تو کچھہ اچھا بولین۔ اور اگر آپ نہ پھر ویسا ہی ایسے رو و دشنام	من کان یومن باللہ و الیوم الآخر فلیقل خیراً او لیصمت (مشکوۃ)

دشنام کا ذکر کیا تو پرچہ آیندہ مین آپ دیکھینگے آپ کو اگلا پچھلا بدلہ کیسا ملتا ہے۔ اور ع۔ کلوخ انداز را پاداش سنگ است پر کیسا عمل ہوتا ہے۔ بدلہ لینے والے تیار اور قلم ہاتھہ مین لئے بیٹھے ہین اور صرف اجازت کے منتظر ہین ٭ اب ہم آپکی اخبار نمبر ۱۶ جلد ۸ مطبوعہ ۱۵ اپریل کی آپ کی اس کلام ہدایت نظام کو جو اپنے اخبار میر ٹھہ [illegible] آپ اوس

[illegible]

پرچہ مین بیت۔ بدم گفتی و خورسندم [illegible]

انشا پرداز اپنے زور قلم اور زور تقریر سے بکمال طلاقت لسانی و خوش بیانی حریف کو ساکت کردے تو البتہ ایک ناموری کی بات ہے ایسا شخص جس قدر ناز کرے زیبا ہے لیکن جو لوگ محض گالیان دیکر اور پھکڑ اڑا کر یا تہمتین لگا کر خصم کو خاموش کرنا چاہین تو یہہ کوئی خوبی کی بات نہین ہے۔ اکثر مہذب اول تو یون ہی ایسے لوگون سے نہین بولتے اگر کوئی خواہ مخواہ اولجھہ پڑے تو جہانتک مناسب ہے اوسے قدر تہذیب کے ساتھہ لکھدیا جاتا ہے کسی کو برا کہنا یا گالیان دینا شریفون کا کام نہین مگر آجکل کے بعض شریف زادے اسی عیب کو ہنر سمجھتے ہین کہ جسطرح ہو مقابل کو ساکت کیا جائے۔ چاہے مہذب طور پر ہو۔ یا نامہذب طور پر۔ راستی کے ساتھہ ہو یا ناراستی کے ساتھہ فی الحال ہمکو بعض صاحبون کی حق پسندی کا خوب امتحان ہوا کہ بلاوجہ اپنی ناموری کے واسطہ لوگون کو گالیان دیکر رہ جاتے ہین اگر اسپر کوئی سچا دوست اونکو عام طور پر بھی نصیحت کرتا ہے تو اسکو بھی صلواتین سنانا شروع فرمادیتے۔ خیر صاحب خدا تمہارا بھلا کرے۔ لیکن تمام لکھنے والون کا قاعدہ ہے کہ اگر کوئی اونکو درشت الفاظ سے یاد کرے تو اونکو بھی اوسکو ویسا ہی جواب دینا لازم ہوتا ہے جبکہ ایک شخص حد تہذیب سے ہی نہین گزرا تو کیا وجہ کہ اوسکے ساتھہ نا ملایم الفاظ

٭ دیکھو اپنا اخبار ۵ دسمبر ۱۸۸۲ء۔ اور ۱۵ اپریل ۱۸۸۳ء۔ و جریدہ روزگار ۵ نوامبر ۱۸۸۳ء

مکہ مکرمہ مین حفظ امن اہلحدیث کی تجویز کا پاپولر ہونا

(لایق توجہ گورنمنٹ اور گورنمنٹ رپورٹر)

(ہمارا اصلی مقصد اتفاق ہے پس جو اس اتفاق کا مانع ہو اس سے مخالفت عین اتفاق کی حمایت ہے)

اہلحدیث کے حفظ دامن کی تجویز جو اشاعۃ السنہ نمبر۱۰ جلد۶ مین بصفحہ (۳۳۶) درج ہوکر شایع ہوئی تہی وہ پاپولر اور عام رائے ہوگئی ہے۔

عوام وخاص وعلما واعیان گروہ اہلحدیث نے (جنمین بعض نواب وامرا بہی شامل ہین) اس تجویز کو پسند کرلیا ہی اور بذریعہ خاص خاص مراسلات اپنی توافق راے پر ہمکو مطلع کیا ہے بلکہ اس گروہ کے ارکان واکابر اس فکر وتجویز مین ہین کہ اس تجویز کی منظوری کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا یا سکرٹری آف سٹیٹ سے درخواست کرین۔

[illegible] فروعی مذہبی مخالفین [illegible] اور اہل اخبار نکتہ چین جن سب کے پاس اشاعۃ السنہ نمبر۱۰ و۱۱ کی کاپیان بہیجی گئی تہین آج بہی اس تجویز کی مخالفت اور نکتہ چینی سے ساکت ہین جس سے ہم بحکم الخاموشی نیم رضا۔ اور السکوت فی معرض البیان بیان یہ استنباط کرسکتے ہین کہ وہ لوگ بہی اس تجویز سے ناخوش نہین اور اسمین سلطنت روم یا کسی اور سلطان کا کوئی خرچ ونقصان نہین سمجھتے

نکتہ چین اخباریون سے ہمارے علم مین صرف دو شخص ایسے ہین جنکو اس تجویز سے اتفاق نہین ہے۔ ایک ایڈیٹر اخبار مشیر قیصر لکہنو (۲) اڈیٹر اخبار دار السلطنت کلکتہ۔ سو بہی اس تجویز مین کوئی پولٹیکل وجہ نااتفاقی (جسکا گورنمنٹ پر کوئی اثر مضر ظاہر ہو) بیان نہین کرتے صرف مذہبی (اور وہ بہی اپنا ذاتی) بخار وغبار نکالتے ہین۔

اڈیٹر اخبار مشیر قیصر اپنے اخبار نمبر۱۳ جلد۸ مطبوعہ ۱۵۔ اپریل مین ہمسے گروہ اہلحدیث سوفانا

---

† لفظ فروع مین یہہ اشارہ ہے کہ اصول مذہب مین یہ سب ایک ہین صرف بعض فروعات (جیسے رفع یدین وامین بالجہر وغیرہ) مین انکا اختلاف ہے۔

سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کا غدر ۱۸۵۷ء مین شریک نہ ہونا اور اسکو معصیت و
بغاوت اور عہد شکنی و بے ایمانی قرار دینا۔ اور اس عین طوفان بے تمیزی مین ایک لیڈی
زوجہ مسٹر لیسن کی جان بچانا بحوالہ اشاعۃ السنہ بیان کرکے فرماتے ہین کہ "ہم خوب جانتے ہین
کہ آپ خیر خواہ سرکار انصارٰی† نہین"۔ اور تمنی مولوی رحمت اللہ صاحب و فلان حاجی صاحب
(مفسدین و باغیان مفسدہ ۱۸۵۷ء کو مراد رکھتے ہین) کی مخبری کی ہے۔ اور سلطان روم کی تکفیر دونو ہین
کی ہے"۔

اور اڈیٹر **دار السلطنۃ** کلکتہ اپنے پرچہ نمبر ۲۴ جلد ۴ مطبوعہ ۲۹ مارچ ۱۸۸۴ء مین فرماتے ہین
یہہ بھی گورنمنٹ کی بڑی خوش اقبالی ہے کہ مسلمانون مین خاطر خواہ نفاق پھیلا یا جا رہا ہے اسی نفاق کا باعث
تہا جو ہندوستان ہاتھ سے گیا۔ شاید اس حیلہ پر بھی اب گورنمنٹ کو رجوع کرینگے۔ سو کچہہ اندیشہ نہین گورنمنٹ
خود مقر ہے کہ انہین نفاق نہوتا تو یہہ ملک ہاتھ نہ آتا۔ اور بڑی خیر خواہی آپکی یہہ ہے کہ آپنے ۱۸۵۷ء کی جہاد کا نقشہ
آتا کہ ان [illegible] گورنمنٹ [illegible] ہونگے تو اور کونسی گورنمنٹی
کارروائی اس سے بڑہکر ہوگی۔ ان دونو مخالفین نکتہ چین نے جو مخالفت ظاہر کی ہے اسکی نسبت گور
یقین کرسکتی ہے کہ وہ کسی پولٹیکل وجہ پر (جو بحق گورنمنٹ مضر ہو) مبنی نہین ہے۔ بلکہ اُن مخالفین نے تو اپنے
زعم مین اس تجویز کو صرف گورنمنٹ کی خیر خواہی اور خوش اقبالی قرار دیا ہے۔ لہذا ہم گورنمنٹ کو یقین دلانے
کا استحقاق رکھتے ہین کہ یہہ تجویزات موافقین و مخالفین کے نزدیک یوسفل اور پاپولر ہوچکی ہے اب گورنمنٹ
ازراہ دور اندیشی اسکیطرف ضرور توجہ کرے اور سلطنت روم سے اسباب مین خط و کتابت کرے خصوصاً اس
حالتمین کہ اعیان گروہ اہلحدیث کی جانب سے اس استدعا کی متضمن درخواست پیش ہو۔
صاحب گورنمنٹ سے رپورٹر سے امید ہے کہ وہ اس مضمون کو اچھی تفصیل سے گورنمنٹ کے گوش گذار کرینگے)
یہہ تو اس مضمون کا اصل مدعا بیان ہوا۔ اب اُن حضرات نکتہ چین کی نکتہ چینی پر رائے زنی کی
جاتی ہے کہ وہ بھی توجہ گورنمنٹ کے لائق ہے۔ مگر پہلے اپنے معاصرین (خصوصاً اپنے ہموطن دوست اڈیٹر اخبار

† لفظ سرکار متن مین ہے اور انصاری حاشیہ مین۔ بعلامت ن نسخہ

112

رفیق ہند سے جنہون نے اپنے پرچہ ۲۶- اپریل مین اہل اخبارات کی باہمی ناچاقی پر افسوس کیا ہی اور ایڈیٹر اخبار شیر قیصر کی اخبار میرٹھ کو باغی قرار دینے پر انکو (مصرعہ) این کار از تو آید مردان چنین کنند کا مصداق ٹھہرایا ہی اسے معافی مانگتے ہین اور اسمین اپنا یہہ عذر پیش کرتے ہین کہ وہ لوگ ہمکو کھلم کھلا مخبر و مفسد قرار دیتے ہین پس اگر ہم اسکے جواب مین کچھہ نہ بولین تو گیا اپنا مخبر و مفسد ہونا تو حق تسلیم کر لین- اسکے بعد گذارش پرداز ہین کہ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب وغیرہ اہلحدیث کو مفسدہ ۱۸۵۷ کو بغاوت قرار دینے اور اسمین خود شریک نہ ہونے اور ایک لیڈی کی جان بچانے کو ایڈیٹر شیر قیصر کا خیر خواہ نصاری قرار دینا یہہ معنی رکھتا ہے کہ ایسے کامون مین اور ایسے موقعون پر گورنمنٹ کی خیر خواہی مذہب نصاری کی خیر خواہی و تائید ہی جو اسلام کے مخالف اور ناجائز امر ہے- اور اگر وہ اس کلام سے یہہ معنی مراد نہ رکھتے اور غدر ۱۸۵۷ء مین شریک ہونے اور اسکو بغاوت و معصیت قرار دینے اور اس لیڈی کی جان بچانیکو وہ جائز طور پر سرکار کی خیر خواہی سمجھتے تو لفظ نصاری جو گورنمنٹ کا مذہبی ایڈیشن ہی اس موقعہ پر قلم مین نہ لاتے- اور اس معنی کر یہہ کلام گورنمنٹ سے [illegible] اور جہاد کی ہدایت اور مذہب اسلام سے مخالفت نہیں کرتا ہی اور اسپر انکو بمقابلہ اخبار میرٹھ اپنی اخبار مطبوعہ ۱۵- اپریل مین یہہ دعوی کرنا کہ لکھنو مین ایسا کوئی اخبار نہین جسکو گورنمنٹ انگریزی سے دلی عداوت ہو کب زیبا ہی- اور خود مدعی اسلام ہونا اور خیر خواہان گورنمنٹ کو مخالف اسلام قرار دینا کیونکر روا ہے-

اپکو اگر مسئلہ جہاد یا غدر ۱۸۵۷ء یا خیر خواہی گورنمنٹ نصاری (جسکی ظل حمایت و رعایت مین مسلمان مامن آباد ہون) کی نسبت حکم اسلام سے ناواقفی ہی تو آپ اشاعۃ السنہ نمبر ۱۰ جلد ۶ صفحہ ۲۸۷ کو اور اُن نمبرون کو جنکا اس صفحہ کے نوٹ مین ذکر ہے ملاحظہ فرمائین- اور اگر آپ ان احکام اسلام سے واقف ہو کر ان پر یقین نہین رکھتے تو پھر آپکو حلال نہین ہی کہ ایک دم عملداری اس گورنمنٹ مین جسکو نصاری سے تعبیر کرتے ہین اوقات بسر کرین- بلکہ آپکے خیال کے رو سے آپ پر فرض ہی کہ اس دار الحرب سے ہجرت کر کے حرمین پر یا وہان تشریف لیجاوین جہان آپ کے مہاجر مولوی رحمت اللہ (مفسد و باغی ۱۸۵۷ء) تشریف لیگئے ہین- وہان بیٹھکر اسی اخبار شیر قیصر کے ذریعہ جو جی مین آوے بغاوتین یا ہدایتین پھیلا دین-

آپکا یہ فرمانا کہ ہمنے مولوی رحمت اللہ وغیرہ باغیان ۱۸۵۷ء کی مخبری کی ۔ اسکا جواب ہم ٹیٹل پیج اشاعۃ السنہ نمبر۱ مین دے چکے ہین پہر اس اعتراض کا اعادہ فتوت تو نہین ہے اور اگر آپنے یہ سمجھہ لیا تہا کہ اشاعۃ السنہ کو ہماری ناظرین اخبار کہان دیکہتی ہونگی تو یہ اور بہی شرم کی بات ہی جو چیز چہپ کر مشتہر ہو جاوی وہ کہین چہپی رہسکتی ہی سنیئے ہم پہر وہی جواب عرض کرتے ہین ۔ اشاعۃ السنہ نمبر۱ کے ٹیٹل پیج کی معروضات کی دفعہ ۴ مین ہمنی کہا ہی ان رسایل مین بعض مسلمانون کے واقعی حالات مخالف گورنمنٹ کا بیان ہوا ہی اسسے بہی اپنی ہی ضرر کی مدافعت مدنظر ہی جو شخص اسکو مسلمانون کی ضرر رسانی سمجھی یا مخبری قرار دی وہ پہلی اکمل الاخبار دہلی نمبر ۲۶ جلد ۱۸ ۔ اور شیر قیصر نمبر۲ جلد۵ اور رسالہ انتظام المساجد اور رسالہ جامع الشواہد زر در ملاحظہ فرماکر انصاف سے دیکہی کہ پہلی کس نے مسلمانون کو باغی اور مفسد اور گورنمنٹ کا بدخواہ اور واجب القتل کہا ہی اور یہہ مخبری کس سی سرزد ہوئی ہی پہر جو کہنا ہو سو کہے اب اگر اسکی آپ تفصیل لوگون کو سنانی چاہتی ہین تو ہمکو اس سی بہی دریغ نہین آئینی اخبار نمبر۲ جلد۵ مین اہلحدیث کی نسبت فرمایا ہی کہ گورنمنٹ کی بابت [illegible] کہا ہی جیسا کہ حکام کو وقتاً فوقتاً دریافت ہوا ہی اور اکمل الاخبار کی نمبر ۲۴ جلد ۱۸ مین اہلحدیث کی نسبت کہا ہی کہ ہندوستان مین ان مٹہی بہر مفسد اور باغیون کے کہنی سی (گورنمنٹ) پانچ کروڑ مسلمانون کو باہر کردی اور رسالہ جامع الشواہد اور انتظام المساجد کی عبارتین نمبر۱ مین بصفحہ ۲۹۱ و ۲۹۲ منقول ہو چکی ہین ۔ اب فرمائیے مسلمانون کی مخبری کسنے کی ۔ آپ اگر اس جرم سی بری ہین اور جو کچہہ ہمنے آپ کی اخبار یا اکمل الاخبار دہلی سی نقل کیا ہے غلط نقل کیا ہی ۔ تو آپ پہلی مخبرون اور جہوٹون پر لعنت کہین اور ہم اسپر پیش باد اور آمین بالجہر کہنے کو حاضر ہین ۔

یہی اڈیٹر دار السلطنۃ کلکتہ کی دعوی مخبری کا جواب ہی اور جو اُس نے اور سخت کلامیان کی ہین اسکا ہم کچہہ جواب نہین دیتی ۔ ہم سے پہلی ایک ثالث ہم عصر اڈیٹر اخبار کوہ نور لاہور نے جو اسکا جواب دیا ہی اسکو ناظرین کی انصاف کی امید سی نقل کر دیتے ہین ۔ آپ فرماتے ہین

اتنی زیادتی بہی چاہیے

۲۹- مارچ کے اخبار دار السلطنة کلکتہ نے کچھہ اوپر تین کالم **مولوی محمد حسین**
لاہوری" کے عنوان سے لکھکر **جتایا ہے** کہ مولوی صاحب موصوف اہل اسلام مین نفاق
کی ترقی دینے والون بلکہ بانیان فساد مین **اول** نمبر ہین اور انکی اشاعت السنہ کو اشاعة
النفاق کے نام سے نامزد کر کے بہت ہی پرجوش بحث اُن کی اور اُن کے اوستاد مولانا
نذیر حسین صاحب دہلوی کے مذہبی عقاید پر کی ہے جسپر یہہ دو نو مقلد اور غیر مقلد بزرگوار آپ
ہی بہگت لین گے۔ مگر ہماری اپنی گذارش تو نکتہ رس معاصرین سے صرف اسیقدر رہے
جسکو پہلی بہی بمراتب التماس کر چکے ہین کہ جہانتک ممکن ہو کبہی **ذاتیات** سے بحث نہ کی جاوے
اور نہ وہ کسی اخبار کو (جبکہ وہ سب ہندو مسلمان اور عیسائیون کے ساجہی کا مال ہونے
سے محض ایک ملکی اخبار تسلیم کیا گیا ہے) مذہبی چہیڑ چہاڑ کا آلہ بنائین ایسی فضا یا کسی لئے
تو کچھہ وہی قومی رسالے یا خاص قسم کے اخبار موزون ہین [illegible] مرحوم
تہذیب الاخلاق نور افشان لدہیانہ یا گیور کہتا ہے بجوارہ کیطرح اپنی اغراض کی شاعت
کے بعد انہی اغراض سے نامزد کر دئے ہون۔ ایک ملکی اخبار مین اور پہر وہ بہی اڈیٹوریل کے ذیل
مین ایسی دور از مصلحت کج بحثیون کا درج کرنا وقایع نگاری کی پولیٹکل شریعت مین
گناہ کبیرہ سے کم نہین ہے۔ جس سے ملکی اخبارون اور اصلاحون اور انتظامون یا اخلاقی
ترقیات کی تدابیر کے عوض آپسمین شکر رنجی یا ایک دو ہم خیالون کی جی خوش کر دینے
کے سوا کوئی نیک نتیجہ نکل نہین سکتا۔ ایک ایسا ناکارہ جوش جو کسی مہذب گروہ کو انسان
سے لام کاف نکالنے مین ظاہر ہو صرف نفرت و کراہت ہی کی بنیادون کو مضبوط
نہین کرتا۔ بلکہ (دور از حال دوستان) کبہی کبہی اُس سے انسان ایسا ریورٹی کے پہیر
مین آجاتا ہے کہ توبہ ہی بہلی۔ دار السلطنت جیسی اخبار سے جسکا مقام اشاعت ایک واجب
التعظیم دار الامارت ہندوستان کے لئے ہی بعید ہے کہ وہ کسی سے اولجہنا پسند کرے۔
بلکہ ہم تو اس فن شریف کے چمنکدہ مین اپنی تمام ننہے پودے ُسے انکی عمدہ تربیت اور نشو و نما

ہونے کے لئے بھی رفیقانہ صلاح دیتے ہین کہ وہ اپنی رفتار و گفتار مین سلامت روی اختیار کرین اور ہرچہ برخود مپسندی بر دیگران مپسند" کو اپنا دستور العمل بنائین ورنہ کچھ وہی پاجی - مخالف - چرکٹے - بد وضع - اوباش - لچے - لُقّے - نالایق شہدہ مزاج وغیرہ وغیرہ کہنا نہین جانتے

دہن خویش بدشنام میالا صائب کاین زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد

ہم مطلق شوخی تحریر کے مانع و مزاحم نہین ہین بلکہ جب کسی امر کے نتیجہ کی برائی بھلائی کا فیصلہ کرکے شوخ قلمی کو مہذب پیرائے مین ظاہر کیا جاے تو ہم دل سے اس تحریر کو پسند کرتے ہین لیکن وہ سب الفاظ یا اُس قسم کے الفاظ جو ایک رفیق ہمعصر کے خیال کا نمونہ اور اُنکی ایک ہی مضمون سے ہمنے بطور مشتے نمونہ خر وارے نقل کئے ہین بہت ہی نازیبا اور وقایع نگاری کے مسلک کے خلاف ہین - جسکا معیار یہی ہے کہ اگر وہ اپنے [illegible] کے نزدیک بھی ناپسندیدہ ہین جسکی اصلاح بہت ضروری ہے - اگر کسے ایسے ویسے مضمون کے لکھنے کے بعد اُسکی نظر ثانی کی بھی تکلیف گوارا کیجا یا کرے اور ساتھ ہی اتنا خیال بھی التزاماً ہونا رہے کہ اُسوقت راقم مضمون اسکو نہین دیکھ رہا ہے بلکہ کسی بڑے سے بڑے حریف یا نکتہ چین کی نظر اُسپر پڑ رہی ہے اور اس صورتمین جن الفاظ یا عبارات کی نسبت یہ احتمال ہوتا ہو کہ حرفا کو اُنپر انگشت نمائی کا موقع ملیگا - اور پھر اُنکی حک و اصلاح بھی کردی جائیگی تو ہمین امید نہین کہ کبھی کوئی پھر فی نکل سکے " (کوہ نور نمبر ۱۴ جلد ۴۳ مطبوعہ ۱۵ اپریل ۱۸۹۶ء) **اِس جواب کے جواب** یا آیندہ ہماری کسی بات کے جواب مین اڈیٹر دار السلطنت کلکتہ سخت کلامی سے پیش آوین گے تو ہم بھی جو کچھ مناسب نظر آیا سنائینگے **بالفعل** باقتباس کلام اپنے ہمعصر اڈیٹر کوہ نور لاہور کے اتنا کہتے ہین کہ یہ اخبار جس کے اڈیٹر کے ایسے خیال ہین دار السلطنت کلکتہ سے شایع ہونیکے لایق نہین ہے اسمین کلکتہ کے

نام کو بٹہ لگتا ہے - یہہ دہلی ہی سے جہان کا اس کا مشتہر (یا پرو پرائیٹر) رہنے والہ ہے اور وہ قدیم سے فتنہ و فساد کا معدن و منبع ہے شایع ہونیکے لایق ہے - اور اگر اسکے اس قسم کے خیالات کہ "مسلمانون کا باہمی تفرقہ گورنمنٹ کی خوش اقبالی ہے اور گورنمنٹ اسبات کی خود منفر ہے" گورنمنٹ کے نزدیک پسندیدہ و خیر خواہانہ خیالات ہین تو اس اخبار کو اور ترقی دینی چاہئے - گورنمنٹ اسکے پریس کو لنڈن مین بلالے اور وہان سے یہ اخبار دار السلطنت لنڈن کے نام سے شایع ہوا کرے -

اخیر مین ہم اسبات پر افسوس اور حیرت اور تعجب ظاہر کرتے ہین کہ آیا اس قسم کے مضامین کو صاحب گورنمنٹ رپورٹر اور پولٹیکل عہدہ دار گورنمنٹ مین پیش نہین کرتے - یا پیش ہو کر معرض بحث و غور مین نہین آتے -

ہمارے فیاض و ہردل عزیز وبسرائے لارڈ رپن بالقابہ نے اخبارون کو آزادی [illegible] مسلمانون کی باہمی تفرقہ کو اپنی خوش اقبالی سمجھتی ہے کیطرف بے التفاتی و کم توجہی ہرگز پالیسی گورنمنٹ کے موافق نہین ہے - یہ مضامین کبھی نہ کبھی برا اثر دکھاوینگے مسلمانون کو خیر خواہی و اطاعت گورنمنٹ سے منحرف کر دینگے - آیندہ گورنمنٹ خود دانا ہے -

امور مملکت و ملک خسروان دانند
گدای گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

مولوی وکیل احمد صاحب سکندپوریکی تقریر پر نظر

ہماری مضمون ترقی معکوس مندرج نمبر ۷ جلد ۶ کے مقابلہ مین مولوی صاحب موصوف العنوان نے ایک تقریر تحریر فرمائی تھی جو اخبار شیر قیصر نمبر ۱۵ جلد ۷ مطبوعہ ۱۸ دسمبر ۱۳ء مین شایع ہوئی ہے اِسکا جواب ہمنے ایک خط اسمی اڈیٹر شیر قیصر مین ادا کیا تہا جو شیر قیصر نمبر ۲ جلد ۸ مطبوعہ ۸ جنوری ۱۸۸۸ء اور اشاعۃ السنہ نمبر ۹ و ۱۱ جلد ۶ مین شایع ہوا ہی اِس جواب کی جواب مین آپنے ایک اور تقریر تحریر فرمائی ہے جو شیر قیصر جلد ۸ کے نمبر ۱۳ مین لغایت نمبر ۷ اشایع ہوئی ہی۔

یہہ تقریر اس قابل نہ تہی کہ ہم اِسکا جواب تحریر مین لاتے اور ایسی تقریر کے محرر کو مخاطب بناتے ہیں کیا کوئی اہل علم صاحب تہذیب اس امر کو پسند نہین کرتا۔ کیونکہ یہہ تقریر اول سے آخر تک سفیہانہ و غیر مہذبانہ طعن و تشنیعات و [illegible] الزامات سے [illegible] اور جواب مناظرہ کے مخالف۔ اور علم و انصاف سے معطل۔ پہر ایسی تقریر کے جواب مین قلم اُٹہانا اور ایسی شخص کو مخاطب بنانا کسی اہل علم و انصاف و پابند تہذیب کو کب مناسب ہی۔

ولیکن اگر ہم یہہ سمجھکر یا اتنی بات جتا کر خاموش ہو رہتے ہین تو شاید اِس سکوت کو اکثر اس تقریر کے ناظرین (جو اہل علم نہین ہین او وہ یہہ نہین جانتے کہ مناظرہ کیا چیز ہے اور مجادلہ کیا اور علم حدیث کس علم کا نام ہے اور تہذیب کسکو کہتے ہین) عجز پر حمل کرین اور اِس تقریر کے مدعی کے یہہ دعوی کرتے "آداب مناظرہ کو ترک کیا اور سایل سے دلیل کا مطالبہ کیا" دیکھکر یہہ خیال کرنے لگین کہ صاحب اشاعۃ السنہ نے ان باتون مین الزام کہایا ہی اسلئے بدگوئی و بے تہذیبی مخاطب کے بہانہ سے سکوت اختیار کیا ہی اور اِس بیت کا امتثال کیا ؎

زاہد نداشت تاب وصال پری رخان کنجے گرفت ترس خدا را بہانہ ساخت

(افسوس اس مضمون کیواسطے جگہ نہ بچی لہذا آیندہ پر ملتوی کیا گیا)

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ

نمبر ۳ و ۴ و ۵ — معہ — جلد ۷

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنۃ

بابت ماہ جمادی الاولی والثانیہ و رجب ۱۳۰۱ ہجری مطابق مارچ و اپریل و مئی ۱۸۸۴ عیسوی

اصول و ضوابط و شرح قیمت رسالہ و ضمیمہ

(۱) یہہ رسالہ اور اُسکا ضمیمہ دونو ماہواری ہین (۲) ضمیمہ اکثر رسالہ سے علیحدہ شایع ہوتا ہے (۳) ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہین ہوتا۔ رسالہ بدون ضمیمہ مِلسکتا ہے (۴) رسالہ کے اصول و اغراض ذیل ہین۔

(الف) اصول اسلام اور اُسکے فروع عظام سے خصوصاً جو متعلق مباشرت ہون بحث کرنا۔

(ب) اہل اسلام کے مختلف فرقون سے باہمی اتحاد و اتفاق ہونے مین کوشش کرنا۔

(ج) مسلمانون کی دنیاوی ترقی کے مضامین شایع کرنا۔

(د) پولیٹیکل مضامین سے جنکو مذہب سے تعلق ہو بحث کرنا اور قوم کی مذہبی ضرورتون کو گورنمنٹ مین پیش کرنا۔ اور گورنمنٹ کی حقوق سے جنکی مذہب مین ہدایت ہے قوم کو آگاہ کرنا۔

(۵) ضمیمہ کا فرض صرف مسایل فرعیہ مذہب محدثین سے بحث کرنا ہے۔

(۶) قیمت رسالہ نوابون اور رئیسون سے سالانہ للعہ گورنمنٹ اور عام اغنیا سے للعہ متوسط اہل وسعت سے ہے کم وسعت لوگون سے جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نرکھین سے ہے بے وسعت اہل علم سے جو اِسکی اشاعت کرین دعا خیر قیمت ضمیمہ ہر ایک درجہ والون سے ربع قیمت رسالہ ہے ۔ ۔ ۔ کیونکہ حجم ضمیمہ ربع حجم رسالہ ہے۔

(۷) اِن مراتب خمسہ کا تصفیہ و تقرری خریدارون کے بیان بایمان پر ہے۔

(۸) خط و کتابت و ارسال زر مہتمم کے پورے نام و خطاب سے حسب نشان ذیل ہونا چاہیے۔

(۹) سبیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی نہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہوگا) ابو سعید محمد حسین۔

فہرست

اطلاع

خاکسار ماہ صیام میں سیر شملہ کرنے کا عزم رکھتا ہے لہذا تا آخر ماہ صیام خط و کتابت و ارسال زر بنام خاکسار حسب نشان ذیل ہونا چاہیے:۔

ابو سعید محمد حسین لاہوری
ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ
معرفت منشی فضل الدین صاحب
نقشہ نویس محکمہ پبلک ورکس پنجاب
Simla شملہ کسومٹی
مکان منشی عبد العزیز صاحب

مطبع مصطفائی لاہور مین چھپا

مکہ معظمہ مین اہلحدیث کے حفظ و امن کی تجویز مشمولہ اشاعة السنة نمبر ۱۱ کی تائید مین مسٹر بلنٹ ممبر پارلیمنٹ کی رائے

(لایق توجہ گورنمنٹ)

اشاعة السنة نمبر ۱۱ جلد ۶ صفحہ ۳۴۳ مین جو ہمنے خاصکر اہلحدیث ہندوستان کے حفظ و امن کی نسبت رائے ظاہر کی ہے اوسکی مثل بلکہ اوس سے بڑہکر مسٹر بلنٹ نے اپنی کتاب فیوچر آف اسلام مین عموماً حجاج اہل اسلام کے نسبت رائے ظاہر کی اور اسپر گورنمنٹ کو توجہ دلائی ہے چونکہ یہ کتاب اکثر اہل اسلام ہند مین مقبول و معتبر سمجھی گئی ہے* نیز بڑے مدعیان حمایت و حمیت

از انجملہ ایک حضرت ایڈیٹر مشیر قیصر ہیں جو اپنے پرچہ نمبر ۲۱ جلد ۸ مطبوعہ ۲۰ مئی ۱۸۸۴ء مین فرماتے ہین:-

اسلام کی آیندہ حالت

مسٹر بلنٹ کی اِس مشہور کتاب کو مترجم صاحب کی عنایت سے ہمنے بھی دیکھا - گو ابھی کل کتاب کے بالاستیعاب معاینہ کی نوبت نہین آئی - تاہم جہانتک ہمنے دیکھا مصنف کو اسلام کا طرفدار پاتے ہین مسٹر بلنٹ نے مذہب اسلام کی نسبت [illegible] اگرچہ جگہ بجگہ مصنف صاحب کی طرز بیان سے یہ نہین پایا جاتا کہ لکھنے والا اِسکا مسلمان نہین ہے - کیونکہ بدون مسلمان علماء کے بہت سی باتین ایسی ہین کہ غیر مذہب کا آدمی کیا ہی واقف ہو نہین جانسکتا پس اس کتاب کے بعض مقامات دیکھکر حیرت ہوتی ہے - اس کتاب مین منجملہ دیگر حالات کے امام مہدی کے حالات بھی لکھے ہین - بعض اسلامی سلطنتون کے نسبت گو بعض باتین اونکی آزادانہ ہون جنکا اونہون نے عذر بھی کیا ہے - تاہم مسلمانون کو اس کتاب کا مطالعہ واجبات سے ہے یہ کتاب صرف ایکہزار جلد چھپی ہے - اور کاغذ اعلےٰ قسم کا لگایا گیا ہے چھاپہ بہت روشن ہے اور خوشخطی بھی قابل تعریف ہے مترجم صاحب کی غرض اسکے ترجمہ سے صرف یہی ہے کہ ہندوستان کے خاص و عام بالخصوص مسلمانون کو اطلاع ہوجاے کہ ایک انگریز مذہب اسلام اور تمام دنیا کے مسلمانون کی نسبت کیا خیال رکھتا ہے - پس ہم کہتے ہین کہ قطع نظر اس سے کہ اونکی رائے بعض جگہ صحیح ہو یا غلط - ہر حال مین اِس کتاب کا معاینہ ضروریات سے ہے - کیونکہ اِسکی تحقیق اعلی رتبہ کی ہے مصنف نے جو ایک شعر عربی اصل کتاب انگریزی کے زیب عنوان کیا ہے اوس سے مسلمانون کو ایک عمدہ نصیحت حاصل ہوسکتی ہے اور وہ شعر یہ ہے ۵

* امر یہ ہے مصنف اور اوسکی کتاب کے نسبت بعض ایسے مبالغات ہین جنسے کسی اور کسی اہل علم کو اتفاق نہین ہے - ایڈیٹر

اسلام نے اس کی تعریف و توصیف مین پر زور ریویو اپنی اخبارون
مین شایع کئے ہین اور بڑے بڑے روسائے اہل اسلام نے
اس کے ترجمہ و طبع و اشاعت مین بہت سعی مبذول فرمائی
ہے۔ اور غالباً گورنمنٹ کی نظر مین بہی اس کتاب کی پوری قدر و قعت
ہوگی اسلئے ہم اسکے **چند فقرات** اپنی رائے کی تائید مین نقل
کرتے ہین۔ اور **پہلے** اپنے اخوان **اہل اسلام** سے التجا کرتے ہین
کہ اگر وہ ان فقرات کو ہماری تجویز کے موافق و موید پاوین تو اس تجویز کی
طرف خود بہی توجہ فرماوین۔ اور گورنمنٹ کو بہی توجہ دلاوین پہر **اپنے**
دوراندیش **گورنمنٹ** سے خواستگار ہین کہ اگر مسٹر بلنٹ کی رائے
کو کچھ وقعت و اعتبار ہے تو تجویز اشاعة السنہ (جو اس کے موافق
[illegible] بعض پولیٹکل حالات اس
توجہ سے مانع ہین تو آیندہ جب ان موانع کا ارتفاع ہو تب ہی اس
تجویز کی طرف توجہ ہو۔

لا تقنطوا آلدہ تنیر عقیدہ و لیعود احسن فی النظام و اجلا
یعنی۔ نہو تو مایوس اور دل شکستہ اگر بکہر گئے ہین یہ موتی ÷ زیادہ تر حسن و عمدگی سے بار دگر گوندہین گے یہ موتی و
آمین آمین۔ آمین۔ خدا کرے۔ ایسا ہی ہو۔ فی الواقع مسلمانون کو اپنی ترقی سے مایوس نہونا چاہئے اور ضرور ہمت
باندہنا چاہئے کیا عجب ہے کہ انکو از سر نو ترقی و سرسبزی حاصل ہو۔
سپاہی فیوچر اسلام کو ہندوستان مین کوئی جانتا ہی نہتا بعض لوگون نے انگریزی اخبارون مین کچہہ اسکا تذکرہ پڑہا ہو
تو پڑہا ہو لیکن اہل ہند کو جناب منشی مولوی سید اکبر حسین خان بہادر مصنف علیگڈہ کا شکر گذار ہونا چاہئے کہ اونہون نے اپنا
قیمتی وقت اور بہت کچھ زر نقد اسمین صرف کرکے اس کتاب کو عمدہ طور پر چہپوایا۔ بس ضرور ہے کہ اسکی خریداری سے
ملک کے تربیت یافتہ لوگ فایدہ اٹھائین۔ خاص قیمت اس کتاب کی ۲ روپیہ مقرر ہے اور عام قیمت ۳ روپیہ ہے شائقین کو چاہئے
کہ مقام علیگڈہ کے پتہ سے نقد قیمت بہیجکر مصنف صاحب سے منگوالین۔ ا مشیر قیصر نمبر ۱۲ جلد ۸

کتاب کی فصل پنجم صفحہ ۱۰۰ مین لکھا ہے ہماری مسلمانون کا خیال انگریزی حکومت کی نسبت جہانتک مجھکو علم ہوسکا ہی اور جہانتک بمقابلہ دیگر ہندوستانی اقوام کے مین نے اندازہ کیا ہے اورجا بجا ہی مخالفانہ نہین × × × اگر گورنمنٹ ہند مذہبی امور مین اونکی کوئی خاص حمایت کرے تو مین بہروسہ کے ساتھہ کہتا ہون کہ وہ لوگ صرف رضامند اور قانع ہی نہین بلکہ حقیقت مین اور عملی طور پر وفادار رعایا بنجائین :-

اور صفحہ ۲۴۸ مین لکھا ہے ہماری غرض ایشیائی ٹرکی سے متعلق ہے - اسمقام کو ہمنے بذریعہ عہدنامہ کے ملک غیر کے حملہ سے محفوظ رکہنی کی ذمہ واری کی ہے - اگرچہ ہماری ذمہ واری براے نام سلطان سے ہے اوس سلطنت کے باشندون سے نہین ہے اور اگرچہ ذمہ واری ایک امر ناممکن الوقوع پر محمول و مشروط ہے یعنی انتظامی اصلاح - اور ہوجہ سی اوسکی پوری پابندی نہین ہے تاہم اس بات کا مقر ناہونا ناممکن ہے کہ مسلمانان ایشیائی کوچک اور شام کے مقابلہ مین ہمپر ایک اخلاقی ذمہ داری ہے - ایسی بات دیکھنی باقی [illegible] ذمہ [illegible] کرتے ہین یا کس طرح [illegible] ہمکو یہہ خیال نہین ہے کہ اب انگلستان کی لوبنیو والی آبادیون کے تحفظ و حمایت مین آیندہ دست اندازی کریگا :-

اور صفحہ ۲۴۹ مین لکھا ہے پس انگلستان کے لئے یہہ بات ناممکن ہے کہ وہ فی الحقیقت اپنی عملی حالت مین مسلمانون کیساتھہ مخالفانہ طریق اختیار کرسکے - ممکن ہے کہ انگریز لوگ بحیثیت عیسائی ہونیکے اس بات پر افسوس کرین لیکن بحیثیت سوکہ عمل کرنیوالے انسان ہین بلاشبہہ یہہ اونکی دانشمندی ہوگی کہ اس امر واقع کو مان لین اور اون فرایض کو جو اوسکے لوازم مین سے ہین قبول کرلین اور یہہ فرایض صرف سکوت اور خاموشی کی حکمت عملی کے برتنے سے پوری نہین ہوسکتی - ایسیقدر کہدینے اور ایسی عام قاعدہ کے مقرر کردینے سے کام نہ چلیگا کہ جمیع مذاہب مساوی سمجھے جائینگے اور سب کے ساتھہ تحمل اور بردباری سے یکسان برتاؤ کیا جائیگا بلکہ مذاہب اسلام کی نسبت انگلستان کو کچھہ اس سے زیادہ کہنی اور کرنیکو تیار ہوجانا چاہئے - محمدیت محض ایک رائے اور خیال نہین ہے بلکہ ایک خاص

مولوی وکیل احمد صاحب سکندرپوری کی تقریر پر نظر

ہمارے مضمون **ترقی معکوس** مندرجہ نمبر ۲ جلد ۶ کے **مقابلہ** مین مولوی صاحب موصوف العنوان نے **ایک تقریر تحریر** فرمائی تھی جو اخبار مشیر قیصر نمبر ۱۵ جلد ۷ مطبوعہ ۱۸ دسمبر ۱۸۸۳ء مین شایع ہوئی ہے اسکا جواب ہمنے ایک خط اسی اڈیٹر مشیر قیصر مین ادا کیا تہا جو مشیر قیصر نمبر ۲ جلد ۸ مطبوعہ ۸ جنوری ۱۸۸۴ء اور اشاعۃ السنہ نمبر ۹ و ۱۱ جلد ۶ مین شایع ہوا ہے **اس جواب کے جواب مین** آپنے ایک **اَور تقریر تحریر** فرمائی ہے جو مشیر قیصر جلد ۸ کے نمبر ۱۳ مین لغایت نمبر ۱۷ شایع ہوئی ہے۔

یہہ تقریر [illegible] اسکا جواب تحریر مین لائے اور ایسی تقریر کے محرر کو مخاطب بناتے۔ ہم کیا کوئی بہی اہل علم وصاحب تہذیب اس امر کو پسند نہین کرتا کیونکہ یہہ تقریر اول سے آخر تک عامیانہ وغیر مہذبانہ طعن وتشنیعات ومجادلانہ الزامات سے مملو ہے اور داب مناظرہ کی مخالف۔ علم وانصاف سے معطل۔ پہر ایسی تقریر کے جواب مین قلم اوٹہانا اور ایسے شخص کو مخاطب بنانا کسی اہل علم وانصاف وپابند تہذیب کو کب شایاں ہے۔

ولیکن اگر ہم یہہ سمجہکر یا اپنی بات جتاکر خاموش ہو رہتے ہین تو شاید اس سکوت کو اکثر اس تقریر کے ناظرین (جو اہل علم نہین ہین اور وہ یہہ نہین جانتے کہ مناظرہ کیا چیز ہے اور مجادلہ کیا اور علم حدیث کس علم کا نام ہے اور تہذیب کسکو کہتے ہین) عجز پر حمل کرین اور اس تقریر کی یہہ دہوم دہام دیکھکر یہہ خیال کرنے لگین کہ صاحب اشاعۃ السنہ نے ان باتون مین الزام کہایا ہے اسلئے بدگوئی وبے تہذیبی مخاطب کے بہانہ سے سکوت اختیار کیا ہے اور اس بیت کا امتثال کیا ؎

زاہد نداشت تاب وصال پری رخان۔ کنجے گرفت وترس خدا را بہانہ ساخت

لہذا ابکی دفعہ ہم اسکا جواب جس سے ہماری اس دعوی کی ناظرین کو تصدیق ہو اور اس تقریر کا داب مناظرہ کے مخالف اور علم و تہذیب و انصاف سے خالی ہونا ثابت ہو تحریر مین لاتے ہین آیندہ بہی اگر انہون نے ہمارے جواب مین یہی ہنر دکہایا تو ہماری طرف سے انکو سلام ہے اور اس بیت پر قطع کلام ہے تو و طوبی ما و قامت یار ٭ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ٭ افسوس اس دوست نے ہمکو اپنے مقابلہ مین طبع آزمائی کا موقع نہ دیا سخت سست کہکر جلد ترک کلامی پر ہمکو مجبور کر دیا ؎ حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد ٭ روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد ٭ چونکہ ہماری یہہ تحریر بظاہر آخری تحریر معلوم ہوتی ہے جسمین مخاطب کی بے تہذیبی و ناانصافی و داب مناظرہ سے چشم پوشی کا اظہار مد نظر ہے لہذا مناسب ہے کہ اس مقام مین اپنی اور آپکی سابق تحریرون کا جو فریقین کے علم و انصاف و تہذیب کو اچہی طرح ظاہر کرتے ہین اور شاید وہ بعض ناظرین کے نظر سے نہین گذرین ابہی خلاصہ [illegible] ناظرین [illegible] ہو جاوین کہ ابتدا سے انتہا تک علم و تہذیب و انصاف و داب مناظرہ کی پابندی کس طرف سے ہے ۔

ہمارے سات صفحہ مضمون ترقی معکوس کا خلاصہ مطالب ذیل ہین ۔

(۱) اور اقوام تو دن بدن دین و دنیا مین جانب بالا کو ترقی کر رہی ہین ہمارے بہائی اہل اسلام ترقی معکوس نیچے کے جانب کو تنزل کیے جا رہے ہین ۔

(۲) انکی دینی ترقی معکوس یہہ ہے کہ ہر سال مین فی صدی نوے مسلمانون کو کافر بناتے ہین اور اہل اسلام کا نمبر گہٹاتے ہین ۔

(۳) اسکی ایک تازہ مثال یہہ ہے کہ علماء بمبئی اور اڈیٹران اخبارات دہلی نے مولانا السید المسند مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی پر چند سوالات سراپا کہر و افترات قایم کر کے ان کفریات کا انکو قایل بنا دیا اور بذریعہ اخبارات و اشتہارات تمام ملک مین اسکا خوب شہرہ کیا ۔ اسکے جواب مین آپکی پہلی تقریر بمقدار دو صفحہ اخبار کا ماحصل دفعات ذیل ہین ۔

(۱) وہ سوالات افترا نہین اہل حدیث کی کتابون مین وہ مسایل موجود ہین آپکو اِن مسائل مین بحث کرنیکا حوصلہ ہے تو تشریف لاے اور تقریری مناظرہ کر لیجیے۔

(۲) علماء بمبئی پر اِن سوالات کے نشان وہی کتب اہلحدیث سے پہلے ہے ضروری نہتی یعنی جب وہ اسکے وجود سے انکار کر لیتے اور مناظرہ کے لئے مستعد ہوتے تب وہ نشان دہی کر لیتے۔

(۳) جب مولانا السید السند حج سے واپس آئین تو ان سوالات کا جواب تحریری دین۔

(۴) ترقی معکوس کا الزام فرقہ محدثہ لامذہب (اہل حدیث کو کہہ رہے ہین) پہ ہم ہنین سے پہلے پہل محمد بن عبدالوہاب نے اہل سنت کو مشرک کہا ہے۔

(۵) ایضاح الحق مین دنیا کی محدثین فقہاء و اولیاء اللہ کے عقاید بدعت ٹھرائے گئے ہین اور [illegible] اس سے خودبخود لازم آتا ہے جو مارتا ہوگا اسکو مارنیوالا کیون نہ کہا جاویگا۔

(۶) تقلید شخصی کو (جسپر اکثر اہلسنت محدث و مفسر زمانہ قدیم سے آجتک چلے آئے ہین) ایضاح مین بدعت کہا ہے تنویر وغیرہ مین شرک

(۷) اہلسنت نے (انہی گروہ کو مراد رکہتی ہین) کبہی کسی لامذہب (اہلحدیث کو کہتے ہین) کو مشرک و مبتدع نہین کہا۔"

اسکے جواب کا جو ہماری طرف سے ۱۱۲ صفحہ اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۶ مین شایع ہوا ہے خلاصہ حسب تفصیل ذیل ہے۔

* اصل کلام جناب مخاطب یہ ہے علماء بمبئی پر یہہ الزام لگایا جاتا ہے کہ بند سوالات مین یہہ بات ظاہر نہین کی گئی کہ کہان سے اور کس کتاب سے ہے ۔ تنبیہ مین ہم کہتے ہین کہ جب یہان مناظرہ کا سامان کیا گیا تہا تو پہلے ہی سے ہر سوال کی نسبت نشان دہی کی کیا ضرورت تہی جسکا ضاضت اور کہلم کہلا مطلب یہہ ہے جو ہمنے بیان کیا ہے لفظ پہلے ہی سے پکار رہا ہے کہ مولانا منکر ہوتے اور مناظرہ کو تیار ہوتے تو نشان دہی بتائے جاتے۔

(۱) آجکل اکثر مناظرات تقریری مجادلات ہین اسکی دلیل اشاعۃ السنہ نمبر ۶ جلد ۴ مین مرقوم ہے۔

(۲) روی زمین پر ان سوالات علماء بمبئی کا پتہ ہنیز اور اگر آپکے نزدیک ان سوالات کی نشان دہی کتب اہلحدیث سے ممکن ہے (جیسا کہ آپ کے کلام کا مفہوم و منطوق ہے) تو آپ خود ہی تکلیف اوٹہا وین علماء بمبئی کے وکیل بنکر کسی ایک ہی سوال کی نشان دہی کرین۔

(۳) مولانا السید الندسے ان سوالات کا تحریری جواب آپ اسوقت طلب کرین جبکہ اہلحدیث کی کتب سے ان سوالات کی نشان دہی کرین اور اگر بلا جہ دلی منشار کسی پر اس قسم کے سوالات کرنا جایز ہے اور اوسکو جواب دینا واجب [illegible] دینگے تو مولانا محمد حسین سے ان سوالات کا جواب جواب لینے کے مستحق ہونگے۔

(۴) الف — آپ ہمسی بحث چاہتے ہین تو آیندہ غیر مہذبانہ الفاظ (لا مذہب مفرقہ جدیدہ وغیرہ) سے قلم کو روکیںن ورنہ ہماری طرف سے بجز سلام کچھ جواب نہ پاینگے۔

ب — ابن عبد الوہاب نجدی کے فعل و قول سے اہلحدیث ہندوستان پر الزام قایم نہین ہو سکتا وہ اسکے مقلد یا متبع ہنین اور اسکے اس فعل تکفیر مسلمانان کو تو وہ بر ملا برا کہہ چکے ہین (دیکھو خط نواب صاحب بہوپال اور اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۴)

(۵) الف — جن افعال و عقاید کو ایضاح الحق مین بدعت کہا ہے وہ پرانی دینا (قرون ثلثہ) کے

*) اس قسم کی تشریح اشاعۃ السنہ نمبر ۷ جلد ۶ مین بصفحہ ۱۹۶ ہو چکی ہے اسکو دیکھکر اجازت دین ورنہ بعد ورود سوالات پڑانہ منائین۔

محدثین فقہا و اولیاء و علماء کے عقائد نہین ہین - آپ پرانی دنیا کے دو چار ہی محدثین یا علماء یا اولیا یا فقہا سے وہ عقائد بہ نقل صحیح ثابت کر دین تو ہم ایضاح الحق کے خبر لینگے -

(ب) ہان ہمین نئی دنیا (ما بعد قرون ثلثہ) کے بعض عقائد و افعال کو بدعت ہی جسکا کوئی منصف محقق حامی نہین اسپر ہی ان افعال و عقائد کے مرتکب و معتقد کو مبتدع کہنے سے روکا ہے اسپر آپکا یہہ سوال کہ اس سے مبتدع ہونا خود بخود لازم آتا ہے اور اسکے تائید مین یہہ مثال کہ جو مارتا ہو وہ خواہمخواہ مارنیوالا کہلاتا ہے آپکا خیال ہے اور عامیانہ مقال ہے شرع نے بعض امور کو کفر قرار دیا ہے پر انکے مرتکب کو کافر نہین کہا (دیکھو صحیح بخاری مین باب المعاصی من امر الجاہلیۃ ولا یکفر صاحبہا بارتکابہا الا بالشرک [illegible] امور کفریہ)

(۶) جس تقلید شخصی کو ایضاح الحق مین بدعت و تنویر العینین وغیرہ مین شرک کہا ہے وہ کسی محدث فقیہ عالم سلف و خلف نے اختیار نہین کی بلکہ سب لوگون نے اسکی برائی بیان کی ہے از انجملہ اس زمانہ کے محقق حنفیہ مولوی محمد عبد الحی صاحب لکھنوی ہین -

(۷) آپکے اکابر علماء نے اہلحدیث کو کافر و مشرک و مبتدع اور واجب القتل کہا ہے دیکھو جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد (گلابی چو ورقہ) - انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد - تنویر الحق - توقیر الحق - تحفۃ العرب والعجم - مدار الحق - انتصار الاسلام وغیرہ - اس سے صاف ثابت ہے کہ ترقی معکوس کا الزام آپ ہی کے گروہ پر سچا و زیبا ہے نہ اہلحدیث پر -

یہہ پہلے تحریرون کا خلاصہ مطالب ہے اب آپکی تحریر حال کا حال اسنا چاہئے - ہماری جواب اخیر کے جواب مین جو آپنے ذرا فشانی کی ہے اور جو اسمین علم تہذیب انصاف مناظرہ کی داد دی

اسکی ہم کیا توصیف کرین اور دریا کو کوزہ سے کیونکر نا بین - اسکا ہی خلاصہ ہی بیان کرلیتے ہین - ناظرین بحکم ؎ قیاس کن زگلستانِ من بہار مرا - اسپر بقیہ کو قیاس کرسکتے ہین - مگر قبل از تلخیص ایک تمہید جسمین چند **مصطلحات** فن مناظرہ اور آپکی کلمات **غیر مہذبانہ** کے نمونہ کا بیان ہو ضروریات سے ہے تاکہ ناظرین کو ثابت ہو کہ داب مناظرہ سے کون مخالف ہے - اور بڑا اہبلا کہکر مناظرہ سے پیچھا چھوڑا نا کسکو مدنظر ہے -

تمہید

اصطلاح فن نظار مین مناظرہ یہہ ہے کہ دو بالخصوصیت بنظر اظہار حق کسی امر مین بحث یا توجہ کرین

المناظرة توجه المتخاصمين في النسبة بين الشيئين اظهاراً للصواب والمجادلة هي [illegible] لا لاظهار الصواب بل لالزام الخصم والنقل هو الاتيان بقول الغير على ما هو عليه بحسب نفس الامر مظهراً انه قول الغير والمدعي من نصب نفسه لاثبات الحكم بالدليل او التنبيه والسائل من نصب نفسه لنفي الحكم الذي ادعاه المدعي بلا نصب دليل عليه فعلى هذا ايصدق على الناقض فقط وقد يطلق على ما هو اعم وهو من تكلم على ما تكلم المدعي اعم من ان يكون مانعاً او ناقضاً او معارضاً

(رشیدیہ شرح شریفیہ)

اذا قلت بكلام ان كنت ناقلاً فيطلب منك الصحة (عضدیہ)

مجادلہ یہہ ہے کہ کوئی بلاغرض اظہار حق صرف مخالف کی الزام دینے کے لئے اس سے جہگڑے - **نقل** یہہ ہے [illegible] غیر کا قول ہے جیسا کہ یہہ اسکا **قول** ہے پیش کیا جاوے

اسکا حکم یہہ ہے کہ ناقل پر تصحیح نقل واجب ہے اور اسکے خصم کو اسکا مطالبہ لازم اگر اس نقل کی اسکو صحت ثابت نہو۔ **مدعی** وہ ہے جو بدلیل یا بتوضیح کسی حکم کے اثبات کی درپی ہو **سائل** وہ ہے جو کسی مدعی کے دعوی یا دلیل پر کچھہ گفتگو کرے دعوی پر دلیل مانگے - یا اسکی دلیل پر کوئی **اعتراض** کرے یا اُسکے مقابلہ مین کوئی اور دلیل قایم کرے -

ان تصریحات علمائے فن سے جنکا خلاف کسی کتاب مین نہ پاؤگے صاف ثابت ہے کہ جو کسی محض ساکت غیر مدعی کو سامنے

اسکا یا کسیکا قول پیش کرکے آمین بحث کا طالب ہو وہ ناقل ہے جسپر تصحیح نقل واجب ہے اور اگر اسکو اسکے مضمون کے صحت کا دعوی ہو تو وہ مدعی ہے جسپر دلیل قایم کرنا لازم ہے ایسا شخص اصطلاح اہل فن مین سائل ہرگز نہین کہلاتا اور یہہ بھی بخوبی ثابت ہوا کہ جو اپنے کلام سے دوسرے کا الزام یا اسکات مدنظر رکھے وہ مناظر نہین ہو سکتا بلکہ مجادل کہلاتا ہے -

کلمات غیر مہذبانہ جنسے آپنے ہمکو اور ہمارے اکابر گروہ کو مخاطب ہو شرف فرمایا ہے آپکی تحریر مین بہت ہین بلکہ سچ پوچھو تو اس تحریر کا مدار ہی ان کلمات پر ہے مگر ہم بطور نمونہ چند کلمات کے نقل پر اکتفا کرتے ہین

آپنے نمبر ۱۲ - منتیر مین خاکسار کو صفراوی تلخ دہان اور احول سے تشبیہ دی ہے اور نمبر ۲ مین خبث نفس تکبر دوبالا ہا معلوم سے تعریض کی ہے اور گریز کیطرف منسوب فرمایا ہے اور نمبر [illegible] لقب تجویز کیا ہے

اور نمبر ۱۶ وغیرہ مین ہمارے اکابر کے اقوال کو خرافات و بیہودہ ولغو و غلط فی القیاس کہا ہے ہم ان کلمات کا مقابلہ بالمثل نہین چاہتے انکی ذکر سے ناظرین کو صرف یہہ جتاتے ہین کہ آپنے ہمارے دو دفعہ کی معذرت اور اس درخواست کو کہ اگر آپ ہمکو مخاطب بنانا چاہتے ہین تو آیندہ ایسی کلمات سے ہمکو معاف رکہین قبول نہین کیا اور تیسری دفعہ ویسی ہی بلکہ پہلی دو دفعہ سے بڑہکر کر سخت الفاظ یاد فرمائے ہے جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ آپکو ہم سے بحث و خطاب منظور نہین ہے اور یہہ سختی گویا صرف اسی غرض سے ہے کہ ہم آپکے خطاب سے اعراض کرین - ہمارا آپکے خطاب و بحث سے اعراض حیلہ اور زاہدانہ بہانہ نہین ہے تمہید ہو چکی ہے اب آپکے مطالب تقریر کا خلاصہ دفعات ذیل مین بیان ہوتا ہے اور ہر ایک مطلب کا جواب بقدر ضرورت اسکی ذیل مین دیا جاتا ہے -

(۱) آپ بجواب دفعہ اول ہمارے جواب کے فرماتے ہین تقریری مناظرہ کو مجادلہ کہنا ایک انوکھی بات ہے مناظرہ عام ہے تقریرًا ہو خواہ تحریرًا -

* آپکی کتاب النصرة المجتہدین بین اہل حدیث اور انکی اکابر کے حقمین ایسے غیر مہذبانہ کلمات کی بھرتی ہے جنکے دیکھنے سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہین حتی کہ فحش مغلظات مستعمل عامیون سے بھی آپنے دریغ نہین کیا - اس کتاب کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بے تہذیبی اور بدگوئی

(۲) اثبات مین ہماری ایک عنایت فرمانے مشیر قیصر نمبر ۳ جلد ۷ مین عمدہ تقریر کی ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ حضرت موسی و حضرت عیسی علیہما السلام و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار سے تقریری مناظرہ کیا ہے پہر تقریری مناظرہ مجادلہ کیون ہوا

(۳) اشاعۃ السنۃ کا دعوی بے دلیل ہے - اور پرچہ اشاعۃ السنہ جسمین آپنے دلیل بیان کی ہے ہماری نظر سے نہین گذرا اسلئے اسکا حوالہ دینا کافی ہے -

(۴) اسکے طلب مین تحریر جاری ہے - (۵) تقریری مناظرہ مین جلد فیصلہ ہوتا ہے اسکی تائید مین آپنے دہلی کا یہ قصہ نقل کیا ہے کہ مولوی مخصوص اللہ صاحب وغیرہ نے مولوی محمد اسمعیل و مولوی عبد الحی صاحب سے ایک ہی جلسہ مین تقریری مناظرہ کر کے مسائل کا جواب لکھوا لیا -

(۶) تحریری مناظرہ مین لیاقت مخاطب کا اعتبار نہین ہوتا - مناظرہ کون کرتا ہے اور لکہتا کون ہے - اسلئے اسکا حوالہ دینا کافی نہین ہے - (۷) اسکے طلب مین تحریر جاری ہے -

جواب

(۱) ہمنے ہرگز کہین نہین لکہا کہ تقریری مناظرہ مناظرہ نہین ہوتا - جو مناظرہ تقریراً ہو وہ مجادلہ کہلاتا ہے ہم آپ اور آپکے عنایت فرما کی نسبت اس موقع پر لفظ کذب استعمال نہین کر سکتے اس لئے کہ تہذیب مانع ہے البتہ یہہ ضرور کہینگے کہ آپنے خلاف واقع فرمایا ہے اب اسکو بہی اپنی نسبت بے تہذیبی سمجہین اور اپنی صداقت بیانی کے مدعی ہون تو ہماری عبارت کے وہ الفاظ نقل کرین جسمین ہمنے تحریری مناظرہ کو عموماً مجادلہ کہا ہے ہمارے الفاظ (جو مشیر قیصر نمبر ۲ جلد ۷ و اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۶ مین منقول ہین) یہہ ہین کہ مین آج کل کی اکثر تقریری مناظرات کو (جنمین مناظرہ علماء بمبئی بہی داخل ہے) مجادلات سمجہتا ہون اسمین لفظ "آج کل" اور لفظ اکثر کو کسی اہل بصیرت و انصاف سے پڑہوائیے اور دریافت کرائیے کہ اس سے عموماً تقریری مناظرہ کا مجادلہ ہونا نکلتا ہے یا خاصکر آج

کل کے اکثر مناظرات کا۔

(۲) ہمارے اس قول کے مقابلہ مین حضرت موسی اور حضرت عیسی اور انحضرت صلوات اللہ علیہم اجمعین کے تقریری مناظرات کو (جو سراسر احقاق حق و اظہار صواب پر مبنی تہے) پیش کرنا کب زیبا ہے اور اونپر اپنے مناظرات کا جنمین احقاق حق اظہار صواب کا منشا بہی نہین قیاس کرنا قیاس مع الفارق نہین تو کیا ہے اور اگر ان مناظرات سے تمسک کا یہہ مطلب ہو کہ حضرت موسی اور انحضرت نے اپنے زمانہ کے کفار سے باوجود انکے معاند و مجادل ہونیکے تقریری مناظرہ و مباہلہ کیا۔ تم صرف اس خیال سے کہ تمہارے مخاطب مجادل ہین انسے مناظرہ کیون نہین کرتے۔

تو اسکا جواب یہہ ہے کہ انبیا علیہم السلام صاحب وحی تہے اور موعود بتائید غیبی۔ وہ وحی اور وعدہ تائید غیبی سے یقین رکہتے ہین اور اپنے مقابل مجادلون پر غلبہ پائینگے اور حق و باطل مین باوجود نا انصافی مخاطبین کے تمیز کر دینگے۔ اسوقت صاحب وحی و موعود بتائید غیبی کو ہی جوان مجادلونسے مقابلہ کرکے عہدہ برا ہوسکے باوجود انکے نا انصاف ہونیکے انکو ساکت و ذلیل کر دے یہی وجہ ہے کہ اسوقت مخالفون معاندون سے ہر کوئی مباہلہ نہین کر سکتا۔ انحضرت کے بعد ایسے لوگ کم گذرے ہین جنہون نے مخالفون سے مباہلہ کیا ہو اس زمانہ میں بے انصافون سے الجہنا اپنے اوقات کا ناحق خون کرنا ہے اور انکے خطاب و خصومت سے منہ نہ پہیرنا بحکم حدیث حاشیہ وسط جنت مین گہر بنانا ہے

من ترك المراء وهو محق بني له في وسط الجنة (مشکوۃ صفحہ ۲۲)

(۳) آجکل اکثر مناظرات کا تقریری ہون خواہ تحریری مجادلات ہونا اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۹ مین ایسا مفصل و مدلل ہوچکا ہے کہ اسمین کسیکی مقال کی مجال نہین۔ اسمین آپکا یہہ عذر کہ ہمنے وہ پرچہ نہین دیکہا لایق قبول نہین جو مضمون چہپ کر جہان مین مشتہر ہوجائے اسکی نسبت ایسا عذر ایک اور جرم کا ارتکاب ہے عذر جہالت شرعًا قانونًا عرفًا کسی وجہ سے مقبول نہین۔ یہہ عذر آپنے ہمارے مضمون کے درج رسالہ و اخبار ہونے سے چار مہینے بعد پیش کیا ہے اس اثنا مین نہ ذریعہ ایک پیسہ کے کارڈ کو وہ رسالہ ہمسے کیون نہ طلب کیا اور

اور برطبق آب ندیدہ موزہ از پاکشیدہ قبل از ملاحظہ رسالہ ہماری دعوی بر بے دلیل ہونیکا حکم لگادیا اور اوسکے جواب مین قلم چلا دیا۔

(۴) آپکا یہہ کہنا کہ اس رسالہ کی طلبی مین تحریر جاری ہے یہی ایک بہانہ ہے۔ اس عرصہ چار ماہ مین کوئی خط آپکا ہمارے پاس نہین پہنچا اور رقعہ مندرجہ اخبار جو چار مہینے کے بعد شائع ہوا ہے طلب صادق پر دلیل نہین ہو سکتا ہمنے آپکا وہ رقعہ مندرجہ اخبار پڑہکر ایک رجسٹری شدہ کارڈ جسمین پرچون کی قیمت اور اوسکے مضمون سے آپکو اطلاع دی گئی ہے بنام نامی روانہ کیا ہے دیکھئے اسپر بھی طلبی رسالہ وقوع مین آتی ہے یا نہین۔ آج کل اور مناظرات کو جانے دین اس اپنے ہی مناظرہ تحریریکا مجادلہ ہونا آپکو عنقریب بخوبی واضح ہو جائیگا۔ آپ ذرا صبر کو کام مین لاوین جواب فقرات ودفعات آئندہ کا منتظر رہیں۔

(۵) تقریری مناظرہ مین بھی تب ہی جلد فیصلہ ہوتا ہے جبکہ جانبین مین احقاق حق مدنظر ہو ایک جانب ہی بے انصافی ہو تو قیامت تک فیصلہ ہونا ممکن نہین ہے دونو فریق بولتے چلے جاوینگے۔ ہاجو صاحب شرم وحیا ہوگا بلانیل مرام وانفصال کلام ساکت ہو جاویگا مجھے ایک حکایت یاد آئی ہے جو غالباً آپنے بھی سنی ہوگی۔ ایک بیچارہ شاعر کو ایک بے انصاف ماعر (وضعی نام یا لقب ہے) سے مقابلہ کا اتفاق ہوگیا شاعر نے پوچھا تم کون ہو اوسنے جواب مین کہا تم کون ہو۔ شاعر نے کہا مین شاعر ہوں اس بے انصاف مجادل نے کہا مین ماعر ہون شاعر نے کہا ماعر کسکا نام ہے ماعر نے کہا شاعر کسکا نام ہے شاعر نے کہا شاعر وہ ہے جو شعر کہے۔ ماعر نے کہا ماعر وہ ہے جو معر کہے شاعر نے کہا معر کیا چیز ہے ماعر نے کہا شعر کیا ہوتا ہے شاعر نے اوسکی مثال مین یہہ مصرع پڑہا۔ ع اے زرفتارت خجل در کوہ کبک ماعر نے اسکے مقابلہ مین یہہ گھڑکر پڑہ سنایا اے زمفتارت مجل درموہ مبک آخر وہ بیچارہ ساکت ہوا اور اپنے

مدعا کا اثبات نکر سکا بتائیے ایسی صورت مین تقریری مناظرہ سے کیونکر جلد فیصلہ ہوسکتا ہے اس (فقرہ پنجم) کی تائید مین جو آپ نے دھلی کا قصہ سنایا ہے وہ بھی خلاف واقع ہے وہان مناظرہ تقریری نہین ہوا۔ جو ہوا تحریراً ہوا اسکا انفصال بھی ایک جلسہ ہوا تھا کہ جانبین مین حق منظور تھا۔ مولوی عبد الحی صاحب نے فریق ثانی کو ایسا جواب مسکت تحریر کردیا کہ پھر اسکے جواب مین انسے بجز سکوت و تسلیم کچھہ بن نہ پڑا۔ اس موقع پر بھی آجکل جیسے مجادل موجود ہوتے تو مولوی اسمعیل کیا شاہ عبد العزیز مرحوم بھی اسکو ساکت نکر سکتے شاید اس مقام مین ناظرین کو انتظار ہوگا کہ وہ کیا مناظرہ تھا جسمین دہلی والون کا اتفاق ہوگیا اور اوسمین غلبہ کس جانب رہا۔ لہذا ہم اس مناظرہ کے تفصیل کیفیت جو اکابر ثقات دھلی سے ہمکو معلوم ہوئی ہے [illegible] صاحب اور مولوی موسی صاحب اور مولوی رشید الدین صاحب نے جامع مسجد مین بعد نماز جمعہ مولانا محمد اسمعیل صاحب و مولانا محمد عبد الحی صاحب کے سامنے چند تحریری سوالات پیش کئے مولانا محمد اسمعیل صاحب نے تو اونکو فوراً ایک نظر سے دیکھکر یہہ کہدیا کہ یہہ میانجی کے دستورصبیان کے سوالات ہین پھر مولانا عبد الحی صاحب نے ملاحظہ کرکے فرمایا کہ انکے جوابات مین دونگا ۔ مین آج وطن مالوف کا عزم رکھتا ہون وہان جاکر اسکے جوابات لکھہ بھیجونگا مولوی مخصوص اللہ صاحب نے فرمایا کہ آپ وطن پھر جاوین پہلے انکے جوابات تحریر فرماوین مولوی عبد الحی صاحب نے اسی جلسہ مین قلم دوات منگاکر جواب تحریر کردیا اور یہہ فرمایا کہ اسپر کچھہ اور شبہہ و شکوک ہون تو میان کرو۔ فریق ثانی نے صاف کہا کہ کیس بھی پوچھنا ہے بالیس مناظرہ ختم ہوا۔ وہ سوالات یہہ ہین جو معہ جواب نقل کئے جاتے ہین ۔ سوال اول جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ را در فضل وعلم چہ اعتقاد دارید؟ سوال دوم جناب سرور بوسہ قبر والد خود

می او یند شما در حق ایشان چه میگوئید سوال سوم اذان بعد دفن میت عند القبر جائز است یانه؛ سوال چهارم مذهب شما حنفی است یانه - سوال پنجم بدعت منقسم بسوی حسنه وسیئه است یانه "۔

جواب از طرف مولوی عبدالحی صاحب ۔

جواب سوال اول - اینکه علم وفضل مولانا ممدوح مغفور از طحاوی وکرخی زیاده تر بل هم جنب صاحبین در فقه و در ممارست وتبحر حدیث وتفسیر از صاحبین بیشتر باعتقاد خود میدانیم والله اعلم بالصواب باز گفتند که مولانا موصوف در حق من چه فرموده میدانید ویاد دارید یانه مولوی مخصوص الله وغیره گفتند میدانم که مولانا مرحوم در حق شما فرموده اند که نصف علم من بمولوی عبدالحی است و در دیگر نصفی همه شاگردان من [illegible] مولانا قابل مناظره نیز نیستند ازین مجادله می توانند کرد - فقط جواب سوال دوم اینکه علمائے سابقین نوشته اند که بوسه دادن قبر را عادت یهود ونصاری است در تحریرات ملا علی قاری وشیخ عبدالحق محدث دهلوی وغیره ملاحظه نمائید باز بعض مقابلین گفتند که مولانا ممدوح بوسه قبر والد ماجد خود میدادند مولوی عبدالحی گفتند آن صاحبان را یاد است یانه که روزی مولانا برای زیارت قبر والد خود در قبرستان رفته بودند وبوسه دادند حافظ محفوظ با واز بلند گفت که ای صاحبان حاضرین ببینید که شیخ وقت خود بوسه قبر داده پس مولانا سخن حافظ شنیده فرمودند که بوسه قبر بلا ریب عادت یهود ونصاری است وحال من این است که وقتیکه نزد قبر والد می آیم از بس متغیر حال وبدحواس میشوم در حالت بدحواسی واضطراری این امر از من صادر میشود وفعل متغیر الحال وبدحواس در شرع معتبر ومقبول نیست حاشا کلا بوسه قبر روا نیست جواب سوال سیوم اینکه اذان دادن بعد دفن میت

معہود بالسنۃ نیست پس مکروہ خواہد بود بنا براین در ظاہر الروایت و در دیگر
کتب متداولہ معتبرہ حنفیہ اثرے پیدا نیست مولوی مخصوص اللہ صاحب
گفتند بر تلقین سنت قیاس میکنم مولوی عبد الحی گفتند بنا رفاسد علی الفاسد است
زیراکہ حنفیہ وغیرہ حدیث تلقین را ضعیف گفتند و قابل احتجاج ندانستند۔ واللہ اعلم
بالصواب ٭ جواب سوال چہارم اینکہ بر مذہب حنفیہ مثل طحاوی کرخی امام
باسناد صحیح کار بند میشوم نہ مثل حاطب اللیل باپندام جواب سوال پنجم اینکہ بدعت
شرعیہ منقسم نیست کل بدعۃ ضلالۃ کمار واہ مسلم شما بحر رائق وغیرہ بہ بینید و حضرت
مجدد الف ثانی در دو سہ مکتوب خود این را تصریح کردہ و در فتح الباری تحت
حدیث شر الامور محدثاتہا ملاحظہ بکنید آری بدعت لغویہ منقسم است کما لا یخفی علی الماہر
[illegible]

(۶) فقرہ ششم صاف شہادت دیتا ہے کہ انکے نزدیک مناظرہ سے احقاق حق اظہار
صواب مد نظر نہیں ہوتا صرف اظہار لیاقت اور ناجیت مطلوب ہے۔ ورنہ اظہار
صواب کے لئے تو جسقدر معاون کی کثرت ہو اسیقدر فائدہ ہے اور کثرت رائے کو شخصی رائے
(وہ کسی مناظر ہی) پر ترجیح ہے اور غالباً یہی ناجیت انکو مناظرات میں پیش نظر
ہوگی اور اسی غرض سے مباحثہ مجادلہ کہلاتا ہے نہ مناظرہ۔ چنانچہ بضمن تمہید ثابت ہو چکا ہے
پھر آپکا یہ دعوی کہ ہم مناظرہ کرتے ہیں اور ہماری مخاطب نے داب مناظرہ کا خلاف
کیا ہے کیسا ہے۔ معاذ اللہ آپ مناظرہ کی تعریف و اداب سے واقفیت نہیں رکھتے۔ یا دیدہ
و دانستہ ایسی دعاوی ہیں اصول مناظرہ کا خلاف کرتے ہیں (یہ پہلی دلیل ہے جس سے
آپکی مناظرہ کا مجادلہ ہونا ثابت ہوتا ہے باقی عنقریب)۔
(۷) آپ بجواب دفعہ ۲ ہماری جواب کے پہلے ہمکو پابندی اداب مناظرہ کی وصیت
فرماتے ہیں پھر ہمپر یہ الزام لگاتے ہیں کہ بحکم اصول مناظرہ ان سوالات کی نشان دہی

علماء بمبئی کا منصب نہین انہون نے یہہ دعوی نہین کیا تھا یہہ سایل فرقہ مخاطب کی کتاب سے نکالے گئے ہین چنانچہ علماء بمبئی کا خط جو کشف الاخبار مین چھپا ہے اسپر شاہد ہے۔ پھر اونسی یا ہمسی نشان ہی کا کیون مطالبہ کیا جاتا ہے +

جواب

(۱) یہہ مطالبہ آپکی اس دعوی تحریر اول کے بنا پر ہے کہ پہلی ہی سے ہر سوال کے نشان دہی ضروری نہ تھی (یعنی جب مولانا ان سوالات سے انکاری ہو کر مناظرہ کے لیے مستعد ہو جاتے تو علماء بمبئی نشان دہی کر دیتے جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ علماء بمبئی افعال وعقاید اہل حدیث مندرجہ سوالات کے ناقل ہین اور انکی کتابون مین [illegible] دعوی کا مطالبہ بحکم اصول مناظرہ واجب ہے۔ (چنانچہ بتفصیل تمہید ثابت ہو چکا) پہر آپکا اس دعوی کے مخالف علماء بمبئی یا اپنے آپ کو تصحیح نقل اور بار ثبوت سے سبکدوش سمجھہ لینا بحکم مناظرہ کیونکر جائز ہے۔ اور آپکا یہہ کہنا داب مناظرہ کے مخالف اور اپنی منصب (تصحیح نقل سے گریز (جو اصطلاح فن مین غصب کہلاتا ہے) نہین تو کیا ہے نتیجہ ہمکو مخالف مناظرہ بتاتے ہوئے آپ ہی مخالف بن گئے اور اس بیت کے مصداق ہو گئے۔

الجھا ہے پاؤن یار کا زلف دراز مین۔ لو آپ اپنے دام مین صیاد آگیا + اور مصرع

مین الزام اسکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا۔ کا مورد ہوتا علاوہ بران رہا۔ فی الحقیقہ یہی علماء بمبئی ان سوالات کے پیش کرنے مین نہ صرف خالی الذہن مستفسر ہین بلکہ عقاید وافعال مندرجہ سوالات کے اہل حدیث سے ناقل اور انکی کتابون مین پائے جانیکے مدعی۔ اور انکا خط اسمی مولانا السید النذیر حسین (جو کشف الاخبار وغیرہ مین چھپا ہے) سایل خالی الذہن بننا محض مکر وتصنع ہے اور بار ثبوت وتصحیح نقل سے جان بچانے کے لئے ایک عذر

بہانہ - اسپر آفتاب نیمروز کی طرح روشن دلیل جس سے کوئی منصف صاحب بصیرت انکار نکر سکے یہہ ہے کہ ان ہی علماء سے بعض سرگروہون نے ان عقائد و افعال کو (جو ان سوالات مین مذکور ہین) رسالہ جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد (گلابی چو ورقہ) مین اہلحدیث کیطرف جزئاً نسبت کیا ہے اور اونکی کتابون مین پائے جانیکا کہلم کہلا دعوی کرکے اس رسالہ کو چہپوا کر عالم مین شائع و مشتہر کیا ہے اور بقیہ علماء بمبئی نے باوجود علم و اعتراف اس امر کے کہ مولانا السید السندی مضمون سوالات سے انکار کیا اور برملا فرمایا ہے کہ یہہ سب مجہہ پر بہتان ہے اور ان باتوں کا معتقد کافر ہے ان سوالات کے تشہیر و اشاعت کا کوئی دقیقہ واگذاشت نہ کیا۔

ان اشتہارات علماء بمبئی اور اس چو ورقہ گلابی کو جسمین صاف صاف اور جزماً ان باتوں [illegible] اور

انپر کمیٹی مناظرہ بمبئی کی بعض سرگروہون کے دستخط و مہرین دیکہکر کوئی اہل بصیرت و صاحب انصاف ہرگز خیال نہین کر سکتا کہ علماء بمبئی ان سوالات مین محض خالی الذہن مستفسر ہین اور جو کچہہ وہ خط اسمی مولانا مین لکہتے ہین صدق دل سے لکہتے ہین اور وہ بار ثبوت اور تصحیح نقل سے سبکدوش ہو سکتے ہین۔

جناب مخاطب کچہہ بصیرت انصاف رکہتے ہین تو اسی دلیل سے یقین حاصل کر سکتے ہین کہ ایسی حالت مین انکا علماء بمبئی یا انکے آپکو تصحیح نقل اور بار ثبوت سے سبکدوش سمجہنا داب مناظرہ کے مخالف اور اپنے منصب سے گریز ہے - گلابی چو ورقہ کو جانے دین - اور علماء بمبئی کو بہی ایک طرف رکہین جناب مخاطب خود بدولت ہی حلفاً و ایماناً بتادین کہ وہ اپنی تحقیق اعتقاد کے رو سے افعال و عقائد مندرجہ سوالات علماء بمبئی کو اہلحدیث کے عقائد و افعال جانتے ہین یا نہین - نہین جانتے تو اس امر کو بذریعہ اخبار مشتہر کرین اور اہلحدیث کو ان تہمتون سے بری کرکے بار منت و احسان

ہمپر کہین ہم اسکے شکریہ مین خوشی سے اپنے رسالہ مین مشتہر کردینگے کہ اب مولوی صاحب تصحیح نقل و بار ثبوت سے سبکدوش ہین۔ اور اگر وہ ان باتون کو اہلحدیث کے عقاید و افعال کہتے ہین تو پہر وہ خود ہی انصاف سے کہین کہ اسصورت مین وہ مدعی یا ناقل کیونکر ہوے اور اپنے آپ کو تصحیح نقل اور بار ثبوت سے سبکدوش قرار دینے مین وہ داب مناظرہ کے مخالف اور اپنے منصب سے گریز کرنیوالے کیونکر نہنے۔ ان تینون وجہ سے ثابت ہوا ہی کہ آپ علمارمبئی یا اپنے آپ کو تصحیح نقل اور بار ثبوت سے سبکدوش سمجہتے ہین داب مناظرہ کا خلاف اور اپنے منصب سے گریز کرتے ہین یہہ تین دلیلین اور قایم ہوئین جنسے آپکے مناظرہ کا مجادلہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔

(۱) آپ بجواب دفعہ [illegible] قرار [illegible] نشان دہی ہمارا منصب نہین (۲) جب مولانا السید السند مکہ مکرمہ سے توبہ کرکے آے اور توبہ نامہ لکھہ چکے ہین توپھر انکی نسبت ان سوالات کی نشان دہی کیا ضرور ہے۔

جواب

نشان دہی جیسا کہ منصب جناب ہے عرض ہوچکا ہے اور دلیل قایم ہونیکے بعد لا نسلم کا جواب نہین۔

(۲) توبہ نامہ کی جو سنائی ہے یہہ بے پر کی اوڑائی ہے۔ اجی جناب اس توبہ نامہ کا جعلی ہونا تو اشاعۃ السنہ نمبر ۱۰ و ۱۱ جلد ۶ مین ایسا مدلل ہوچکا ہی کہ اسکے جواب مین کسی نے چون و چرا نہین کیا۔ پہر اس توبہ نامہ کا ذکر کیا مردانگی ہے۔ کچہہ ہمت و فتوت و غیرت و حمیت ہے تو ان دلایل مین سے کسی ایک ہی دلیل کا جواب دین اور نہین تو اس توبہ نامہ کا فوٹوگراف ہے مکہ مکرمہ سے

ہمکو منگا کر دکہاین جیسا کہ ہمنے خط پاشا کہ کا (جو اُس توبہ نامہ کو جعلی بتاتا ہے)

فوٹوگراف مشتہر کیا ہے - یہہ نہو سکے تو کچھ انصاف فرما کر اِس توبہ نامہ کا پہر

نام نہ لین* اور اِس رباعی پر عمل کرین ❊

آنانکہ چشم بر گل تحقیق واکنند — از ہر چہ فہم زنگ نگیرد حیاکنند

در بحث کہ غیر خموشی علاج نیست — پر ہرزہ راست تکیہ بچون و چرا کنند

(۴) آپ بجواب ضمن الف دفعہ ۳ ہمارے مضمون کے فرماتے ہین -

جب سے یہہ مذہب نکلا ہے اہل سنت اِسکو لامذہب وہابی نجدی کہتے

ہین غدر ۱۸۵۷ء سے پہلے تو یہہ لوگ خود بھی وہابی کہلاتے تھے غدر

۱۸۵۷ء کے بعد سید احمد خان نے وہابی ہونے سے انکار کیا اور اُن کا

نام اہلحدیث [illegible] واقع مین یہہ لوگ اہل حدیث نہین ہین -

(۲) چونکہ یہہ لوگ مقلدین کو متبع نہین جانتے (چنانچہ عوائد المواید

مین درج - اہل حدیث مقلدین کے مقابلہ مین اپنے تئین متبع کہتے

ہین) اِسوجہ سے بھی ہم اِنکو اہلحدیث نہین کہہ سکتے "-

* اِن الفاظ کو ہمارے نوخیز مناظر **عزت علی صاحب گورکہپوری** (جو اپنے آپکو چست حنفی لکھتے ہین) بعد اوس توبہ نامہ کے بہروسہ شیر قیصر نمبر ۲۳ جلد ۲ مین وہ مضمون متضمن سب وشتم سے درج فرما کر اہلحدیث کو اپنی ہمت کا تریک بنا چکے ہین) غور سے ملاحظہ کرین اور اِس رباعی کو پڑہکر اِن مضامین کو واپس لین اور یہہ یاد رکہین کہ دعوے بلا دلیل بلکہ مخالف دلیل کبھی سُنی نہین جاتے اور بیکار لڑنے اور گالیان دینے والے کبھی فتح نہین پاتے اُلٹے ذلیل و خوار اور منصفین مہذبین کی نظرون مین بے اعتبار ہو جاتے ہین اور اِس بیت کے مصداق کہلاتے ہین ؎ چو حجت نماند جفا جوی را - بہ پرخاش برہم نہد روی را ❊ **صاحب کارنامہ لکہنو** اور اُنکے مقلد جناب **کشف الاخبار** بہی اِن الفاظ کیطرف توجہ فرمائین تو اپنے دعاوی (مندرجہ کشف الاخبار ۱۷ - اپریل ۱۸۹۰ء کو واپس کر لین اور اگر اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۱ و ۱۲ جلد ۷ ملاحظہ کرین تو اپنے اِن اوہام مندرجہ اخبار مذکورہ کو کہ **تیس** ہزار حاجی راوی توبہ جہوٹ بولتے ہین؟ اور توبہ نامہ مکہ جعلی ہے تو قائل کا شاہد پر اسکا کیا الزام ہے انہون نے جیسا سنا ویسا لکہا) یقینا غلط جان لیتے اِن نمبرون مین اِن اوہام کا ایسا جواب دیا گیا ہے کہ خدا جانے یہ لوگ اِن پرچون کو دیکہ کر [illegible]

اور بجواب ضمن ب اس دفعہ کے فرماتے ہین کہ ابن عبد الوہاب نجدی کے فعل تکفیر مسلمانان کو تمنے یا نواب صاحب بھوپال نے کسی خاص مصلحت سے برا کہا ہوگا - نواب صاحب کے اُستاد مولوی بشیر الدین مرحوم تو اسکی تعریف فرماتے اور اس کی کتاب التوحید کو سراہتے اور ان باتون سے جو لوگون نے اس کی نسبت کہی ہین (جیسے آنحضرت صلعم کے روضہ کے منہدم کرنے کا ارادہ کرنا یا بڑی بڑی مسجدون کو گرادینا وغیرہ وغیرہ) اُنھینے اسکو بری کرتے ہین -

(۲) ابن عبد الوہاب نجدی کے کتاب التوحید ہندوستان مین نہین آئی تو کتاب تقویۃ الایمان کیونکر تالیف کی گئی -

جواب

(۴) الف (۱) اہل حدیث کا مذہب تو صرف قرآن یا حدیث ہے کما قال قائلهم

زاہر نجات خواہی آئین عشق سر کن ✤ از مصطفٰے شنیدن وز دیگران بریدن

پہر بہی یہہ مذہب نیا نکلا ہے تو معلوم نہین اس سے پہلا اور پرانا مذہب (بجز مذہب مشرکین یا مذہب یہود و نصاری) اور کونسا مذہب ہے - اے جناب نجدی وہابی تو تیرہوین صدی مین ہوا اور یہہ مذہب (حدیث) تو اس سے بارہ سو برس پہلے کا ہے پہر اس مذہب کو نجدی کیطرف منسوب کرنا "چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا" الخ کا مصداق نہین تو کیا ہے -

حنبلی مذہب جسپر یہہ نجدی تھا یا حنفی - شافعی وغیرہ جنپر آپ اور آپکے مقلدین بہائی ہین سبہی آنحضرت صلعم سے ایک زمانہ پیچہے ہوئے ہین -

جواب دفعہ ۴ ضمن الف

ان سب مین پہلا مذہب امام ابوحنیفہ رح ہے جنے دوسری صدی کے اوائل مین ظہور پایا - اس سے پہلے تو بجز قرآن یا حدیث اور کوئی مذ[ہب] نہ تھا - پھر اس مذہب کو نیا نکلا کہنا کیا معنی رکھتا ہی - ؟

اور اگر آپکو یہ **لفظ اہلحدیث** نیا معلوم ہوتا ہے تو آپ اپنی ہی مذہب کی (جسکو پرانا سمجھتے ہین) **کتب فقہ** دیکھین **تفسیر و حدیث** کی کتابین ملاحظ فرمائین اُنمین ضرور اہل حدیث یا اصحاب الحدیث کا لفظ پائینگے - **طحطاوی** نے **شرح درمختار** مین اپنے گروہ کا ناجی ہونا اسی گروہ باشکوہ (اہلحدیث) کی شہادت سے ثابت کیا ہے اور انکو اس لفظ اہل حدیث سے یاد فرمایا ہی - [illegible] نے ایک اور موقع پر (جہان انتقال مذہب کی تعزیر کا حکم بیان کیا ہے) فتاوی تاتارخانیہ سے نقل کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ رح کے ایک مقلد نے اصحاب الحدیث مین سے ایک شخص کی لڑکی سے نکاح چاہا - اُسنے کہا تو حنفی مذہب چھوڑ دے اور امام کے پیچھے الحمد پڑھے اور رکوع (وغیرہ کیوقت) مین رفع یدین کرے تو مین تجھے لڑکی دونگا - اُسنے ویسا ہی کیا اور نکاح ہوگیا جسپر امام جوزجانی نے جواز نکاح کا فتوی دیا - پر اسکی اس فعل (ترک مذہب) کو جو غرض نفسانی سے تھا پسند نکیا -

دیکھو اشاعۃ السنۃ نمبر ۳ ج ۱ صفحہ ۳۹ جسمین [illegible] اصل عبارت طحطاوی منقول ہے

فی التاتارخانیۃ حکی ان رجلاً من اصحاب ابی حنیفۃ خطب الی رجل من اصحاب الحدیث ابنتہ فی عہد ابی بکر الجوزجانی فابی الا ان یترک مذہبہ فیقرأ خلف الامام ویرفع یدیہ عند الانحطاط ونحو ذلک فاجابہ فزوجہ فقال الشیخ بعد ما سئل عن ہذہ واطرق راسہ النکاح جائز الخ (طحطاوی شرح درمختار)

دفعہ ۴ جواب — ضمن الف

یہہ ابوبکر جوزجانی امام ابوسلیمان جوزجانی کا شاگرد ہے جو امام محمدؒ کا شاگرد تھا اور دوسری صدی مین ہوگذرا ہے۔ اِس واقعہ سے بہی صاف ثابت ہوتا ہے کہ ائمہ مذہب حنفی کے زمانہ مین اور دوسری صدی مین لفظ اہل حدیث (جو اِسوقت نیا سمجہا جاتا ہے) موجود و مستعمل ہے۔

دیکہو فواید بہیہ فی تراجم الحنفیہ تالیف مولوی عبدالحی صاحب لکہنوی ص۱۲ و ص۹

ایک چہوٹی سی فقہ کی کتاب خلاصہ کیدانی بہی لفظ اہل حدیث کے ذکر سے خالی نہین۔ اِسمین مسئلہ اشارہ بالسبابہ مین لکہا ہے کہ یہہ فعل کرنا چاہئے جیسا کہ اہلحدیث کرتے ہین

دیکہو اصل عبارت کیدانی اشاعۃ السنہ نمبر ۳ ج ۱۔ اور ہیچ البادی تالیف خاکسار ص۴۷ وغیرہ مین

رسالہ [illegible] بین العبارہ تخسین الاشارہ مین ملا علی قاری حنفی نے بہی اِس گروہ باشکوہ کو اسی لفظ اہل حدیث سے یاد فرماکر کہا ہے کہ کیدانی کی تکفیر کے لئے یہی بس ہے کہ اِسنے اِس قول مین محدثین کی اہانت کی جو رسول اللہ کے اہل ہین پہر اِس کی تائید مین ایک شعر نقل کیا ہے جسکے یہ معنے ہین کہ اہل حدیث آنحضرتؐ کے اصحاب ہین جو آنحضرتؐ کے نفس قدسی کے صحبتی نہین تو اُنکی کلمات طیبات (حدیث) کے تو ہم صحبت ہین۔

مع انہ یکفی فی موجب تکفیر الکیدانی اہانتہ المحدثین الذین ہم عمدۃ ائمۃ الدین المفہومۃ من قولہ کاہل الحدیث بلاں من المعلوم ان اہل القران اہل اللہ واہل الحدیث اہل رسول اللہ وانشد فی ہذا المعنی **بیت**	یاد فرماکر کہا ہے کہ کیدانی کی تکفیر کے لئے یہی بس ہے کہ اِسنے اِس قول مین محدثین کی اہانت کی جو رسول اللہ کے اہل ہین پہر اِس کی تائید مین ایک شعر نقل کیا ہے جسکے یہ معنے ہین کہ اہل حدیث آنحضرتؐ کے اصحاب ہین جو آنحضرتؐ کے نفس قدسی کے صحبتی نہین تو اُنکی کلمات طیبات (حدیث) کے تو ہم صحبت ہین۔

اہل الحدیث ہم اہل النبی وان
لم یصحبوا نفسہ انفاسہ صحبوا

دفعہ ۲ جواب — ضمن الف

(تزیین العبادۃ ملا علی القاری)

تفسیر **معالم التنزیل** - **جامع ترمذی** ملاحظہ فرماؤ گے تو انہین بھی جابجا مقام بیان مذاہب مین اہلحدیث (یا اصحاب اہلحدیث) کا ذکر پاؤ گے -

حجۃ **اللہ** البالغہ حضرت شاہ **ولی اللہ** دہلوی کا صفحہ ۱۵۲ وغیرہ ملاحظہ کرو - اِس مین بھی اہل رائے کے مقابلہ مین اہل حدیث کا ذکر موجود ہے -

یہ ہمنے یکے از ہزار و مشتے نمونہ خروار کا اظہار کیا ہے ورنہ مواقع ذکر اہلحدیث (بلا مبالغہ) ہزاروں ہین - اِن سب کے ذکر سے [illegible]

اندکی با تو بگفتیم و بدل ترسیدیم   کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

با اینہمہ لفظ حدیث یا اہلحدیث آپکو نیا معلوم ہو تو اسکا بجز دعا کچھ علاج نہین -

زمانہ غدر ۱۸۵۷ء اور سیّد احمد خان کا ذکر معلوم نہین آپنے اِس موقع پر کس بنا پر کیا ہے - اِسمین اگر سیّد احمد خان یا اہلحدیث کی طرف کوئی اشارہ یا تعریض ہے تو یہ بے محل ہے - اجی حضرت غدر ۱۸۵۷ء مین نہ سید احمد خان شریک تھا نہ اہل حدیث کے عوام یا علما یا امرا -

اِس **غدر** کے **بانی** مبانی تو آپ ہی کے حنفی بھائی علما و فضلا و امرا تھے چنانچہ اِسکی مجمل کیفیت اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۵ مین بیان ہو چکی ہے - اِسمقام مین ہم اِن حضرات کی فہرست سُنائین تو آپ کے

دفعہ ۴ جواب — ضمن الف

مذہبی بہائی جو ان مفسدون کی خیرخواہی و عقیدت کا دم بہرتے ہین اور اپنے اخبارون مین ان کی تعریفین کرتے ہین پہر ہمکو کہینگے کہ مسلمانون کی مخبری کی ہے اور غدر ۱۸۵۷ء کا نقشہ جہاد از سر نو گورنمنٹ کو دکہانا چاہتا ہے۔ بہتر ہے کہ آپ اور آپ کے احباب ایسے اشارون اور کنایون سے قلم کو روکین۔ ورنہ پہر ہم کو مقابلہ بالمثل پر ہدف سہام طعن نہ بنائین اور اس رباعی کو خیال مین لاکر خود ہی انصاف فرمائین ؎

تو خود بغمزہ سراسر کرشمہ دازی چہ حاجتست کہ با ما کرشمہ سازی
بتیغ بازیٔ مژگان مریز خون مرا کہ نیست ریختن خون عاشقان بازی

اہلحدیث کا دامن [illegible] سے پاک ہے اسلئے انکو غدر سے پہلے زمانہ سے اور پچھلے زمانہ سے مساوی نسبت ہے۔ وہ غدر ۱۸۵۷ء سے بارہ سو برس پیشتر اہلحدیث کہلاتے ہین۔ وہابی نہ انہون نے پہلے کہلایا ہے نہ اب کہلانا چاہتے ہین۔

آپکا یہہ ارشاد کہ واقع مین یہہ لوگ اہلحدیث نہین ہین اس امر کیطرف **مشعر** ہے کہ یہہ لقب یا لفظ تو قدیم ہے اور اسکا مصداق بہی کوئی نہ کوئی ہے ولیکن **اہلحدیث زمانہ حال** (جنسے آپکو مقابلہ ہے) اسکے **مصداق نہین**۔ اس قول سے آپکا یہی مطلب ہے تو اس مین یہہ کلام ہے کہ جن لوگون کا **عمل** شبانروزی یہہ ہے کہ وہ کتب حدیث (صحیح بخاری وغیرہ) سے اپنے عبادات و معاملات مین تمسک کرتے ہین اور بجز حدیث کسی

دفعہ ۴ جواب | ضمن الف

کتاب پر اعتماد نہین رکھتے اور اُنکا **قول** یہہ ہے کہ حدیث کو چھوڑکر کسی اور امام یا پیشوا کے قول پر چلنا بے دینی اور گمراہی ہے

کما قال قائلہم ؎

ز قولِ مصطفیٰ رفتن سوئی قولِ کسان ای ئی ؏ خدا داند کہ از اوضاع دینداری نمی باشد

یہہ لوگ اہلحدیث اور اِس مذہب قدیم پر چلنے والے اور اِس خطاب قدیم کے **مستحق نہین** تو پہر کیا وہ **لوگ** اِس خطاب کے **مستحق** ہین جنکا **قول** یہہ ہے کہ ما را بحدیث چہ کار قول امام بیار اور یہہ کہ حدیث والون کی طرح اشارہ بسبابہ حرام ہے اور یہہ کہ آنچہ[x] در صحاح اخبار آمدہ بالراس والعین عمل بدان موجب سعادت دنیا و آخرت است اما درین روزگار پس این کار صورت نے بندد۔ عوام مسلمانان بلکہ علماے ایشان را درین روزگار این قوت کجاست کہ این کار از دست ایشان برآید۔ ایشان را جز متابعت مجتہدان کردن و درپے ایشان رفتن سبیلے نبود"۔ اور اِنکا **عمل** یہہ کہ راندن مینڈ وکیدانی پر اعتکاف کئے بیٹھے ہین اور کتاب ہدایہ (جو باعتراف ان ہی محققین[+] علما کے غالباً راے پر مبنی ہے اور حدیث صحیح سے

[x] یہ شیخ عبدالحق صاحب حنفی دہلوی کا قول ہے۔ اور اسکا جواب کتاب دراسات اللبیب اور رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد اول و دوم اور ضمیمہ اشاعۃ السنۃ جلد اور ۲ و ۳ اور رسالہ منح الباری فی ترجیح صحیح البخاری میں تفصیل سے دیا گیا ہے

[+] یہہ ایک تو شیخ عبدالحق صاحب ہین جو شرح سفر السعادۃ مین مخالفین سے حنفی کا یہہ قول کہ حنفی مذہب رائے پر مبنی ہے اور حدیث کے مخالف نقل کرکے فرماتے ہین "و کتاب ہدایہ کہ درین دیار مشہور و معتبر ترین کتابہاست نیز درین وہم انداختہ چہ مصنف وے در اکثر جا بناے کار بر دلیل معقول نہادہ و اگر حدیثے آوردہ نزد محدثین خالی از ضعفے نہ غالباً اشتغال وقت آن استاد در علم حدیث

دعویٰ نمبر جواب | ضمن الف

اکثر خالی) تو ان کے لئے معراج اقصی ہے - اور مدت العمر مین کبھی صحیح بخاری وغیرہ بین الدفتین (دفتیون مین) بھی نہین دیکھتے اور کبھی کسی مسئلہ مین کتاب وسنت سے دلیل کی تلاش نہین کرتے بلکہ جو حدیث پر عمل و استدلال کرے اُسکو کافر بد مذہب ونجدی و وہابی قرار دیکر درپے اسکے آزار وتکلیف کے ہوجاتی ہین اور اُسکی تفسیق وتکفیر مین بڑے بڑے لمبے چوڑے فتوے اور رسالے اپنے اعمال کی طرح سیاہ کر ڈالتے ہین -

یہ **لوگ** اہلحدیث ہون اور **تتمہ** لسان عمل یا اہلحدیث اہل حدیث نہون تو اس سے بڑھکر خدا جانے کیا چیز دنیا مین اعجوبہ ہوگی **۵**

[illegible]

خاکسار اس باب مین کہ قدیمی مذہبی لقب حنفی شافعی ہے یا اہلحدیث یا محمدی "ایک مضمون بعنوان مذہبی القاب" لکھ چکا ہے* اُسکو ملاحظہ مین لادین -

---

[illegible]

کمتر بودہ است "

دوسرے شیخ **اشرف** بن طیب بن تقی الدین حید کرخی حنفی ہین جو کتاب تنبیہ الوسنان مین فرماتے ہین کہ کتاب ہدایہ (جسپر حنفیون کی چکی پھر رہی ہے) کی احادیث کو بلا اسناد کتب حدیث

ان الحدیث مالم تثبت لہ سند فی الاصول لا یصلح للقبول - ولو وجد واحد فی بعض کتب الحنفیۃ فلیس بہ اعتداد کیف واکثر متاخری فقہائنا لم یسندوا احادیثہم التی یذکرونہا فی اصل من اصول الحدیث حتے ضمنا الہدایۃ التی علیہا مدار الحنفیۃ (تنبیہ الوسنان مختصراً)

ذکر کیا ہے ان کتابوں مین جو حدیث کوئی پاوے اسکا اعتماد نہین ہے" انکا پورا کلام ہمارے رسالہ منح الباری فی ترجیح صحیح البخاری مین ہے جو بقیمت ۲ر محصول اربل سکتا ہے -

* دیکھو اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۶ -

اور عنقریب ایک مضمون اس عنوان و بیان مین کہ "اہل حدیث قدیم ہین یا جدید" مستقل طور پر لکھنا چاہتا ہے - اسکا انتظار فرماوین - اُسکی ملاحظہ سے آپ کو اور آپکے ہمخیال احباب کو روز روشن کیطرح معلوم ہو جاویگا کہ قدیم کون ہے اور جدید کون -

جواب دفعہ سوم ضمن الف

(۲) اہلحدیث کا اہل تقلید کے مقابلہ مین متبع کہلانا اس غرض وادعا سے نہین ہے کہ مقلد مطلقاً متبع نہین بلکہ اس معنے کر ہے کہ وہ بواسطہ تقلید مجتہدین اتباع کرتے ہین اور اہل حدیث بلاواسطہ مجتہدین -

یہ مقابلہ اس مقابلہ کی پوری نظیر ہے جو حضرت شاہ ولی اللہ نے [illegible] مین اہل حدیث [illegible] اہل [illegible] مین تجویز کیا ہے جس سے یہہ مقصود نہین کہ اہل حدیث (یا اہل ظاہر) استنباط مین رائے کو دخل نہین دیتے اور اہل رائے حدیث کا نام نہین لیتے بلکہ مقصود اس سے یہہ ہے کہ اہل حدیث استنباطِ مسائل مین کسی دوسرے کی رائے کی تقلید اور اُسکے قول سے مسائل کی تخریج نہین کرتے اور اہل رائے متقدمین کی تقلید سے اور اُنکی اقوال سے استخراج مسائل کرتے ہین - (دیکھو حجۃ اللہ البالغہ صـ۱۵۲ و ۱۶۶ وغیرہا) اس مقابلہ متبع و مقلد کے سبب آپکا صاحب موائد پر اعتراض ہے تو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب جنکو آپ اتبک مانتے ہین اس اعتراض کے زیادہ مستحق ہین -

اور اگر آپ بُرا نہ مانین اور پہلے کیطرح (جبکہ ہمنے شعر "مقلد تا خراب بادہ آرا ہستی شد الخ" کے صحیح معنے بتائے تہے) آپ ہماری کلام کو

تاویل مخالف انصاف قرار دین تو ہم یہہ بہی کہہ سکتے ہین کہ مقلد سے (جسکے مقابلہ مین اہلحدیث متبع کہلاتے ہین) صاحب موائد وہ مقلد مراد رکھتے ہین جو اتباع حدیث کو حرام جانتا ہے اور حدیث کو چہوڑکر تقلید امام کو واجب - ایسا مقلد متبع کب ہوسکتا ہے یہ تو پکا مبتدع بلکہ مشرک ہے - اِسکی پوری تفصیل ہماری رسالہ منح الباری اور دراسات اللبیب اور معیار وغیرہ مین ہے اور کسیقدر تفصیل اِسکے جواب دفعہ ۵ مین آئیگی انشاءاللہ تعالے -

جواب دفعہ ۲ ب

(۱) ابن عبدالوہاب یا اُسکی کتاب کی توصیف و تعریف اور بیجا تہمتون سے اُسکی برأت وحمایت کرنا اور امر ہے اور مسئلہ تکفیر مسلمانان مین اسکی تغلیط [illegible] ہم تخالف و تناقض نہین تاکہ اول کے صدق سے دوسرے کا عدم صدق ثابت ہو پہر معلوم نہین ملا زمان جناب نے اس تعریف و توصیف و برأت کرنے سے اس تغلیط مسئلہ تکفیر مسلمانان کا ناراست اور کسی خاص مصلحت پر مبنی ہونا کیونکر نکال لیا -

اور طرفہ یہہ کہ اِس خیالی دعوی تناقض مین آپ نے منطقی قواعد کو (جنمین وحدات ثمانیہ مین اتحاد نقیضین کا ضروری ٹہرایا گیا ہے) بالائے طاق رکہکر یہہ بہی خیال فرمایا کہ تعریف و توصیف وحمایت کرنے والا اور شخص ہے اور مسئلہ تکفیر مسلمانان مین اِسکی تغلیط کرنے والا اور ایک کے قول سے دوسرے کا قول ناراست نہین ہوسکتا -

استاد کے قول سے شاگرد پر الزام ہوسکتا ہے تو دو

جواب وغیرہ ضمن ب

تلث حنفی مذہب جسمین استاد و شاگرد دونکا اختلاف ہے کا خور ہوتا ہے - خدا جانے آپ نے اِسکا کیا جواب تیار کر کے یہان استاد* کے قول سے شاگرد پر الزام قائم کیا ہے -

شائید اِس تعریف و توصیف ایک شخص سے آپ کل گروہ اہلحدیث کا نجدی وہابی ہونا بہی نکالتے ہون - آپکے اِس استنباط کی غلطی ہمارے ایک ڈاکٹر دوست نے ایک مضمون مین ظاہر کی ہر جو صیغہ" مضامین عیز" مین عنقریب منقول ہوگا -

بالجملہ مولوی بشیر الدین مرحوم کی تعریف و توصیف ابن عبد الوہاب [illegible] سے مذہب سے مطلق سے کلی تخالیف ہے (یہ پانچوین دلیل ہے جس سے آپکے مناظرہ کا مجادلہ ہونا ثابت ہوتا ہے -

(۲) یہ کہنا کہ کتاب التوحید ہندوستان مین نہین آئی تو تقویۃ الایمان کیونکر تصنیف ہوئے بعینہ ایسا ہے جیسا کوئی - کہے کہ انجیل یا توراۃ نہوتے تو قرآن کی تالیف کہانسے ہوتی - یا کوئی یون ہی کہدے کہ کتاب التوحید ابن عبد الوہاب نہوتے تو مشکوٰۃ کہانسے بنائی جاتی - ای حضرت کتاب التوحید تو ہندوستان مین تیرہوین صدی ہجری کے اخیر مین آئی جو سنہ ۱۲۹۵ ہجری مین دہلی مین منطبع ہوکر شائع ہوئی ہے - تقویۃ الایمان اِس زمانہ کی تالیف ہے جبکہ کتاب التوحید کا نام بھی ہندوستان مین کوئی جانتا نہوگا وہ تو قرآن کی آیات اور مشکوٰۃ کی حدیثون کا ترجمہ ہے کتاب التوحید سے اسے کیا واسطہ - اور اگر دلائل شرعیہ (آیات و احادیث)

* یہ استادی شاگردی بہی ہم نے آپ ہی سے سنے ہو خاکسار صاحب مواہد استادی شاگردی کے قائل ہرگز نہین

مین اسکا اشتراک اس بات کا مجوز ہے کہ ایک کو دوسرے
سے ماخوذ کہا جاے تو یہ کیون نہین کہتے کہ کتاب التوحید
تقویۃ الایمان سے ماخوذ ہے بلکہ یہی کیون نہین کہدیتے کہ قرآن
مجید اور مشکوٰۃ شریف کتاب التوحید سے اخذ کئے گئے ہین۔

۵ ضمن **الف** ہمارے جواب کی دفعہ۵ کے جواب مین آپ فرماتے ہین۔

(۱) استعانت باموات کو ایضاح الحق مین بدعت و شرک قرار دیا ہے اور
وہ زمانہ صحابہ مین پائی گئی ہے۔ اسپر آثار ذیل کو بطور سند پیش کیا ہے۔
اوّل حضرت عمرؓ نے حضرت عباسؓ کو دعاے استسقا مین وسیلہ بنایا ہے
دوم حضرت عائشہؓ نے مزار نبوی کی چھت مین روزن کرنے کا حکم
دیا [illegible]
سوم حضرت عمرؓ کے زمانہ مین ایک اعرابی نے آنحضرتؐ کی قبر سے
مینہ مانگا تہا۔ اور کسی صحابی نے اسپر انکار نہین کیا۔
چہارم ایک اعرابی آنحضرتؐ کی قبر مبارک پر گر پڑا اور سر پر مٹی ڈال
لی اور مغفرت کی دعا مانگی۔

(۲) صاحب ایضاح نے عبادات شاقہ کو بدعت کہا ہے اور وہ اکابر
صحابہ سے ثابت ہین۔ حضرت عثمانؓ صائم الدہر قائم اللیل تہے چنانچہ
حلیہ ابی نعیم مین مروی ہے۔ اور حضرت عمرؓ بہی قائم اللیل تہے (چنانچہ
حلیہ ابی نعیم مین ہے) اور صائم الدہر بہی تہے (چنانچہ نہایہ ابن اثیر
مین ہے ما مات حتی سرد الصوم "سرد صیام کے معنے آپ صیام الدہر کے
سمجہتے ہین تب ہی اس اثر کو اسمقام مین پیش کیا ہے ورنہ مطلق تتابع
صیام کسی کا محل انکار نہین ہا۔

اور حضرت علی مرتضی ایک دن مین آٹھ ختم قرآن کرتے - اگیر آپ نے
کسی کتاب کا اصلی حوالہ نہین دیا کیونکہ جس رسالہ اقامۃ الحجہ مولوی عبدالحی صاحب
لکھنوی سے آپ نے یہہ سب آثار نقل کئے ہین اسمین بہی کسی کتاب کا
حوالہ نہین صرف اسقدر کہا ہے "کما ذکرہ بعض شراح البخاری"-
(۱۴) ان امور کا قرون ثلثہ مین پایا جانا ثابت ہوا اب ایضاح الحق
کی حسب وعدہ خبر لو-

اور ضمن ب دفعہ ۵ کے جواب مین فرمایا ہے-
(۱) جن امور کو ایضاح الحق مین بدعت کہا گیا وہ اکثر صراط مستقیم مین
تعلیم کئے گئے ہین - اسی وجہ سے تمہارے گروہ کے ایک نامی
فاضل مولوی [illegible] مین
صاف کہدیا ہے کہ ایضاح الحق مولوی محمد اسمعیل دہلوی کی تالیف نہین
کسی اور لامذہب اور وہابی اسمعیل کی تالیف ہے-
(۲) تمہاری یہہ بات کہ خیرالقرون کے بعد جو محدثین فقہاء اولیاء علما
گزرے ہین انکے عقائد اچھے نہین - لائق تسلیم نہین-
(۳) صحیح بخاری کے باب المعاصی من امر الجاہلیۃ ولا یکفر صاحبہا بارتکا
بہا الا بالشرک کا آپ مطلب نہین سمجہتے اسکا مطلب یہہ ہے کہ کبیرہ و
صغیرہ کے ارتکاب سے آدمی کافر نہین ہوتا جبتک شرک نکرے چنانچہ
قسطلانی نے لکہا ہے -

(۴) آپکا یہہ خیال کہ مرتکب بدعت بر اطلاق بدعت شرعاً نہین آیا غلط ہے
اور صحیح یہہ ہے کہ اگر بدعت اعتقاد کے متعلق ہو اور اوس مین کسی امر
اتفاقی یا دین مین بدیہی سے انکار پایا جائے تو اسکا معتقد مبتدع

بلکہ کافر ہے -

(۵) صاحب ایضاح سے تعجب ہے کہ ایسے امور کفریہ کے معتقد کو تو مبتدع نہیں کہا اور جو امور بدعت نہیں اُنکو بدعت بتلایا ہے -

(۶) مولوی بشیر الدین مرحوم نے مولوی فضل رسول بدایونی کو مبتدع کہا ہے اور نواب صاحب بھوپال نے پیروان مذہب حنفی کو -

جواب

جواب دفعہ الف

(۱) منجملہ ان آثار اربعہ اثر حضرت عمر فاروق رض کو آپکے دعوے سے کچھ تعلق نہیں انکا دعوی یہہ تھا کہ مردون سے مدد لینا قرآن مجید مین پایا گیا ہے - اور اس اثر مین استعانت اموات کا نام ونشان نہین ہے - نہ اسمین مردہ کا ذکر ہے نہ جناب باری کی دعا مین اسکے توسل کا اثر - بلکہ وہ اثر تو ہمارے دعوی کی دلیل اور آپ پر حجت ہے کیونکہ اس مین صاف بیان ہے کہ حضرت فاروق رض نے بعد وصال نبوی آنحضرت صلعم کا توسل دعا مین نہین کیا اور اس دعا مین حضرت عباس رض کو جو اُسوقت زندہ وموجود تھے وسیلہ بنایا اس حدیث کے الفاظ یہہ ہین جو صحیح بخاری مین بصفحہ ۱۳۷ منقول ہین -

عن انس رض بن مالک ان عمر بن الخطاب رض	حضرت انس رض سے روایت ہے کہ قحط
کان اذا قحطوا استسقی بالعباس رض بن	پڑتا تو حضرت عمر فاروق رض حضرت عباس رض کے
عبد المطلب فقال اللهم انا کنا نتوسل الیک	وسیلہ سے مینہہ مانگتے اور یون فرماتے
بنبینا فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم نبینا	کہ خُدایا ہم آنحضرت صلعم کے وسیلہ سے
فاسقنا فیسقون (صحیح بخاری ص ۱۳۷)	مینہہ مانگا کرتے تھے (یعنی جب آنحضرت صلعم

وجوہ جواب — ضمن الف

زندہ تھے) تو تو مینہہ برسایا کرتا تھا اب ہم (یعنی بعد رحلت نبوی کے) آنحضرتؐ کے چچا کے وسیلہ سے مینہہ مانگتے ہین تو مینہہ برسا۔ پس مینہہ برستا۔

پھر معلوم نہین کہ کس غرض اور کس خیال سے آپ نے اِستقام اثبات استعانت اموات مین اِس اثر کو جس سے استعانت اموات کی برخلاف استعانت باحیا صاف اور کھلے طور پر موجود ہے پیش کیا ہے اور اپنے اور ہمارے اوقات اور انصاف کا خون کر ڈالا اور داب مناظرہ سے بالکل مخالف ہو کر ایک امر محض اجنبی اور خارج از بحث سے استدلال کیا۔ یہ چھٹی دلیل ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپکا مناظرہ مناظرہ نہین مجادلہ ہے۔

ایسا ہی اثر حضرت عائشہؓ (اگر اِسکی صحت آپ ثابت کردین) محل نزاع سے اجنبی خارج از نزاع تو اِسمین ہے کہ خود میّت سے حاجت چاہین یا دعاے جناب باری مین وسیلہ بنائین۔ اور اِس اثر مین اِن دونون کا اثر نہین ہے۔ روضہ مبارک کا سوراخ کرنا ایسا ہے جیسا آنحضرتؐ کے جبہ مبارک کو دھو کر شفا کے لئے بیمارون کو پلانا جو بلا نزاع ثابت اور جائز ہے (اِس اثر سے آپکا استدلال ساتوین دلیل ہے جس سے آپکے مناظرہ کا مجادلہ ہونا ثابت ہے)

اب رہے دو اعرابیون (جنگلیون جاہلون) کے دو اثر سوانکے نقل و استدلال مین آپ نے ہماری **شروط سوال کا لحاظ نہین فرمایا** ہمنے اُن امور کے ثبوت کے لئے

جواب وجوہ ۵ — ضمن الف

(جو ایضاح الحق مین بدعت قرار دیئے گئے ہین) دو شرطین لگا دی تھین اوّل عالم یا فقیہ یا محدث یا ولی ہونے مرتکب و معتقد امور مذکورہ کی قید۔ دوسری نقل صحیح سے ان امور کے ثابت ہونے کی قید۔ اور اپنے ان آثار اعرابیون کے نقل و استدلال مین دونون شرطون کا لحاظ فروگذاشت کیا نہ ان آثار کی صحت کا لحاظ فرمایا اور نہ ان لوگون مین جنکے یہہ اثر ہین اوصاف علم وغیرہ کا خیال کیا بلکہ بلا تصحیح کسی امام محدث اور بلا اعتماد کسی کتاب ملتزم الصحۃ کے (اعرابیون (جاہلون) کے آثار کو نقل کر دیا۔

اجی جناب ان آثار کو صحیح کون کہتا ہے اور اعرابی (جاہل جنگلی) کو فقیہ محدث عالم کون کہہ سکتا ہے۔ انصاف کی عینک لگا کر ہمارے سوالات پر دوبارہ نظر کرکے فرماوین کہ یہہ آثار اعراب ہماری شرطون کے مطابق ہین۔

اور اگر یہ دعویٰ ہو کہ یہہ اثر صحیح ہین اور یہہ اعرابی گو نام کے اعرابی ہین مگر حقیقت مین یہہ عالم محدث فقیہ ولی تھے تو اسکا ثبوت دین۔ مگر اس ثبوت مین جلدی نکرین قواعد نقل روائیت کے پابند رہین۔ بہتر ہے کہ ثبوت پیش کرنے سے پہلے ایک دفعہ کتاب علوم الحدیث امام ابن الصلاح وغیرہ دیکھ لین ان ہی قواعد کے مطابق ان آثار کی تصحیح کرین اور ان ہی کے مطابق ان اعراب

(۱) دیکھو اشاعۃ السنہ نمبر ۱۱ جلد ۶ - اور شیر قیصر نمبر ۳ جلد ۸ جنمین یہ الفاظ موجود ہین کہ آپ ہمکو یہ افعال و اعتقاد وہ چاہو صحابہ یا تابعین یا فقہا یا علما قرون ثلٰثہ سے بنقل صحیح ثابت کر دین۔

جواب دفعہ ۵ ضمن الف

صاحبان آثار کا فقیہ محدث عالم ولی ہونا بنقل صحیح ثابت کرین۔

آپکا یہہ دعوی کہ "ان افعال اعراب پر صحابہ رض نے انکار
نہین کیا" اعتراض عدم لحاظ شرط ثانی سے آپکو بری نہین کرتا
یہ دعوے خود محل اعتراض ہے کیونکہ یہ صرف دعوی ہی دعوی ہے
اسپر آپ نے کوئی نقل و دلیل پیش نہین کی۔ یہ دعوے آپ کو ایک
اور بار ثبوت کا زیر بار کرتا ہے آپ اس دعوے مین سچے اور
اپنی بات کے پکے ہین تو بتاوین ان اعراب (جنگلیون جاہلون)
کے فعل کو کس کس صحابی رض (ابوبکر رض عمر رض عثمان رض علی رض وغیرہم
رضی اللہ عنہم) نے دیکھا اور اسپر سکوت کیا اور اس بات کو کس
[illegible] کہا ہے
یا کس کتاب ملتزم الصحۃ مین وہ پائی جاتی ہے۔
آپ ان باتون کا ثبوت پیش کرینگے تو پہر ہم یہ بحث پیش کرینگے کہ صحابہ رض
کا سکوت کیا حکم رکہتا ہے اور صحیح بخاری کا باب من رای ترک النکیر
من النبی صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ لا من غیر الرسول بحث وغور
کے لئے عرض خدمت کرینگے۔
یہ امور ثابت نہ کرسکین تو پہر خود ہی انصاف سے فرماوین کہ ہمارے
اس سوال کے جواب مین آپکو ان آثار کا پیش کرنا باوجود دعوے
مناظرہ ودانائی جواب کب زیبا ہے اور سوال از آسمان جواب از
ریسمان مناظر کی شان کے لئے کب مناسب ہے۔ (یہ آٹہوین دلیل
ہے جس سے آپ کے مناظرہ کا مجادلہ ہونا ثابت ہے)۔
(۲) ان آثار وروایات کی صحت وثبوت مین بہی وہی کلام ہے جو

روایات استعانت اموات میں معروض ہوا - آپ نے واب مناظرہ کا خلاف کیا کہ ہماری شرط صحت نقل سے آنکھ بند کر کے ان غیر مسلم الصحۃ روایات کو بلا تصحیح پیش کر دیا - **ابونعیم** جسکی کتاب سے آپ نے بعض آثار نقل کئے ہیں ملتزم صحت نہیں ہے کہ اسکی کتاب میں کسی حدیث کا پایا جانا اسکی صحت کا مثبت ہو سکے بلکہ وہ تو ایسا غیر ملتزم صحت و متساہل ہے کہ اپنی تصانیف میں **موضوعات** و منکرات لانے سے بھی **دریغ نہیں کرتا** - ہم اس کی تصانیف کی **چند احادیث** جنکو محدثین نے موضوعات و منکرات میں شمار کیا ہے پیش کرتے ہیں اور باادب سائل ہیں کہ [illegible] اعتبار ہے تو کیا آپ ان احادیث کو بھی صحیح کہتے ہیں ؟ -

اوّل یہ حدیث کہ خدا تعالے نے حضرت علی مرتضیٰ رضی کی نسبت یہ حکم

حدیث ان رب العالمین عهد	بھیجا ہے کہ وہ ہدایت کے عَلَم
الی علی بن ابی طالب انه رایة الهدی	دنشان ہیں اور ایمان کے منار اور
ومنار الایمان وامام اولیائی	میری ولیون کے امام اور میری
وثقتی علی مفاتیح جنة ربی -	رب کے بہشت کی کنجیون کے خزانچی -
رواه ابونعیم - قال ابن عدی	امام ابن عدی رحمہ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث
باطل لاهز بن عبدالله المذکور	جھوٹی ہے لاہز بن عبداللہ اس کا

* اس حدیث یا احادیث آئندہ کو وضعی یا جھوٹی کہنے سے محدثین کا مقصود یہ ہے کہ یہ الفاظ آنحضرت سے ثابت نہیں یہ دعوے نہیں ان احادیث کا مضمون صحیح نہیں بعض احادیث کا مضمون بیشک صحیح ہے جیسے حضرت علی مرتضیٰ کا عَلَم ہدایت یا منار ایمان ہونا مگر یہ بات دوسری ہے کہ آنحضرت نے آپ کی تعریف میں یہ کلمات فرمائے ہیں -

جواب وفوجو مضمن الف

فی اسناده غیر ثقة ولا مامون يروى عن الثقات المناكير -	راوی ثقہ اور امانت دار نہین - ثقہ لوگون سے سنکر حدیثین روایت کیا کرتا ہے -

دوسری حدیث یہ کہ آنحضرت صلعم نے انس رضہ کو فرمایا ہے کو جو تیرے پاس اس دروازہ سے سب سے پہلے آوے گا وہ

حدیث انه صلی الله علیه وسلم قال انس رضہ اول من يدخل عليك امير المؤمنين وسيد المسلمين وقائد الغر المحجلين وخاتم الوصيين اذ جاء علي رضہ الخ - رواه ابونعيم - قال في الميزان موضوع -	امیر المومنین ہے اور خاتم الوصیین وغیرہ وغیرہ اتنے مین حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ آ گئے الخ - امام ذہبی نے میزان مین کہا ہے کہ یہہ حدیث وضعی ہے -

تیسری حدیث یہہ کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ آسمان دنیا مین

حدیث ان في السماء الدنيا ثمانين الف ملك يستغفرون لمن احب ابابكر رضہ وعمر رضہ وفي الثانية ثمانين الف ملك يلعنون لمن ابغض ابابكر رضہ وعمر رضہ - قال الخطيب وضعه الحسين بن علي العدوي -	اسی ہزار فرشتے ہین جو محبان ابوبکر وعمر کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہین اور دوسرے آسمان مین اسی ہزار ایسے ہین جو انسے بغض رکہنے والو پر لعنت کرتے ہین خطیب بغدادی نے کہا ہے کہ اس حدیث کو حسین بن علی عدوی نے وضعی کہا ہے -

چوتھی حدیث یہہ کہ آنحضرت صلعم نے ایکدن جنت کا حال بیان فرمایا

دفعہ جواب	ضمن الف		
		حدیث - ان صلی اللہ علیہ وسلم وصف ذات یوم الجنۃ فقام الیہ رجل فقال یا رسول اللہ فی الجنۃ برق قال نعم والذی نفسی بیدہ ان عثمان یتحول من منزل الی منزل فتبرق لہ الجنۃ - قال ابن عدی ھو موضوع وقال فی المیزان ھذا کذب فی اسنادہ الحسین بن عبداللہ وکان یضع الحدیث -	تو ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ بہشت مین بجلی ہوگی آپنے فرمایا ہان بخدا عثمان ایک منزل سے دوسری منزل منتقل ہوگا تو اس کے لئے بہشت چمکیگی - امام ابن عدی نے فرمایا کہ یہ حدیث موضوع ہے - ذہبی نے میزان مین کہا ہی یہ حدیث جھوٹ ہی اسکی سند مین حسین بن عبداللہ راوی ہی جو حدیثین گھڑلیا کرتا تھا -
		حدیث النظر الی وجہ علی عبادۃ رواہ ابونعیم عن عائشہ وفی اسنادہ عبادۃ بن صہیب متروک -	**پانچوین** یہ حدیث کہ حضرت علی کا موںھ دیکھنا عبادت ہے - اسکی سند مین عبادہ ہے جو متروک ہے -
		حدیث - اذا کان یوم القیمۃ جیئ بالتوراۃ فی احسن صورۃ وطیب ریح ولا یجد ریحھا الا مؤمن - رواہ ابونعیم وھو موضوع -	**چھٹی** یہ حدیث کہ قیامت کے دن توراۃ اچھی صورت اور عمدہ خوشبو مین لائی جاویگی اسکی خوشبو بجز مومنون کے کسی کو نہ آئے گی -

ان احادیث کے موضوع ہونے پر اقوال محدثین کی تفصیلی شہادت مطلوب ہو تو کتب موضوعات کو ملاحظہ فرماوین پہر ہمارے اس مؤدبانہ سوال کا جواب دین یا ان آثار حلیہ ابی نعیم کو واپس لین - اسی قسم کی بحث روائت نہایہ کی نسبت ہے اور بے نام ونشان روائت کو تو کون سنتا ہے - بالجملہ ایک روائت بھی آپکی روایات متضمنہ شاقہ

جواب دفعہ الف ضمن

عبادات مسلم الصحۃ نہین - پہر ان ہوائی روایات کو ہمارے سوال کے جواب مین جو نقل صحیح کے قید سے مقید ہے پیش کرنا مناظر کی شان کو کب شایان ہے (یہ نوین دلیل ہے جس سے آپکی مناظرہ کا مناظرہ نہونا بلکہ مجادلہ ہونا ثابت ہے)-

(۳) ہم تو اپنے وعدہ کے مطابق صرف ان آثار کی صحت ثابت ہونے پر ایضاح الحق کی خبر لینے کو حاضر ہین مگر آپ کے مذہب مین تو اِن آثار کی صحت ثابت ہو جانے پر بہی اِن آثار سے استدلال واحتجاج جائز نہین ہے پہر آپکا اِن آثار سے تمسک واحتجاج آپکے مذہب کی شہادت سے انصاف نہوگا اور وہ آپ کو مناظر طالب [illegible] ثابت [illegible] اور یہہ نوین دلیل [illegible] آپ کے مناظرہ کا مجادلہ ہونا ثابت ہوتا آپ پر قائم کریگا -

اقوال و افعال صحابہؓ سے تمسک واحتجاج کرنے کے لئے آپ کے مذہب مین یہہ **شرط** ہے کہ وہ اقوال صریح سنت کے مخالف نہون - **اور یہہ بہی شرط** ہے کہ صحابہؓ سے اِن افعال پر انکار نہ پایا گیا ہو -

آپکے مذہب کے بڑے حامی و امام ابن الہمام رح **فتح القدیر** مین

قول الصحابی رضؓ حجۃ عندنا یجب تقلیدہ مالم ینفہ شئی من السنتہ - (فتح القدیر لابن الھمام)

فرماتے ہین کہ قول صحابی رضؓ ہمارے نزدیک حجت ہے جس کی تقلید واجب ہے جبتک کہ سنت (حدیث نبوی) اسکو منا فی نہو اور اسکے معارض و مقابل نہو -

اور اس زمانہ کے محقق حنفیہ مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی رسالہ

جواب دفعہ ح | ضمن الف

وانکان الثانی فهو لا یخلو اما ان یکون حدث فی زمن الصحابة بان فعله الصحابة کلهم او بعضهم مع اطلاعهم علیه واما ان یکون حدث فی زمن التابعین اما الحادث فی زمان الصحابة رض فلا یخلو اما ان یوجد منهم النکیر علی ذلک اولم یوجد مع اطلاعهم علیه فالاول بدعة ضلالة والثانی هو ان لا یوجد منهم النکیر بل الرضاء والتسلیم والتوافق فلیس ببدعة شرعیة - (اقامة الحجة مولوی عبدالحی لکھنوی صہ ۹)

اقامۃ الحجۃ میں فرماتے ہیں کہ جو کام زمانہ صحابہ میں پیدا ہو صحابہ کل یا بعض خود اسکو کریں - یا انکی زمانہ میں اُن کی اطلاع کے ساتھ کوئی اور کرے تو دو حال سے خالی نہیں ایک یہہ کہ اس پر اور صحابہ کی طرف سے انکار واقع ہو یہ قسم بدعت وضلالت ہے دوسرا یہہ کہ باوجود علم و اطلاع کے اور صحابہ نے اس پر انکار نہ کیا بلکہ اس سے توافق کر لیا ہو یہہ قسم بدعت نہیں ہے -

اور ان آثار میں جنسے آپ نے تمسک کیا ہے (اگر صحیح بہی ہو جاوین) یہہ دونوں شرطین پائی نہیں جاتین - صریح سنت بہی اِن کو مٹاتی ہے اور صاف بتاتی ہے کہ تمام شب جاگنا اور ہمیشہ روزہ رکہنا اور تین دن کے اندر قرآن ختم کرنا خدا و رسول کو پسند نہین ہے اور اقوال صحابہؓ بہی اِن آثار کے مخالف موجود ہین جنمین صائم الدہر ہونے اور ایک دن مین کئی ختم کرنے پر انکا انکار پایا جاتا ہے - اِن آثار کے مخالف صریح سنت

جواب دفعہ ۵ ثمن الف

بکثرت مروی ہے - ازانجملہ چند روایات عرض خدمت ہوتی ہین -

حضرت **عائشہ** رض سے روایت ہے کہ میرے علم مین آنحضرت

عن عائشۃ قالت لا اعلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ القران فی لیلۃ ولا قام لیلۃ کاملۃ حتی الصباح ولا صام شھرا کاملا غیر رمضان - (نسائی وابوداؤد)

صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی رات بہر مین تمام قرآن نہین پڑہا - اور تمام شب صباح تک قیام فرمایا اور نہ بجز رمضان کامل مہینہ روزہ رکھا -

حضرت **عبداللہ** بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ آپ نے

آنحضرت سے پوچھا [illegible] قرآن ختم کیا کرون

یا رسول اللہ فی کم اقرا القران قال فی شھر قال فانی اقوی من ذلک ردد الکلام ابو موسی حتی قال اقرأہ فی سبع قال فانی اقوی من ذلک قال لا یفقہ من قرأ القران فی اقل من ثلث (ابوداؤد)

آپ نے فرمایا ایک مہینہ مین انہون نے کہا مجہ اس سے زیادہ قوت ہے اور یہ سوال وجواب کئی دفعہ ہوئے آخر آپ نے فرمایا ایک ہفتہ مین ختم کر انہون نے عرض کیا مجہے اس سے بہی زیادہ طاقت ہے انپر فرمایا جو تین دن سے کم مین پڑہے وہ قرآن نہین سمجہتا

اس حدیث کے ساتہہ اگر حضرت **علی مرتضی** کا (جنسے آپ آٹہہ ختم کرنا نقل کرتے ہین) وہ قول جو دارمی نے آپ سے نقل کیا ہے کہ "جس قرات مین تدبر نہین وہ قرات ہی نہین" ملا جاوے تو اس سے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ جو تین دن کے اندر ختم قرآن کرتا ہے

عن علی لا قرأۃ لا تدبر فیھا (دارمی)

جواب نمبر ۵ ضمن الف

وہ قرآن ہی نہین پڑھتا - پہر حضرت مرتضی کی نسبت یہ روایت کہ وہ ایک دن مین آٹھ ختم کیا کرتے تھے کیونکر لائق تسلیم ہے -

عن انس رض جاء ثلثة رهط الى ازواج النبى صلى الله عليه وسلم يسئلون عن عبادة النبى صلى الله عليه وسلم فلما اخبروا بها كانهم تقالوها فقالوا اين نحن من النبى صلى الله عليه وسلم قد غفر الله ما تقدم من ذنبه وما تأخر فقال احدهم اما انا فاصلى الليل ابدا وقال الاخر انا اصوم النهار ابدا ولا افطر وقال الاخر انا اعتزل النساء فلا اتزوج ابدا فجاء النبى صلى الله عليه وسلم فقال انتم قلتم كذا وكذا والله انى لاخشاكم لله واتقاكم به لكنى اصوم وافطر واصلى وارقد واتزوج النساء فمن رغب عن سنتى فليس منى - (بخاری ومسلم)

حضرت انس رض سے روایت ہے کہ تین اصحابی آنحضرت صلعم کی ازواج کے پاس جاکر آنحضرت کی عبادت کا حال پوچھنے کو آئے جب ازواج نے خبر دی تو انہون نے اس عبادت کو تہوڑا سمجہا (یعنے اپنے حق مین [illegible] آنحضرت کے حق مین چنانچہ انکا قول آئندہ اسپر شاہد ہے) اور کہا ہم کہان اور آنحضرت صلعم کہان - آپکے تو خدا نے اگلے پچہلے گناہ بخشدیے ہین - ان مین ایک بولا مین تو ہمیشہ تمام رات نماز پڑہا کرون گا - دوسرا بولا مین ہمیشہ روزہ رکہونگا کبہی افطار نکرونگا - تیسرا بولا مین عورتون سے الگ ہوتا ہون پہر کبہی نکاح نکرون گا - آنحضرت بہی اتنے مین آپہونچے اور فرمایا تمنے ایسا ایسا کہا ہے سن رکہو مین تمسے زیادہ خدا سے ڈرتا اور پرہیزگار

ہون لیکن مین روزہ بہی رکہتا ہون افطار بہی کرتا ہون نماز بھی پڑہتا ہون سوبھی رہتا ہون اور نکاح بھی رکہتا ہون - جو سنت سی منہ پہیرے وہ ہم سے نہین ہے -
اور حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے انکو فرمایا تو ہمیشہ

عن عبد اللہ قال قال لی رسول اللہ یا عبد اللہ انک تصوم الدھر وتقوم اللیل وانک اذا فعلت ذلک ھجمت لہ العین ونھکت لا صام من صام الدھر (مسلم)

روزہ رکہتا ہے اور تمام شب قیام کرتا ہے ایسا کریگا تو اسکے سبب تیری آنکہین گہری اور ضعیف ہوجائینگے جسنے ہمیشہ روزہ رکہا وہ روزدار نہین ہے -

ان احادیث کی تاویل وجواب مین آپ اگر بتقلید اپنے معاصرین یا سابقین کے کچہہ کہین تو پہلے اوسکو سوچ لین جو کچہہ اوہنون نے کہہ رکہا ہے وہ اسوقت ہمارے پیش نظر ہے اور وہ سب کا سب محل بحث وکلام ہے اسکو آپ نقل کرینگے تو ہم اسکا جواب اچھی طرح کوئی انکو (دیکھو رسالہ ابن تیمیہ) خوب سمجہا سکینگے کہ یہ جوابات وتاویلات لائق قبول نہین ہین - بالفعل ہم کچہہ نہین بولتے - اور خود بخود کسی سے الجہنا پسند نہین کرتے -
اثار صحابہ معارضہ اثار متمسکہ جناب والا بہی بکثرت ہین ازانجملہ چند اثار نقل کیجاتی ہین خود حضرت عمر فاروق رض سے (جنکا صایم الدہر ہونا بلفظ ما مات حتی سرد الصوم آپ نقل

عن ابن عمر رض قال بلغ عمر ان رجلا یصوم الدھر فعلاہ بالدرة ویقول یا دھری (رواہ ابن ابی شیبة)

کرتے ہین) ابن ابی شیبہ نے باسناد صحیح روایت کیا ہے کہ آپکو ایک آدمی کے ہمیشہ روزہ رکہنے کی خبر پہونچی اپنے دُرہ لیکر اسپر حملہ کیا - فرمایا) اور یہہ کہنے لگے اسے دہری

اور حضرت ابو موسی اشعری سے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے کہ جو تمام زمانہ روزہ

عن ابی موسی من صام الدھر ضیقت علیہ جھنم وقبض کفہ (رواہ احمد)

رکہیگا اسپر دوزخ تنگ ہوگی پہر اپنا ہاتہ ہینیچ کر اسکی کیفیت بتائے - اور

دفعہ ۵ ضمن الف

حضرت عائشہؓ سے ابن ابی داؤد نے روایت کیا ہے کہ مسلم بن مخراق علیہ الرحمہ نے آپ سے کہا کہ لوگ ایک شب مین دو دو تین تین ختم کرتے ہین آپنے فرمایا انہون نے پڑہا مگر کچھہ نہ پڑہا۔ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ شب کو نماز تہجد کے لئے کہڑی ہوتی تو آپ سورہ بقر۔ آل عمران نساء پڑہتے۔ جب آپ آیت بشارت پر گذرتے خدا سے بخشش مانگتے اور جب آیۃ خوف پر گذرتے عذاب سے پناہ مانگتے ؛

عن مسلم بن مخراق قال قلت لعائشۃ رض ان رجالا یقرء احدھم فی لیلۃ مرتین او ثلاثا فقالت قرءوا ولم یقرءوا کنت اقوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فیقرء بالبقرۃ وآل عمران والنساء فلا یمر بآیۃ فیہا استبشار الا دعا ورغب ولا بآیۃ فیہا تخویف الا دعا واستعاذ

حضرت ابن مسعودؓ سے [illegible] تین دن کے اندر قران ختم نہ کرنا چاہیے۔

عن ابن مسعود قال لا یقرء القرآن فی اقل من ثلث

اور حضرت معاذ بن جبل سے ابو عبید نے روایت کیا ہے کہ آپ تین دن سے کم ختم قرآن کرنے کو مکروہ سمجھتے ہ

اخرج ابو عبید عن معاذ بن جبل انہ کان یکرہ ان یقرء القرآن فی اقل من ثلث

ان اثارہ کو شیخ جلال الدین سیوطی نے انقان مین نقل کرکے فرمایا ہے کہ سات دن مین قران ختم کرنا اوسط امور ہے اور بہتر ہے اور یہی اکثر اصحابہ وغیرہ کا فعل ہے چنانچہ عبد اللہ بن عمر کو آنحضرت نے فرمایا ہے کہ سات دن مین قرآن ختم کر اور اس سے زیادتی نکر۔

ویلیہ من ختم فی اربع ثم فی خمس ثم فی ست ثم فی سبع وھذا اوسط الامور واحسنہا وھو فعل الاکثرین من الصحابۃ وغیرھم واخرج الشیخان عن عبد اللہ بن عمر قال لی رسول اللہ اقرء فی سبع ولا تزد علی ذالک۔

دفعہ ۵ ضمن الف

اور محلی شرح موطا مین امینی سے نقل کیا ہے اس حدیث کی نظر سے اکثر علماء

قال الامامینی و لھذا الحدیث منع کثیر من العلماء الزیادة علی السبع:

نے سات دن مین ختم پر زیادتی سے منع کیا ہے :۔

(محلی شرح موطا)

ان اثار کے جواب مین بہی جو آپ کہنا چاہین پہلے اوسکو سوچ لین ۔ جو کچھ آپکے علماء معاصرین یا سابقین نے کہا ہے اسکا جواب یہان تبا چکے ہین ۔ اسکے اظہار مین صرف آپکی طرف سے ہدایت کا انتظار ہے ۔ اسکے سوا کچھ اور ہو تو لائے اور کوئی نیا ہنر دکہائیے :۔

سوال ان احادیث و اثار ممانعت عبادات خلاف سنت سے یہہ تو بخوبی ثابت ہے کہ وہ [illegible] صحیح ہو انکی صحت مین بہی قابل استدلال و احتجاج ہین مگر یہہ کہئیے کہ ان اکابر کو جنسے یہہ اثار مروی ہین در صورت تسلیم صحت ان اثار کے کیا کہا جائیگا مبتدع مخالف سنت یا کیا ؟ ۔

جواب ان اکابر کو (بجز جہلاء اعراب کے) ہم مبتدع مخالف سنت ہرگز نہ کہینگے اور نہ اونکے ان افعال کو (بشرطیکہ وہ بسند صحیح ان اکابر سے ثابت ہون) بدعت قرار دینگے بلکہ بمقتضائے حسن ظنی جسکا مسلمانون کے حق مین عموماً و صحابہ کی نسبت خصوصاً ارشاد وارد ہے حتی الوسع ان افعال کا کوئی محمل نکالینگے اور انمین کوئی ایسی تاویل کرینگے جس سے اون افعال کا صریح سنت سے مخالف دور ہو جائے ۔ اور کچھہ بن نہ پڑا تو یہہ تجویز کرینگے کہ ان اکابر کو صریح سنت جو ان افعال کے مخالف ہین علم نہین ہوا ۔ اور جسکو علم تہا انکو نسیان ہو گیا تہا ۔ اکابر علمائے سے خلاف نصوص ہونیکا یہہ اکثری سبب ہے ۔

دفعہ ۵ ضمن الف

چنانچہ ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ۴ جلد ۲ مین اسکی پوری تفصیل اکابر علمائے سے منقول ہے۔ اس مقام مین اپنے معزز دوست جناب مولوی عبد الحی صاحب کی عبارت اقامۃ الحجۃ اسکی تائید مین پیش کرتے ہین آپ فرماتے ہین فرماتے ہین

ما فعلہ الصحابی لا یخلو اما ان یظہر نص من النصوص النبویۃ او القرانیۃ موافقا لہ او یظہر نص مخالف لہ او لا یظہر ھذا ولا ذلک :-

فان کان الاول فلا ریب فی کون الاخذ بہ اولی وان کان الثانی یجمع بینہما حتی الوسع وان لم یمکن ذلک لا یکون الاخذ بقول الصحابی او فعلہ اولی لورود النص المخالف لہ ویعذر الصحابی بعدم علمہ بذلک النص :-

(اقامۃ الحجۃ مختصرا)

جو صحابی کرے وہ تین حال سے خالی نہین کوئی نص قرآن یا حدیث اسکے موافق معلوم ہو گی یا مخالف یا نہ موافق اور نہ مخالف :- پہلی صورت (موافقت) مین اس فعل صحابی کا اخذ بہتر ہوگا۔ دوسری صورت (مخالفت) مین فعل صحابی اور نص مین حتی الوسع تطبیق و موافقت کیجاویگی۔ یہہ نہو سکا تو قول یا فعل صحابی کو مخالفت نص کے سبب نہ لیا جاویگا اور اس صحابی کا یہہ عذر بیان کیا جاویگا کہ اسکو اس نص کا علم نہین ہوا :-

تیسری صورت مین صحابی کی تقلید کیجاوے اس تفصیل سے جسکو مولوی صاحب نے بیان کیا ہے اور اسکا ایک حصہ سابق شرط ثانی قبول آثار کے ثبوت مین منقول ہو چکا ہے اس مقام مین وہ تفصیل اجنبی تہی اسلئے اسکے تعرض نہین ہوا۔

دہم محل تاویلات جو ان افعال اکابر مین (بر تقدیر انکی صحت و ثبوت کے) ممکن ہین ہم اسی بیان کرنا ضرور نہین سمجھتے۔ جب ہمارے مخاطب ان افعال و آثار کے

بقاعدہ محدثین تصحیح کر دینگے تب ہم وہ محل و تاویلات ذکر کرینگے ۔

دفعہ ۵ ضمن الف

ہمارے معزز دوست جناب مولوی عبد الحی صاحب نے رسالہ اقامتہ الحجہ ان افعال کے محامل و تاویلات مین عمدہ تفصیل کی ہے جسکی ہم دل سے قدر کرتے ہین اور اِسکے اکثر حصۃ سے اتفاق رکھتے ہین مگر ہم اِسمین کمی زیادتی کرنا چاہتے ہین - ہمارے مخاطب نے ہمکو ان محامل و تاویلات کی بیان پر (بہ تصحیح اِن آثار کے) مجبور کیا تو ہم اِسکا اظہار کرینگے ۔

دفعہ ۵ ب

(ا) جن امور کو ایضاح الحق مین بدعت کہا ہے اِن امور کے [illegible] فہمی ہے کہ آپنے تعلیمات صراطِ مستقیم کو تحقیقات ایضاح الحق کے مخالف سمجھ لیا ہے صراط مستقیم کی تعلیمات کو ایضاح الحق مین حکم بدعت حقیقیہ یا حکمیہ سے مستثنیٰ کیا ہے۔ اور صاف کہدیا ہے کہ بعض اخص خواص اِن امور کو (جنکو ایضاح الحق مین بدعت کہا گیا ہے) بطور معالجہ کرتے ہین اور دین نہین سمجھتے اور نہ امور دینیہ کی طرح اِسکا التزام رکھتے ہین اِن کے حقمین وہ امور بدعت نہین ہین - اصل عبارت ایضاح (جو اِسکے صفحہ ۲۵ مین موجود ہے اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۶ مین بصفحہ ۵۴ منقول ہو چکی ہے) ضرور ملاحظ فرماوین

مولوی کرامت علی جونپوری کا ان تعلیمات صراط مستقیم کو تحقیقات ایضاح الحق کے مخالف سمجھنا اور بنا بر علیہ ایضاح الحق کو

دفعہ ۵ جواب — ضمیمہ ب

کسی اسمعیل وہابی کی تصنیف قرار دینا بھی اسی نافہمی پر مبنی ہے۔ علاوہ ازین اسکی بناء اس دلی عداوت پر بھی ہے جو مولوی کرامت علی کو گروہ اہل حدیث سے تھی اسکا ثبوت اونکے اس تقریر مین موجود ہے جو **مجلس مذاکرہ علمیہ کلکتہ** واقع ۲۰ شعبان ۱۲۸۷ھ مطابق ۲۴ نومبر ۱۸۷۰ء مین اونکی زبان سے سرزد ہوئی ہے اور وہ رسالہ ششمی ماہانہ سال ہشتم مجلس مذکور مین مندرج ہوکر شائع ہوچکی ہے۔ آپ اس تقریر مین گورنمنٹ انگلشیہ کی بغاوت سے اپنی گروہ حنفیہ کو بری کرتے ہین اور اس بغاوت کی تہمت اہل حدیث کے سر پر رکھہ کر فرماتے ہین "اور کمبخت وہابیون کا حال یہہ ہے کہ ان کو اصلا اپنے دین و ایمان کا پاس و لحاظ بھی نہین ہے صرف طمع نفسانی انہون نے یہہ سارا مکر پھیلا رکھا ہے۔ اور دین کے پردہ مین دنیا حاصل کیا چاہتے ہین پھر انکو کفر اسلام سے کیا مطلب۔ اگر آج یہان کوئی بادشاہ اسلام ہوتا تو اس سے بھی بے تکلف یہہ قوم لڑنے اور جہاد کرنے پر مستعد ہوجاتی خذلہم اللہ علی اصولہم وفروعہم" ان الفاظ مین **مولوی کرامت علی** (علیہ ما یستحقہ) نے کوئی دقیقہ اہل حدیث سے عداوت کا فروگذاشت نہین کیا ان کو دائرہ اسلام سے خارج کرکے انکے اصول وفروع کو رحمت الہی سے محروم کردیا۔ باانیہمہ ہماری گروہ (اہلحدیث) کا نامی عالم قرار دینا عوام کو دہوکہ دینا اور انصاف کا خون کرنا نہین تو کیا ہے۔ مناظر الیہی

دفعہ ۵ جواب ۳ — ضمن ب

دہوکہ دیا کرتے ہین اور اظہار تو اب اِس کا نام ہے
(یہہ گیارہوین دلیل ہے جس سے آپ کے مناظرہ کا مناظرہ
نہونا مجادلہ ہونا ثابت ہے)۔

(۲) ہمنے یہہ تو کہین نہین کہا کہ قرون ثلثہ کے
بعد جو محدثین وفقہاء وعلماء واولیاء گذرے ہین
اُنکے عقائد اچھے نہین۔ آپ اپنے دعوے مین سچے ہین
تو ہماری عبارت مین اس حکم کلی کے نشان دہی کرین
ہمنے تو یہہ کہا ہے کہ جن افعال و عقائد کو ایضاح الحق مین بدعت
کہا گیا ہے اگروہ پُرانی دنیا کے اولیاء و فقہاء و علماء و محدثین
[illegible] محدثین
وفقہاء بعد قرون ثلثہ کا ذکر ہے نہ انکے بہی عقاید کا ذکر نہ کلیۃً
وعموماً ان عقاید کو بُرا کہا گیا ہے۔ صرف ان بعض عقائد کی عدم
حمایت کا بیان ہے جنکو ایضاح الحق مین بدعت کہا گیا ہے اسکو
اِن عام اور محیط الفاظ سے تعبیر کرنا کہ قرون ثلثہ کے بعد جو
فقہاء و محدثین گذرے ہین انکے عقاید اچھے نہین ہمارے طرف
سے ہوتا تو آپ اسکو ضرور کذب کہتے ولیکن ہم آپکو اس لفظ کذب
کی طرف منسوب نہین کر سکتے۔ ہان یہہ ضرور کہینگے کہ یہہ بیجا
الزامات مناظر کی شان سے بعید ہین اور ایسے الزامات کے
ساتہ آپ کو مناظرہ کا دعوے زیبا نہین۔

(یہہ بارہوین دلیل ہے جس سے آپکے مناظرہ کا مجادلہ ہونا
ثابت ہے)۔

دفعہ ۵ — ضمن الف

(۳) صحیح بخاری کے اس باب کا مطلب ہم نہین سمجھتے تو لیجیئے **اِسی** پر ہمارا آپ کا مناظرہ **ختم** ہے اس صورت مین ہم ہرگز اس امر کے لائق نہین ہین کہ آپ جیسے محدث فاضلون سے مناظرہ ومخاطبہ کرین۔ مگر اس امر کا تصفیہ صرف آپ کے دعوے سے نہین ہو سکتا۔ اس تصفیہ کے لئے آپ کسی عالم **منصف** کو جو صرف کچہری کا مولوی نہو حکم مقرر کرلین۔ وہ حکم اگر کہدے کہ جو مطلب اسکا ہمنے سمجہا ہے وہ غلط ہے تو ہم آپکی شاگردی اختیار کرینگے۔ مناظرہ کیسا اور کسکا:-

ہم اس مقام مین اپنے اوس مطلب کی (جسکی طرف مجمل اشارہ [illegible] ہین) تفصیل کرتے ہین تاکہ ناظر **منصف** کو اسپر رائے زنی کا پورا موقع ملے۔

* ہمکو جناب مولوی عبدالحی صاحب لکہنوی اور جناب مولوی وحیدالزمان صاحب حیدرآبادی دکنی کی منصفی منظور ہے آپ بہی انہین مین سے کسی صاحب کو منصف لین یا اور جسکو چاہین منصف مقرر کرلین مگر وہ بشرط معروض ہوئی ہے کہ وہ صرف کچہری کا مولوی نہو ملحوظ خاطر رہے۔ کچہری کے مولوی وہ لوگ ہین جو علوم عقلیہ ونقلیہ سے بہرہ نہین رکہتے صرف ملازمت اور کچہری کے سبب مولوی کہلاتے ہین۔ اس قسم کے مولوی ہندوستان خصوصاً دکن وکداس مین بہت ہین جو بذریعہ اخبارات و اشتہارات اپنے مولویت کی تشہیر کراتے ہین ایسے لوگون کی منصفی ہمکو منظور نہین ؎ او خویشتن گم است کرا رہبری کند

امام بخاری رح فرماتے ہین گناہ (بھی) کفر کے کام ہین (جیسا کہ طاعتین بھی ایمان کامل کے کام ہین) مگر بجز شرک یا کفر اعتقادی جو اسکا ہم پہلو ہے - ہم ان امور کے مرتکب کو - (بحکم قاعدہ حمل مشتق بوقت قیام مبدء) کافر (اعتقادی خارج از ملت اسلام) نہ کہا جاویگا (صرف یہی کہا جاویگا کہ اسنے کافرون کا کام کیا اور عملی کفر کا مرتکب ہوا چنانچہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عمار رضی اللہ عنہ صحابی کو اپنے غلام کو ان کا طعنہ دینے کے سبب سے) فرمایا تہا کہ تو ایسا آدمی ہے کہ تجہہ مین ایک جاہلیت (کفار کی خصلت) ہے مگر اسکو باوجود قیام خصلت کفر کے کافر نہ بنایا - اور خدا تعالے نے (اپنے رسول کی زبان پر) قتل اہل اسلام کو کفر کہا مگر اسکے مرتکبین کو باوجود ارتکاب قتل کافر نہین ٹھرایا ارتکاب قتل کے ساقط انکا نام مسلمان رکہا

اسکا مطلب جو قسطلانی نے بیان کیا ہے کہ مومن کو ارتکاب معاصی سے کافر نہ کہا جاوے جیسا کہ خوارج کہتے ہین اسکا ماحصل بہی یہی ہے جو ہمنے بیان کیا ہے کہ باوجودیکہ معاصی کفر کے کام ہین پہر بہی انکے مرتکب کو بحکم قاعدہ حمل مشتق بوقت قیام مبدء کافر نہ کہا جاویگا جیسا کہ خوارج کہتے ہین -

جناب نے اس مطلب کو خود نہین سمجہا اور لفظ المعاصی من امر الجاہلیۃ کو غور سے نہین دیکہا اور الٹا ہمپر نافہمی کا فتوی لگا دیا - جناب من یقین کیجئے تو سوسو مرتبہ (مبالغہ نہ سمجہیگا) بہت دفعہ ایسا اتفاق ہوا ہے کہ خاکسار نے اولگہی آگہی صحیح بخاری کا سبق پڑہایا ہے اور مستعد طلبا کو اونکے سوال کا جواب دیا ہے پڑہائی گئی ہے جسکے پڑہانے مین ہمارے اکثر ہمعصر فضلا شرح وحواشی سے کام چلاتے ہین - باینہمہ ہم اس باب صحیح بخاری کا مطلب نہین سمجہتے تو ہمپر انکی شاگردی ثابت ہو چکی - اب آپ اس امر کے فیصلہ کے لیے جہین بن عرما ئے

جواب دفعہ ۵

استادی کا منصب ملتا ہے) علماء وقت کیطرف رجوع کریں۔ ورنہ ایسی معقول وبیجا لغلی سے زبان کو روکیں۔ اور یہ الزام عدم فہم مطلب صحیح بخاری کا اگر آپ نے اوسکا ٹھیک مطلب جو ہمنے بیان کیا ہے سمجھکر دیا ہے تو یہ تیرہوین دلیل ہے جس سے آپکے مناظر کا مناظرہ نہ ہونا اور مجادلہ ہونا ثابت ہے) اور اگر آپ نے اسکا ٹھیک مطلب نہین سمجھا اور ہمارا بیان بحکم حکم صحیح نکلا تو بھی آپ سے بحث وخطاب مناظرہ نہین ہو سکتا۔ کیونکہ مناظرہ مین بین الفریقین کچھ نسبت ہونی چاہئے۔ ہمارے استدلال صحیح بخاری کا تو آپ نے جواب دیا جسکا جواب عرض کیا گیا۔ مگر ہماری استشہاد باقوال متکلمین وفقہا (جنہوں نے اہل قبلہ کو باوجود اعتقاد امور کفریہ کافر نہین کہا) کے جواب مین آپنے کچھہ نہین [illegible] کہا اور بالآخر [illegible] جواب [illegible] اسکا جواب نہین ہو سکتا انمین بعض بدعات کا موجب کفر ہونا بیان ہوا ہے جس سے ہمکو بھی انکار نہین ہمین اسکا جواب نہ آیا کہ بعض امور کے مرتکب ومعتقد کو باوجود کفر ٹھیرانے ان امور کے کیون کافر نہین کہا اور اس قاعدہ حمل مشتق بوقت قیام مبدء کا کیون خلاف کیا۔ اس قول ومذہب فقہاء متکلمین کا آپکو علم نہو تو آپ شرح مواقف وشرح مقاصد وشرح فقہ اکبر ملاحظہ فرماوین یہ کتابین میسر نہون تو اشاعۃ السنہ نمبر ۱۰ و ۱۱ جلد ۴ کیطرف مراجعت کرین اور اگر یہہ کتابین ملاحظہ جناب سے گذری ہین اور قول ومذہب فقہاء متکلمین کا جناب کو علم ہے تو ہمارے دعوی وبیان کے تصدیق کرین یا اس قول فقہاء متکلمین کا جواب دین۔ ایک امر واجب التسلیم یا واجب الرد کے تسلیم یا رد سے محض سکوت اختیار کرنا مناظر کی شان سے بعید ہے (یہہ چودھوین) دلیل ہے جس سے آپکے مناظرہ کا مناظرہ نہونا بلکہ مجادلہ

جواب دعویٰ ۵

ہوتا ثابت ہے۔

(۴ و ۵) ہمنے یا صاحب الیضاح کہین نہین کہا کہ مرتکب بدعت پر خواہ وہ کیسی ہو اطلاق مبتدع ہو نہین سکتا۔ یا کسی مرتکب بدعت کو شرعاً مبتدع نہین کہا جاتا۔ آپ صادق القول ہین تو ہمارے یا صاحب الیضاح کی کلام مین اسکی نشان دہی کرین۔ ہمنے تو صرف کلیت کی نفی کی ہے اور صاف کہدیا ہے "یہ بات کلیۃً صحیح نہین" جس سے صاف ثابت ہے کہ بعض بدعات کے مرتکب مبتدع ہو سکتے ہین اور بعض امور کفریہ کے مرتکب کافر۔

آپکو ہمین شک ہو تو کسی منطق جاننے والے سے دریافت فرمائین کہ نفی کلیت کا مفہوم کیا ہے اور قضیہ "لیس کل بدعۃ مکفر صاحبہا" کا نقیض کیا ہے۔ اور بعض بدعۃ یکفر صاحبہا کا صدق اسکے ساتھ ممکن ہے یا نہین؟

مولوی صاحب نہایت افسوس اور بکمال التعجب کا محل ہے کہ خود بدولت کو علم وفہم مین دستگاہ تو یہ ہے کہ ایک ادنی مسئلہ منطق (جسکو منطق کی پہلی کتاب (ایساغوجی) پڑہنیوالے جانتے ہین) کے مخالفت سے بچ نہین سکے۔ اور دعوی یہہ کہ ہم سے تقریری مناظرہ کرلو ہم تمہارے علم کا امتحان کرنا چاہتے ہین اور علوم مین تمہاری پایگاہ دیکھتے ہین بحکم ؎

تو ان شناخت بیکروز در شمائل مرد کہ تاکجاش رسیدست پایگاہ علوم الخ

اس علم پر تو یہہ دعوی کسی کے نزدیک اور کسی وجہ سے زیبا نہین ہے۔ کیا "حلوی خوردن را روی باید" مثل بھی جناب نے نہین سنی۔

اور صاحب الیضاح نے بھی کلیت ہی کی نفی کی ہے اور صرف بعض بدعات کے مرتکب کو

مبتدع کہنے سے منع کیا ہے۔

اصل عبارت صاحب ایضاح یہ ہے جو اسکے صفحہ ۳۵ میں موجود ہے۔

مسئلہ سادسہ باید دانست کہ ہرچند در شرع شریف بسیارے را از افعال واقوال واخلاق از شعب کفر ونفاق شمردہ اند اما از اطلاق لفظ کافر ومنافق بر شخص خاص ہمین بتبادر میشود کہ عقیدہ کفر ونفاق میدارد ہمچنین باید فہمید کہ ہرچند ہزاران ہزار امور از قسم بدعت است کہ پارہ ازان بطریق نمونہ درینمقام ذکر کردہ شد اما از اطلاق لفظ مبتدع یا صاحب بدعت بر شخص خاص ہمین معنی فہمیدہ می شود کہ شخص مذکور عقیدہ بدعت میدارد۔

پس بنا برآن مرتکب اقسام باقیہ (اس لفظ کو غور سے پڑھیگا) از بدعت حقیقیہ وجمیع اقسام بدعت حکمیہ مرتکب آنرا مبتدع وصاحب بدعت نتوان گفت انتہیٰ اس بیان سے ثابت ہوا کہ ہمپر اور صاحب ایضاح پر آپکا الزام بیجا الزام ومحض اتہام ہے (یہ بلند رہنمین دلیل ہے جس سے آپکے مناظرہ کا مناظرہ نہ ہونا بلکہ مجادلہ ہونا ثابت ہے)۔

(۶) فضل رسول بدایونی کو مبتدع کہنا عین اصول سنت جنکو فریقین (ہم اور آپ) مانتے ہین) کے موافق اور مفہوم ومنطوق اشاعۃ السنۃ والایضاح الحق ومفہوم کلام جناب کے مطابق ہے۔

جن پیروان مذہب حنفی کو نواب صاحب بھوپال نے مبتدع کہا ہے وہی اسی لایق ہین کہ اونکو مبتدع کہا جاوے وہ درحقیقت حنفی مذہب کے پیرو نہین ہین۔ انکی وصف حال اور شرح مقال کچھہ تو جواب دفعہ ۲ کے ضمن مین لصفحہ ہو چکی ہے اور کچھہ آیندہ بجواب دفعہ ۶ ہوگی۔

نواب صاحب بھوپال عموماً پیروان مذہب حنفی کو مبتدع نہین کہتے اور نہ

اور نہ مبتدع جانتے ہین ۔ صد ہا پیروان مذہب حنفی کو متبع و بزرگ جانتے
ہین اور اونکے کلام سے جا بجا اپنی تصانیف مین استشہاد کرتے ہین ۔
جناب آپکی تالیفات کا مطالعہ فرماوین تو اس سوء ظنی سے غالباً تائب ہو
جاوین ۔

۶۱ آپ بجواب دفعہ ۶ ہمارے مضمون کے فرماتے ہین کہ اُس
اجمال کی تفصیل کرین اور یہہ بتاوین کہ وہ کونسی تقلید ہے جسکو شرک یا
بدعت کہا جاتا ہے ۔

جواب

۲ میں تقلید [illegible] ایک شخص کسی آیت کے معنی
خوب جانتا ہے یا حدیث کی صحت کو مانتا ہے اور اسکی نسخ پر کوئی دلیل
نہین پاتا اور نہ اسکے معنی مین کسی تاویل کی گنجائش دیکھتا ہے پہر وہ
اپنے امام مذہب کی تقلید کے لحاظ سے اس آیہ یا حدیث پر عمل کرنا
جائز نہین جانتا اور یہہ کہتا ہے کہ اس آیہ یا حدیث پر عمل کرنا مجتہدین ہی
کا کام تہا ۔ ہمکو یہہ عمل و استدلال جائز نہین ہے ۔ ہمپر اوسی مجتہد
امام کی پیروی و تقلید فرض و واجب ہے اور اوسکی مخالفت
(ایک ہی مسئلہ مین کیون نہون) حرام ۔

ایسی تقلید کی بُرائی مین اقوال سلف و خلف محدثین و فقہا
و مفسرین وغیرہ علما اس کثرت سے وارد ہین کہ اگر ہم ان سب کو
بالاستیعاب نقل کرنا چاہین تو اشاعۃ السنہ کی جلد کامل بہی اسکی
نقل کے لئے کافی نہو ۔ اسلئے ہم انکی نقل و تفصیل سے قلم کو کہتے

دفعہ ۶

ہین - اور بجائے اس تفصیل کے اس اجمال پر اکتفا کرلیے ہین کہ آپ تفسیر کبیر - تفسیر نیشاپوری - تفسیر مظہری - کتاب الرد علی من اخلد الی الارض کتاب الموئل فی الرد الی الامر الاول اینتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ - میزان شعرانی یواقیت شعرانی - مواہب لدنیہ - حجۃ اللہ البالغہ - قول سدید - عقد الجید - العقد الفرید - اعلام الموقعین عن رب العلمین - ایقاف فی سبب الاختلاف دراسات اللبیب - فتوحات مکیہ - معیار الحق مین ان اقوال کو ملاحظہ کرین اور اگر یہ کتابین میسر نہ آوین تو اشاعۃ السنہ سنین گذشتہ وضمیمہ اشاعۃ السنہ جلد ۱ و ۲ و ۳ ہی کو دیکھین - اس مقام مین ہم آپکے ایک سر گروہ کا قول اس تقلید کی برائی مین نقل کرتے ہین + اور امید رکھتے ہین کہ آپ انکے قول کو ان سبھی اقوال کے قایم مقام خیال فرماوینگے - اور اس سے نفع اٹھاینگے وہ جناب مولوی [illegible] صاحب [illegible] ہین جو رسالہ النافع الکبیر مین عبارت میزان شعرانی کو جو صفحہ ۲۵۶ نمبر ۹ جلد ۲ مین منقول ہوچکی ہے نقل کرکے فرماتے ہین ———

اقول تفرق الناس من قديم الزمان الى هذا الآوان الى الفرقتين فطائفة قد تعصبوا فى الحنفية تعصبا شديدًا والتزموا بما فى الفتاوى التزامًا شديدًا وان وجدوا	مین کہتا ہون کہ لوگ پرانے زمانہ سے اب تک دو فرقے ہو رہے ہین ایک فرقہ تو حنفیون مین سخت متعصب ہے انہون نے فتاوی کو پکڑ رکھا ہے اور وہ اگر کوئی حدیث صحیح انکے خلاف مین پاتے ہین

+ ہم چند انکا قول بھی نمبر ۹ جلد ۲ صفحہ ۲۵۷ اشاعۃ السنہ مین منقول ہے اور اعادہ و تکرار اشاعۃ السنہ کی عادت و شعار نہین لیکن چونکہ آپنے اس قول سے باوجود ملاحظہ دیدہ و دانستہ اغماض کیا ہے (یا شاید وہ نمبر ۹ اپکی نظر سے نہ گذرا ہو اور نہ آئندہ آپکا پرچہ منگا کر اس قول کے دیکھنے کا قصد ہو اور مثل سابق یہی عذر و بہانہ پیش کرتا ہو کہ ہمنے اشاعۃ السنہ نمبر ۹ نہین دیکھا) اسلئے ہمنے آپکی خاطر اپنی عادت کا خلاف کیا ہے اور اس قول کو دوبارہ نقل کر دیا ہے -

دفعہ ۶ جواب

حدیثا صحیحًا او اثرا صریحًا علی
خلافہ زعموا انہ لو کان ھذا
الحدیث صحیحًا لاخذ بہ صاحب المذھب
ولم یحکم بخلافہ وھذا اجھل منھم
بما روت الثقات عن ابی حنیفۃ من
تقدیم الاحادیث والاثار علی
اقوالہ الشریفۃ فترک ما خالف الحدیث
الصحیح رای سدید وھو عین تقلید
الامام لا ترک التقلید وطائفۃ زعموا
ان الامام [illegible]
دھجروا وردیہ الشرع والاثار فظنوا
فی حقہ ظنًا سیئًا واعتقدوا
عقائد قبیحۃ ومطالعۃ المیزان لھم
نافع ولادھامھم دافع لیتخذ العاقل
مسلک البین ویھجر طریق الطائفتین

النافع الکبیر لمن یطالع
الجامع الصغیر

لیعلم ایضًا ان الحنفی لو ترک فی مسئلۃ
مذھب امامہ لقوۃ دلیل خلافہ لا یخرج
بہ عن ربقۃ التقلید بل ھو عین التقلید

تو کہتے ہین یہہ حدیث صحیح ہوتی تو ہمارے
مذہب کا امام اسکو لے لیتا اور اسکے
برخلاف حکم نہ دیتا۔ اور انکی یہہ بات
انکی جہالت ہے اہبات سے جو ثقہ
لوگون نے امام ابوحنیفہ سے نقل
کی ہے کہ وہ اپنے اقوال سے حدیث کو
مقدم سمجھتے ہیں پس قول امام خلاف
حدیث کو چھوڑ دینا بہت درست
راے ہے۔ اور یہہ عین تقلید امام
[illegible] اور ایک فرقہ
یہہ خیال کرتا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے
حدیثون کو عموما چھوڑ کر اپنا قیاس
کیا ہے سو انہون نے انکے حق مین
بدظنی کی اور انکی نسبت برا اعتقاد
جمایا کتاب میزان کبریٰ کا مطالعہ
دونون فریق کو نافع ہے اور انکے
وہمون کو دافع۔ دانا کو چاہیے
کہ بیچ کی چال اختیار کرے اور
ان دونون فریق کی راہ چھوڑ دے
اور آپ فوائد بہیہ مین فرماتے ہین
اس بیان سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ اگر

یہہ عبارت بھی ضمیمہ اشاعۃ السنہ جلد ۳ کے اوایل مین منقول ہو چکی ہے یہان بھی آپکی ہی خاطر اعادہ خلاف عادت ہوا ۱۲

دفعہ ۶

في صلوة ترك التقليد الاثري الى
ان عصام بن يوسف ترك مذهب
ابي حنيفة في عدم الرفع ومع ذلك
هو معدود في الحنفية و
يؤيده ما حكاه اصحاب
الفتاوى المعتمدة من اصحابنا
من تقليد ابي يوسف يوما
الشافعي رحمة الله عليه في طهارة
القلتين والى الله المشتكى من
[illegible]
على من ترك تقليد امامه
في مسئلة واحدة لقوة
دليلها ويخرجونه عن
مقلديه - ولا عجب منهم
فانهم من العوام انما العجب
ممن يتشبه بالعلماء ويمشي
مشيهم كالانعام ✦

کوئی کسی مسئلہ مین اپنے امام کا مذہب
اسکے مخالف دلیل (قران یا حدیث)
قوت کے سبب ترک کرے تو وہ تقلید
سے باہر نہین ہوتا - تمنے نہین دیکھا
عصام بن یوسف نے امام ابو حنیفہ
کا مذہب رفع یدین نہ کرنے مین ترک
کر دیا ہے اور باوجود اسکے وہ حنفیون
مین شمار کیا جاتا ہے اور اسکی تائید
کرتا ہے جو کتب فتاوی مین منقول ہے
کہ امام ابو یوسف نے ایکدن امام شا[فعی]
کا قول مسئلہ قلتین مین اختیار کر لیا
تہا ہمارے زمانہ کی جاہلون کیطرف
سے خدا ہی کی جناب مین شکایت کیجاتی
ہے کہ وہ ایک مسئلہ مین بہی قوت
دلیل مخالف کے سبب امام مذہب کی
تقلید چہوڑنے پر طعن کرتے ہین
انسے کیا تعجب ہے وہ تو عامی ہی
ہین تعجب انسے ہے جو علما بن بیٹھے
ہین اور چال عامیونکی چلتے ہین
جیسے جانور

دفعہ ۷

(۱) — آپ بجواب دفعہ ۷ ہمارے جواب کے فرماتے ہین اہلحدیث کو تو کوئی شخص کافر نہین کہتا بشرطیکہ وہ اہلحدیث ہون آپ ہمکو مجہول الاسم مصنفین کی تحریرات کا ذمہ وار کیون ٹہراتے ہین جن کتابون کا نام آپنے تحریر فرمایا ہے بعض تو مجہول الاسما والصفات کی تصنیف ہے اور بعض آپ لوگونکی خانہ جنگیان ہین ان دونون صورتون مین ہم ذمہ وار جواب دہ نہین ہو سکتے —

(۲) ہماری گذارش سے ترقی معکوس کی صحت مین جسطرح سے کلام تہا وہ بدستور قایم ہے اسکی تصدیق کو آپکے انصاف پر چہوڑتا ہون —

(۳) اخیر مین آپ خاکسار کے ایک [illegible] مین جسکے الفاظ یہ ہین —

بخدمت گرامی جامع فضایل و کمالات مولوی محمد حسین صاحب لاہوری دام عنایتہ — خاکسار وکیل احمد التماس کرتا ہے کہ اصل رسالہ اشاعۃ السنہ مین مسائل مذہب مخاطب درج نہین ہوتے بلکہ یہ مسائل ضمیمہ مین لکہے جاتے ہین تو آپ مخلص کو صرف ضمیمہ کا مشتاق تصور فرماوین — اب صاف صاف ارشاد ہو کہ ہمکو کسقدر روپیہ معہ محصول ڈاک آپکی خدمت مین بہیجنا چاہیے —

نیازمند وکیل احمد

جواب

دفعہ ۷

(۱) اس جواب مین تو آپنے لاعلم انصاف مناظرہ تو درکنار رہا) پابندی وضع کو بہی طاق مین رکہدیا اور ایک ایسا دعوی خلاف واقعہ کیا ہے جسکا

خلاف واقع ہونا خود آپکی صریح کلام سے ثابت ہے - آپنے اس دعوی
کیوقت یہہ خیال نہ کیا کہ اس امر کو تو عام اہل وضع پسند نہیں کرتے
اسپر لوگ مطلع ہونگے تو ہمکو کیا کہینگے -

ای جناب اور وں کو تو جانے دیجئے آپنے خود اوس فرقہ کو کافر دین
اسلام سے خارج قرار دیا ہے آپکی کتاب نصرۃ المجتہدین اسوقت
ہمارے سامنے رکھی ہوئی ہے اسکے صفحہ ۵۹ سطر ۳ و ۴ مین آپ
اپنے حریف شیخ محی الدین صاحب کے خطاب مین صاف فرماتے ہین
تیرا نامی دنیا و مواخذہ اخروی کا خیال نکرنا تمہارا ہی کام ہے اسوجہ سے
تمہارا فرقہ خارج از دایرۂ اسلام ہے" اس لفظ "خارج از دائیرہ
اسلام" کو غور سے مطالعہ مین لاوین اور انصاف سے فرماوین کہ اس
لفظ کے ساتھ آپکے اس دعوی کو ملاکر لوگ آپکو کیا کہینگے - یہہ لفظ معنی
تکفیر مین ایسا ظاہر و صریح ہے کہ لفظ کفر سے اسکی دلالت کفر پہ بڑہکر ہے
کفر تو دو نو معنی (کفر عملی وکفر اعتقادی یعنے خروج از ملت اسلام)
کا محتمل ہوتا ہے یہہ لفظ خاصکر معنی ثانی کو متعین کر رہا ہے - پھر آپکا یہ
دعوی کہ "اس گروہ کو کسیکو کافر نہیں کہا" نہین تو کیا ہے - اس قول
مین تو آپنے کہلم کہلا اس گروہ کو کافر کہا - اور در پردہ کافر کہنا آپکی اس
کلام مین پایا جاتا ہے جسمین آپ اس تکفیر سے انکار فرماتے ہین - آپنے
اسمین اپنے انکار تکفیر کو اس شرط سے مشروط کیا ہے "بشرطیکہ وہ اہلحدیث
ہون" اور چونکہ یہہ شرط آپکے نزدیک انمین پائی نہین جاتی جیسا کہ آپ ضمن
الف و عہ مین انکے اہلحدیث ہونے سے صاف انکار کر چکے ہین لہذا حکم
اذا فات الشرط فات المشروط یہہ انکار تکفیر آپکے نزدیک کان لم یکن

ہے اور صرف زبانی زبانی ہے۔ دل سے آپکو اس تکفیر سے انکار نہین ہے
آپکے سوا اور جن بے انصاف مکفرین اہلحدیث کا ہمنے دفعۂ مین ذکر کیا ہی انکا
حال و مقال بھی آپ پر مخفی نہین ہے پھر انکی نسبت آپکا یہہ کہنا کہ وہ
مجہول الاسماء والصفات ہین یا وہ گروہ اہلحدیث مین سے نہین انصاف کا
خون کرنا ہے (یہہ سولہوین دلیل ہے جس سے آپکے مناظرہ کا مجادلہ ہونا
ثابت ہوتا ہے) اور اگر آپ اسکو انصاف سمجھتے ہین تو حلفًا بیان کرین
کہ آپ گلابی چو ورقہ (جامع الشواہد) وانتظام المساجد و لتو فیر و تنویر و
تحفہ دیندار و انتصار کے مولفین و مہر کرنیوالون کو نہین جانتے یا آپ مولوی
عبدالقادر پسر مولوی فضل رسول بدایونی - محدث پنجابی مقیم دہلی -
مولوی محمد یعقوب [illegible]
مرحوم دہلوی - مولوی محمد پسر مولوی عبدالقادر لودہانوی وغیرہ
مولویان دہلی و لکھنو کو مجہول خیال کرتے ہین یا آپ ان لوگون مین
سے کسیکو اہلحدیث سے سمجھتے ہین - اس حلفی بیان سے آپ انکاری
ہونگے تو ناظرین یقینًا جان جائینگے کہ آپنے تجاہل عارفانہ اختیار کیا
ہے اور بغرض الزام یا دفع الزام ان مکفرین کو مجہول الاسماء والصفات
یا گروہ اہلحدیث سے قرار دیا ہے اور انصاف کا خون کیا ہے۔

(۲) ہمارے ان گذارشات اطمینانی اور معروضات برہانی سے امید ہے
جناب اور عامہ ناظرین کو یقین ہوگا کہ مضمون ترقی معکوس بیش آپکا کلام
بیجا اور بعکس نادرست و ناروا ہے اور وہ مضمون بلا مزاحمت صحیح
و بجا ہے۔ واقعی آپکے گروہ کے لوگ مسلمانون کو کافر بناتے ہین اور ہر سال
مسلمانون کا نمبر گھٹاتے ہین -

(۳) بجواب نوازشنامہ یہ عاجزانہ گذارش ہے کہ اشاعۃ السنہ بابت سال
گذشتہ خصوصاً جلد اول و دوم بھی متعرض مسائل مذہب جناب سے
خالی نہیں اور ضمیمجات اشاعۃ السنہ اصل رسالہ سے علیحدہ قیمتاً نہیں
مل سکتی ہان بلاقیمت ہدیہ چاہین تو حاضر ہین شرح قیمت رسالہ ضمیمہ
جواب سابق مین معروض خدمت ہو چکی ہے اور بذریعہ اخبار مشیر قیصر
ملاحظہ سامی سے گذری ہے - یہہ جواب بذریعہ ایک رجسٹرڈ کارڈ مورخہ ۲۶
مئی ۱۸۹۳ء بھی گذارش خدمت ہوا ہے جسکا آجتک ہمکو کوئی جواب نہیں
ملا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکا دو دفعہ بذریعہ اخبار رسالہ طلب فرمانا
محض حیلہ وبہانہ تھے - حقیقت مین اپکو نہ رسالہ دیکھنا منظور تھا نہ اسکا
جواب دینا مدنظر ہے - ورنہ طلب رسالہ مین توسط اخبار کیا ضرورت
ہے اور طلب مین چھ چھ مہینہ کے توقف کے کیا معنی - جوابات جواب
[illegible]

ناصحانہ التماس

آپکی سابقہ وحالیہ تحریرات اور ہماری طرف سے آپکے جوابات قطعی طور پر
فیصلہ کرتے ہین کہ ہماری آپکی بحث وگفتگو بے جوڑ ہے اور ہم مین آپ
مین وہ نسبت ومناسبت (جو مناظرین مین ہونی چاہیے) ہرگز نہین ہے
ہم خطاب جناب کے لائق نہین یا آپ ہمارے . . . کیونکہ ہمارے دلائل
واستنباطات (جسنے آپکے مناظرہ کا مجادلہ ہونا ثابت ہوتا ہے اور
آپکے اعتراضات کا نافہمی پر مبنی ہونا ثابت ہوتا ہے) صحیح ہین تو ہمکو

لایق و مناسب نہین کہ آپکے بحث و خطاب مین اپنی اوقات ضایع کرین۔ اس صورت مین ہم آپکے نہایت ممنون احسان ہونگے اگر آپ ہمکو بحث سے معاف فرمائینگے۔ اور اگر آپ ایسے ہی مناظرہ کے (جو درحقیقت مجادلہ ہے) شایق ہین تو آپکے شوق پورا کرنیکے لئے آپکے پرانے دوست شیخ محی الدین صاحب کافی ہین۔ آپ جو چاہین اُنکے مقابلہ مین لکھین وہ اسکا جواب دینے کو مستعد ہین اور یہی وعدہ کرچکی ہین۔ آپکی کتاب بصرۃ المجتہدین کا جواب انہون نے اسوقت تک اسلئے نہین لکھا کہ ایک اور نوجوان مولوی صاحب بنارس مین اسکا جواب لکھنے کو مستعد ہین اور سنا گیا ہے کہ اب وہ اسکا جواب لکھہ رہے ہین۔ وہ جواب آپنے کافی نہ سمجھا یا شیخصاحب موصوف کو حسب دلخواہ معلوم نہوا تو وہ خود بھی اسکا جواب لکھینگے۔

اور اگر ہمارے دلائل و استنباطات صحیح نہین۔ غلط ہین تو پھر آپکو لایق نہین کہ ایسے غلط فہمون کے خطاب و جواب سے اپنی قیمتی اوقات کا خون کرین۔

ہان ایک صورت ہے جس سے ہمارا آپکا مباحثہ جایز و مباح ہوسکتا ہے وہ یہہ ہے کہ آپ اپنی سابق بدگوئیون بے تہذیبیون بے انصافیون اور رداب مناظرہ سے مخالفتون کا اعتراف کرکے انسے تائب ہون۔ اور آیندہ دایرہ تہذیب و انصاف سے قدم باہر نہ رکہین اور اپنی تحریرات مین جو علمی بات درج کرین وہ کسی اہل علم معقول و منقول کو دکھالیا کرین۔ اور زاید باتونکے ذکر سے قلم کو روکین۔ اور جب بحث شروع کرین ترتیب سے کرین۔ پہلے

اور بس ایک مسئلہ کا ثبوت دین جسکا ثبوت ہم اشاعۃ السنہ نمبر ۱۱ جلد ۶ مین بصفحہ ۳۴۲ طلب کر چکے ہین - اسکے فیصلہ ہونیکے بعد دوسرے مسئلہ مین بحث کرین - اسکے بعد تیسرے مسئلہ مین سبہی مسائل کو یکبارگی نہ چہیڑدین یہہ صورت آپسے ناممکن اور آپکے حوصلہ و اختیار سے باہر ہو تو ہماری طرف سے سلام ہے - وہو آخر الکلام

ایڈیٹر مشیر قیصری سے قطع کلام

آپنے اشتہار ایک ہزار کے جواب الجواب مین اپنے پرچہ نمبر ۲۲ جلد ۸ مطبوعہ ۲۷ مئی ۱۸۸۴ء مین فرمایا ہے کہ وہ الفاظ (جنکو ہمنے ایک فہرست دشنام مین درج کیا ہے) گالیان نہین بلکہ عین شرع اور فصحا کا محاورہ ہے تسمین گو یا ہمنے ہمکو اجازت دی ہے کہ ہم بہی انکو ان الفاظ (ابلہ - دہریہ - کافر - جاہل - شریر - مفسد - ملعون - وغیرہ) سے یاد کیا کرین اور آپسین برا نہ منائین - کیونکہ ہم نے انکو صاف بتا چکے ہے کہ اگر آپ ان الفاظ کو گالیان نہین سمجہتے تو بکمال خوشی انکے استعمال کی [illegible]
[illegible]
اس حالت مین ہمنے ان کل الفاظ کو گالیان کہا ہے اور آپکو انکے استعمال کرنیکی اجازت دینا - چونکہ ہمارا یہہ شیوہ نہین ہے - ہم نے کبہی کسیکو اپنی تحریرات مین اس قسم کے الفاظ سے مخاطب نہین کیا اور ہم مناسب سمجہتے ہین کہ ایسے شخص سے جو گالیون کو فخر سمجہتا ہے اور اپنی آبرو اور مقابلہ بالمثل کی پروا نہین کرتا قطع کلام اور دونون طرف سے سلام کرنا اور آیندہ کبہی کسی امر مین اسکو مخاطب نہ بنائین - سابقا ہمارا اونسے مقابلہ بالمثل کی اجازت چاہنا صرف تہدیدا تہا اس خیال سے کہ وہ بپاس اپنی عزت اور بخوف مقابلہ بالمثل دشنام دہی سے باز آئینگے - اس تہدید نے اونمین کچہہ اثر نکیا تو اونسے قطع کلام لازم و واجب ہوا - اب انکو اختیار ہے جسقدر چاہین جی کہول کر گالیان سنائین یہان اتنا ذکر بہی نہوگا کہ کسینے کچہہ کہا ہے - ہان گالیون کے خوف سے ہم مسائل حقہ و مضامین مفیدہ قوم و مذہب سے ہرگز سکوت اختیار نکرینگے گو ایڈیٹر منیر قیصر یا اونکی اور برادر انکو گالیان قرار دین اور انکے بدلے صلواتین سنائین ہم پہلے بہی کہہ چکے ہین اب پہر کہتے ہین کہ ہم اپنی آبرو کو بمقدار ذرہ بہی کیون نہو قوم اور مذہب کے لیے وقف کر چکے ہین اسلئے ہم بخوف دشنام مذہب اور قوم کی نصرت نہین چہوڑ سکتے - وباللہ التوفیق -

قصیدہ ہذا از نتائج افکار فاضل کامل مولوی عبد الغنی صاحب ساکن نور پور من مضافات صوبہ بہار در مدح جناب سیادت مآب حضرت شیخنا و مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی مد ظلہ و عم فیضہ

بعد الحمد تا شدم پیدا
تا شدم زیب بخش بزم ثنا
فیض بخشی کہ بے نیاز ز خلق
یک کلامش بہ از ہزار ہما
کیمیائیست صحبتش کہ حریر
زینت خانہ گشت زیر بیے
[illegible]
خوان دین بر کشادہ و دادہ صلا
وہ چہ مردی لباحت تذکیر
بہ بہی خواہی عدو است فدا
فطرتش آن موافق ازلی است
پاک دامن ز لوث گبر و ریا

فیض روح القدس بمن شیدا
آن ثنائی کہ مستحق مدیح
خلق محتاج او بفیض و عطا
ونہش رشک چشمہ حیوان
می شود شاہ ملک استغنا
خوبی مسند خلف حسین
[illegible]
دولت دین نہد کہ مستغنی است
خلق یکجا نسبت او تنہا
خلقتش در خزینہ توحید
حسن اعمال تابع اعضا
علیت زین مختصر عنی لشکر

روح حسان راست فخر بمن
وان مدیحی کہ فیض بخش ولی
حبذا این چہ فیض ان فیاض
نفسش غیرت شمال و صبا
خاک درگاہ او لبشاہ جہان
از ہمین آل سید البطحا
[illegible] اطلاع بیداری
از تمنای دولت دنیا
صد ہزار آفرین برین ہمت
جوہر فرد گوہر یکتا
باز یا اینہمہ صلاح عمل
از سر نو دوبارہ نکتہ سرا

مطلع دوم

بارک اللہ فیض ہادی ما
گز ضلالت نداست نام بقا
گز ہدایت پر است انس و سما
شمع تحقیق بر فروخت بہا
تا زدم این فیض ہمای را
در رہ تنگ و تیرہ ای مہ ہا

اس قصیدہ کے بعض مبالغات شاعرانہ سے ہمکو اتفاق نہیں ◆

وہ چہ شمعی کہ پیش آن گم شد
کاہ از غیب این چہ راہ نما
دادہ شد آن لسان بدست بیان
حرف حرفش برون ز سہو و خطا
بہ براہین و بینہ ثابت
وان شہاب سطیع فہم تو ذکا
از کسی ظن انتصار مدار
پیش ان نایب رسول خدا
ہر کہ محروم ماند از فیضش
خلق گردید در ازل اعمی
ہر کہ پیش آمدش بہمچو کسے
حق حق را باو وست اندر ملا
شوق کسب شرف چو میداری
ایکہ آوازہ ات بعز و علا
قدسیان ز الفیض تست ثنا
قدم تو بہر زمینکہ رسد
بوجود تو دادہ اند ضیا
ملک شاہجہان آباد است
بالیقین گشت جنتش باوے
نہ رسول خدا از و راضی
آفتاب دیانت و تقوے

مہر با ایلیمہ فروغ سہا
آنکہ معیار حق و باطل شد
خامہ در رفشان و معنی زا
چیست گر تخطیہ کنند عدو
حرف گیران او ہمہ جہلا
گرچہ اختیار حق گوید
بخلافش یکیست شاہ و گدا
شیخ وقت آمدہ بدرس حدیث
سجدہ انیست زان کسی شقی
گوش شنوا ندادہ شد وا
حق با وی نماید استفا
از خیرش غنی غنیمت دا

مطلع سوم

از زمین تا العالم بالا
مرحبا سید نذیر حسین
سیر سد آن زمین بجنب سما
ز ہمین شرم شمس و خندق
از تو ای ابر فیض و عین عطا
ہر کہ پای گام در خلاف تو زد
نہ بمرضی او رضای قضا
بحر تا کبر و کوہ حلم و وقار

مژدہ ای پیروان راہ نبی
ذات پاکش یمین فضل خدا
لفظ لفظش قرین صدق و صواب
حسن قولش بطرز حسن ادا
بحر زخار قطرہ لبشمار
یکسی انحراف نیست روا
کیست کاو راست دعوی ارشاد
کہ از و مستفیض طفل و فتے
ہر کہ نادیدہ فیض صحبت اوست
ہر کہ نشنید قول او برضا
ہر کہ احسن دل با تو آنجنت
تا بود در دہان زبان گویا
باز دلچسپ مطلعی سرما
از وجود تو خاکیان را فخر
ہر دم از آسمان کنند ندا
ہمچو تو ہیچ سعادت ابدے
بمقامیکہ گشتہ پیدا
ہر کہ جان در ہوای تو در باخت
خوار گردید او بہر دو سرا
الحق ای آسمان علم و عمل
خوان خلق عظیم و کان حیا

مشیر قیصر کے مناظرات کی نسبت فیصلہ سید ابو محمد جمال الدین صاحب ڈاکٹر کہوری ضلع ساگر جزاہ اللہ خیرا

کچھ عرصہ سے مولوی محمد حسین صاحب لاہوری اڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ اور اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر مین بعض امور (جو متعلق بہ مذہب ہین) کی نسبت بذریعہ اخبار مشیر اور رسالہ اشاعۃ السنۃ تحریرات ہو رہی ہین۔ چونکہ یہہ دونو حضرات میرے عنایت فرما و مہذب ہین اسواسطے کیا عجب ہے کہ میری محاکمہ کو قبول فرماکر حق بات کو قبول کرین اور اس گفتگو کو ختم کرین اور مین محاکمہ کرنے کا دو وجہ سے استحقاق رکھتا ہون اول تو میرے [illegible] دونون حضرات [illegible] دوم میرے نزدیک حنفیہ و اہل حدیث دونون اہل سنت جماعت ہین (جیسا کہ اون کا دعوی ہے) بشرطیکہ اپنے اصول پر قائم ہون کیونکہ دونو کے اصول پر قرآن حدیث مقدم ہے۔ جو شخص کتاب و سنت کو چھوڑے وہی خطا پر ہے زید و عمر کے خطا سے اصول مذہب پر اعتراض نہین ہو سکتا اور یہی میرا مذہب ہے اسی اصول پر انشاء اللہ تعالی محاکمہ کیا جاویگا اور یہی امر مجھکو حکم بنانیکا زیادہ مستحق بناتا ہے۔

مگر قبل اسکے کہ خاص امور متنازعہ فیہ مین کلام کیا جاوے یہہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُن امور مین نظر کیجاوے جنکے دیکھنے سے تمام تحریرات پر آسانی سے رائے دیجاسکے۔۔۔ وہ امور یہہ ہین۔ اس بحث مین ابتدا کسکی جانب سے ہے۔ اتفاق بین المسلمین کون چاہتا ہے۔ دایرہ تہذیب سے کسنے قدم باہر رکھا۔ مدلل تقریر کسکی ہے ٭

اس بحث مین ابتدا کسکی جانب سے ہے

ہمنے سب سے پہلی اخبار مشیر قیصر مورخہ ۲۷ مئی ۱۸۹۳ء مین اڈیٹر صاحب
کی جانب سے اسکی ابتدا دیکھی۔ مولوی صاحب اور اونکے ہم مذہبونکو ان
الفاظ سے یاد فرمایا ہے (انکا تشدد غیر مقلدون مین حد سے زیادہ بڑہا
ہوا ہے یہہ لوگ حضرت ابو حنیفہ رح کو بنہایت سوء ادب سے یاد کرتے ہین)

اتفاق بین المسلمین کسکی تقریر کا نتیجہ ہے

اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر کے دعاوی یہ ہین۔ اہل حدیث وہابی لامذہب
فرقہ جدید ہین۔ اماموں کی توہین کرنے والے ہین مسجدون مین شر و فساد
کرنیکو بحیلہ نماز آتے ہین۔ انکو مسجدون مین آنے دینا نہ چاہئے۔ حکام کو ان پر
شک ہے چنانچہ مشیر قیصر نمبر ۲ مین اونہے مولوی محمد حسین صاحب کے یہہ
دعاوی ہین کہ اہل حدیث سنت جماعت ہین مسجدون مین سب ملکے جلکے
نماز [illegible]
[illegible] لامذہب [illegible] جدید
نہین ہین۔ حنفیہ و اہل حدیث دونو اہل سنت جماعت ہین انکا ایک مسجد مین
ایک ساتھ نماز پڑہنا درست ہے۔ بعض اون فروعی مسایل مین (جنمین ائمہ
اربعہ کا اختلاف تھا) اختلاف ہی اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر نے اپنے دعاوی
پر کوئی دلیل نہین لکھی جس سے اونکو صحیح تصور کیا جاوے یا اوس دلیل پر
غور کیا جاوے۔ معہذا اگر دعوے اڈیٹر صاحب مشیر قیصر کا صحیح ثابت ہو
اور یہہ خیالات تمام جہان مین (اونکے مشہور اخبار کے ذریعہ سے مشتہر ہوکر)
صحیح مانی جاوین تو نتیجہ اسکا تمام اہل اسلام کے حق مین بنہایت مضر ہوگا کیونکہ
اہل حدیث اور حنفیہ کا تعلق ایسا ہے کہ ان خیالات کے سبب سے ایک روز مسلمانونکا
گزارا نہین ہوسکتا کیونکہ ایک بہائی اگر حنفی ہے تو دوسرا اہل حدیث اور اگر

باپ حنفی ہے تو بیٹا اہل حدیث - پس جب یہہ لوگ ایک دوسری کی ورپی امداد آبروریزی و دشمنی ہونگے تو اس نا اتفاقی سے ترقی اسلام لو در کنار اسلام ہی کا کام تمام ہو جائے گا اور اگر حکام بھی آپ کی رائے صحیح مان کر حسب ایما آپ کے اہل حدیث سے ضمانتین لینا شروع کرین تو فرمائیے پھر اسلام پر برا اثر نہ پڑیگا ہمکو اڈیٹر صاحب کی ایسے دعاوی مشتہر کرنے پر کمال افسوس ہوتا ہے یہہ کیسے اڈیٹر ہین جو اپنے فرض منصبی (اتفاق و صلح بین الناس) کو چہوڑکر محض غصہ اور مخالف کے ضد مین اولٹی ایسے مضامین لکھتی ہین جن سے نا اتفاقی اور شر و فساد پیدا ہو حکام اہل اسلام سے بدظن ہون او نیز خاصکر کے اپنے ہی مذہب اسلام کے بیخ کنی ہو یہہ کاروائی کوئی ریفارمر اڈیٹر (خواہ کسی مذہب کا ہو) پسند نہین کریگا - ہم امید کرتے ہین کہ آیندہ ہمارے معزز اڈیٹر صاحب اپنے منصب ریفارمری [illegible] ایسے مضامین [illegible] ہون یا دوسرون کے اسے اپنے ملکے اخبار کو پاک رکھین -

مولوی محمد حسین صاحب کے دعاوی کے حق ہونے پر اتفاق بین المسلمین وسد باب شر و فساد متصور ہے پس قطع نظر اونکی دلایل سے رجوع بہتے دعاوی پر وقتاً فوقتاً بذریعہ خطوط مطبوعہ مشیر قیصر و مضامین مندرجہ رسالہ اشاعۃ السنۃ اوہنون نے پیش کئے ہین) صرف بنظر امن و اصلاح بین المسلمین و سد باب فتنہ و شر انکو ضرور حق و درست کہنا چاہئے - علاوہ ازین سب سے بڑہ کر مولوی صاحب کی دعاوی حق ہونیکا ثبوت علماء نامی فریقین نے روبرو جناب جی جی ینگ صاحب بہادر کمشنر دہلی کے دیا ہے - یعنے ایکدوسرے کے پیچھے نماز جایز ہونے اور آپسمین دو فریق کا اتفاق رکھنے کا فتوے معہ مہر و دستخط لکھکر اس شر کو دور کیا اب کون دیندار اور فہیم منصف مزاج ہے جو ہر دو فریق کے علماء کو نامعتبر القول کر کے فتنہ و شر کی

تحریر کو درست جانیگا۔ پس اس صورت مین مولوی صاحب کی دعاوی کو بالاتفاق ماننا پڑے گا ٭

فائدہ تہذیب سے کسنی قدم باہر رکھا

ہر زمانہ کے عقلاء و مہذبین کے نزدیک گفتگو مین تہذیب کو ہاتھ سے دینا نہایت نازیبا خیال کیا جاتا ہے غیر مہذب اگرچہ بات ٹھکانے کی کہتا ہو لوگ اوسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہین۔ عقیدتمند دوست احباب مہذبین (خواہ کسی مذہب کے ہون) کے دلون سے اور اہل نظر کی نظر ونسے ایسا اخبار گرجاتا ہے۔ سخت گوئی اور ترش روئی سے کبھی کوئی کسی مخالف پر ظفریاب نہین ہوسکتا بلکہ بے تہذیبی خود دلیل مغلوبی کی ہوجاتی ہے۔ بخلاف اسکے نرم کلام تہذیب و شائستگی کی گفتگو ہر شخص پسند کرتا ہے مہذب تقریر حق پرستی و راست گوئی کی دلیل ہے بایں خیال ہینے ہی ان دونون احباب کی تحریرات [illegible] اخبار مشیر قیصر (جو اس تقریر کے متعلق ہین جیسے نمبر ۴۲ و ۴۵ و ۴۷ جلد ۲ نمبر ۱ و ۳ جلد ۸ وغیرہ) نے ہمکو نہایت افسوس و رنج دلایا۔ ہم سچ کہتے ہین کہ ایسے سخت و درشت غصہ سے بھرے ہوئے خلاف تہذیب تقریر سابق کبھی اوڈیٹر صاحب کسی دوسرے کے مقابلہ مین ہمنے نہین دیکھے جبکہ خاص اس گفتگو مین ایسی سرزد ہوئے اوڈیٹر صاحب نے مولوی صاحب کی نسبت الفاظ۔ جاہل۔ متعصب۔ کافر۔ خوشامدی۔ دنیا طلب فرمائے اور بطور تکیہ کلام لامذہب و ہابی ارقام کئے۔ اہل حدیث کے مذہب و اکابر اہل حدیث مثل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب و نواب صاحب بھوپال کو نہایت سخت و سست اپنی زبان قلم سے فرمایا۔ مشیر قیصر نمبر ۴۷ جلد ۷ مین نواب صاحب بھوپال کو ایسے سخت و درشت الفاظ سے یاد کیا کہ اوسکی نقل سے ہمکو تہذیب مانع ہے۔ ہمکو اوڈیٹر صاحب پر نہایت افسوس ہے کہ وہ باوجود لایق و مہذب ہونیکی

ایسے معیوب امر کے کیون مرتکب ہوگئے اس سے صرف اونکی ناظرین اخبار کے
نظروں سے اونکا اخبار و اعتبار گر جاوے گا - کیا اونکے ناظرین اخبار سے کوئی
بہی مہذب و صاحب انصاف نہو گا جسکی دلپر برا اثر پیدا نہوا ہوگا کیا کبھی اکابر کو گالیے
دینا کوئے مہذب پسند کریگا ؟ اگر اوڈیٹر صاحب کی نزدیک یہہ الفاظ خلاف تہذیب
نہین ہین تو اگر اونکے اور اونکے مذہب کا برآمیہ کی نسبت یہہ الفاظ کوئی جاہل
نکالے تو اوڈیٹر صاحب اوسکو جائز رکہینگی ؟ خفا تو ہونگے ؟ پس جو اپنے واسطے معیوب
سمجھتے ہین وہ دوسرے کے حق مین کیون کہتے ہین - اشاعۃ السنۃ مین آپ کے
یا کسی آپ کے امام مذہب کے نسبت ہمنے کوئی کلمہ خلاف تہذیب مولوی صاحب
کی جانب سے نہین دیکھا - اور اگر بفرض محال ہوتا ہے - تو بھی [illegible] آپکو تو ایسی
بہتر کلمات اپنی مونہہ سے نکالنا چاہیے تھے - کیونکہ قرآن شریف میں [illegible]
یا [illegible] جو آپ اپنی اخبار [illegible] کو
نصیحت فرمائی ہے - گر بیان دیگران را نصیحت الخ کی مثل صادق آئی البتہ ہم مولوی
صاحب کی تہذیب و بردباری و دینداری کے قائل ہین کہ ماشاء اللہ اپنی اس آیت
پر پورا عمل فرمایا اور اوڈیٹر صاحب کے جواب مین صرف استغفر اللہ فرمایا " طعن و تشنیع اونکے
جواب مین تو ہم اور کچھ نہین کہتے صرف اسی شعر کو پیشکش کرتے ہین ؎

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی ؎ جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا

اسکی وجہ یہہ ہے کہ ہم اوڈیٹر صاحب منشی قیصر کو دوست لکھ چکے ہین پس بحکم ؎ ہر چہ از دوست
میرسد نیکوست ؎ جو کچھ وہ ہمکو کہین ہمارے سر آنکھون پر ہے " پس ایسے صابر
و دیندار حلیم شخص کے مقابلہ مین ایسی سخت کلامی نہایت نازیبا ہے ؎

مدلل تقریر کسکی ہے

مدلل کلام ہر ایک کو ماننا پڑتا ہے برضا یا بجبر بیدلیل ہرگز قابل قبول نہین ہے خواہ قائل

اوسکا کیسا ہی زبردست پایہ کا ہو ہمنے جو اس بحث مین دیکہا تو مولوی محمد حسین صاحب نے اپنے کسی دعوے کو بلا دلیل نہین چہوڑا عقلی دعوے کو عقلی دلایل سے اور نقلی کو کتب معتبرہ کی عبارات کی نقل کرنیسے مدلل کیا ؛؛

مگر اوڈیٹر صاحب مشیر قیصر کی کلام مین ہمنے ہر چند دلیل کو ڈہونڈا مگر پتہ نہ ملا۔ شاید اوڈیٹر صاحب یہہ عذر فرماوینگے کہ ہم عالم مناظرہ نہین ہین ہم اوڈیٹر ہین ملکی امور پر رائے دینا ہمارا کام ہے ہمنے اپنے فہم کے موافق رائے دیدی۔ عقلی و نقلی دلایل سے عالمونکو سروکار ہوگا تو با دب یہہ عرض کیا جاویگا کہ اسصورت مین دخل در معقولات کی آپکو ضرورت ہی کیا تہی اور مسایل کی بحث مین مداخلت کب جایز تہے باایہمہ آپنے دخل دیا اور یہہ غضب کیا کہ محض خیالی اور غلط باتونکو صحیح مانکر اوسپر رائے زنی فرمائے تو اب کہیے کہ وہ حق اور مدلل تقریر کے روبرو کیا وقعت حاصل کریگی۔ ہمنے تعصب و رورعایت کو طاق مین رکھکر ان تمام [illegible] بیطرفہ خیال کرین وہ انصاف سے تمام تحریرات کا ملاحظہ کرین یا ہماری محاکمہ (جو مفصل ہر ایک امر متنازعہ فیہ پر آیندہ کیا جاویگا انشاء اللہ تعالے) کو پڑہین تو ضرور اونکو یہہ ہی کہنا پڑیگا جو ہمنے لکہا ہے ؛؛

اگر اوڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر ہماری اس فیصلہ پر ناراض ہون تو ہماری غلطی پر ہمکو مطلع کرین ہم تسلیم کر لینگے۔ لیکن یہہ عرض ہے کہ ہمکو اون کلمات اور الفاظ سے معاف رکہین جو مولوی صاحب یا نواب صاحب بہوپال کے شان مین استعمال کیے تہے اور نہ اکابر دین یا کسی مذہب کی توہین کرین۔

امر اول متنازعہ فیہ

اوڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر مولوی محمد حسین صاحب لاہوری کو وہابی۔ لامذہب غیر مقلد فرماتے ہین اور مولوی صاحب ان القاب سے انکار کرتے ہین اور اونکو اپنی حق تلفی

گالی سے کم خیال نہیں فرماتے۔ ا ڈیٹر صاحب نے اپنے اس دعوی پر حسب عادت کوئی
دلیل پیش نہیں فرمائی۔ ہاں اپنے اخبار نمبر ۲ مورخہ ۸ جنوری ۱۸۸۴ء مین یہہ ضرور
ارقام فرمایا ہے آپکے فرقہ کے یہہ نام یعنی وہابی لامذہب تو تمام عالم (شاید عالم سے مراد
مقلدین ہونگی ورنہ واقع کے خلاف ہوگا) مین مشہور ہین ہماری رائے مین اڈیٹر صاحب کی
یہہ تحریر خلاف تہذیب اور سینہ زوری پر دلالت کرتی ہے۔ اگر مخالفین کسی فرقہ کو برے لقب
شہرت دین تو کیا فی الحقیقت مہذبین کے نزدیک بھی وہ اسی برے لقب سے پکاری جائیگے
اور اونکے انکار پر کچھ خیال نہوگا بلکہ مہذبین و منصفین ہر ملت و مذہب کے اوسی لقب سے
خطاب کرتے ہین جس لقب کو ہر فرقہ اپنے واسطے تجویز کرے۔ اگر یہہ نہو تو ہر فرقہ بری ہی لقب کا
مستحق ہو جائے گا کیونکہ ہر فرقہ نے اپنے مخالف فرقہ کا برا نام تجویز کر رکھا ہے شیعہ نے اہل
سنت جماعت کو دشمن اہل بیت مشہور کیا ہے اور اہلسنت جماعت نے اونکو رافضی اسیطرح
[illegible] اہل اسلام نے [illegible] مشہور کیا ہے اور انہوں نے [illegible] اہل اسلام [illegible]
وغیرہ۔ پس اگر ایک فرقہ کی تجویز القاب کو مخالف فرقہ کے حق مین صواب اور قابل خطاب
تصور کیا جاوے تو دنیا مین تمام فرقے و مذاہب بری ہی القاب کے مستحق ٹھہرینگے شائستگی
و تہذیب جہان سے اوٹھ جاویگی اسی لئے اڈیٹر صاحب کی یہہ سینہ زوری قابل لحاظ ہے
البتہ ایک وکیل مولوی وکیل احمد صاحب سکندرپوری نے فرقہ اہلحدیث کے وہابی ہونے
پر بمقابلہ مولوی ابوسعید صاحب فاضل لاہور کے اخبار شیر قیصر مطبوعہ یکم اپریل ۱۸۸۳ء مین
زیب قلم فرمائی ہے وہ یہہ ہے کہ مولوی بشیر الدین صاحب مرحوم نے اپنی
کتاب مین محمد بن عبد الوہاب کی تعریف کی ہے اس لئے ضرور تمام اہل حدیث وہابی کہلائینگے
اسمین مولویصاحب نے دو دعوے کئے ہین ایک یہہ کہ جو مولوی کسی مولوی کی تعریف کرتا ہے
وہ تعریف کرنے کی وجہ سے اسی کا مقلد ہو جاتا ہے دوم اوس تعریف کرنیوالے مولوی کے
تعریف کرنیوالے اوسکی دوست تمام ہم مذہب بھی اوسی کے مقلد بن جاتے ہین۔ ہمنے

یہہ بات ہم کو مولوی وکیل احمد صاحب کے آجتک کسی سے نہین سنی اور نہ کسی کتاب
مین دیکھے جو لوگ مولوی کہلاتے ہین اونکے شان سے ایسی باتین بہت بعید ہین
اوڈیٹر صاحب لکہتے تو کچھ دور نہ تھا پھر ہمنے بہت غور کیا اور ہرچند چاہا کہ مولوی صاحب
کی دلیل کو اینچ ہنیچکر اونکے دعوے کے قرین کردین اور اس دلیل سے اہل حدیث کو لقب
وہابی کا مستحق بنادین مگر ہمارے ایمان اور انصاف نے ہمسے یہہ ہی کہلایا کہ ایمان ہے
تو جہان ہے ہرگز دایرہ انصاف کے باہر قدم مت رکھو اور صاف کہدو کہ تمام علماء کا
یہی کام ہے کہ اگلے علماء کی علم و فضل و زہد و تقوے کی اوصاف اپنی تصانیف مین لکھا کرتے
ہین حنفی شافعی کی اور شافعی حنفی کی لکھتے ہین مگر کوئی اپنے ممدوح کا مقلد نہین ہو جاتا
اور نہ اوسکی خطا چوک کا قایل ٹھہرایا جاتا ہے اسی محمد بن عبدالوہاب کی تعریف مین
امام محمد شارح جامع صغیر نے ایک قصیدہ لکھا ہے جسکا مطلع یہہ ہے چنانچہ صواعق الہیہ
کے صفحہ ۹ مین لکھا ہے سلام علی نجد ومن حل فی نجد [illegible]
[illegible] محمد بن حزم ظاہری [illegible] اجو مقلدون کے حق مین فرماتے ہین واھرب
عن التقلید فہو ضلالۃ ۞ ان المقلد فی سبیل الہالک ۔ یعنے بھاگ تقلید سے کہ وہ گمراہی ہے
مقلد ہلاکی مین ہے اور اجماع و قیاس کو دلیل شرعی نہین مانتے ہین اونکی شیخ عبد الحق
دہلوی باوجود حنفے مقلد ہونیکی تحصیل التعرف مین صفوۃ المحدثین وغیرہ الفاظ سے تعریف
کرتے ہین اور شافعیونکے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ و سلطان العلماء عز الدین بن
عبد السلام نے ابو محمد بن حزم کی تعریف لکھی ۔ اور امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف
بدر الدین عینے حنفی نے اپنی تاریخ مین کی ہے اور ملا علی قاری حنفی نے ابن تیمیہ
و ابن قیم کی تعریفین اپنے رسالہ الغذیہ مین کی ہین پس اگر مولوی صاحب کا دعوے صحیح
مانا جاوے اور مداح ممدوح کا مقلد ہو جایا کرے تو امام محمد کو وہابی اور شیخ عبد الحق حنفی ظاہرے
اجس سے تمام حنفی شیخ عبد الحق صاحب کی ظاہری ہونیسے ظاہر ہو گئی) اور امام غزالی

وعبد السلام کو ظاہری (جس سے تمام شافعی ظاہری ہو گئے) اور عینی حنفی و ملا علی قاری حنفی کو ابن تیمیہ کا مقلد لکھنا لازم آوے گا جس سے تمام حنفیوں کی حنفیت بھی نہیں رہ سکتی ہے۔ اور ہر شخص کو اختیار ہو جائے گا کہ جسکو چاہا جسکا مقلد بنا دیا اور اگر کسی نے اعتراض کیا تو مولوی وکیل احمد صاحب کا کلیہ اسی اخبار مشیر قیصر میں سے نکالکر بتلا دیا اسلئے مولوی وکیل احمد صاحب کا یہہ کلیہ کہ مداح اپنے ممدوح کا مقلد ہو جاتا ہے بلکہ مداح اسکے ہم مذہب بھی اونکی سنگی کھلاینگے صحیح نہیں ہے۔

مولوی بشیر الدین صاحب مرحوم تو حنفی تھے وہ وہابی کیونکر ہو سکتے ہیں اونہوں نے کہیں پر اپنے تئیں وہابی نہیں لکھا محمد بن عبد الوہاب میں جو واقعی اوصاف تھے اونکو مولوی بشیر الدین صاحب مرحوم یا اور کوئی ایماندار منصف کب چھپا سکتا ہے ہی سکے اوصاف [illegible] محمد بن عبد الوہاب [illegible] اجتہادی (جو تمام علماء و مجتہدین سے ہوا کرتی ہیں) کی نہ مولوی بشیر الدین مرحوم قایل ہیں اور نہ کوئی دوسرا اہل حق قایل ہے۔ چنانچہ نواب سید مولوی صدیق حسین خان صاحب والی ریاست بھوپال و مولوی محمد حسین صاحب فاضل لاہوری نے محمد بن عبد الوہاب کی اس قسم کی خطا و غلطی سے اپنے مختلف تحریرات میں بیزاری ظاہر فرمایا ہے۔ جیسا کہ امام ابو حنیفہ رح و دیگر مجتہدین کے خطاء اجتہادی سے بھی محققین اپنی بیزاری وقتاً فوقتاً ظاہر فرمایا کرتے ہیں۔

اہل حدیث جبکہ ائمہ اربعہ سے کسی خاص امام کی تقلید کو اپنے اوپر واجب نہیں جانتی اور نہ حدیث کے برخلاف ہر ایک کے قول کو رد کر دیتی ہیں وہ محمد بن عبد الوہاب کے مقلد کیونکر ہو سکتے ہیں۔ ہماری رائے میں ان لوگونکو اہل حدیث ہی لکھا جاوے اور اگر کوئی انکا اعتقاد حدیث کے خلاف پایا جاوے تو البتہ حدیث ہی سے انپر الزام قایم کیا جاوے مولوی ابو سعید صاحب فاضل لاہوری کا متعلق انکار لقب وہابی سے اوسوقت تک

قابل تسلیم ہے جبتک کہ اوڈیٹر صاحب یا اونکے حامی مولوی وکیل احمد صاحب اپنے دعوے کو بدلایل نہ ثابت کرین فاضل ممدوح کو اب دوسرے دلیل لانیکی کوئی ضرورت نہین ہے لیکن ہم پھر بہی دیکہتے ہین کہ فاضل لاہوری نے اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ - جلد ۴ بابت ماہ اگست ۱۸۸۱ء سے اپنے مضمون (ہندوستان کے اہل حدیث وہابی نہین ہین) مین اس اپنے دعوے پر بہت سی دلایل لکہے ہین یہہ مضمون بڑا طویل پر زور لکہا گیا ہے جو جلد ۴ کے اخیر مین ختم ہوا ہے - اور نواب صاحب بہوپال نے ترجمان وہابیہ و دیگر اپنے تصانیف مین ثابت کیا ہے کہ ہندوستان کے اہل حدیث وہابی نہین ہین - اوڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر یا مولوی صاحب کو ان حضرات کے دلایل سے تعرض کرنا اور بخوبی اونکے جوابات دینا چاہیے تھا مگر ابتک اونکی جواب دہی سے یہہ حضرات قاصر ہین -

اہل حدیث اور مقلدین حنفیہ کی نسبت ایک متوسط العقیدہ سنت جماعت کو کیا اعتقاد رکہنا چاہئے اعتقاد سنت جماعت متوسط العقیدہ [illegible] اہل سنت کو رکہنا چاہئے جو اعتقاد فریقین کے علمار منصفین کا ہے جنکو بلا تعصب نہایت ایمانداری اور راستبازی سے روبرو کمشنر صاحب دہلی کی فریقین کے علمار نے بطور معاہدہ اپنا عقیدہ تحریر فرمایا اور اپنے اپنے مہرین ثبت کین جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ دونون فریق سنت جماعت ہین ایکدوسرے کے مسجد مین ایکدوسرے کے پیچہے نماز جائز ہے اور فروعات مین ایسا اختلاف ہے جیسا کہ آیمہ اربعہ مین تہا نقل معاہدہ اخبار مشیر قیصر اور اشاعۃ السنۃ مین طبع ہوچکی ہے - پس تمام سنت جماعت کو چاہئے کہ اپنا عقیدہ اپنے علمار کے عقیدہ سے ملاوین اور خدا سے ڈرکین غصہ او تعصب کے وجہ سے اپنے اپنے علمار سے نہ پہر جاوین ورنہ خدا کے روبرو کچہ جواب نہ بن پڑے گا - ایکدوسرے کو بجز سنت جماعت کے یا جسنے جو اپنے واسطے تجویز کیا ہو (جیسے مقلد حنفے اہل حدیث محمدی وغیرہ) دوسرے بری القاب اپنے طرف سے تراشکر نہ رکہین اور اللہ تعالے کی اس آیۃ کو پڑہ کر باز آوین یہہ آیت

سورہ حجرات مین ہے ولا تنابزوا بالالقاب یعنی اور نام نہ ڈالو چڑانے کو کسیکے (موضح القرآن) مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم فایدہ مین لکھتے ہین۔ جہان کسی پر برا نام ڈالا پیچھے تو اپنا نام پڑگیا فاسق اگے تھا مومن اوسپر عیب لگا یا نہ لگا۔

متعصبین ہر دو فریق کا عجیب چال ہے

دونو فریق کے متعصبین ایکدوسرے فریق کے نام اپنے ذہن سے ایسے تراش کر خطاب کرتے ہین کہ جنسے اونکو دکھ اور رنج پہونچے مثلاً مقلدین متعصبین اہل حدیث کو وہابی لامذہب غیر مقلد وغیرہ اور یہہ مقلدین کو مشرک بدعتی لاہالی اباحی وغیرہ کہتے ہیں اور لکھتے ہین مسلمانون خصوصاً مصلحان قوم ترقی خواہان اسلام کو ایسے چال چلنی سے احتراز چاہیے ورنہ قوم کی تنزلی جیسے کچھ کہ ہے اس سے چہار چند ظہور مین آویگی۔ مولوی وکیل احمد صاحب واڈیٹر صاحب شیر قیصر کو متعصبین کے طرف سے [illegible] [illegible] فریق ثانی نے بھی آپ کا ہی سا طریقہ اختیار کیا تو وہی برے القاب آپ کو بھی لگینگی جس سے آپکو وہ ناریخ رہیگا اور اوسمین بہی خلل پڑیگا۔ اگرچہ مولوی ابوسعید صاحب لاہوری کی تہذیب و تحمل سے ہمکو کامل یقین ہے کہ وہ ایسے کبہی انتقام نہ لینگے مگر آپ کو اسکا خیال چاہئیے۔

امر دوم متنازعہ فیہ

اڈیٹر صاحب اخبار شیر قیصر کا یہہ دعویٰ ہے کہ فاضل صاحب لاہوری نے مولوی وکیل احمد صاحب سے تقریری مناظرہ کرنے مین گریز و انکار کیا چنانچہ اپنے اخبار نمبر ۲ مطبوعہ ۸ جنوری سنہ ۱۸۹۴ء مین فرماتے ہین۔ مولوی وکیل احمد صاحب نے لکہا کہ حضرت پورا حق شاگردی ادا کرنا تو یہہ تہا

کہ آپ (فاضل صاحب لاہوری) بمبئی مین آکر ہل من مبارز پکارتے اور اب بھی تشریف لائے ہمین میدان ہمین گوئے اسپر آپ (فاضل صاحب لاہوری) فرماتے ہین کہ ہمسے تقریری مناظرہ نہین ہوسکتا یہہ تو صورت مجادلہ کی ہے"

ادہر فاضل ممدوح کا یہہ خیال ہے کہ ہمنے مولوی وکیل احمد صاحب کو شکست فاش دیکر ساکت کردیا چنانچہ اسی نمبر کے اخبار مشیر قیصر اور نمبر ۹ جلد ۱۶ اشاعۃ السنۃ مین یہہ جواب فاضل ممدوح کا چھپا ہے جس سے یہہ مفہوم ہوا - اب ہم مختصر کیفیت اس مناظرہ کی لکھتے ہین تاکہ ہر شخص اپنی رائے دے سکے بعدہ ہم اپنی رائے ظاہر کرینگے انشاء اللہ تعالے -

مختصر کیفیت مناظرہ

مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دھلوی بقصد زیارت بیت اللہ شریف [illegible] بمبئی ہو کر [illegible] علمائے [illegible] ایک تحریر [illegible] مولانا ممدوح کو ایسے گندے مسائل کا قائل ٹھہرایا تھا جنکا اسلام مین کوئی بھی قائل نہو گا) مولانا ممدوح کے روبرو پیش کی اور خواستگار مناظرہ ہوئے مولانا ممدوح نے جواب دیا کہ ہمارے ایسے عقائد نہین ہین بلکہ ایسے گندے عقائد والون کو ہم برا جانتے ہین" یہہ کیفیت خود اُس اشتہار سے واضح ہے جو علمائے بمبئی نے اخبار مین طبع کرایا اور ۲۵ ستمبر [illegible] کے مشیر قیصر مین بھی چھپا ہے اسپر فاضل ممدوح نے ایک مضمون بعنوان ترقی معکوس لکھکر اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۱۶ - اکتوبر [illegible] اور اشاعۃ السنۃ نمبر ۷ جلد ۶ مین مشتہر کرایا - یہہ مضمون نہایت پر اثر با نصیحت ہے جسمین کسی منصف کو جائے انکار نہین ہے - کسی ملت و مذہب کے مخالف نہین ہے اُسمین مسلمانون کو آپسکے اتفاق کی نصیحت کی گئی ہے

(۱۵۵)

کہ سب ملک اسلام کو ترقی دین مسلمانون کی تعداد بڑہائین ایکدوسرے کو ذرہ ذرہ سی بات
مین اسلام سے خارج نکرین اسکی جسقدر تعریف و قدر کیجاوے بجا ہے ۔ چنانچہ
اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر نے اس مضمون کو تسلیم کیا اور نہایت قدردانی سے اسکو
اپنے اخبار مین طبع کر کے علماے بمبی پر سخت ریمارک کی اونکو سفاہت کا مرتکب
ٹہرایا اور علماء بمبی کی تحریر کو الفاظ ذیل سے یاد کیا لغو خرافات خلاف تہذیب
بے دلیل وغیرہ ۔

مگر مولوی وکیل احمد صاحب نے ۰ دسمبر ۱۸۸۸ء کے مشیر قیصر مین بجاے
اس مضمون کے تائید اور قدر کرنیکے اولٹا فاضل ممدوح اور اکابر علما (مولانا اسمعیل
شہید مرحوم وغیرہ) کو ترقی معکوس کا مرتکب بنایا اور علماے بمبی کی حمایت مین اہل
حدیث کو قایل مسایل خبیثہ کا ٹہرایا اور فاضل ممدوح کو مخاطب کر کے فرمایا کہ "
اگر حاجی [illegible] مولوی صاحب [illegible] صاحب لاہوری [illegible] طرف
لیجاتے اور اہل من مبارز فرماتے اب بہی حوصلہ ہو تو تشریف لاوین " اسپر فاضل
ممدوح نے مشیر قیصر مطبوعہ ۸ جنوری ۱۸۸۹ء اور اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۲ مین
یہہ جواب تحریر فرمایا کہ " آپ خود میدان مناظرہ مین صف آرا ہوجاوین اخبار مشیر قیصر
کے ذریعہ سے بحث کرین ہمین میدان ہمین گو مگر شور و شغب سے بچنے کے لئے ایک
ایک مسئلہ کو طے کرلین اور پہلے سوال ہفتم علماء بمبی کہ کتے کا گوہ اور موت پاک ہے
کسی چھوٹے بڑے نئے پرانی معتبر نامعتبر (دیکہیے ہم آپکو کیسی وسعت دیتے ہین)
کتاب اہل حدیث سے بہ حوالہ دین اس سوال کو طے کرنیکے پہلے آپ اور سوال کا
ثبوت پیش کرینگے تو ہم اسکو بیجا الجہاؤ سمجھکر اسکا جواب نہ دینگے ۔

مولوی وکیل احمد صاحب نے فاضل ممدوح کے مطالبہ پر سوال ہفتم علماء
بمبی کے ثبوت مین اتبک قلم نہ اوٹہایا بالکل سکوت فرمایا اگرچہ اُنہون نے اس مطالبہ

مین تحریرات طول وطویل کین مگر جسکا ثبوت اونکے ذمہ ہے اوس سے ہنوز عاجز و قاصر ہین - **پس صورت مناظرہ کی یہہ ہے** کہ سوالات علماء بمبی بعرض بحث ہین جنکا ثبوت مولوی وکیل احمد صاحب کے ذمہ ہے اگر ثبوت پہونچایا تو فاضل ممدوح کے شکست ہے ورنہ بالعکس تصور کرنا چاہئیے -

اِس کیفیت مناظرہ سے امور مندرجہ ذیل ثابت ہوئے

(۱) بشہادت اڈیٹر صاحب مشیر قیصر علماء بمبی کا بلاوجہ ناحق پر خلاف تہذیب مناظرہ کو مستعد ہو جانا -

(۲) مولوی وکیل احمد صاحب کا مضمون **ترقی معکوس** کی مخالفت کرنے سے اصلاح بین المسلمین کا مخالف ہونا اور تنازعہ و فساد و نفاق کا حامی ہونا -

(۳) فاضل ممدوح کے مطالبہ سوال ہفتم علمائے بمبی کا ثبوت مولوی وکیل احمد صاحب سے نہو سکا جس سے بڑی فاش شکست مولوی وکیل احمد صاحب و علمائے بمبی کی ہوئی کہ مولوی صاحب موصوف کے تمام انصار و معاونین بہی دریائے حیرت مین غرق ہوئے اور ہمیشہ تک اِس کی جوابدہی کے فکر مین رہینگے -

(۴) اڈیٹر صاحب مشیر قیصر کا دعوی کہ فاضل ممدوح نے مناظرہ سے گریز کی مولوی وکیل احمد صاحب کی شکست پانے سے اولٹا ثابت ہوا -

(۵) مولوی وکیل احمد صاحب کی دیگر تحریرات اِس معاملہ مین بسبب نہ ثبوت کرنے سوال ہفتم علمائے بمبی کے محض فضول ٹہرین -

مولوی وکیل احمد صاحب کو دوسری شکست ملنا

جب مولوی وکیل احمد صاحب سوال ہفتم علمائے بمبی لگتے گے گو موت کی پاکی

کی نشان وہی سے حسب مطالبہ فاضل ممدوح عاجز و ساکت ہوئے تو اب اس
دعوی ہی سے دست بردار ہوئے اور یہہ بات بنائی چنانچہ مشیر قیصر مطبوعہ
یکم اپریل ۱۸۸۳ع سے ہم اوسکا خلاصہ درج ذیل کرتے ہین "ہمپر اور علماے
بمبی پر ان سوالات مشعرہ علماء بمبی کی نشاندہی لازم نہین کیونکہ علماء بمبی نے
بعض معتقدین مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کو ان مسائل خبثیہ کا قائل دیکھکر
مولانا ممدوح سے شبہہ رفع کرنے کو دریافت کیا جب مولانا ممدوح نے ان عقاید
سے انکار کیا تو ہم اونکو بری سمجھتے ہین ہم اسبات کے مدعی نہین ہین کہ اہل
حدیث مسایل خبثیہ کے قایل ہین پھر ہم پر نشاندہی ان مسایل کی کب لازم ہے"
اس بیان مولوی وکیل احمد صاحب سے ظاہر ہے کہ یہہ صورت سوال کی تہی نہ کوئی
مناظرہ [illegible] ہین کہ یہہ بیان مولوی
صاحب موصوف کا اوسوقت صحیح سمجہا جاتا جبکہ مولوی صاحب موصوف قبل
مطالبہ فاضل ممدوح خود اسکو مناظرہ نہ جانتے اور فاضل ممدوح کو یہہ کہکر "حق
شاگردی الخ" میدان مناظرہ مین نہ بلاتے اور علماء بمبی اخبارون مین مولانا
سید محمد نذیر حسین صاحب کا ساکت ہوجانا اور ہار جانا وغیرہ نہ مشتہر کراتے
اور جبکہ بیشتر مطالبہ فاضل ممدوح کے خود مولوی وکیل احمد صاحب نے مولانا ممدوح کو
ساکت تصور کرکے مولانا ممدوح کی طرف سے فاضل لاہوری سے میدان مناظرہ
مین آنے کی درخواست کی تو اب یہہ بات بنانا اور اپنے سابق قول سے پھر جانا مولوی
وکیل احمد صاحب کو مناسب نہین ہے -

اور بیشتر اسکے مولوی وکیل احمد صاحب نے اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۱۸ دسمبر ۱۸۸۳ع
مین علماء بمبی کی طرف سے (ان مسائل کے پتہ نہ بتلانے مین) یہہ عذر فرمایا تہا
"اگر مولانا محمد نذیر حسین صاحب مناظرہ مین ثابت قدم رہتے تو علماء بمبی پتہ و

نشان تبلادینے پہلے سے تبلا دینا خلاف تہذیب تھا" تعجب ہے کہ مولویصاحب
اپنی پہلی بات کو بہت جلد بھول جاتے ہین یا حسب موقع و مصلحت وقت جسکا لکھنا
مناسب سمجھتے ہین لکھدیتے ہین **خیراب** اگر اہل حدیث کے دامن کو مسایل
خبثیہ مستقبحہ علما ربی سے بے لوث خیال فرمانے لگے تو یہہ **مولوی صاحب**
موصوف کی دوسری شکست ہے کیونکہ اسی مقصد کے واسطے
فاضل ممدوح نے اپنی تحریرات مین زور مارا ہے کہ اہل حدیث ان مسایل خبثیہ
سے پاک ہین وہ خود آپنے تسلیم کرلیا اور معترف ہوئے اب کچھ جھگڑا و تنازعہ
باقی نہین رہا۔ ہم اس مولوی صاحب کے اعتراف کو غنیمت اور قابل تحسین و
آفرین خیال کرتے ہین بلکہ ہم یہہ بھی آرزو رکھتے ہین کہ مولوی صاحب اپنے
دیگر ہم مذہبون کو بھی سمجھا وین اور اس سچی بات کا معتقد بنا وین خصوصاً
انکو بھی جنھون نے [illegible] کر دیا
ونیز ان مجہول الاسم عالم و محدث کو جنھون نے مشیر قیصر مطبوعہ ۲۰ نومبر ۱۸۹۳ء
مین بزعم خود ان مسایل کو اہل حدیث کی کتابون مین نکالدیا اور اڈیٹر صاحب
مشیر قیصر کو جنھون نے نہایت اعتقاد سے مجہول الاسم صاحب کی تحریر کو طبع فرمایا
اور انکو عالم اور بہت بڑے محدث کا خطاب دیا۔
مولوی وکیل احمد صاحب نے اہل حدیث کو مسایل خبثیہ سے بری فرمایا
یہہ بہت صحیح ہے علما ربی نے اہل حدیث کو ان مسایل کا قایل نہ دیکھا ہوگا کیونکہ
متقدمین مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کے اہل حدیث ہین احادیث مین
ان مسایل کا پتہ نہین ہے شائد کسی خاص مذہب کے مقلدون کو دیکھا ہوگا* اور
مصلحتاً ایسا شبہ اہل حدیث کی طرف سے پڑگیا ہو۔
اوس فقرہ فاضل صاحب لاہوری کا ذکر جس سے اڈیٹر صاحب

* پچ ہے دروغ گورا حافظہ نباشد ۱۲ محشی

درلع

شیر قیصر نے اونکا مناظرہ سے گریز کرنا استنباط کیا ہے

وہ فقرہ یہہ ہے جو ۸ جنوری ۱۸۸۹ء کے اخبار شیر قیصر مین موجود ہے ۔ ”مین آجکل کے اکثر تقریری مناظرات (جنمین مناظرہ علمار بہی داخل ہے) کو مجادلات سمجھتا ہون اور انمین صرف اپنے یا اپنے شیخ مسند الوقت کی شمولیت کو بلکہ بہی اخوان مسلمین معترضین عن اللغو کے اقدام و شمول کو حنث عظیم خیال کرتا ہون اسکی دلیل و تفصیل آپ دریافت کرنا چاہین تو اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۴ کو ملاحظہ فرماوین“ یہہ بیان فاضل ممدوح کا ایسا بدیہ اور ظاہر ہے کہ اس مین کسی کو کلام نہین ہے جسنے اپنی تمام عمر مین اس زمانہ کی ایک بہی تقریری مناظرہ کو دیکہا ہوگا وہ ضرور اسکی تصدیق کریگا اس تقریری مناظرہ کی برائی [illegible] [illegible] مستثنا ہین ۔ مگر کوئی ایسا مناظرہ ہوتا ہوگا جس مین مارپیٹ گالی گلوچ لعن طعن بزرگون کی توہین نہوئی ہوگی ۔ ایسے مفسدانہ مناظرونکو فاضل ممدوح کیا کوئی بہی مہذب پسند نکریگا بہنے ایسے تقریری مناظرہ کا جواز کہین نہین دیکہا ایک بہی عالم نے اسکو جائز نہین رکہا ۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیار العلوم مین مناظرون کی بہت کچھ برائی بیان فرمائی ہے پس فتنہ و شر کے مناظرہ کو برا کہنے سے مطلق تقریری مناظرہ کی ممانعت نہ سمجہنا چاہیئے جیسا کہ ایک مجہول الاسم دہلوی نے اخبار شیر قیصر مطبوعہ ۱۵ جنوری ۱۸۸۹ء مین فاضل ممدوح کو مطلق تقریری مناظرہ کا منکر ٹہرا کر بدعتی لکہا اور مطلق تقریری مناظرہ کا ثبوت پیش کیا مگر شر و فساد کے مناظرہ کو ثابت نہین کیا اور تحریری مناظرہ کا عدم جواز بہی کہین سے نہ نکالا تاکہ اپنے دعوے مین ٹہیک اترتے اور اڈیٹر صاحب نے اس خلاف تہذیب مضمون کو نہایت خوش ہوکر اپنے مہذب اخبار مین طبع فرمایا ۔ مگر تعجب

ہے کہ ان حضرات سے کسی نے بہی فاضل ممدوح کے فقرہ کو بخوبی نہ دیکہا کہ اس مین تو
اس زمانہ کے اکثر اون مناظرون کو بُرا کہا ہے جو فساد سے خالی نہین ہین - مگر
کمتر جو فساد سے خالی ہون اون کو کہان برا کہا - اور یہہ بہی خیال نفرمایا کہ
فاضل ممدوح نے خود بارہا تقریری مناظرہ کیا ضمیمہ اخبار سفیر ہند مین آپکی گئے
مناظرہ مولوی حبیب اللہ صاحب کے ساتھ چہپی ہوئی ہمنے دیکہی ہے اور نہ فاضل ممدوح
کی اون شروط پر غور فرمایا جنکی پابندی سے باب فتنہ و فساد کا بند ہوتا ہے ان
شروط کا ذکر اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۴ مین بہی ہے جسکا حوالہ اسی مضمون مین دیا
گیا - اور ان بدعتی کے لقب دینے والے اور اسپر راضی ہونے والون نے
یہہ بہی نہین خیال کیا کہ ہم فاضل ممدوح کو فسادی مناظرون کے بُرا کہنے پر اگر
بدعتی کہینگے تو تمام علماء اسلام خصوصاً امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کا بہی بدعتی ہونا
لازم آویگا ہم جیسے حنفی ہین جو اگلے پچہلے علماء کو خصوصاً [illegible] بہی [illegible] لعن طعن
کرتے ہین خدا رحم کرے - ہم ان حضرات سے برادرانہ التماس کرتے ہین کہ ایسا
اندہیر نہ مچاوین ایسے مقام پر تو کبہی کبہی تہذیب و انصاف سے کام لیا
کرین ❊

اڈیٹر صاحب مشیر قیصر اور مولوی وکیل احمد صاحب نے تو اور بہی
غضب کیا کہ اس زمانہ کے مفسدانہ تقریری مناظرون کو مجادلہ کہنے سے فاضل
ممدوح کو مناظرہ سے گریز کیا ہوا خیال کرلیا -

سبحان اللہ جب مدعیان تہذیب کا یہہ انصاف و فہم و استدلال ہے تو دوسرے
لوگون (جیسے علماء بمبئی جنکے خلاف تہذیب ہونے کا خود اڈیٹر صاحب مشیر قیصر کو
اقرار ہے) کا کیا حال ہے ❊

علماء بمبئی کا خلاف تہذیبی کے سبب سے (جنکے خود اڈیٹر صاحب

معترف ہین) اور اونکے اشتہار کے بے تہذیبی کی وجہہ سے مناظرہ کے قابل نہونا بخوبی ثابت ہو چکا ہے۔

مولوی وکیل احمد صاحب کا خلاف داب مناظرہ کے سبب سے لایق مناظرہ نہونا

ہمکو تحریرات مولوی وکیل احمد صاحب کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مولوی صاحب موصوف تقریری مناظرہ کو کبہی نیک نیتی سے تہذیب سو انصاف سے انجام نہین پہونچا سکتے ہین جن افعال خلاف داب مناظرہ کے ارتکاب سے علماء بمبئی کا قابل مناظرہ نہونا ثابت ہوا اوس سے زیادہ مولوی صاحب موصوف کی تحریر مین پایا جاتا ہے جس سے بدرجہ اولی انکا قابل مناظرہ نہونا سمجہا جاتا ہے ہم اونکا بیان مختصر آگرتے ہین ناظرین توجہ فرماوین۔

مولوی وکیل احمد صاحب کا بعض اکابر علمای کی نسبت نا شایستہ کلمات کا استعمال کرنا

(۱) مولوی وکیل احمد صاحب فاضل محمد حسین صاحب لاہوری اور اونکے ہم مذہبون کو باوجود اونکے منع کرنیکے بار بار وہابی ولامذہب وغیرہ کلمات لکہتے ہین اور اسی پر اصرار فرماتے ہین۔

(۲) مولوی اسمعیل شہید مرحوم (جنکے بجز چند قبر کے مجاورون کے تمام ہندوستان کے سنت جماعت معتقد ہین) اور دیگر علماء اہل حدیث پہ نہایت بے ادبی اور خلاف تہذیبی سے منہ آتے ہین جس سے اونکے لاکہون معتقدین کی دلشکنی ہوتی ہے۔

مولوی وکیل احمد صاحب کی غلط بیانی

(۳) مولوی بشیر الدین مرحوم کو نواب صاحب بہوپال کا استاد لکہتے ہین چنانچہ یکم اپریل [illegible]

کے اخبار شیر قیصر مین لکھا ہے حالانکہ یہہ بالکل غلط ہے مولوی صاحب کو اسکا ثبوت دینا بہت ضرور ہے -

(۴) مولوی کرامت علی صاحب جونپوری کو فاضل ممدوح کے گروہ کا نامی عالم فرماتے ہین - حالانکہ خود بھی اطمینان القلوب سے اونکی عبارت (جو دو مین گروہ اہل حدیث کے ہے) شیر قیصر مین منقل کرتے ہین - جس سے پڑھنے والے خود جان سکتے ہین کہ مولوی کرامت علی صاحب اس گروہ کے سخت دشمن ہین - علاوہ ازین ہمنے ثقات سے سُنا ہے کہ انکو حدیث اور عاملان حدیث سے اِسقدر دشمنی تھی کہ آمین بالجہر اور رفع یدین کرنے والون کو مسجد سے نکلوا دیتے تھے -

مولوی وکیل احمد صاحب کے انوکھے اعتراضات

(۱) مولوی اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے ایضاح الحق مین اور مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب نے معیار الحق مین خلاف سنت عبادت کو بشہادت احادیث صحیحہ بدعت فرمایا ہے - اور یہہ ایسا اتفاقی مسئلہ ہے کہ کسی نے اسکا خلاف نہین کیا خلاف سنت عبادت کو کسی مجتہد محقق نے جائز نہین فرمایا اور حدیث بخاری و مسلم مین آیا ہے کہ تین شخصون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات سے آپکی عبادت کا حال پوچھکر ایک نے اپنے اوپر ہمیشہ رات بھر کی نماز دوسرے نے ہمیشہ کا روزہ تیسرے نے نکاح کا نکرنا لازم کر لیا آنحضرت نے یہہ سنکر اون پر غصہ ظاہر فرمایا اور قسم کہا کر کہا فمن رغب عن سنتی فلیس منی - پس جبکہ رسول خدا صلعم نے نماز و روزہ (جو عمدہ ترین عبادات بحکم اللہ تعالی فرض ہین) کو بطریق سنت نہ ادا کرنے پر ناراضی ظاہر فرمائی اور تبکبن کو اپنے

گروہ سے خارج فرمایا - تو وائے برحال اونکے جو اپنے ولسی یا پیرون فقیرون کی ارشاد سے تراشتے اور اونکا اهتمام فرض سے بہی زیادہ کرتے ہین اور امید ثواب کی رکھتے ہین خدا اُن پر رحم کرے مگر افسوس ہے کہ مولوی وکیل احمد صاحب نے اس اتفاقی مسئلہ پر بہی اعتراض جڑدیا اور ان بزرگوارون کو جیسا چاہا کہہ ڈالا اور یہہ خیال فرمایا کہ یہہ ہماری سخت کلامی اور درشت زبانی تمام علماء اسلام بلکہ خود پیغمبر علیہ التحیۃ والسلام تک پہونچتی ہے - طرفہ یہہ کہ اون بزرگوارون کے دلائل سے کچہ تعرض نہین فرماتے آنکہ بند کرکے اعتراضات کرتے چلے جاتے ہین -

(۶) مولوی اسمعیل شہید مرحوم نے اپنی ایضاح الحق مین قرآن وحدیث سے بدعت کا بیان ایسا مشرح ومفصل کیا ہے کہ علماء محققین یہی فرماتے ہین کہ بدعت کے [illegible] - اسکا مصنف علاوہ مجتہد ہونے کے ہر علم مین کمال رکہتا تھا -

مولوی وکیل احمد صاحب نے اس متبرک کتاب پر بہی اعتراض کیا اور فرمایا جسکا خلاصہ یہہ ہے "شہید مرحوم نے جن باتون کو بدعت لکہا اون کی مرتکبین کو بدعتی کیون نہ لکہا یہہ عجب بات ہے کہ ایک شخص بدعت کرے مگر بدعتی نہ کہلایا جاوے" مولوی وکیل احمد صاحب کے اسمین دو دعوی ہین اوّل جن باتون کو مولوی اسمعیل مرحوم نے بدعت قرار دیا ہے وہ ایسی نہین ہین دوم کسی قسم اور کیسی ہی بدعت ہو اوسکا مرتکب ویسا ہی بدعتی کہلاتے گا جن بدعتی کی مذمت مین احادیث وارد ہوئی ہین -

دعوی اوّل کی نسبت تو یہی عرض ہے کہ مولوی وکیل احمد صاحب نے مولانا شہید مرحوم کے دلائل کا کچہ جواب نہین دیا جس سے تسلیم کرلینا پایا

جاتا ہے - اور نہ (اون بدعتون کو سنت مستحب ثابت کیا اور نہ اونکا قائل کسی مجتہد یا محقق کو بتلایا اسلئے قابل التفات نہین ہے -

دوسرے دعوی کے جواب مین ہم مولوی صاحب موصوف کو بتلائے دیتے ہین کہ علمائے مذہب حنفیہ نے مصافحہ بعد نماز عصر کو بدعت کہا ہے - اگر مولوی صاحب کے دونون دعوے صحیح مانے جاوین تو علماء حنفیہ اون اعتراضات وسخت کلامیون کے مستحق ٹہرتے ہین جو مولوی وکیل احمد صاحب سے مولانا شہید مرحوم کی شان مین سرزد ہوئے ہین - اور اس مصافحہ کے مرتکب بقول مولوی صاحب موصوف سچّے حقیقی بدعتی قرار پائے - **اسی طرح** امام محمد شاگرد امام ابو حنیفہ رح نے قنوت کو نماز فجر مین پڑھنا بدعت فرمایا ہے - پس بقول مولوی صاحب موصوف وہی اعتراضات امام محمد رح پربھی وارد ہوئے - اور اکثر مجتہدین مثل شافعی رح اور بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ خود پیغمبر خدا صلعم [illegible] ہین کیونکہ یہ امام نماز فجر مین قنوت کو پڑہا کرتے تھے - سب سے بڑھکر ملّا علی قاری حنفی (جنہون نے مرقات شرح مشکوٰۃ مین فرمایا ہے کہ جو فعل حضرت نے کیا ہے اوسکا کرنا سنت ہے اسی طرح جو فعل آپ نے نہین کیا اوسکا ترک سنت ہے اوا کرنا خلاف سنت اور جو خلاف سنت ہووہی بدعت ہے) مولوی وکیل احمد صاحب کے اعتراضات کے محل ہین اور تمام افعال (جو غیر سنت ہین جیسے مولود و سوم وہم چہلم عرس وغیرہ) کے مرتکبین حقیقی بدعتی ہوئے - ان افعال سے حنفیہ مین سے شاید کوئی بچا ہو لیکن مولوی صاحب موصوف تو بچ نہین سکتے کیونکہ عمل مولود کے مجوزین مین سے ہین پس ثابت ہوا کہ جن باتونکو مولوی اسمعیل شہید مرحوم نے بدعت کہا حقیقت مین وہ بدعت ہین

اور دوسرے علماے نے بھی اونکو بدعت کہا ہے ۔ اور جیساکہ مولوی اسمعیل
شہید مرحوم نے اونکے مرتکبین کو بدعتی نہین کہا ایسا ہی تمام محققین علمار نے
اونکو بدعتی نہین کہا ۔ پس مولوی وکیل احمد صاحب کا اعتراض ایسا ہے جیساکہ اکثر
عوام (جو مذاق علمار سے اجنبی یا فیض صحبت علمار سے محروم ہین) کے
دلون مین خدشہ پڑجاتا ہے ۔

ہم اِس مسئلہ کی پوری تفصیل اِس مقام پر اجنبی تصور کرکے ترک
کرتے ہین مگر ناظرین شائقین کو مضمون کفر و کافر مصنفہ فاضل محمد حسین
صاحب لاہوری کیطرف متوجہ کرتے ہین جو اشاعۃ السنۃ نمبرا و ۱۰ جلد ۴ مین
طبع ہوا ہے جسکا خلاصہ کرکے ہمنے بھی اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۹ مئی ۱۸۸۲ء مین
چھپوایا ہے جسمین ثابت کیا گیا ہے کہ شارع نے بعض کفر کے مرتکبین کو کافر
نہین فرمایا ۔ اگر مولوی وکیل احمد صاحب اِس مضمون کی طرف نہ رجوع کرین
تو وہ حدیث من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر پر امام ابوحنیفہ رح کے
[illegible] کو دیکھین اور غور کرکے اپنے اعتراض کا جواب سمجھ لین کہ باوجود اِس
[illegible] مین بے نماز کو کافر کہنے کے امام صاحب نے اِسکو کافر نہین کہا ۔
مولوی وکیل احمد صاحب اگر اِس مقام کو سوچین تو پھر ایسے فضول اعتراضات
نکرین ۔ جن اعتراضات سے خود امام ابوحنیفہ رح پر علاوہ اعتراضات کے
سخت زبانی وطعن وغیرہ رجوع کرتے ہین ۔

اِس ہمارے بیان سے ظاہر ہوا کہ مولوی وکیل احمد صاحب
تحریری مناظرہ مین جب یہہ شور و فساد بزرگون کی توہین علمار پر طعن و
تشنیع خلاف تہذیب کلمات کا استعمال کرتے ہین تو اِن سے تقریری
مناظرہ کب جائز ہے ۔ اگر مولوی وکیل احمد صاحب کو تقریری مناظرہ

کسی مسئلہ مین کرنا منظور ہو تو شروط نافع فساد (جو فاضل ممدوح نے ہمیشہ کے واسطے تجویز فرما کر اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۴ مین شایع کی ہین) کے پابند ہو جاوین ہم وعدہ کرتے ہین بلکہ متضمن ہوتے ہین کہ فاضل محمد حسین صاحب لاہوری ضرور مناظرہ کرینگے ۔ مگر ہم کو مولوی وکیل احمد صاحب کے منشاء تحریر سے یہہ ہرگز امید نہین ہے کہ وہ ان شروط کی پابندی کرین ۔ اگر شروط مذکورہ بالا کی پابندی نکرین تو ضرور سمجھا جاوے گا کہ مولوی وکیل احمد صاحب کو احقاق حق منظور نہین ہے صرف بزرگان دین پر لعن وطعن کرنا اور وہابی لامذہب وغیرہ مثل تکیہ کلام و دیگر خلاف تہذیب کلمات کو لکھ کر انتشار و شور کرنا منظور ہے ۔

غرضکہ اہل علم منصف دیکھ لینگے حق بجانب فاضل محمد حسین صاحب لاہوری ہے نہ اڈیٹر صاحب اخبار منیر قیصر ۔

(باقی آیندہ)

ابو محمد جمال الدین ڈاکٹر کہوری ضلع سیالکوٹ

اول ریویو

اشاعة السنة

نمبر ۶، ۷، ۸ — جلد (۷)

بابت ماہ شعبان و رمضان و شوال سنہ ۱۳۰۱ مطابق جون جولائی اگست سنہ ۱۸۸۴ء

قیمت رسالہ وضمیمہ بدستور یعنی نوابون ورئیسون سے سالانہ ــــ گورنمنٹ اور عام اغنیا سے ــــ متوسط الوسعت سے ــــ کم وسعت لوگون سے ۱۲ ــــ بے وسعت اہل علم سے جو انکی اشاعت کرین دعا خیر۔

خط و کتابت و ارسال زر بنام مہتمم کے پورے نام وخطاب سے حسب نشان ذیل تا اطلاع ثانی ہونا چاہیے

اور بسبیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی نہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہ ہوگا۔ ابو سعید محمد حسین۔ مہتمم اشاعة السنہ بٹالہ ضلع گورداسپور

اشتہار واجب الاظہار

ایک شخص **فیض الحق** نامی پست قامت پیوستہ ابرو۔ گربہ چشم۔ گندم گون۔ عرصہ دو سال سے ہندوستان و پنجاب کے اکثر شہرون مین ہمارا رشتہ برادری جتا کر ہمارے نام جعلی خطوط دکھا کر لوگون کو دہوکہ دے رہا ہے۔ پہلے تو وہ قیمت اشاعة السنہ لوگون سے وصول کرتا رہا جسکی انسداد کے لئے اشاعة السنہ سنہ ۱۸۸۳ء کے نمبر ۲ و ۳ کے معمولی اشتہار مین مجملاً بلا ذکر نام یہہ اسکا حال جتایا گیا تہا اور اسکے بعد ہمیشہ اسی اشتہار مین اسکے خیال سے یہہ فقرہ لکہا جاتا ہے کہ "ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی کے کسی اور سبیل سے نہو"۔ آب اسنے اپنے ہاتہہ کو اور پہیلایا ہے اور خریداران اشاعة السنہ کے علاوہ عام لوگون کا مال مارنا شروع کر دیا ہے۔ بہت لوگون سے ہمارا نام لیکر قرض اٹہایا اور ادا نہین کیا کسی سے کچھہ مدرسہ کیلئے لیا تو واپس نہین دیا بہت جگہ ہمارے

نام کے جعلی خطوط متضمن سفارش اور جعلی فہرستین چندہ بناء مسجد دکہا کر روپیہ وصول کرنا چاہا۔ بعض جگہ سے دوسرے کے نام کا روپیہ جعلی دستخط و رسید دیکر وصول کر لیا۔ **لہذا** محض حسبۃً للہ لوگون کے اموال و حقوق کی حفاظت کی نظر سے بتصریح اسکے نام و حلیہ کے یہہ اشتہار جاری کیا گیا ہے۔ احباب و اخوان اسکے شر سے بچین۔ ہمارے نام و لحاظ سے اسکے دہوکہ مین نہ آجاوین بلکہ ہمارا نام لیکر ہمارا رشتہ جتا کر ہمارا خط دکہا کر جو کوئی کسی سے کچھہ مانگے کسی نام یا کسی صورت کا ہو اوسکا اعتبار نہ کرین اور یہہ سمجہہ رکہین کہ اس مضمون کے خطوط لکہنے کی ہماری عادت نہین۔ رہا معاملہ لین دین متعلق اشاعة السنہ سو بجز ڈاک سرکاری یا متقررہ اشخاص کے نہ ہو۔ جو شخص اپنا روپیہ بجز اشخاص متقررہ کسی کے ہاتہہ مین دیگا وہ اپنے روپیہ کا خود ذمہ وار ہوگا۔

ابو سعید محمد حسین [illegible]

اشاعۃ السنۃ

نمبر ۶ و ۷ و ۸ جلد (۷)

بابت ماہ شعبان و رمضان و شوال سنہ ۱۳۰۱ مطابق جون جولائی اگست سنہ ۱۸۸۴ء

قیمت رسالہ وضمیمہ بدستور یعنی نوابون ورئیسون سے سالانہ للعہ گورنمنٹ اور عام اغنیا سے صہ متوسط اہل وسعت سے عہ کم وسعت لوگون سے ۱۲ بے وسعت اہل علم سے جو اسکی اشاعت کرین **دعا خیر**

خط و کتابت و ارسال زر مہتمم کے پورے نام وخطاب سے حسب نشان ذیل تا اطلاع ثانی ہونا چاہیے اور سبیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی نہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہ ہوگا۔ ابو سعید محمد حسین۔ مہتمم اشاعۃ السنہ بٹالہ ضلع گورداسپور

اشتہار واجب الاظہار

ایک شخص فیض الحق [illegible] قامت پستہ ابرو۔ گربہ چشم۔ گندم گون۔ عرصہ دو سال سے ہندوستان و پنجاب کے اکثر شہرون مین ہمارا رشتہ برادری جتاکر ہمارے نام کے جعلی خطوط دکھاکر لوگون کو دہوکہ دے رہا ہے۔ پہلے تو وہ قیمت اشاعۃ السنہ لوگون سے وصول کرتا رہا جسکے انسداد کے لئے اشاعۃ السنہ سنہ ۱۸۸۳ء کے نمبر ۳ و ۴ کے معمولی اشتہار مین مجملاً بلا ذکر نام یہہ اسکا حال جتایا گیا تہا اور اسکے بعد ہمیشہ اسی اشتہار مین اسکے خیال سے یہہ فقرہ لکہا جاتا ہے کہ "ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی کے کسی اور سبیل سے نہو"۔ اب اسنے اپنے ہاتہہ کو اور پہیلایا ہے اور خریداران اشاعۃ السنہ کے علاوہ عام لوگون کا مال مارنا شروع کر دیا ہے۔ بہت لوگون سے ہمارا نام لیکر قرض اُٹہایا اور ادا نہین کیا کسی سے کچہہ عاریۃً لیا تو واپس نہین دیا بہت جگہ ہمارے نام کے جعلی خطوط [illegible] اور جعلی فہرستین [illegible] چندہ [illegible] مجلد کراکر روپیہ وصول کرتا رہا۔ بعض جگہ سے دوسرے کے نام کا روپیہ جعلی دستخط و رسید بنکر وصول کر لیا۔ **لہذا** محض حسبۃً للہ لوگون کے اموال و حقوق کی صیانت کی نظر سے بتصریح اسکے نام و حلیہ کے یہہ اشتہار جاری کیا گیا ہے۔ احباب و اخوان اسکے شر سے بچین۔ ہمارے نام و لحاظ سے اسکے دہوکہ مین نہ آئین بلکہ ہمارا نام لیکر ہمارا رشتہ جتاکر ہمارا خط دکہاکر جو کوئی کسی سے کچہہ مانگے کسی نام یا کسی صورت کا ہو اوسکا اعتبار نہ کرین اور یہہ سمجہہ رکہین کہ اس مضمون کے خطوط لکہنے کی ہماری عادت نہین۔ رہا معاملہ لین دین متعلق اشاعۃ السنہ سو بجز ڈاک سرکاری یا متقررہ اشخاص کے نہو جو شخص اپنا روپیہ بجز اشخاص متقررہ کسی کے ہاتہہ مین دیگا وہ اپنے روپیہ کا خود ذمہ وار ہوگا۔

ابو سعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنہ

براہین احمدیہ

پر

ریویو

اس کتاب کے چار حصہ طبع ہو کر ہماری نظر سے گذرے ہین ہم **قبل** اسکے کہ اس پر رائے زنی کرین اسکے اکثر مطالب کی **تلخیص** مناسب سمجھتے ہین تا کہ بحکم مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید اس کتاب کی خوبی خود اسی سے ظاہر ہو اور جو کچھہ ہم اسکی نسبت کہین اسمین کسی کو مبالغہ کا گمان نہ ہو۔

اسکے حصہ اول مین بوصف سبب تالیف بیان ہوا ہے اور اس کتاب کے جواب پر دس ہزار روپیہ انعام دینے کا اشتہار بقلم جلی درج کیا گیا ہے۔ اس اشتہار کی نسبت ہم یہہ رائے ظاہر کرتے ہین کہ یہہ مولف کی بکمال ثابت قدمی اور عالی ہمتی پر دلیل ہے اور مخالفین اسلام پر خدا تعالی کی جانب سے کامل حجت قایم ہوئی ہے اس اشتہار پر بھی کسی نے اسکے جواب مین قلم نہ اٹھایا تو اس سے کس و ناکس کو اس بات کا یقین حاصل ہونا لازم ہے کہ مخالفین اسلام سے کسیکو اپنے مذہب کی سچائی کا کامل یقین نہین ہے جو ہے تقلیدی اعتقاد ہے جسپر اونکے علم و خیال مین ایسے دلایل قایم نہین ہین جیسے کہ اسلام کی سچائی پر دلایل قایم ہین اس صورت مین انکا اسلام سے انکار انصاف و فتوت کے خلاف ہے۔

تلخیص مطالب حصہ دوم

اس حصہ دوم مین ایک مقدمہ ہے جسمین امور ذیل کا اظہار ہے

امر اول مذہب مخالفین اسلام سے تعرض اس کتاب کا اصلی مقصد نہین ہے اصل مقصد کتاب اثبات حقانیت قران و نبوت محمدیہ ہے چونکہ اس مقصد کا اثبات اعتقادات و اعتراضات مذاہب غیر کے ذکر و جواب پر موقوف ہے لہذا بحکم ضرورت ان مذاہب سے

تعرض ہوا ہے -

اس امر اول کے ذیل مین چار حاشیہ بیان ہوئے ہین سحاشیہ نمبر ۱ مین فرقہ آریہ کے غلط عقاید کا بیان ہے - حاشیہ نمبر ۲ مین قرآن شریف کا سب کُتب الہامی سے افضل اور اکمل ہونا - حاشیہ نمبر ۳ مین عقاید خلاف عقل کا سچا نہ ہونا - حاشیہ نمبر ۴ مین صرف عقل کا ادراک عقاید حقہ کے لئے کافی نہ ہونا اور مدد الہام کا محتاج ہونا -

امر دویم - اس کتاب کے جواب لکھنے کی اس شرط کا بیان کہ دلایل کتاب کو بتما مہا نقل کر کے اسکا جواب دین اور برہم سماج اور مدعیان پیروی الہامی کتب کو اُنکے جواب کی طرز کی ہدایت -

امر سوم - جو دلایل اس کتاب مین بیان ہوئے ہین وہ قران سے ماخوذ ہین - مخالفین بہی جو دلایل پیش کرین اپنی کتاب سے نکالین اپنی طرف سے نکالکر پیش کرینگے تو وہ دلایل انکی خیالی نکات بعد الوقوع قرار دئے جاوینگے انکی کتاب کے مصدق نہ سمجھے جاوینگے - اس امر کے ذیل مین ایک حاشیہ نمبر ۵ مرقوم ہے جسمین اس امر (سوم) کا عقلی ثبوت دیا گیا ہے -

امر چہارم اس کتاب مین کسیکے اکابر مذہب کی نسبت کوئی لفظ خلاف تہذیب نہین لکھا گیا - مخالفین بہی اس امر کی رعایت کرین - پنڈت دیانند پیشوای آریہ کی طرح انبیا کی جناب مین بے ادبی و گستاخی سے پیش نہ آوین -

اسکے ضمن مین پنڈت دیانند کی زیادتیون اور بدگوئیون کا بیان ہے انکے عقاید باطلہ کی تفصیل -

اس امر (چہارم) کے ذیل مین نمبر ۶ سے ۱۰ تک حواشی مرقوم ہین حاشیہ نمبر ۶ مین عیسائیون کی زیادتیون اور بے تہذیبیون کا ذکر ہے اور حاشیہ نمبر ۷ مین آریہ کی سوءظنی کا ذکر اور حسن ظن کی ضرورت کا ثبوت اور حاشیہ نمبر ۸ مین چارون وید کے بے اعتبار ہونے کا ثبوت اور حاشیہ نمبر ۹ مین آنحضرت کی خاتم الرسل

ہونے کا بیان اور اس اعتراض کا جواب کہ وحی کا فیض بند کیون ہوگیا اور حاشیہ نمبر ۱ مین نزول قران کی ضرورت کا ثبوت اور اسمین پادریون کی شبہات کا جواب۔

اس حصہ کے اخیر مین اس کتاب کے فواید حسب تفصیل ذیل بیان ہوی ہین۔
(۱) یہہ کتاب جملہ مہمات دینیہ پر مشتمل ہے (۲) اسمین تین سو دلایل حقانیت اسلام مذکور ہین (۳) اس مین یہودی عیسائی مجوسی آریہ برہمو بت پرست دہریہ عقلیہ اباحتی لامذہب سب کے شبہات کا جواب ہی۔ (۴) اس کتاب مین مخالفین کے اصول مذہب پر عقلی طور پر بحث و نکتہ چینی کی گئی ہے۔ (۵) اس کتاب مین اسرار و معارف قران شریف بیان کئی گئے ہین جنکی نظر سی یہہ کتاب بمنزلہ ایک تفسیر کے ہی (۶) اس مین دلایل عقلیہ صحیحہ سی استدلال کیا گیا ہی جس سی ناظرین کی قوت فکریہ کو ترقی متصور ہی۔

تلخیص مطالب حصہ سوم

حصہ سوم مین **پہلی فصل** کتاب کا آغاز ہی جسمین قرآن شریف کی افضلیت اور حقانیت پر بیرونی اور اندرونی شہادتون کا بیان مقصود ہی۔ اس مقصود سی **پہلے** چند تمہیدات کی ضمن مین چند ایسے مقدمات کا بیان ہی جنکا بیان مولف نی قبل مقصود ضروری سمجھا۔ **تمہید** اول مین شہادت بیرونی اور اندرونی کی تشریح ہی کہ بیرونی سی وہ واقعاتِ خارجی مراد ہین جنکی نظر سی اس کتاب کا منجانب اللہ ہونا ثابت ہوتا ہی اور اندرونی سی اس کتاب کے ذاتی کمالات اور عمدہ تعلیمات۔

تمہید دوم مین بیرونی شہادتون کے چار ماخذون کی تشریح ہے۔
(۱) وہ امور خارجی جو محتاج اصلاح تہے۔ (جیسے کفر وغیرہ اعمال بد)۔
(۲) وہ امور خارجی جو تکمیل کے محتاج تہی۔ (جیسے تعلیمات کتب الہامیہ سابقہ جو زمانہ مابعد*

---

* زمانہ مابعد کی قید اسلئے لگائی گئی ہے کہ اپنے زمانہ مین وہ تعلیمات بہی مکمل تہین گو زمانہ مابعد مین وہ ناقص معلوم ہونے لگین یہہ اسلئے کہا گیا ہی کہ اسکی تعلیمات کو فی نفسہا ناقص فرض کرنے سے اسکی معلم پر

کی نسبت ناقص وغیر مکمل نظر آتی تھین۔

(۳) امور قدرتیہ جو بغیر وسیلہ انسانی تدبیرون کے خدا کی طرف سے پیدا ہوئی ہون۔

(۴) امور غیبیہ جو ایسی شخص سے ظاہر ہون جسکی طاقت سے انکا ظاہر ہونا عادۃً محال ہو جیسے کسی اَن پڑہ کا اشارات حکمیہ و دقایق فلسفیہ کو بیان کرنا)

تمہید سوم مین اس امر کا بیان ہے کہ جو چیز محض خدا کی قدرت سے بلا وساطت انسانی تدبیر کے ہوئی ہو اوسکا بیمثل اور ایجادات مخلوق سے بالاتر ہونا ضروری ہے اوسکی تمثیل مین مولف نے کتب الہامی کو پیش کیا ہے اور اچھی تفصیل سے ثابت کر دیا ہے کہ کتاب الہامی کا بیمثل ہونا ضروری ہے اور اسکی بیمثل ہونے سے اوسکا منجانب اللہ ہونا ثابت ہوتا ہے اس تفصیل کے ضمن مین **مخالفون** کے **اعتراضات** ذیل کا کافی جواب دیا ہے۔

(۱) بہت سے کلام انسانی ایسے موجود ہین جنکی مثل آجتک دوسرا کلام نہین ہوا (جیسے گلستان سعدی و [illegible]) [illegible] بیمثل ہونے سے اسکا منجانب اللہ ہونا کہان ثابت ہوتا ہے۔

(۲) عربی نہ جاننے والون کو قران مجید کا بیمثل ہونا کہان ثابت ہوتا ہے۔

اس تمہید (سوم) کی **تائید** مین حاشیہ نمبر ۱۱ مرقوم ہے جو حصہ سوم اور حصہ چہارم کتاب کے چار سو اکہتر صفحہ مین لکھا گیا ہے اور ہنوز پورا نہین ہوا۔ اس حاشیہ کی چار حاشیہ در حاشیہ ہین جو منجملہ ۱۴۱ صفحہ ۶۴۳ صفحہ مین اس حاشیہ کی شریک ہین اس حاشیہ اور اوسکی حواشی کے سبھی مطالب کی تلخیص کی ہماری رسالہ مین گنجائش نہین مگر ہم بحکم مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ بعض مطالب کی تلخیص ناظرین کی تشویق کے لئے بقید صفحہ کتاب قلم مین لاتے ہین۔

نقصان کا الزام عاید ہوتا ہے تعالی اللہ عن ذالک علواً کبیراً اسکی تفصیل اور اسپر دلیل کا کوئی طالب ہو تو وہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۶ کا صفحہ ۲۳ ملاحظہ کرے مولف کی کلام مین گو یہ قید اس مقام مین پائی نہین گئی مگر انکا حاشیہ نمبر ۲ اس قید کی طرف مشعر ہے۔

تلخیص مطالب حاشیہ نمبر ۱۱ مندرجہ صفحہ سوم کتاب

نمبر صفحہ *	مطالب
۱۴۶	اس شبہ کا جواب کہ حروف اور کلمات مفردہ مین کلام خدا اور کلام بشر مین شراکت ہے پہر وہ بےمثل کیونکر ہوا
۱۴۸	الہامی کتاب کی خاصیت (جو قانون قدرت مین پائی نہین جاتی) یقین وجود خالق وجزا وسزا۔
۱۴۹	قانون قدرت سے خدا کے موجود ہونیکا ثبوت نہین ملتا گو اسکی ضرورت ثابت ہوتی ہے اور جزا وسزا کا بہی اسمین ثبوت پایا نہین جاتا۔
[illegible]	[illegible] نہین" جواب
۱۶۶	آپکے اعتراض دوم کا کہ "الہام کے ضروری ہونے سے اسکا موجود ہونا ثابت نہین ہوتا" جواب۔
۱۶۷	آپکے اعتراض سوم کا کہ "عقل جسقدر مفید معرفت ہے نجات کے لئے کافی ہے" جواب۔
۱۶۹	آپکے اعتراض چہارم کا کہ "الہام ضروری اور عقل ناکافی ہے تو ہر ایک بشر کو الہام کیون نہین ہوتا" جواب۔
۱۷۶	عیسائیون کے اس اعتقاد پر کہ "انبیا کے لئے تقدس اور عصمت اور محبت الہی حاصل نہین" اعتراض۔
۱۸۳	برہمو سماج کی اعتراض پنجم کا کہ "مدار نجات قران ہے تو یہ تمام معمورات مین شایع کیون نہین ہوا۔
۱۸۸	مورد الہام ہونے مین تفاوت مراتب اشخاص کی حکمتون کا بیان۔

* یہ نمبر صفحات حاشیہ مین جو متن کے بعد خط فاصل دیکر لکھا گیا ہے - ۱۲

تلخیص مطالب حواشی حاشیہ نمبر ۱۱ مندرجہ حصہ سوم کتاب

اس حصہ مین حاشیہ نمبر ۱۱ کی دو حاشیہ مندرج ہین حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱ و ۲۔

* یہہ نمبر صفحات حاشیہ در حاشیہ مین جو حاشیہ کی بعد خط فاصل دیگر لکہا گیا۔

٭ یہ نمبر صفحات حاشیہ در حاشیہ مین جو حاشیہ کے نیچے خط فاصل کے نیچے لکھا ہے۔

‡ یہہ نمبر صفحات متن مین جو حاشیہ کے اوپر ہے۔

*: یہہ نمبر صفحات متن ہین

بقیہ مضمون متن

یہہ اس حصہ کے مطالب متن کا خلاصہ ہے اب اس حصہ کی حاشیہ نمبر ۱۱ اور اُسکی حواشی کا خلاصہ بیان کیا جاتا ہے -

خلاصہ مطالب بقیہ حاشیہ نمبر ۱۱ مندرجہ حصہ چہارم کتاب

* یہہ نمبر صفحات حاشیہ ہین جو متن کی متصل خط فاصل لگا کر لکھا گیا -

※ دیکھو نوٹ صفحہ گذشتہ

خلاصہ مطالب حواشی حاشیہ نمبر ۱۱ مندرجہ حصہ چہارم کتاب

اس حصہ چہارم مین حاشیہ نمبر ۱۱ کے حاشیہ در حاشیہ نمبر ۲ کا بقیہ ہی اور دو حاشیہ در حاشیہ اَور ہین نمبر ۳ و ۴۔

بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۲ کا خلاصہ۔

خلاصہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳

* یہہ نمبر صفحات حاشیہ در حاشیہ مین جو حاشیہ کی متصل خط خاص دیکر لکہا گیا ہے۔

خلاصہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴

یہہ اس کتاب کا خلاصہ مطالب ہی اب ہم اس پر اپنی رای نہایت مختصر اور بے مبالغہ الفاظ میں ظاہر کرتے ہین۔ ہماری رای مین یہہ کتاب اِس زمانہ مین اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہی جسکی نظیر آجتک اسلام مین تالیف نہین ہوئی۔ اور آیندہ کی خبر نہین۔ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا۔ اور اسکا مولف بہی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت مین ایسا ثابت قدم نکلا ہی جسکی نظیر پہلے مسلمانون مین بہت ہی کم پائی گئی ہی۔ ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجہی تو ہمکو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتا دے جسمین جملہ فرقہ ہای مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہم سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو۔ اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کے نشان دہی کرے جنہون نے اسلام کی نصرت مالی و جانی و قلمی و لسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بہی بیڑا اٹھا لیا ہو اور مخالفین اسلام اور منکرین الہام کے مقابلہ مین مردانہ تحدی کے ساتھ یہہ دعوی کیا ہو کہ جسکو وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس

آگر اس کا تجربہ و مشاہدہ کر لے اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزہ بھی چکہا دیا ہو۔

مگر افسوس صد افسوس سب سے پہلے اس کتاب کی خوبی و بحق اسلام نفع رسانی سے بعض مسلمانون ہی نے* انکار+ کیا ہے اور بر طبق اتجعلون رزقکم انکم تکذبون اس احسان مولف کے مقابلہ مین کفران کر کے دکہا دیا۔

انکے اس انکار و کفران کا مورد و موجب مولف کتاب کے وہی الہامات ہین جو اس کتاب

+ امرتسر و لودیانہ وغیرہ کے ساکنین۔

* **نوٹ۔ لایق توجہ گورنمنٹ**۔ اس انکار و کفران پر باعث لودیانہ کے بعض مسلمانون کو تو صرف حسد و عداوت ہے۔ جسکے ظاہری دو سبب ہین۔ ایک یہہ کہ اونکو اپنی جہالت (نہ اسلام کی ہدایت) سے گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد و بغاوت کا اعتقاد ہے۔ اور اس کتاب مین اس گورنمنٹ سے جہاد و بغاوت کو ناجایز لکہا ہے۔ لہذا وہ لوگ اس کتاب کے مولف کو منکر جہاد سمجہتے ہین اور از راہ تعصب و جہالت اسکی بغض و مخالفت کو اپنا مذہبی فرض خیال کرتے ہین مگر چونکہ وہ گورنمنٹ کے سیف و اقبال کے خوف سے علانیہ طور پر اونکو منکر جہاد نہین کہہ سکتے اور نہ عام مسلمانون کے روبرو اس وجہ سے انکو کافر بنا سکتے ہین لہذا وہ اس وجہ کفر کو دل مین کہتے ہین۔ اور بجز خاص اشخاص (جنسے ہمکو یہہ خبر پہنچی ہے) کسی پر ظاہر نہین کرتے اور اسکا اظہار دوسرے لباس و پیرایہ مین کرتے اور یہہ کہتے ہین کہ براہین احمدیہ مین فلان فلان امور کفریہ (دعوی نبوت اور نزول قرآن اور تحریف ایات قرانیہ پائی جاتی ہین) اسلئے اسکا مولف کافر ہے۔

موقع جلسہ دستار بندی دیوبند پر یہہ حضرات بہی وہان پہونچے۔ اور لمبی لمبی فتوی تکفیر مولف براہین احمدیہ کے لکہ کر لے گئے اور علماء دیوبند و گنگوہ وغیرہ سے انپر دستخط و مواہیر ثبت کرنیکے خواستگار ہوئے۔ مگر چونکہ وہ کفر انکا اپنا خانہ ساز کفر تہا جسکا کتاب براہین احمدیہ مین کچہ اثر پایا نہ جاتا تہا لہذا علماء دیوبند و گنگوہ نے ان فتوؤن پر مہر دستخط کرنے سے انکار کیا اور ان لوگون کو تکفیر مولف سے روکا۔ اور کوئی ایک عالم بہی انکا انکی تکفیر مین موافق نہوا۔ جس سے وہ بہت ناخوش ہوئے اور بلا ملاقات وہان سے بہاگ گئے اور کانہم حمر مستنفرہ فرت من قسورہ

کے اخص برکات سے ہین - ان الہامات کو **بعض** مسلمان (امرتسری) تو صرف غیر صحیح و غیر ممکن و ناقابل تسلیم بتاتے ہین اور **بعضے** (لودہانہ والے) انکو کھلم کھلا کفر قرار دیتے ہین **فریق اول** (امرتسری مسلمان) تو اپنے انکار کی وجہ یہہ پیش کرتے ہین کہ الہام غیبی (جو ہمرنگ وحی ہے) بجز انبیا کے کسیکو نہین ہو سکتا اور آجتک کسی کو نہین ہوا اور اگر طبعی خیالات و خطرات مراد ہین تو ان کو ولی سے کیا خصوصیت ہے یہہ خطرات کافر انسان بلکہ حیوان مکہی وغیرہ کو بہی ہوتے ہین -

---

بقیہ نوٹ صفحہ ۱۶۰ [?]

کے مصداق سبنے

ناظرین انکا یہہ حال سنکر متعجب اور اس امر کے منتظر ہونگے کہ ایسے دلیر اور شیر بہادر کون ہین جو سب علماء وقت کے مخالف ہوکر ایسے جلیل القدر مسلمان کی تکفیر کرتے ہین اور اپنی مہربان گورنمنٹ کے (جسکے ظل حمایت مین با امن شعار مذہبی ادا کرتے ہین) جہاد کو جایز سمجھتے ہین - انکے تعجب اور رفع انتظار کے لئے ہم ان حضرات کے نام بہی ظاہر کر دیتے ہین - وہ مولوی **عبد العزیز** و مولوی **محمد** وغیرہ پسران مولوی **عبد القادر** ہین جن سبکا شہرہ سے باغی و بدخواہ گورنمنٹ ہونا ہم **اشاعة السنه** نمبر ۱ جلد ۶ وغیرہ مین ظاہر و ثابت کر چکے ہین اور اب بہی پبلک طور پر سرکاری کاغذات کی شہادت سے ثابت کرنیکو موجود و مستعد ہین اگر وہ یا کوئی انکا ناواقف معتقد اس سے انکار کرے -

دوسرا سبب یہہ کہ انہون نے باستعانت بعض معزز اہل اسلام لودہانہ (جنکی نیک نیتی اور خیر خواہی ملک و سلطنت مین کوئی شک نہین) بمقابلہ مدرسہ صنعت کاری انجمن رفاہ عام لودہانہ ایک مدرسہ قایم کرنا چاہا تہا اور اس مدرسہ کے لئے لودہانہ مین چندہ جمع ہو رہا تہا کہ اُن ہی دنون مولف براہین احمدیہ باستدعا اہل اسلام لودہانہ پہنچ گئے - اور وہانکے مسلمان انکے فیض زیارت اور شرف صحبت سے مشرف ہوئے - انکی برکات و اثر صحبت کو دیکہکر اکثر چندہ والے انکی طرف متوجہ ہو گئے - اور اس چندہ کے بہت سے روپیہ طبع و اشاعت براہین احمدیہ کیلئے مولف کی خدمت مین پیشکش کئے گئے - اور مولوی صاحبان مذکور تہیدست ہوکر ہاتہ ملتے رہگئے - اس امر نے بہی ان حضرات کو بہڑکایا اور مولف کی تکفیر پر آمادہ کیا - جنلوان باتون کی

اور فریق دوم (لودہانوی مدعیان اسلام) اپنی تکفیر کی یہہ وجہ پیش کرتے ہین کہ ان الہامات مین مولف نے پیغمبری کا دعوی کیا ہے اور اپنے آپ کو اُن کمالات کا جو انبیا سے مخصوص ہین محل ٹھہرایا ہے اور اون ایات قرانیہ کا جو خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور انبیاے سابقین کے خطاب مین وارد ہین مورد نزول قرار دیا ہے۔ ازانجملہ چند ایات معہ ترجمہ و نشان محل بیان قرآن و براہین احمدیہ کیجاتی ہین۔

۱ (۱) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔
(آل عمران ع ۴ براہین احمدیہ صـ ۲۳۹ و ۵۰۵)

اے رسول تو کہدے اگر تمہین خدا کی محبت ہے تو میری تابعداری کرو خدا تمسے پیار کریگا۔

۲ (۲) یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر
(المدثر ع ۱ ب صـ ۲۴۲)

اے (نبی) کپڑا لپیٹ کر پڑ جانے والے اُٹھہ لوگون کو جگا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر۔

۳ (۳) فاصدع بما تؤمر واعرض عن الجاہلین
(الحجر ع [illegible] ب صـ ۵۰۳)

اے نبی پکار کر کہہ جو تجھے حکم الٰہی اور جاہلون سے منہ پھیر لے۔

۴ (۴) وقالوا لولا نزل القران علے رجل من القریتین عظیم۔ (زخرف ع ۳ ب صـ ۵۰۳)

مشرکون نے کہا کہ یہہ قران دو بستیون مکہ اور طایف کے کسی سردار پر کیون نہ اُترا۔

۵ (۵) تاللہ لقد ارسلنا الی امم من قبلک فزین لہم الشیطان اعمالہم۔
(نحل ع ۸ ب صـ ۵۰۴)

ہمکو اپنی قسم ہے ہمنے تجھسے پہلے امتون کی طرف رسول بھیجے پہر شیطان نے انکو اُن کے بداعمال اچھے کر دکھائے۔

۶ (۶) قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی۔
(حم السجدہ ع ۱ ب صـ ۵۱۱)

تو کہدے (اے نبی) مین تمہارے جیسا بشر ہی ہون پر میری طرف وحی ہوتی ہے۔

صدق مین شک ہو وہ ہمکو اس امر سے مطلع کرے ہم لودہانہ سے عمدہ اور واضح طور پر ان باتون کی تصدیق کرادینگے۔ وباللہ التوفیق۔

امرتسر کے مسلمانون کے اس انکار کا باعث انکی نافہمی اور بیذوقی اور کسیقدر عموماً اہل اللہ اہل باطن سے گوشہ تعصبی انکو خاص کر مولف براہین سے کچھہ عداوت نہین ہے۔

(۷) انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر۔
(فتح ع ۱ - ب صہ ۵۱۵)

ہمنے تمکو (اے نبی) کھلی کھلی فتح دی ہی تاکہ تیری اگلے پچھلے گناہ ہم معاف کرین۔

(۸) انا اعطینٰک الکوثر فصل لربک وانحر
(کوثر ع ۱ - ب صہ ۵۱۷)

اے نبی ہمنے تجھے حوض کوثر عطا کیا ہی پس تو خدا کے لئے نماز پڑہ - اور قربان کر

(۹) یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ۔
(آل عمران ع ۶ ب صہ ۵۵۶)

اے عیسیٰ مین تجھہ فوت کرنیوالا ہون - اور اپنی طرف اٹھانیوالا اور تیری پیروان کو تیرے منکرون سے قیامت تک اونچا رکھنے والا۔

(۱۰) وبالحق انزلناہ وبالحق نزل۔
(بنی اسرائیل ع [illegible] ب صہ [illegible])

ہمنے قران کو حق کے ساتھہ اُتارا ہی اور وہیہ حق کے ساتھہ اُتارا ہی

(۱۱) یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ
(بقرع ۴ ب صہ ۴۹۶)

اے آدم تو اور تیری جورو بہشت مین رہو۔

اسی قسم کی بیسیون آیات اور ہین جنکے مورد نزول ہونیکا مولف کو دعوی ہی علاوہ بران بہت سی عربی و انگریزی و فارسی فقرات ایسی اس کتاب مین درج ہین جنسے مولف کا دعوی نبوت مترشح ہوتا ہے جیسے یہہ فقرات (عربی زبان مین)

انت وجیہ فی حضرتی اخترتک لنفسی
(ب صہ ۴۸۹)

تو ہماری بارگاہ مین صاحب وجاہت ہی - ہمنے تجھہ اپنے لئے چن لیا ہی

انا انزلناہ قریبا من القادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزل۔
(ب صہ ۴۹۸)

ہمنے اُسکو یا اوسکی الہامات کو قادیان کے قریب اُتارا ہی اور ہمنے انکو حق کے ساتھہ اُتارا ہی - اور حق کے ساتھہ اُترے ہین۔

ان **ایات و فقرات** کو دیکھکر فریق مکفر کو یہہ خیال پیدا ہوا ہی کہ مولف کتاب ان آیات قرآنی کا جو انبیا کے شان و خطاب مین وارد ہین اپنے آپ کو مخاطب ٹھہراتا ہی اور ان

کمالات کا (جو ایات یا اُن عربی فقرات مین مذکور اور وہ انبیا سے مخصوص ہین) محل ہونے کا مدعی ہے پہر اوسکے دعوی نبوت مین کیا کسر رہی -

ایک مولوی صاحب (امرتسری) ایک اور مدعی الہام ایات قرانیہ کے مقابلہ مین اپنے **رسالہ** مین لکھتے ہین کہ مدعی الہام آیات قرانیہ ان آیات کا مخاطب و مورد اپنے آپ کو ٹھہراتا ہے تو اس سے قران کا دعوی اعجاز و تحدی (قرآن کے مثل بنانیکا مطالبہ) باطل ہوتا ہے کیونکہ ان ایات کو جو اس شخص کے خطاب مین نازل ہوئے ہین قرآن تو کہا نہین جاسکتا - اسلئے کہ وہ غیر نبی کے خطاب مین نازل ہوے ہین اور قرآن وہ ہے جو آنحضرت صلعم کی خطاب مین نازل ہوا ہے اور مع ذلک وہ آیات صورت والفاظ مین مثل قرآن ہین تو قرآن کا بے مثیل ہونا کہان باقی رہا اور دعوی اعجاز و تحدی کیون کر نہ ٹوٹا -

ان دلایل تکفیر و انکار کے علاوہ فریقین ان الہامات پر **کئی اعتراضات*** [illegible] تے ہین [illegible] ان الہامات کا غلط اور ناقابل اعتبار ہونا ثابت ہو [illegible]

ایک اعتراض یہہ کہ بعض الہامات مین لفظی و معنوی غلطیان ہین جیسے ھذی الیک بجذع النخلہ سے جو بصیغہ تانیث ہے مولف مذکر کا خطاب اور یا مریم اسکن انت وزوجک الجنة مین مریم مونث کا صیغہ مذکر سے خطاب اور مریم کے لئے زوج کا اثبات -

ازانجملہ یہہ کہ بعض الہامات انگریزی مین ہوئے ہین اور انگریزی ایسی بُری زبان ہے کہ اوسکے پڑہنے اور بولنے سے مومن کا ایمان جاتا رہتا ہے یا اسکو گناہ چمٹ جاتا ہے پہر اسمین الہام خداوندی جو ایمان کا رہنما ہے کیونکر ممکن ہے - **ازانجملہ*** یہہ کہ مولف نے اپنے الہامات کے قطعی ہونیکا دعوی کیا ہے حالانکہ علماء اہل سنت الہام کو حجت نہین سمجھتے چنانچہ **عقاید نسفی** مین لکھا ہے کہ الہام علم صحیح کا موجب و سبب نہین ہے اور عامہ کتب مین لکھا ہے کہ ادلہ شرعیہ چار ہین جنمین کشف والہام غیر نبی کو کسی نے شمار نہین کیا -

الالہام لیس من اسباب المعرفة بصحة الشی عند اہل الحق

یہہ اس کتاب پر اسکے مخالفین کی مذہبی نکتہ چینی ہے - بعض حاسدین کوتاہ اندیش (لودہانہ کے مدعیان اسلام) نے اس نکتہ چینی کے علاوہ اُس پر

* یہہ اصول اعتراضات ہین - انکے فروعات اور بہت ہین جنکا ذکر دجواب ہہ ان اعتراضات کے جوابات کی

پولٹیکل نکتہ چینی بھی کی ہی اور بوجہ شدت حسد و عناد وبغرض فتنہ وفساد بعض لوہانہ کے عوام مین یہہ بات شایع کردی ہی کہ یہہ کتاب گورنمنٹ کی مخالف ہے اور اسکی مولف نے پیشوائی مذہبی کے علاوہ پولٹیکل سرداری کابہی اسمین دعوی کیاہی اپنے آپ کو مسیح قرار دیاہی اور اپنی غلبہ اور فتح کی بشارتین اور اپنی مخالفین کی شکست و ہزیمت کی خبرین اسمین درج کی ہین - اس **بہتان** و افتراپردازی سے شاید انکی **غرض** یہہ ہو کہ یہہ بہتان عوام مین شہرت پاکر خواص تک پہونچ جاے - اور رفتہ رفتہ گورنمنٹ کے گوش گذار ہوجاے اور گورنمنٹ کی طرف سی کتاب یا اسکی مولف سی کسی قسم کی مزاحمت ہو -

ہر چند ہمکو اپنی بیدار مغز عاقبت اندیش **گورنمنٹ** سی یہہ توقع (یا اندیشہ) نہین کہ وہ ایسی بے بنیاد اور مبنی بر حسد و عناد باتون کی طرف توجہ کرے اور کسی مفسد خود غرض کے کہنے سے مولف کتاب سے (جسکے تمام خاندان کا خیر خواہ سلطنت ہونا گورنمنٹ کو بخوبی معلوم ہی اور خاص اسکا خیر خواہ ہونا اسکی اسی کتاب سی آفتاب نیمروز کی طرح ثابت ہی) کسی قسم کی مزاحمت کرے گی - لیکن چونکہ اکثر عوام اور بعض خواص مولف اور اسکے خاندان کے حالات سی واقف نہین اور اکثر اشخاص اصل کتاب کو دیکھہ بہی نہین سکتے اور اسی وجہ سی انکے خیال مین اس بہتان کا اثر بد (مولف سی سوء ظنی اور کتاب سے وحشت) پیدا ہونا ممکن ہے **لہذا** ان لوگون کی رفع وحشت اور **انکے** خیال کی اصلاح و حفاظت کے لئے اس نکتہ چینی کا ذکر و جواب بہی اس ریویو مین مناسب معلوم ہوا -

ہماری تحقیق و تجربہ و یقین و مشاہدہ کی رو سے **یہہ سب** نکتہ چینیان (مذہبی ہین خواہ پولٹیکل) از سرتا پا سوء **فہمی** یا دیدہ دانستہ دہوکہ **دہی** پر مبنی ہین - اور بجز دعوی الہام جو کچہہ مولف کی نسبت کہا گیا ہے محض بے اصل ہے نہ مولف کو نبوت کا دعوی ہی نہ حصول خصوصیات و کمالات انبیاء کا ادعا نہ پولٹیکل سرداری کا خیال ہے نہ بجز مذہبی ہدایت و اشاعت بذریعہ قلم و زبان کسی امر کا قصد و مقال اسلئے ہم حسبتہ للہ و نصیحۃ لخلق اللہ اس ریویو مین ان نکتہ چینیون کا جواب دیتے ہین - اور ان تہمتون سی کتاب اور مولف کے دامن کو پاک کرتے ہین اور چونکہ مذہبی نکتہ چینی کا جواب زیادہ بحث طلب ہے

اور جواب پولیٹیکل نکتہ چینی مختصر لہذا ہم اسکے جواب کو مقدم کرتے ہین وباللہ التوفیق

پولیٹیکل نکتہ چینی کا جواب

مولف براہین احمدیہ کے حالات وخیالات سے جسقدر ہم واقف ہین ہماری معاصرین ایسی واقف کم نکلینگے - مولف صاحب ہمارے ہموطن ہین بلکہ اوایل عمر کے (جب ہم قطبی وشرح ملا پڑھتے تھے) ہمارے ہم مکتب اُس زمانہ سے آجتک ہم مین اُنمین خط وکتابت وملاقات ومراسلت برابر جاری ہی ہے اسلئے ہمارا یہہ کہنا کہ ہم اُن کے حالات وخیالات سے بہت واقف ہین مبالغہ قرار نہ دئے جانے کے لایق ہے -

گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت کا خیال کبھی مولف کے اس پاس بھی نہین پھٹکا وہ کیا انکے خاندان مین اس خیال کا کوئی آدمی نہین ہے بلکہ انکے والد بزرگوار **مرزا غلام مرتضی** نے تو عین زمانہ طوفان بے تمیزی (**غدر ۱۸۵۷ء**) مین گورنمنٹ کا خیرخواہ جان نثار وفادار ہونا عملاً ہی ثابت کر دیا اس غدر مین جبکہ **تریمون** کے گھاٹ پر متصل گورداسپورہ مفسدین بدطینت نے یورش کی تھی انکے والد ماجد نے باوجودیکہ وہ بہت بڑی جاگیردار وسردار نہ تھی اپنی جیب خاص سے **پچاس گھوڑے** مع سواران وسامان [illegible] طیار کر کے زیر کمان اپنے [illegible] گورنمنٹ کی معاونت مین دئے جسپر گورنمنٹ کی طرف سے انکی اس خدمت پر شکریہ ادا ہوا اور کسیقدر انعام بھی ملا - علاوہ بران ان خدمات کے لحاظ سے مرزا صاحب مرحوم (والد مولف) ہمیشہ مورد کرم ولطف گورنمنٹ رہے اور دربار گورنری مین عزت کے ساتھ انکو کرسی ملتی رہی اور حکام اعلی ضلع وقسمت (یعنی صاحبان ڈپٹی کمشنر وکمشنر) چٹھیات خوشنودی مزاج (جنمین سے کئی چٹھیات اسوقت ہمارے سامنے رکھی ہوئی ہین) وقتاً فوقتاً انکو عطا کرتے رہے ہین اُن **چٹھیات** سے واضح ہوتا ہے کہ وہ بڑی دلی جوش سے لکھی گئی ہین جو بغیر ایک خاص خیرخواہ اور سچے وفادار کے کسی دوسرے کے لئے تحریر نہین ہوسکتین اکثر صاحبان ڈپٹی کمشنر وکمشنر اپنے ایام دورہ مین ازراہ خوش خلقی ومحبت ودلجوئی مرزا صاحب کے مکان پر جاکر ملاقات کرتے رہے اور انکی وفات پر صاحبان کمشنر وفنانشل کمشنر اور صاحب

۲۵

لفٹنٹ گورنر بہادر نے اپنے خطوط مین بہت سا افسوس ظاہر کیا ہے اور آئندہ کے لئے قدردانی
اور اس خاندان کے لحاظ اور رعایت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اسی شرف خاندان اور قدیم خیرخواہ
ہونیکے لحاظ سے صاحب فنانشل کمشنر بہادر نے اندنون مین مرزا **سلطان احمد**
(فرزند مولف) کے لئے **تحصیلداری** کی خاص سفارش کی ہے جسکی رپورٹ بہ تعمیل حکم
ضلع سے روانہ ہو چکی ہے۔ الغرض یہہ خاندان قدیم سے خیرخواہ اور زیر نظر عنایت گورنمنٹ
چلا آتا ہے۔ **ان حالات** و واقعات کی **تصدیق** کے لئے منجملہ ان چٹھیات کے جو اسوقت
ہمارے پیش نظر ہین ہم تین چٹھیان حاشیہ مین نقل کرتے ہین تاکہ حاسد ناعاقبت اندیش
اس خاندان کی گورنمنٹ انگریزی مین قدر و منزلت سے آگاہ ہو کر اپنے ارادہ بد و نیت فاسد سے
باز آوین اور عام مسلمان انکے دہوکہ مین آکر اس کتاب اور اسکے مولف سے بدگمان اور متوحش نہون
ہرچند خاصکر **مولف** کتاب (مرزا غلام احمد صاحب) سے انکی عالمانہ اور درویشانہ وضع

نقل مراسلہ

(ولسن صاحب)

نمبر ۳۵۳

تہور پناہ شجاعت دستگاہ مرزا غلام مرتضی
رئیس قادیان حفظہ
عریضہ شما مشعر بریاد دہانی خدمات
و حقوق خود و خاندان خود بملاحظہ حضور
اینجانب در آمد ماخوب میدانیم کہ بلاشک
شما و خاندان شما از ابتدای دخل و حکومت
سرکار انگریزی جان نثار و فاکیش ثابت قدم
ماندہ اید و حقوق شما در اصل قابل قدر
بہرنہج تسلی و تشفی دارید سرکار انگریزی

Translat^n of certificate of - J.M. Wilson (1)

To

Mirza Ghulam Murtaza Khan

Chief of Kadian

I have perused your application reminding me of your and your family's past services and rights I am well aware that since the introduction of the British Govt. you & your family have certainly remained devoted, faithful & steady subjects & that your rights are really worthy of regard

وحالت کو سبب کوئی ایسی کارروائی نہین ہوئی مگر حسب قدر خیر خواہی گورنمنٹ منصب علا،

حقوق وخدمات خاندان شما ہرگز فراموش نخواہد کرد بموقع مناسب برحقوق خدمات شما غور وتوجہ کردہ خواہد شد باید کہ ہمیشہ ہوا خواہ وجان نثار سرکار انگریزی بمانند کہ درین امر خوشنودی سرکار وبہبودی شما متصور است۔ فقط

المرقوم ۱۱۔ جون
سنہ ۱۸۴۹ء

مقام لاہور۔ انارکلی

In every respect you may rest assured & satisfied that the British Govt. will never forget your family's rights and services which will receive due consi-deration when a favorable oppor-tunity offers itself.

You must continue to be faithful & devoted subjects as in it lies the sa-tisfaction of the Govt. & your wel-fare. 11-6-1849 Lahore

---

نقل مراسلہ

(رابرٹ کسٹ صاحب بہادر
کمشنر لاہور)

تہور وشجاعت دستگاہ مرزا غلام مرتضی رئیس قادیان بعافیت باشند۔ ازانجا کہ ہنگام مفسدہ ہندوستان موقوعہ ۱۸۵۷ء از جانب آپ کے رفاقت وخیر خواہی ومددہی سرکار دولتمدار انگلشیہ درباب نگاہداشت سواران و بہمرسانی اسپان بخوبی بمنصۂ ظہور پہونچی اور شروع مفسدہ سے آجتک

[T]ranslation of Mr Robert Cust's Certificate

To

Mirza Ghulam Murtaza Khan
Chief of Kadian

As you rendered great help in en-listing Sowars & supplying horses to Govt. in the mutiny of 1857 and maintained loyalty since its begin-ning up to date & thereby gained the favor of Govt. a Khilat worth

اور درویشوں کو مناسب ہے اور انکی قدرت میں داخل ہے اس سے انہوں نے بھی تیغ نہیں کیا عالموں کی تلوار قلم ہے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶۸

آپ بدل ہوا خواہ سرکار رہے [illegible]۔
اور باعث خوشنودی سرکار ہوا
لہذا بجلدوی اس خیرخواہی و خیرسگالی
کے خلعت مبلغ دو صد روپیہ کا سرکار
سے آپ کو عطا ہوتا ہے اور حسب منشاء چٹھی
صاحب چیف کمشنر بہادر نمبری ۵۷۶ مورخہ
۱۰۔ اگست ۱۸۵۸ء پروانہ ہذا باظہار خوشنودی
سرکار و نیکنامی و وفاداری بنام آپ کے لکھا جاتا ہے
مرقوم تاریخ [illegible] ستمبر ۱۸۵۸ء۔

Rs 200/ is presented to you in recog-
-nition of good services & as a reward
for your loyalty.

Moreover in accordance with the
wishes of Chief Commissioner as
conveyed in his No. 576 d 10th August 58
this parwana is addressed to you
as a token of satisfaction of Govt
for your fidelity and repute.

نقل مراسلہ فنانشل کمشنر پنجاب

مشفق مہربان دوستان مرزا غلام قادر
رئیس قادیان حفظہٗ۔
آپ کا خط ۲۔ ماہ حال کا لکھا ہوا ملاحظہ
حضور اینجانب میں گذرا مرزا غلام مرتضیٰ
صاحب آپ کے والد کی وفات سے ہمکو
بہت افسوس ہوا مرزا غلام مرتضیٰ
سرکار انگریزی کا اچھا خیرخواہ اور وفادار
رئیس تھا ہم آپ کی خاندانی خدمات
کے لحاظ سے اسی طرح پر عزت کرینگے
جس طرح تمہارے باپ وفادار

Translation of Sir Robert Egerton
Financial Commr's Murasla
d 29th June 1876

My dear friend Ghulam Qadir
I have perused your letter
of the 2nd instant & deeply regret
the death of your father Mirza
Ghulam Murtaza who was a
great well wisher & faithful Chief
of Govt.

In consideration of your family

اور فقیرون کا ہتھیار دعا۔ مولف نے ان ہتھیارون کے ساتھ گورنمنٹ کی خیر خواہی و معاونت سے دریغ نہین فرمایا اپنی قلم سے بارہا لکھ چکے اور اپنی اسی کتاب مین جسکی اشاعت انکا شبا روزی فرض ہے وہ صاف درج کر چکے ہین کہ "گورنمنٹ انگلشیہ خدا کی نعمتون سے ایک نعمت ہے۔ یہہ ایک عظیم الشان رحمت ہے۔ یہہ سلطنت مسلمانون کے لئے آسمانی برکت کا حکم رکھتی ہے خداوند رحیم نے اس سلطنت کو مسلمانون کے لئے ایک باران رحمت بہیجا۔ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا قطعی حرام ہے اسلام کا

---

services I will esteem you with the same respect as that bestowed on your loyal father. I will keep in mind the restoration & welfare of your family when a favorable opportunity occurs

کی کیجاتی تہی۔ ہمکو کسی اچہے موقعہ کے نکلنے پر تمہارے خاندان کی بہتری اور بحالی کا خیال رہیگا۔

المرقوم ۱۱ جون ۱۸۴۹ء

الراقم۔ سر رابرٹ ایجرٹن صاحب بہادر فنانشل کمشنر پنجاب

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶۹

* **اصل کلام** مولف یہہ ہے جو اس کتاب کے حصہ سوم و چہارم سے بہ تلخیص نقل کیا جاتا ہے۔

حصہ سوم کے ابتدائی اوراق مین آپ فرماتے ہین مسلمانون پر جن امور کا اپنی اصلاح حال کے لئے اپنی ہمت اور کوشش سے انجام دینا لازم ہے وہ انہین فکر اور غور کے وقت آپ ہی معلوم ہو جائینگے حاجت بیان و تشریح نہین مگر اسجگہ ان امورون مین سے یہہ امر قابل تذکرہ ہے جس پر گورنمنٹ انگلشیہ کی عنایات اور توجہات موقوف ہین کہ گورنمنٹ ممدوحہ کے دل پر اچہی طرح یہہ امر مرکوز کرنا چاہئے کہ مسلمانان ہند ایک وفادار رعیت ہے کیونکہ بعض ناواقف انگریزون نے خصوصاً ڈاکٹر ھنٹر صاحب نے کہ جو کمیشن تعلیم کے اب پریسیڈنٹ ہین اپنی ایک مشہور تصنیف مین اس دعوی پر بہت اصرار کیا ہے کہ مسلمان لوگ سرکار انگریزی کے دلی خیر خواہ نہین ہین اور انگریزون سے جہاد کرنا فرض سمجھتے ہین۔ گو یہہ خیال ڈاکٹر صاحب کا شریعت اسلام پر نظر کرنیکے بعد ہر یک شخص پر محض بے اصل اور خلاف واقعہ ثابت ہوگا

ہرگز یہہ اصول نہین کہ مسلمانون کی قوم جس سلطنت کے ماتحت رہکر اوسکا احسان اُٹھاوے اور اوسکے ظل حمایت مین بامن وآسایش رہکر اپنا مقسوم کھاوے اُسکی انعامات متواترہ سے

لیکن افسوس کہ بعض کوہستانی اور بے تمیز سفہا کی نالایق حرکتین اس خیال کی تائید کرتی ہین اور شاید انہیں اتفاقی شاہدات سے ڈاکٹر صاحب موصوف کا وہم بھی مستحکم ہوگیا ہے کیونکہ کبھی کبھی جاہل لوگون کی طرف سے اس قسم کی حرکات صادر ہوتی رہتی ہین لیکن محقق پر یہہ امر پوشیدہ نہین رہ سکتا کہ اس قسم کے لوگ اسلامی تدین سے دور و مہجور ہین اور ایسے ہی مسلمان ہین جیسے مسکین عیسائی تہا پس ظاہر ہے کہ اُنکی یہہ ذاتی حرکات ہین نہ شرعی پابندی سے اور اُنکی مقابل پر اُن ہزارہا مسلمانون کو دیکھنا چاہیے کہ جو ہمیشہ جان نثاری سے خیرخواہی دولت انگلشیہ کی کرتے رہے ہین اور [illegible] جن لوگون کے اور کوئی شائستہ اور نیک بخت مسلمان جو باعلم اور باتمیز تہا ہرگز مفسدہ مین شامل نہین ہوا بلکہ پنجاب مین بھی غریب غریب مسلمانون نے سرکار انگریزی کو اپنی طاقت سے زیادہ مدد دی چنانچہ ہماری والد صاحب مرحوم نے بھی باوصف کم استطاعتی کہ اپنے اخلاص اور جوش خیرخواہی سے پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کرکے اور پچاس مضبوط اور لایق سپاہی بہم پہونچاکر سرکار مین بطور مدد کے نذر کئے اور اپنی غریبانہ حالت سے بڑھ کر خیرخواہی دکھلائی اور جو مسلمان صاحب دولت وملک تہے اُنہون نے تو بڑی بڑی خدمات نمایان ادا کئے۔ اب ہم پھر اس تقریر کی طرف متوجہ ہوتے ہین کہ گو مسلمانون کی طرف سے اخلاص اور وفاداری کے بڑے بڑے نمونہ ظاہر ہوچکے ہین مگر ڈاکٹر صاحب نے مسلمانون کی بدنصیبی کی وجہ سے اُن تمام وفاداریون کو نظرانداز کردیا اور نتیجہ نکالنے کے وقت اُن مخلصانہ خدمات کو نہ اپنی قیاس کے صغری مین جگہہ دی اور نہ کبری مین بہرحال ہماری بھائی مسلمانون پر لازم ہے کہ گورنمنٹ پر اُنکی وہ موکون سے متاثر ہونے سے پہلے ہی بطور پر اپنی خیرخواہی ظاہر کرین۔ جس حالت مین شریعت اسلام کا یہہ واضح مسئلہ ہے جسپر تمام مسلمانون کا اتفاق ہے کہ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا جسکے زیر سایہ مسلمان لوگ امن اور عافیت اور آزادی سے زندگی بسر کرتے ہون اور جسکے عطیات سے ممنون منت اور مرہون احسان ہون اور جسکی

پرورش پاوی پہر اسی پہ عقرب کی طرح نیش چلاوی - اور دعا سے بہی انہون نے اس گورنمنٹ کو

مبارک سلطنت حقیقت مین نیکی اور ہدایت پہیلانے کے لئے کامل مددگار ہو قطعی حرام ہے تو پہر بڑے افسوس کی بات ہی کہ علماء اسلام اپنے جمہوری اتفاق سے اس مسئلہ کو اچہی طرح شایع نہ کرکے ناواقف لوگون کی زبان اور قلم سے مورد اعتراض ہوتے رہین جن اعتراضون سے انکو دین کی سستی پائی جائے اور انکی دنیا کو ناحق ضرر پہونچے - سو اس عاجز کی دانست مین قرین مصلحت یہہ ہی کہ انجمن اسلامیہ لاہور و کلکتہ و بمبئی وغیرہ یہہ بندوبست کرین کہ چند نامی مولوی صاحبان جنکی فضیلت اور علم اور زہد اور تقوی اکثر لوگون کی نظر مین مسلّم الثبوت ہو اس امر کے لئے چن لئے جائین کہ اطراف اکناف کی اہل علم کو جو اپنے مسکن کے گرد نواح مین کسیقدر شہرت رکہتی ہون اپنی اپنی عالمانہ تحریرین جنمین بر طبق شریعت حقہ سلطنت انگلشیہ سے جو مسلمانان ہند کی مربی و محسن ہی جہاد کرنیکی ممانعت ہو اُن علماء کی خدمت مین بہ ثبت مواہیر بہیجدین کہ جو بموجب قرارداد بالا اس خدمت کے لئے منتخب کئے گئے ہین اور جب سب خطوط جمع ہو جائین تو یہہ مجموعہ خطوط جو مکتوبات علماء ہند سے موسوم ہو سکتا ہے کسی خوشخط مطبع مین بہ صحت تمام چہپایا جاوی اور پہر دس بیس نسخے اسکے گورنمنٹ مین اور باقی نسخجات متفرق مواضع پنجاب و ہندوستان خاص کر سرحدی ملکون مین تقسیم کئے جاوین یہہ سچ ہی کہ بعض غمخوار مسلمانون نے ڈاکٹر ھنٹر صاحب کے خیالات کا رد لکہا ہی مگر یہہ دو چار مسلمانون کا رد جمہوری رد کا ہرگز قایم مقام نہین ہو سکتا بلا شبہ جمہوری رد کا ایسا اثر قوی اور پر زور ہو گا جسمین ڈاکٹر صاحب کی تمام غلط تحریرین خاک سے ملجاینگی اور بعض ناواقف مسلمان بہی اپنے سچے اور پاک اصول سے بخوبی مطلع ہو جائینگے اور گورنمنٹ انگلشیہ پر بہی صاف باطنی مسلمانون کی اور خیر خواہی اس رعیت کی کماحقہ کہل جاویگی اور بعض گستاخی جہلاء کے خیالات کی اصلاح بہی بذریعہ اسی کتاب کی وعظ و نصیحت کے ہوتی رہیگی - بالآخر یہہ بات بہی ظاہر کرنا ہم اپنے نفس پر واجب سمجہتی ہین کہ اگرچہ تمام ہندوستان پر یہہ حق واجب ہے کہ بنظر اُن احسانات کے کہ جو سلطنت انگلشیہ سے اُسکی حکومت اور آرام بخش حکمت

بہت دنخیا دکیاہے اُنکی آخری دعا انکی اشتہار مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر جسکی باییس ہزار

کے ذریعے سے عام خلایق پر واردین سلطنت ممدوحہ کو خداوند تعالے کے ایک نعمت سمجہین اور
شل اور نعماء الہی کے اُسکا شکر بہی ادا کرین لیکن پنجاب کے مسلمان تو بڑے ناشکر گذار ہونگے اگر
وہ اس سلطنت کو جو اُنکے حق مین خدا کی ایک عظیم الشان رحمت ہی نعمت عظمی یقین نہ کرین
اُنکو سوچنا چاہئی کہ اس سلطنت سی پہلے وہ کس حالت پُر ملالت مین تہی اور پہر کیسے امن و امان
مین آگئی۔ پس فی الحقیقت یہہ سلطنت اُنکے لئے ایک آسمانی برکت کا حکم رکہتی ہی جسکے آنیسے
سب تکلیفین اُنکی دور ہوئین اور ہر یک قسم کی ظلم و تعدی سی نجات حاصل ہوئی اور ہر یک
ناجایز روک اور مزاحمت سی آزادی میسر آئی کوئی ایسا مانع نہین کہ جو ہمکو نیک کام کرنی سے
روک سکے یا ہماری آسایش مین خلل ڈال سکے پس حقیقت مین خداوند کریم و رحیم نی اس
سلطنت کو مسلمانوں کے لئے ایک باران رحمت بہیجا ہی جس سے پودہ اسلام کا پہر اس ملک
پنجاب مین سرسبز ہوتا جاتا ہی اور جسکی فواید کا اقرار حقیقت مین خدا کے احسانون کا قرار
ہے یہی سلطنت ہی جسکی آزادی ایسی بدیہی اور مسلم الثبوت ہی کہ بعض دوسرے ملکون سی مظلوم
مسلمان ہجرت کر کے اس ملک مین آنا بدل و جان پسند کرتے ہین۔ جس صفائی سے اس سلطنت کے
ظل حمایت مین مسلمانون کی اصلاح کے لئی اور اُنکی بدعات مخلوطہ دور کرنیکے لئی وعظ ہو سکتا ہے
اور جن تقریبات سی علماء اسلام کو ترویج دین کے لئی اس گورنمنٹ مین جوش پیدا ہوتے ہین
اور فکر اور نظر سے اعلے درجہ کا کام لینا پڑتا ہی اور عمیق تحقیقاتون ستی نایئد دین متین مین
تالیفات ہو کر حجت اسلام مخالفین پر پوری کیجاتی ہی وہ میری دانست مین آجکل کسی اور ملک
مین ممکن نہین۔ یہی سلطنت ہے جسکی عادلانہ حمایت سی علماء کو مدتون کے بعد گویا صدہا سال
کے بعد یہہ موقعہ ملا کہ بے دہڑک بدعات کی آلودگیون سی اور شرک کی خرابیون سی اور مخلوق پرستی
کے فسادون سی نادان لوگون کو مطلع کرین اور اپنے رسول مقبول کا صراط مستقیم کہولکر
بتلادین کیا ایسی سلطنت کی بدخواہی جسکے زیر سایہ تمام مسلمان امن اور آزادی سے
بسر کرتے ہین اور فرایض دین کو کماحقہ بجالاتے ہین اور ترویج دین مین سب ملکون سے

کاپی چھپوا کر ہند اور انگلنڈ مین اُنہون نے شایع کرنی چاہی ہے یہہ کلمات دعائیہ مرقوم ہین۔ انگریز جنکی شایستہ اور مہذب اور بارحم گورنمنٹ نے ہمکو اپنے احسانات اور

زیادہ مشغول مین جایز ہو سکتی ہے حاشا و کلا ہرگز جایز نہین اور نہ کوئی نیک اور دیندار آدمی ایسا بدخیال دل مین لا سکتا ہے ہم سچ سچ کہتے ہین کہ دنیا مین آج یہی ایک سلطنت ہے جس کے سایہ عاطفت مین بعض بعض اسلامی مقاصد ایسے حاصل ہوتے ہین کہ جو دوسرے ممالک مین ہرگز ممکن الحصول نہین۔ شیعون کے ملک مین جاؤ تو وہ سنت جماعت کی وعظون سے افروختہ ہوتے ہین اور سنت جماعت کے ملکون مین شیعہ اپنی رای ظاہر کرنے سے خایف ہین ایسا ہی مقلدین موحدین کے شہرون مین اور موحدین مقلدین کے بلاد مین دم نہین مار سکتے۔ اور گو کسی بدعت کو اپنی آنکھ سے دیکھ لین موہنہ سے بات نکالنے کا موقعہ نہین رکھتے آخر یہی سلطنت ہے جسکی پناہ مین ہر یک [illegible] اپنی رای ظاہر کرتا ہے اور یہہ بات اہل حق کے لئے نہایت ہی مفید ہے کیونکہ جس ملک مین بات کرنیکی گنجایش ہی نہین نصیحت دینے کا حوصلہ ہی نہین اُس ملک مین کیونکر راستی پہیل سکتی ہے راستی پہیلانے کے لئے وہی ملک مناسب ہے جس مین آزادی سے اہل حق وعظ کر سکتے ہین۔ یہہ بہی سمجھنا چاہئے کہ دینی جہادون سے اصلی غرض آزادی کا قایم کرنا اور ظلم کا دور کرنا تہا اور دینی جہاد انہین ملکون کے مقابلہ پر ہوئے تہے جنمین واعظین کو اپنی وعظ کے وقت جان کا اندیشہ تہا اور جنمین امن کے ساتھہ وعظ ہونا قطعی محال تہا اور کوئی شخص طریقہ حقہ کو اختیار کر کے اپنی قوم کی ظلم سے محفوظ نہین رہ سکتا تہا لیکن سلطنت انگلشیہ کی آزادی نہ صرف ان خرابیون سے خالی ہے بلکہ اسلامی ترقی کی بدرجہ غایت ناصر اور موید ہے مسلمانون پر لازم ہے کہ اِس خداداد نعمت کا قدر کرین اور اسکے ذریعہ سے اپنی دینی ترقیات مین قدم بڑہا دین"۔

اور **حصہ چہارم** کے ابتدائی اوراق مین آپ فرماتے ہین۔ تہوڑا عرصہ گذرا ہے کہ بعض صاحبون نے مسلمانون مین سے اس مضمون کی بابت کہ جو حصہ سوم کے ساتھہ گورنمنٹ انگریزی کی شکرگذاری مین شامل ہے اعتراض کیا تہا اور بعض نے خطوط بہی بہیجے اور بعض نے سخت

دوستانہ معاملات سے ممنون کر کے اس بات کے لئے دلی جوش بخشتا ہے کہ ہم اونکے دین و دنیا کے لئے دلی جوش سے بہبودی اور سلامتی چاہین تا انکے گورے و سپید مونہہ

اور درشت لفظ بہی بکہ کہ انگریزی عملداری کو دوسری عملداریون پر کیون ترجیح دی لیکن ظاہر ہے کہ جس سلطنت کو اپنی شائستگی اور حسن انتظام کی رو سے ترجیح ہو اسکو کیونکر چہپا سکتے ہین۔ خوبی باعتبار اپنی ذاتی کیفیت کے خوبی ہی ہے گو وہ کسی گورنمنٹ مین پائی جاوے الحکمۃ ضالۃ المومن الخ اور یہہ بہی سمجہنا چاہئے کہ اسلام ہرگز یہہ اصول نہین ہے کہ مسلمانون کی قوم جس سلطنت کے ماتحت رہکر اوسکا احسان اوٹہاوے اسکے ظل حمایت مین باامن و آسائش رہ کر اپنا رزق مقسوم کہاوے اسکے انعامات متواترہ سے پرورش پاوے پہر اوسی پر عقرب کی طرح نیش چلاوے اور اسکے سلوک اور مروت کا ایک ذرہ شکر [illegible] اپنے رسول مقبول کے ذریعہ سے یہی تعلیم دی ہے کہ ہم نیکی کا معاوضہ بہت زیادہ نیکی کے ساتہہ کرین اور منعم کا شکر بجالاوین اور جب کبہی ہمکو موقعہ ملے تو ایسی گورنمنٹ سے بدلی صدق کمال ہمدردی سے پیش آوین اور بہ طیب خاطر معروف اور واجب طور پر اطاعت اوٹہاوین سو اس عاجز نے جسقدر حصہ سوم کے پرچہ مشمولہ مین انگریزی گورنمنٹ کا شکر ادا کیا ہے وہ صرف اپنے ذاتی خیال سے ادا نہیں کیا بلکہ قران شریف اور احادیث نبوی کی ان بزرگ تاکیدون نے جو اس عاجز کے پیش نظر ہین مجہکو اس شکر ادا کرنے پر مجبور کیا ہے سو ہمارے بعض ناسمجہ بہائیون کی یہہ افراط ہے جسکو وہ اپنی کوتاہ اندیشی اور بخل فطرتی سے اسلام کا جز سمجہ رہے ہین۔

اے جفا کیش نہ عذر است طریق عشاق

ہرزہ بدنام کنی چند نکو نامے را (براہین احمدیہ)

جس طرح دنیا مین خوبصورت ہین آخرت مین بہی نورانی و منور ہون - فضل اللہ تعالی خیرھم فی الدنیا والاخرہ - اللھم اھدھم واید ھم بروح منك واجعل لھم حظا کثیرا فی دینك - الخ"

پہر ایسے **شخص** پر یہہ **بہتان** کہ اسکے دل مین گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت ہے اور اسکی کتاب کی نسبت یہہ گمان کہ وہ گورنمنٹ کے مخالف ہی پرلے سرے کی **بے ایمانی** اور شرارت شیطانی نہین تو کیا ہی - **خیر خواہان** سلطنت و پیروان مذہب اسلام ان یاوہ گو حاسدون کی ایسی باتین ہرگز نہ سنین اور اس کتاب یا مولف کیطرفسے سوظنی کو اپنے دلون مین جگہ نہ دین - **گورنمنٹ** سی تو ہم پہلے ہی مطمئن ہین کہ وہ ان باتون کو مولف کی نسبت ہرگز نہ سنیگی - بلکہ جو ان باتون کو گورنمنٹ تک پہونچاویگا - اسکو اسکی دروغ گوئی پر سرزنش کریگی -

شاید وہ مفتری حاسد اپنے افترا کی تائید مین اس کتاب کی ان **عبارات و بشارات** کو جنمین مولف نے اپنی یا اسلام کی فتح اور مخالفین اسلام کی ہزیمت کی خبرین دی ہین یا اپنی مشابہت مسیح علیہ السلام سے بیان کی ہی عوام مین جنکو وہ بہکانا چاہتے ہین **پیش کرین** یا کرچکے ہون - **لھذا** اس مقام مین ان عبارات و بشارات کا حل مطلب ضروری ہے تاکہ عوام ان عبارات و بشارات کے مطالب سمجہنے مین غلطی نہ کہائین اور ان مفتریون کے دہوکہ مین نہ آجائین - پس واضح ہو کہ وہ عبارات و بشارات جن سے ان مفتریون کے ہاتہہ مارنے کا گمان ہے یہہ ہین -

(۱) آیۃ بشارت فتح اسلام - جو براہین احمدیہ مین بصفحہ ۵۱۵ منقول ہی اور اس رسالہ مین بصفحہ (۱۷۳)

انا فتحنا لك فتحا مبینا

(۲) آیتہ پیشین گوئی ہزیمت مخالفین اسلام جو براہین مین بصفحہ ۴۹۸ موجود ہے

ام یقولون نحن جمیع منتصر سیھزم الجمع ویولون الدبر -

کہ کیا وہ کہتے ہین ہم سب بدلہ لینے والی ہین - وہ سب بہگائے جائینگے اور پیٹہہ پہیر دینگے -

(۳) مولف کی یہہ کشفی پیش گوئی جو بصفحہ ۵۱۵ براہین احمدیہ منقول ہے کہ اس موقع

(الہام آیت الفتح) کے اثنا مین جبکہ یہہ عاجز بغرض تصحیح کاپی کو دیکھ رہا تھا۔ بعالم کشف چند ورق ہاتھہ مین دیے گئے اور اُن پر لکھا ہوا تھا کہ فتح کا نقارہ بجے پھر ایک نے مسکرا کر ان ورقون کے دوسری طرف ایک تصویر دکھائی اور کہا کیا کہتی ہی تمہاری تصویر جب اس عاجز نے دیکھا تو وہ اسی عاجز کی تصویر تہی اور سبز پوشاک تہی مگر نہایت رعب ناک جیسے سپہ سالار مسلح فتحیاب ہوتے ہین اور تصویر کے یمین و یسار مین حجۃ اللہ القادر و سلطان احمد مختار لکھا تھا۔

(۴) مولف کی یہہ الہامی پیش گوئی بزبان انگریزی بصفحہ ۴۸۰ کتاب براہین احمدیہ

God is coming by his army
He is with you to kill enemy

گاڈ اِز کمِنگ بائی ہز آرمی۔
ہِی اِز وِدیُو ٹو کِل اینمی۔
(خدا اپنی فوج لیکر آرہا ہے وہ دشمن کے مارنے کے لئے تیرے ساتھہ ہے۔)

(۵) آیت خطاب مولف بلفظ یا عیسیٰ جو براہین بصفحہ ۵۵۶ اور اس رسالہ مین بصفحہ (۱۷۳) منقول ہوچکی ہے۔

(۶) مولف کی نسبت یہہ بشارت بصفحہ ۵۲۱ کتاب کہ "بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈینگے"۔

اسی قسم کی اور آیات و بشارات بزبان عربی فارسی و انگریزی اس کتاب مین پاے جاتے ہین اور انہی کے مطابق اس کتاب کے معاونون اور مولف کے معتقدون کی کلام مین الفاظ نصرت و فتح مستعمل ہوے ہین۔ (دیکھو اشتہار طولانی جماعت معاونین کتاب مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر جسمین لفظ فتح و نصرت موجود ہین اور بحق مولف یہہ شعر منقول ہے ؎ سب مریضون کی ہے تمہین پہ نگاہ۔ تم مسیحا بنو خدا کے لئے)

ولیکن اس کتاب مین ان بشارات و عبارات کے الفاظ کی تشریح و تفسیر ایسی ہوچکی ہے کہ اسمین کسی مفتری کے افترا اور کسی مفسد کے اختراع کی گنجایش نہین۔ اسمین صاف اور کہلے طور پر بیان کیا گیا ہے کہ فتح اسلام سے

ملکی فتح **مراد** نہین اور نہ **ہزیمت** مخالفین اسلام سے انکا میدان جنگ مین شمشیر و تفنگ سی بہاگ جانا مراد ہے بلکہ فتح اسلام سی اسکا دلایل وبیان وحجت وبرہان سے غالب ہونا۔ اور ہزیمت ومغلوبیت مخالفین سی انکا بحث ودلایل سے عاجز آنا مراد ہے۔

اور مولف کو بلفظ **یا عیسیٰ** مخاطب کرنے **سے** یہہ **مراد** نہین ہے کہ مولف درحقیقت وہ مسیح موعود ہے جسکا اہل اسلام اور عیسائیون (دونو) کو انتظار ہے بلکہ اس سے مراد یہہ ہے کہ مولف حضرت مسیح علیہ السلام ⁜ مشابہ اور بعض اوصاف مین مماثل ہی سو یہہ بہی انکے جسمانی اور سیاست ملکی کے اوصاف مین بلکہ صرف روحانی اور تعلیمی صفت مین

اور **مولف کے کپڑون سے بادشاہون** کی برکت ڈہونڈنے سی یہہ **مراد** نہین کہ انکو ظاہری بادشاہت ہوجائیگی اور دوسرے بادشاہ موجودہ وقت خصوصاً انگریز جنکے ظل حمایت وبادشاہت مین مولف رہتا ہے انکی اس پر حکومت ہو جائیگی بلکہ اس سے انکی دینی بادشاہی اور روحانی سرداری اور اخروی پیشوائی مراد ہے اس بشارت کی نظیرین **حضرت مسیح کی** وہ بشارتین ہین جو عیسائیون کے زعم مین عہد عتیق وجدید مین انکی **بادشاہت** وتسلط کی نسبت وارد ‡ ہین۔ **حالانکہ** حضرت مسیح عیسائیون

⁜ یہہ تشبیہہ بعینہ ان تشبیہون کی مانند ہے جو عیسائیون کے اعتقاد مین عہد عتیق وجدید مین حضرت مسیح کے حق مین ابراہیم سی (پیدایش ۱۷-۵) آدم سی (روم ۵-۱۴) اسحاق سے (پیدا ۲۲-۱و۲) پناہ کے شہر سے (گنتی ۳۵-۶) پیتل سی (خر ۲۲-۲۹) پیتل کے حوض سی (خر ۳۰-۱۸) بزغالہ سے (احبار ۱۶-۳۰) وغیرہ وغیرہ سی وارد ہین جنسے کوئی مسلمان یا عیسائی یہہ سمجہہ نہین سکتا کہ مسیح درحقیقت آدم یا ابراہیم یا پیتل کا حوض یا بزغالہ وغیرہ ہے۔

‡ کہ وہ خدا کا تخت نشین ہی (مکاشفات یوحنا ۳-۲۱) وہ داؤد کے تخت پر اور اسکے ملک پر آج سے لیکے ابد تک بندوبست کریگا۔ (یسع ۹-۷ وغیرہ) مینے تو اپنے بادشاہ کو کوہ مقدس صیہون پر بٹہلایا ہے (زبور ۲-۶ وغیرہ) اے پہلوان اپنی تلوار کو جو

کے اسکا وہ مین دنیا کے بادشاہ نہین ہوئے اور نہ انہون نے کبھی تلوار نکالی اور نہ کسی پر چڑھائی کی خود حضرت مسیح نے پلاطس کو مخاطب ہوکر فرما دیا ہے کہ میری بادشاہت اس جہان کی نہین اگر میری بادشاہت اس جہان کی ہوتی تو میرے نوکر لڑائی کرتے تاکہ مین یہودیون کے حوالہ نہ کیا جاتا پر میری بادشاہت یہان کی نہین (یوحنا ۱۸ - ۳۶) - اب ہمکو یہہ دکھانا باقی رہا کہ **مولف کے کلام مین اُن عبارات کی اس قسم کی تشریح وتفسیر** کہان پائی جاتی ہے تاکہ ناظرین ہمارے بیانات کو ہماری خیالی تاویلات نہ سمجھین اور انکو نکات بعید الوقوع قرار دیکر مطلب سعدی دگر ست نہ کہہ سکین لہذا ہم اس باقی کو ادا کرتے ہین اور اپنے بیان کا ایک ایک لفظ مولف کی کلام سے نکالدیتے ہین

واضح ہو کہ مولف نے **پیشین گوئی نمبر ۳** حصہ چہارم کتاب مین بصفحہ ۴۹۸ نقل کرکے اسکا ترجمہ ان الفاظ سے کیا ہے کیا کہتے ہین کہ ہم ایک قوی جماعت ہین جو

تیری حشمت اور بزرگواری سے حمایل کرکے اپنی ران پر لٹکا اور اپنی بزرگواری سے سوار ہو اور سچائی اور ملایمت اور صداقت کے واسطے اقبالمندی سے آگے بڑھ اور تیرا دہنا ہاتھ تجھ کو ہیبت ناک کام سکھلا دیگا تیرے تیر تیز ہین لوگ تیرے نیچے گرے پڑتے ہین وے بادشاہ کے دشمنون کے دل مین لگ جاتے ہین (زبور ۴۵ - ۳ وغیرہ) سمندر سے سمندر تک اور دریا سے انتہاے زمین تک اسکا حکم جاری ہوگا وے جو بیابان کے باشندے ہین اسکے سامنے جھکینگے ترسیس اور جزیرون کے سلاطین نذرین لاوینگے سبا اور سیبا کے ہدیئے گذرانینگے ان سارے بادشاہ اسکے حضور سجدہ کرینگے (زبور ۷۲ - ۸ وغیرہ) تو میرے دہنے ہاتھ بیٹھ جبتک کہ مین تیرے دشمنون کو تیرے پانو تلے کی چوکی بناون (زبور ۱۱۰ - ۳ وغیرہ) کیونکہ جب تک وہ سارے دشمنون کو اپنے پانو تلے نہ لاوے ضرور ہے کہ سلطنت کرے (۱ - قر - ۱۵ - ۲۵) وے برّے سے لڑائی کرینگے اور برّہ انپر غالب ہوگا کیونکہ وہ خداوندون کا خداوند ہے اور بادشاہون کا بادشاہ ہے (مکاشفات ۱۷ - ۱۴) - اس بادشاہی کی ایک عمدہ نظیر اسوقت کی موجودہ عیسائیون

جواب دینے پر قادر ہین عنقریب یہہ **ساری جماعت** بہاگ جائیگی اور پیٹھ پہیر لیگی

اور **پیشین گوئی** نمبر ۴ کا ترجمہ بہی خود ہی اِن الفاظ سے کیا ہے - خدا تعالے دلایل

اور براہین کا لشکر لیکر چلا آتا ہے وہ دشمن کو مغلوب اور ہلاک کرنے کے لئے تمہارے ساتہہ

ہے -

یہہ **الفاظ** ہمارے اس بیان کے صاف مصدق ہین کہ فتح و ہزیمت سے مراد ان پیشگوئیون

مین بحث و دلایل و جواب و سوال مین ہار جیت ہے نہ تلوار کی لڑائی مین -

اسی صفحہ مین آیتہ بشارت غلبہ اسلام منقولہ حاشیہ نقل کرکے حضرت مسیح سے

اپنا مشابہ ہونا (نہ عین مسیح ہونا) ان الفاظ سے بیان کیا ہے - یہہ ایت جسمانی اور سیاست

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله

ملکی کی طور پر حضرت مسیح کے حق مین پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ

دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور مین آئیگا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ

اس دنیا مین تشریف لائینگے تو انکے ہاتہہ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار مین پہیلجائیگا

لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہہ خاکسار اپنی غربت و انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات

اور انوار کے رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت نہایت

ہی باہم متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پہل

ہین اور بحدی اتحاد ہے کہ نظر کشفی مین نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طور پر بہی

ایک مشابہت ہے اور وہ یون کہ مسیح ایک کامل اور عظیم الشان نبی یعنے موسی کا تابع اور

خادم دین تہا اور اسکی انجیل توریت کی فرع ہے اور یہہ عاجز بہی اوس جلیل الشان نبی کے

احقر خادمین مین سے کہ جو سید الرسل اور سب رسولون کا تاج ہے اگر وہ حامد ہین تو وہ احمد

ہین اور اگر وہ محمود ہین تو وہ محمد ہے صلے اللہ علیہ وسلم سو چونکہ اس عاجز کو حضرت مسیح سے

---

۴ کی نجاتی فوج ہے جسمین جرنیل کرنیل میجر کپتان سبہی عہدہ دار فوجی موجود ہین اور حقیقت مین فوجی کوئی نہین وہ سب اپنے روحانی مناصب کے مدعی ہین ایسی تشبیہات اور اصطلاحات کسی مسلمان نے برتے ہوتے تو کیا گناہ کیا اور ان الفاظ کو استعمال سے خیر خواہی سلطنت کی دم بہرتا ہوا کیونکر باغی ہوگیا -

ایسا اتحاد امام محدث ابن حزم ظاہری کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مشہور ہے

شباہت تامہ ہے اسلئے خداوند کریم نے مسیح کی پیشگوئی مین ابتدا سے اس عاجز کو بھی شریک کر رکھا ہے یعنے حضرت مسیح پیش گوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر اُسکا محل اور مورد ہے یعنے روحانی طور پر دین اسلام کا غلبہ جو حجج قاطعہ اور براہین ساطعہ پر موقوف ہے اس عاجز کے ذریعہ سے مقدر ہے گو اسکی زندگی مین یا بعد وفات ہو۔

یہہ الفاظ ہمارے اس بیان کے مصدق ہین کہ مولف کو مسیح موعود ہونے کا دعوی نہین بلکہ حضرت مسیح سے مشابہت کا ادعا ہے سو بھی نہ ظاہری و جسمانی اوصاف مین بلکہ روحانی اور تعلیمی وصف مین اور غلبۂ اسلام سے جسکی مولف کو بشارت دی گئی ہے۔

م محی الدین ابن عربی کے مکاشفہ مین منکشف ہوا ہے چنانچہ فتوحات مکیہ کے باب ۱۳۱ مین آپ نے فرمایا ہے کہ نہایت درجہ کا اتصال یہہ ہے کہ ایک چیز بعینہ وہ چیز ہو جائے جسمین وہ ظاہر ہوا اور خود نظر نہ آوے جیسا کہ مینے خواب مین آنحضرت کو دیکھا کہ آپ نے ابو محمد بن حزم محدث سے معانقہ کیا پس ایک دوسرے مین غایب ہو گیا بجز ایک رسول اللہ صلعم کے نظر نہ آیا۔ نواب صاحب بہوپال نے کتاب اتحاف النبلا مین اسکی تائید مین ایک عربی رباعی نقل کی ہے جسکا مطلب یہہ ہے کہ ہمارے بدگو (رقیب) نے شب کو ہمارے پاس ہماری معشوق کے آنے کا گمان کیا تو ہم مین جدائی ڈالنے مین کوشش کرنے لگا۔ پس مینے اپنے معشوق کو گلے سے لگالیا۔ پہر وہ رقیب آیا تو اوسنے بجز مجھ ایک کے کسی کو نہ دیکھا۔ پہر یہہ شعر فارسی م

> غایة الوصلة [illegible] الشیٔ عین ما ظہر و لا یعرف۔ کما رایت رسول اللہ صلعم وقد عانق ابن حزم المحدث فغاب احدھما فی الآخر فلم نر الا واحداً وھو رسول اللہ صلعم فھذہ غایة الوصلة وھو المعبر عنہ بالاتحاد۔ (فتوحات مکیہ)

> توھم واشینا بلیل مزارہ
> فھم لیسعی بیننا بالتباعد
> فعانقتہ حتی اتحدنا تعانقاً
> فلما اتانا ما رای غیر واحد

دلایل و براہین کا غلبہ مراد ہے نہ سیاست ملکی مین غلبہ اور بصفحہ ۵۵۷ **پیش گوئی نمبر (۵)** جسمین مولف کو بلفظ یا عیسیٰ مخاطب کیا گیا ہے نقل کر کے اسکا ترجمہ ان الفاظ سے کیا۔ اے عیسیٰ مین تجھے کامل اجر بخشونگا یا وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤنگا اور تیرے تابعین کو اُنپر

یا عیسیٰ انی متوفیک - الخ

جو منکر ہین قیامت تک غلبہ بخشونگا یعنے تیرے ہم عقیدہ اور ہم مشربون کو **حجت** اور **براہان** اور **برکات** کے رو سے دوسرے لوگون پر قیامت تک فایق رکھونگا پہلون مین سے بھی ایک گروہ ہے اور پچھلون مین سے بھی ایک گروہ ہے اس جگہ عیسیٰ کے نام سے بھی یہی عاجز مراد ہے۔

اس عبارت مین الفاظ حجت - براہان - برکات - ہمارے بیان کے صاف موید ہین - اور **بصفحہ ۴۹۲** اس کتاب کی ایک عربی فقرہ اس مضمون کا کہ ہم زمین مین ایک خلیفہ

اردت ان استخلف فخلقت آدم [illegible] ل فی الارض

[illegible] اس جگہ خلیفہ کے لفظ سے ایسا شخص مراد ہے کہ جو ارشاد اور ہدایت کے لئے بین اللہ و بین الخلق واسطہ ہو خلافت ظاہری کہ جو سلطنت اور حکمرانی پر اطلاق پاتی ہے مراد نہین ہے اور نہ وہ بجز قریش کے کسی دوسرے کے لئے خدا کی طرف سے شریعت اسلام مین مسلّم ہو سکتی ہے بلکہ یہہ محض روحانی مراتب اور روحانی نیابت کا ذکر ہے اور آدم کے لفظ سے بھی وہ آدم جو ابو البشر ہے مراد نہین بلکہ ایسا شخص مراد ہے جس سے سلسلہ ارشاد اور ہدایت کا قایم ہو کر روحانی پیدائیش کی بنیاد ڈالی جائے گویا وہ روحانی زندگی کے رو سے حق کے طالبون کا باپ ہے اور یہہ ایک عظیم الشان پیش گوئی ہے جس مین

---

۲ نقل کیا ہے۔ جذبہ شوق بجدیست میان من و تو * کہ رقیب آمد و نشناخت نشان من و تو

اسکے بعد یہہ جملہ دعائیہ لکھا ہے۔ **رزقنا اللہ من ہذا الاتحاد فی الدنیا والاخرۃ**

یعنے خدا تعالیٰ ہمکو بھی ایسا ہی اتحاد دنیا و آخرت مین نصیب کرے۔ اس اتحاد پر بعض اسوقت کے لوگون نے کچھ اعتراض بھی کئے ہین ہمنے ضمیمہ اخبار سفیر ہند ۱۸۸۲ء نمبر ۱۳ و ۱۴ کے ایڈیشن [illegible] اونکو کافی جواب دئے ہین۔ ناظرین اون نمبرون کو دیکھین۔

18

روحانی سلسلہ کے قایم ہونیکی طرف اشارہ کیا گیا ہو ایسے وقت مین جبکہ اس سلسلہ کا نام و نشان نہین۔

اس **عبارت** نے تو ہمارے بیانات کی پوری تائید کردی اور مخالفین کی **تہمتون** کی **جڑ کاٹ** ڈالی اُسکے اس جملہ نے کہ اس منصب خلافت سے (جسکا اس پیشگوئی مین مولف کو وعدہ دیا گیا ہے)" خلافت ظاہری جو سلطنت اور حکمرانی پر اطلاق پاتی ہو مراد نہین اور نہ وہ بجز قریش کسی دوسرے کے لئے خدا کی طرف سے شریعت اسلام مین مسلم ہوسکتی ہے بلکہ یہہ محض روحانی مراتب اور روحانی نیابت کا ذکر ہے" صاف تصریح کردی ہے کہ مولف کو ظاہری حکومت و سلطنت اسلامی کا ہرگز دعوی نہین اور نہ وہ اس دعوی کو بحکم شریعت اپنے لئے جائز سمجھتا ہے کیونکہ وہ قریش سے مخصوص ہے اور مولف قریشی نہین فارسی الاصل ہے (چنانچہ صفحہ ۲۴۲ وغیرہ کتاب اسی پر شاہد ہے) لو بس جھگڑا ختم ہوا اور خوب فیصلہ ہو گیا کہ مولف کی نسبت جو دعوی [illegible] اسلام مین خلافت کہلاتی ہے) تجویز کیا گیا ہے یہہ بحکم اسلام اور خود مولف کی کلام کے امکان سے خارج ہے نہ اُسنے یہہ دعوی کیا نہ آیندہ کرسکتا ہے نہ اوسکا مذہب اس دعوی کی اجازت دیتا ہے۔

بالآخر ہم اسقدر کہنے سے باز نہین رہ سکتے کہ اگر یہہ معاملہ **گورنمنٹ** تک پہنچتا تو یقین تہا کہ ہماری زیرک اور دانشمند گورنمنٹ ایسے مفسدون کو (جنہون نے بحق ایسے شریف خاندانی کے جو ایک معزز نیکنام و خیرخواہ سرکار کا بیٹا ہے اور خود بھی سرکار کا دلی خیرخواہ و شکرگذار و دعاگو ہے اور درویشی و غربت سے زندگی بسر کرتا ہے ایسا مفسدانہ افترا کیا اور بہت لوگون کے دلون کو آزار پہنچایا ہے) سخت سزا دیتی۔

اور ہم یہہ بہی امید رکہتے ہین کہ گورنمنٹ ایسے خیرخواہ و وفادار خاندان کو (جسکی جان نثاری اور وفاداری کا وہ نازک وقتون مین تجربہ کرچکی ہے) کبہی نہ بہولیگی اور یونہا فیونہا اوسکی قدر و منزلت کو بڑہائیگی ؎

قدر مان خود دراہیفزاے قدر
کہ ہرگز نیاید زپروردہ غدر

مذہبی نکتہ چینی کا جواب

فریق اول (امرتسری منکرون) کی وجہ انکار کا جواب

تمہید

اس فریق کا انکار گو صورةً انکار فریق دوم سے اخف ہے (کیونکہ فریق دوم مکفر ہے یہہ مکفر نہین) مگر درحقیقت یہہ انکار اشد ہے۔ اسلئے کہ فریق دوم کا انکار گو حد تکفیر تک پہنچا ہوا ہے مگر وہ صرف اور خاص کر الہامات مولف براہین احمدیہ کے متعلق ہے اونکے سوا اور اولیاء اللہ کے الہامات سے اسکو تعلق نہین اور اونکو مطلق الہام اولیاء اللہ سے انکار نہین۔ اور یہہ حضرات فریق اول معتزلہ اور نیچریہ کی طرح مطلق اولیاء اللہ کے الہام غیبی (ہمرنگ وحی) سے انکاری ہین۔ اور مولف براہین [illegible] کسی ولی (مثل سری سقطی، جنید بغدادی، شیخ عبدالقادر جیلانی وغیرہ) کے الہام غیبی کو نہین مانتے۔ اسلئے انکا انکار بلا تکفیر فریق دوم کے انکار با تکفیر سے اشد اور اغلظ ہے۔ اور اسکا جواب و تعاقب بہ نسبت جواب انکار فریق دوم اہم و مقدم ہے اور اسمین نہ صرف مولف براہین احمدیہ یا اور اولیاء اللہ کے الہامات کی نصرت و حمایت متصور و مقصود ہے بلکہ الہام انبیا کی تائید بھی اسمین متحقق ہے اور یہی تائید (الہام انبیا) ہمارا اصلی مقصد ہے۔ اسلئے کہ غیر نبی کے الہام غیبی سے مطلق انکار نبی کے الہام سے انکار کا مقدمہ ہے اور آگے گھسیٹ کر انکار تک پہنچ لیجا سکتا ہے کیونکہ دونون الہامون کا حال و اصول ایک ہے بلکہ سچ پوچھو تو وہ دونو ایک ہی چشمہ یا منبع کی دو نہرین ہین لہذا ایک سے انکار ہو تو دوسرے کی تسلیم کرنے کی عقلی وجہ کوئی نہین۔ اور ایک کے وجود سے انکار کرنے سے دوسرے سے انکار کا بھی خوف ہے۔ اسی وجہ سے محققین اہل عرفان نے کہا ہے۔ جس کو اولیاء کے اس فیض باطنی اور علم لدنی سے انکار ہو۔ اسکو سوء خاتمہ کا خوف ہے۔ شاید اسکے دل مین ایک نہ ایک دن انبیا کے علم لدنی و الہام غیبی سے انکار بھی جگہ پکڑ لے۔ تہمید ختم ہوئی اب جواب وجہ انکار فریق اول قلم مین آتا ہے۔

الہام غیبی (بہر رنگ وحی) جس سے فریق اول کو انکار ہے وہ الہام ہے جس کی چار صورتون کی شرح براہین احمدیہ حصہ سوم کے صفحہ ۲۲۳ و ۲۳۶ و ۲۴۷ و ۲۵۸ مین ہو چکی ہے۔ اور اوسمین کلام و تکلم خداوندی پایا جاتا ہے۔ ایسا الہام (جسمین کلام و خطاب ہو) فریق اول کے نزدیک وحی کہلاتا ہے اور وہ انکے خیال مین بجز نبی کسی کو نہین ہو سکتا اور نہ کبھی کسی کو ہوا۔ * پہر فریق اول نے اس دعوی کے مناقض یہہ بہی کہدیا ہے کہ جسکو خدا کی طرف سے کلام والفاظ سے خطاب ہو وہ اوسکو الہام کیون کہتا ہے وحی کیون نہین بولتا۔ اور اسکے ساتھہ یہہ بہی کہدیا ہے کہ † حضرت موسیٰ کی ماں کو انہین معنی کر وحی ہوئی تہی اور وحی بمعنی اعلام بکلام و ارسال فرشتہ نبوت کا خاصہ نہین۔ اس قول مین انہون نے الہام بکلام (جسکو وہ وحی کہتے ہین اور خاصہ نبوت سمجھتے ہین) کو اورون کے لئے جائز کر دیا۔ (گو اسکا نام الہام نہین رکہا) اور جس امر سے وہ انکاری تہے اسکا انہون نے خود اقرار کر لیا۔

[illegible] اس خیال [illegible] کے جواب مین صرف اسقدر

---

* چنانچہ سرگروہ فریق اول کے رسالہ ابطال الہام مین ہے لیکن اس طور کہنا کہ خدا نے مجہکو یہہ آیتہ الہام کی۔ اور اسکی کلام و تکلم کا خیال کرنا کہ خدا نے مجہہ سے کلام کی اور اس آیتہ کو مجہے فرمایا ان معنون سے جائز نہین ۔

† چنانچہ اسی رسالہ مین ہے ۔ اور اوحینا الی ام موسیٰ مین مفسرین الہام کی معنی کرتے ہین لیکن الہام کے معنی درست نہین ہوتے کیونکہ الہام صرف القا ہی ہوتا ہے وہان جواب نہین ہوتا۔ اگر وحی کے معنی صرف اعلام کے یا ارسال فرشتہ کے کئے جاوین تو منع نہین۔ کیونکہ وحی رسالت خاصہ انبیا ہے نہ وحی اطلاع و ارسال فرشتہ کئی اشخاص کے پاس فرشتے آئے اور کلامین کین اور کئی نے آوازین سنین۔ پہر اسکی تمثیل مین چند وجہ نقل کرکے کہا ہے جائز ہے موسیٰ کی ماں کو فرشتہ کے ذریعہ سے یا کسی اور وسیلہ سے کلام ہوئی ہو یہہ بات ثابت ہوئی کہ الہام کے معنون مین کلام اور تکلم ماخوذ نہین اگر کوئی شخص دعوی کلام و تکلم کا کرے تو ہم اوسکو صادق نہ جانینگے * پہر الہام بولتا اوسکا غلط ہے وحی کیون نہین بولتا وحی کے معنون نہ

کہنا کافی ہے کہ مدعی الہام کا دعوی یہی تہا کہ مجہے خداتعالی نے فلان فلان آیت یا فلان کلام سے مخاطب فرمایا ہے۔ اور مجہہ سے خداتعالی ہمکلام ہوا ہے جس کو فریق اول نے مان لیا۔ رہی اُسکی یہہ نزاع کہ وہ بشہادت لغت اُسکو الہام نہین کہتا وحی نام رکہتا ہی۔ سو یہہ لفظی نزاع ہی (جسکی طرف محصلین و محققین کبہی رجوع نہین کرتے) اس نزاع کا قطع و رفع مدعی الہام کی لفظ الہام کو چہوڑ دینے اور بجای الہام لفظ وحی استعمال کرنے سے باسانی ممکن ہی۔ وہ بجای دعوی الہام کلام یہہ دعوی کر سکتا ہی کہ خدا نی مجہہ وحی بمعنے اعلام کلام سے (جو فریق اول کی نزدیک خاصہ نبوت نہین ہی) مشرف فرمایا ہی اور اسی وحی کے ذریعہ سی فلان آیۃ یا فلان کلام سی مخاطب کیا ہی۔ جسمین **فریق اول** کو (اگر وہ انصاف کرے) کسی وجہ سی مجال مقال نہین ہی اور اگر وہ انصاف سی مناظرہ کی داب سے یکسو ہوکر اب اسمین یہہ بات نکالی کہ وحی کلام کا (جسکو ہم غیر نبی کی لئے جایز رکہتے ہین) کانون سے مسموع [illegible] الہام کلام [illegible] وارد ہونیکا دعوی کرتے ہین (چنانچہ مولف براہین احمدیہ نے پہلی تین صورتون الہام مین دلپر القا ہونیکا صریح دعوی کیا ہی۔ کانون سی آواز سننے کو صرف پانچوین صورت سی مخصوص کیا ہی) اور القا و واردات قلبی کو عرفاً و لغۃً بہی کلام نہین کہا جاتا پس ہمپر تسلیم الہام کلام کا الزام کیونکر صحیح ہوسکتا ہی۔ تو اگرچہ اب اُنکی یہہ بات لایق سماعت و مستحق جواب نہین کیونکہ مُشتی کہ بعد از جنگ یاد آید کا مصداق ہی۔ **فریق اول** کے نزدیک وحی کلام و القائی قلب مین منافات تہی تو پہلو اونہون نے اس امر کی کیون نہ تصریح کی اور وحی کلام کو جب غیر نبی کے لئے جایز کیا تہا تو اُسمین مسموع ہونے کلام کی کیون قید نہ لگا دی۔ تاہم احقاق حق و اظہار صواب کے لئے اونکی اس بات کا جواب یہہ دیا جاوے گا۔ کہ اگر کلام ملہم کو (جسکا خدا کی طرف سے صرف دل پر القا ہو۔ ظاہری کانون سی سنا نہ جائے) وحی نہ کہا جائے اور نہ اسکو کلام کہین تو وحی غیر متلو انبیاء جسکو فرشتہ نہ لاتا تہا صرف اوسکا القا انبیاء کے قلب پر ہوتا تہا وحی نہ کہلاوے اور نہ اُسکو کلام ربانی کہا جاوے حالانکہ کوئی مسلمان اسکا قایل نہین۔ اور عرف بہی اس کے مخالف ہے۔ عرف عام اور عرف شرع مین بلا اختلاف حدیث النفس اور کلام نفسی

اس لحاظ سے کہ وہ تکلم میں آسکتا ہے۔ اور کبھی نہ کبھی زبان پر آتا ہے کلام بولا جاتا ہے۔ اور ایسا ہی تکلم و تلفظ عام ہے* حقیقت لفظ میں جو کلمہ و کلام کا جز ہے لغتہً و عرفاً ماخوذ ہے۔ لہٰذا فریق اول کو ہرگز نہیں پہنچتا۔ کہ وہ کلام ملہم کے (جسکا صرف القا ہوا ہو کانوں سے وہ سنائی نہ دیا ہو) وحی ہونے سے انکار کرے اور اس الزام تناقض سے بچ سکے۔ اس بیان سے ثابت ہوا کہ جو اس **فریق** (اول) نے نفی الہام اولیاء اللہ پر **استدلال** پیش کیا ہے اس سے اِس **الہام کا ثبوت** نکلتا ہے نہ نفی اور اس استدلال کو پیش کرنے والے پر رجل قفی علی نفسہ کی مثل خوب صادق آتی ہے۔ یہہ اس فریق کے سر گروہ کی استدلال کا حال ہے۔† اب اس فریق کے عوام مصداق ومنهم اميون لايعلمون الكتاب الا اماني وان هم الا يظنون کی ‡ **استدلالات** اور اُن کے جوابات [illegible] سنئیے

بعض عوام فریق اول نفی الہام اولیاء اللہ پر یہہ **نقلی استدلال** پیش کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ وہی (عزوجل) غیب جاننے والا ہے وہ اپنے غیب پر

عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احدًا ۔ الا من ارتضى من رسول فانه يسلك من بين يديه ومن خلفه رصدًا ۔ (سورة الجن ۲۲)	بجز رسول کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ اسکے آگے اور پیچھے وہ پہرا چوکی رکھتا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ ولی کو وہ اپنے غیب پر مطلع نہیں کرتا۔

* چنانچہ نحو کی پہلی کتاب پڑھنے والے لفظ کی تعریف میں تکلم و تلفظ کو ایسا ہی وسیع کرتے اور یہہ کہتے ہیں۔ اللفظ ما يتلفظ به الانسان حقيقةً او حكمًا الخ

† اور جو آپ کو غیر نبی پر نزول و الہام آیات قرآن میں شبہ ہے اسکا جواب جواب استدلال فریق ثانی کے ضمن میں عنقریب آتا ہے۔

‡ یہہ استدلالات جو سر گروہ فریق اول کے افادات و تعلیمات سے ہیں بوروزمرہ کی درس و تعلیم میں

اور **بعضی** یہہ **عقلی استدلال** پیش کرتے ہین کہ غیر نبی کو ہمرنگ وحی نبوی الہام غیبی ہو تو نبی وغیر نبی مین فرق نہین رہتا۔ اور نبی کی نبوّت مین اشتباہ واقع ہو جاتا ہے۔

بعضی ان ہی استدلالات سے وسیع نتایج نکالتے ہین اور الہام غیبی اولیاء اللہ کے علاوہ انکے تمام **خوارق و کرامات کا بطلان** بہی ان دلایل سے استنباط کرتے ہین۔

یہہ مقالات و **استدلالات** پُرانی **معتزلہ کرامیہ** وغیرہ کی ہین جو بواسطہ **شیخ فریق اول** اب اس گروہ کی عوام مین شایع ہوئی ہین اور انکے **جوابات** بہی پُرانے **علماء اہل سُنّت** نے بسط و تفصیل کے ساتہہ اپنی کتب عقاید و تفاسیر مین دیدئے ہین۔ لہذا اس مقام مین اُن ہی علماء کے جوابات کو حوالہ قلم کرنا کافی ہے۔ ناظرین اہل علم اِن پُرانی مباحث و دلایل کی نقل و اعادہ کا اعتراض ہمپر نہ کرین۔ ان ہی حضرات (فریق اول) کو (جنہون نے اس پُرانے [illegible] اعتزال کا جال پہیلایا اور اہل سنت خصوصاً اہل حدیث کو **معتزلی و نیچری*** بنانا چاہا ہے) جو کہنا ہو سو کہین۔

اپ سے سرزد ہوتی ہین گو آپ کے رسالہ مین یہہ مندرج نہین ہوئے ورنہ وہ بیچارہ عوام استدلال و دلیل کو کیا جانین وہ اکثر تو اُمّی محض ہین اور بعض جو اردو فارسی مین لیاقت رُشد بود رکہتے ہین علوم دین سے ناواقف ہین لہذا جو کچہہ اُنکے شیخ کہتے ہین وہ اسپر بلا دلیل ایمان لے آتے ہین۔ اسکی صحت و فساد کو وہ پہچان نہین سکتے۔ خصوصاً بعض نو مسلم جو مشرف باسلام ہوتے ہی قبل استحکام تعلیم عقاید اسلام حضرت کی صحبت مین فیضیاب ہوئے ہین اُنکے حال پر سخت افسوس آتا ہے کہ وہ آبائی تقلید چہوڑ کر ایسے شخص کے مقلد کیون ہوگئے۔ **اللھم ارحم**

* نیچری بنانا اس مسئلہ سے بہی اُنکا مقصود و متصور ہے کیونکہ معجزات و خوارق سے انکار مذہب نیچری کا اصل اصول ہے۔ اس سے علاوہ بہی یہہ حضرات نیچری مسایل اپنے گروہ کے عوام و جہلا مین پہلاتے ہین جیسا انکا یہہ مسئلہ نیچریہ کہ "حضرت **مسیح علیہ السلام** بلا پدر پیدا نہین ہوئے"

پس واضح ہو کہ ان حضرات نے جو **نقلی استدلال** پیش کیا ہے۔ یہہ جار اللہ زمخشری معتزلی کا استدلال ہے۔ چنانچہ تفسیر کشاف مین آیتہ متمسکہ فریق اول کے

وفی ھذہ ابطال الکرامات۔ لان الذین تضاف الیھم الکرامات وان کانوا اولیاء مرتضین فلیسوا برسل وقد خص اللہ الرسل من بین المرتضین بالاطلاع علی الغیب۔ (کشاف)

ذیل مین اُسنے کہا ہے کہ اس آیتہ مین کرامات اولیاء کا ابطال پایا جاتا ہے کیونکہ جن لوگونکی طرف کرامات منسوب مین وہ اگرچہ پسندیدہ دلی ہین مگر رسول نہین ہین۔ اور خدا تعالے نے اپنے غیب پر مطلع کرنے کے لئے رسولون کو مخصوص کر دیا ہے۔ **اس کا جواب** علماء اہل سُنّت (کثرھم اللہ تعالیٰ) سے امام **رازی** قاضی **بیضاوی** شاہ **عبد العزیز** دہلوی وغیرہ اکابر نے متعدد وجوہ سے دیا ہے ان سب میں سے جواب حضرت شاہ صاحب کا بسیط و لطیف ہے لہذا اس مقام مین اُسی جواب کی نقل پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ حضرت شاہ **عبد العزیز** نے **تفسیر عزیزی** مین فرمایا ہے۔

باید دانست کہ صاحب کشاف بنا بر مذہب اعتزال خود در تحت این آیتہ گفتہ وفی ھذا ابطال الکرامات الخ۔ ولیکن باوجود ادعاے دانشمندی این حرف از و بسیار بعید واقع شدہ زیرا کہ این آیتہ نفی اطلاع بر غیب بوجہیکہ رفع تلبیس و اشتباہ بکلی در آن حاصل شود از غیر رسولان میکند نہ نفی اطلاع بر غیب مطلقاً چہ جائے آنکہ کرامات دیگر را ابطال نماید و در تفسیر گذشت کہ اظہار شخصے بر غیب چیزے دیگر ست۔ و اظہار غیب بر آن چیزے دیگر۔ و از نفی آن نفی این لازم نمی آید۔ اولیاء اللہ را اگرچہ اظہار بر غیب حاصل نیست اما اظہار غیب بر ایشان جائز و واقع ست چنانچہ در حق مادر **موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام** در سورۃ قصص منصوص ست۔ کہ انا رادوہ

اور اونکا بلاواسطہ پیدا ہونا صریح طور پر قرآن سے ثابت نہیں جسکا فساد رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۵ کے نمبر ۲ و ۳ کے ملاحظہ سے بخوبی ظاہر ہو سکتا ہے۔

اِلیک وجا علوہ من المرسلین۔ اکثر علماء اہل سُنّت کہ فرق در اظہار شخص بر غیب و اظہا
غیب بر شخص نکردہ اند میگویند کہ مراد از غیب درین آیۃ احکام شرعیہ اند کہ تکلیف بآنہا عام بر مکلفین
می باشد واگر از غیب مطلق غیب مراد باشد لازم آید کہ نبی محض را مثل حضرت خضر نیز
اطلاع بر ہیچ غیب حاصل نہ شود زیراکہ در آیۃ حصر علم غیب بر لفظ رسول فرمودہ اند و رسول
اخص از نبی ست آرے اطلاع بر احکام شرعیہ جدیدہ دادن خاصہ رسول ست کہ در وحی یافتہ
نے شود و بعض ازیشان گفتہ اند کہ حصر بملاحظہ قید اصالت است یعنی بالاصالۃ اطلاع
بر غیب خاصہ پیغمبران ست و اولیا را اطلاع بر غیب بطریق وراثت و تبعیت حاصل مے شود
چنانچہ نور قمر مستفاد از نور شمس ست۔ اور **اس سے پہلے تفسیر آیۃ**
فلا یظہر علی غیبہ یعنی غیب پر کسیکو مطلع کرنے اور اُسکو غیب کی اطلاع دینے میں
فرق کے بیان میں فرمایا ہے [illegible] پس اطلاع نمی کنند ہیچکس را بوجہے کہ رفع تلبیس واشتباہ
خطا بکلی در آن اطلاع حاصل شود۔ و احتمال خطا و اشتباہ اصلاً نماند وہمین اطلاع دادن
کذائی ست کہ اورا اظہار شخصی بر غیب توان گفت بخلاف اطلاع منجمین و اطبا و کاہنان و رمالان
و جفریان و فال بینان کہ علم ایشان ببعض حوادث کونیہ از راہ استدلال باسباب و علامات ظنیہ
یا اخبار محتملۃ الصدق والکذب جنیان و شیاطین تخمینی و وہمی می باشد نہ یقینی۔ و اولیا
را ہر چند **علم الہامی یقینی** ببعض حقایق ذات و صفات یا وقایع کونیہ **حاصل می شود**
اما تلبیس و اشتباہ بجمیع الوجوہ ازان مرتفع نمے گردد تا اظہار ایشان بر غیب و استیلا بران مستحق
گردد بلکہ اظہار غیب بر ایشان و انعکاس صورت غیبیہ در آئینہ وجدان ایشان ست و لہذا الکشف عام
بآن متحقق نمے شود و خود ہم در تحصیل یقین بآن و اعتماد بر آن محتاج بشواہد کتاب و سُنّت کہ قسام
وحی اند میشوند پس اظہار بر غیب ہیچکس را نمے دہند۔ **الّا من ارتضٰی من رسول**۔ مگر کسیکہ
پسند می کند و آنکس رسول مے باشد خواہ از جنس ملک باشد مثل حضرت جبرئیل علیہ السلام و خواہ
از جنس بشر مثل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کہ اورا اظہا

بر بعض از غیوب خاصہ خود مقرر باید تا آن غیوب را بمکلفین برساند و تلبیس و اشتباہ را از ان بکلی رفع نماید تا احتمال خطا و نا راستی اصلاً پیرامون آن نگردد و عامہ مکلفین کہ بدین معجزہ تصدیق رسول بشری نمودہ باشند در وحی ہر بارہ بر آن اعتماد نمودہ در غلط نیفتند و راہ گم نکنند لہٰذا در انزال وحی احتیاط بلیغ بکار مے برد **فانہٗ یسلک** یعنی پس تحقیق پروردگار من روانہ میکند **من بین یدیہ** پیش دست آن رسول خواہ ملکی باشد خواہ رسول بشری و پیش دست قوت فکریہ و قوت وھمیہ و قوت خیالیہ است و طبائع و اخلاق حاضر الوقت و **من خلفہ** یعنی و از پس پشت آن رسول خواہ ملکی باشد خواہ بشری و پس پشت علوم مخزونہ در حافظہ اوست و عادات و اخلاق متروکہ **رصدًا** چوکیداران را از جنس ملایکہ تا وقت اور دن وحی و گرفتن آن قوت فکریہ و وھمیہ و خیالیہ را سبقت کردن ندہند" الخ

اس کلام بلاغت نظام میں حضرت شاہ صاحب مرحوم نے استدلال منکرین الہام و کرامات اولیاء اللہ کا شافی جواب دیا اور بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ اس آیۃ میں خدا تعالیٰ نے اپنے غیب پر بجز رسول کے کسیکو ایسے طور پر مطلع کرنے کہ "اسمین خطا و اشتباہ کا امکان نہ ہو اور اسکے ساتھ فرشتوں کا پہرہ چوکی بہی ہو" کی نفی کی ہے۔ مطلق اطلاع غیب کی غیر رسول سے نفی نہیں کی اور ایسی اطلاع غیب خدا کی طرف سے غیر رسول کے لئے جائز بلکہ واقع ہو چکی ہے۔ چنانچہ والدہ حضرت موسیٰ و خضر علیہ السلام کے لئے ہوئی۔

خاکسار (اڈیٹر) کہتا ہے۔ اس مقام میں ان تمثیلات کی تشریح ضروری ہے تاکہ عوام اہل حدیث جو فریق اول کے دام اعتزال میں پہنس رہے یا پہنسا چاہتے ہیں۔ ان تمثیلات منصوصہ قرآنیہ سے واقف ہو کر ان کے دام سے رہائی پائیں اور یہ جان جائیں کہ مطلق اطلاع غیب خاصہ انبیا نہیں ہے خاص کر اطلاع بحفاظت و حراست انبیاء سے مخصوص ہے۔

حضرت موسیٰ کی والدہ کو غیب پر مطلع کرنے کا حال قرآن میں یوں

بیان فرمایا ہے۔ کہ ہمنے مادر موسیٰ کو یہہ الہام کیا (جب اسکو حضرت موسیٰ کے تولد ہونے پر

واوحینا الیٰ ام موسیٰ ان ارضعیہ فاذا خفت علیہ فالقیہ فی الیم ولا تخافی ولا تحزنی انا رادوہ الیک وجاعلوہ من المرسلین۔ (القصص ۱۶)

فرعون کے حکم قتل کا ڈر لگا) کہ تو اسکو دودھ پلا۔ پہر جب تجہہ (اسکی ماری جائیگا) ڈر لگے تو اسے (صندوق مین بند کرکے) دریا مین ڈالدے اور (اسکے ڈوب جانے یا فرعون کے ہاتہہ سے مارے جانیکا) خوف وغم نکر ہم اسکو تیرے پاس پہر لائینگے اور اسکو پیغمبر بنائینگے۔

اور حضرت خضر علیہ السلام کا حال اطلاع غیب قرآن مین یہہ بیان ہوا ہے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتہہ کشتی مین سوار ہوئے تو انہون نے کشتی کے تختے کو اوکھاڑ دیا۔ پہر ایک بیگناہ لڑکے کو مار ڈالا۔ پہر ایک قوم کی گرنے والی دیوار کو کہڑا کر دیا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان فعلون پر اعتراض کیا تو حضرت خضر نے اونکا سبب یون بتایا کہ وہ کشتی تو مسکینون کی تہی (جسکے ذریعہ سے) وہ دریا

اما السفینۃ فکانت لمسٰکین یعملون فی البحر فاردت ان اعیبہا وکان وراءھم ملک یاخذ کل سفینۃ غصبا واما الغلام فکان ابواہ مومنین فخشینا ان یرھقھما طغیانا وکفرا فاردنا ان یبدلھما ربھما خیرا منہ زکوۃ واقرب رحما واما الجدار فکان لغلامین یتیمین فی المدینۃ وکان تحتہ کنز لھما وکان ابوھما صالحا فاراد ربک ان یبلغا اشدھما ویستخرجا

مین کام کیا کرتے ہین مین نے اسکو (اس لئے) عیب ناک کرنا چاہا (کہ) انکے پیچہے سے ایک (ظالم) بادشاہ آرہا تہا جو سب (اچہی) کشتیونکو بیگار مین پکڑ لیتا تہا وہ لڑکا (پیدایشی کافر تہا اور) اسکے ماباپ مسلمان تہے۔ مجہے خوف لگا کہ وہ (بڑا ہوکر) انکو گمراہی وکفر مین ڈالدیگا۔ مین نے (اسکو قتل کرنیسے) یہہ چاہا کہ خدا انکو اسکے بدلے اس سے بہتر ستہرا اور رحم والا فرزند عطا کرے۔ وہ دیوار

كنز هما رحمة من ربك وما فعلته عن امري ذلك تاويل ما لم تسطع عليه صبرا ۔ (الکہف ع ۱۰)

دو یتیم لڑکون کی تہی اور اسکے نیچے انکا خزانہ تہا اور انکا باپ نیک تہا خدا نے از راہ مہربانی ربی ے اس فعل سے یہہ چاہا کہ وہ دو تو جوان ہو کر اپنا خزانہ نکالین ۔ یہہ جو کچہہ مینے کیا یا کہا اپنی رای یا اختیار سے نہین کیا یعنی یہہ خدا کا حکم اور الہام تہا ۔

ایسی ہی منصوص اور صریح **ایک اور مثال** (حضرت مریم کو غیب کی اطلاع دہی) قرآن مین موجود ہے جسکو شاہ صاحب نے اس مقام مین ذکر نہین کیا ۔ اوسکا ذکر بہی بمقابلہ اس نقلی استدلال* مخالفین کے مناسب ہے ۔

خدا تعالے نے سورہ **مریم** مین فرمایا ہے ۔ کہ ہمنے مریم کی طرف اپنی روح الامین کو

فارسلنا اليها روحنا فتمثل لها بشرا سويا قالت اني اعوذ بالرحمن منك ان كنت تقيا قال انما انا رسول ربك لاهب لك غلما زكيا قالت انى يكون لى غلم ولم يمسسني بشر ولم اك بغيا قال كذلك قال ربك هو على هين ولنجعله اية للناس ورحمة منا وكان امرا مقضيا ۔ (مریم ع ۲)

بہیجا وہ اوسکے پورے انسان کی صورت مین دکہائی دیا اوسنے کہا مین تجہہ سے خدا کی پناہ مین آئی اگر تجہے خدا کا ڈر ہے وہ بولا مین تو خدا ہی کا رسول ہون کہ تجہو ایک ستہرا لڑکا دون وہ بولی مجہے لڑکا کیونکر ہو گا مجہے کسی بشر نے جایز طور پر ہاتہہ نہیں لگایا ۔ اور نہ مین ناجایز فعل کرنے والی ہون اوسنے کہا ایسا ہی بلامس بشر تولد فرزند ہو گا ۔ تیرا رب کہتا ہے یہہ امر بلامس بشر لڑکا دینا مجہے آسان ہے اور تاکہ مین اوسکو لوگون کے لئے ایک نشانی قدرت اور اپنی طرف سے رحمت بناؤن یہہ امر ہوا ہوا یا ہے ۔

* گو ہمر گروہ فریق اول کے استدلال سابق کی مقابلہ مین پیش نہین کی جا سکتی کیونکہ اُسین

اِن تمثیلات ثلثہ کو پڑھ یا سنکر مسلمان پیرو قرآن کو اسمین شک باقی نہین رہ سکتا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام اور والدہ موسیٰ علیہ السلام کو (جو بالاتفاق نبی نہ تہین) اور حضرت خضر علیہ السلام کو (جو باتفاق جمہور علماء اسلام نبی نہ تھے۔ اور انکے رسول نہ ہونے مین تو کلام ہی نہین۔) بعض غیب باتون کی اطلاع دی جس سے یقیناً وجزماً معلوم ہوگیا۔ کہ اس آیہ متمسکہ مخالفین مین غیر نبی کے لئے مطلق اطلاع غیب کی نفی ہرگز مراد نہین کسی خاص وجہہ (یا قسم کی اطلاع غیب کی نفی مراد ہے۔ وہ وجہہ یا قسم وہ ہو جو شاہصاحب وغیرہ نے بیان کی ہے خواہ کوئی اور وجہہ (یا قسم) جسکو یہہ حضرات خود تجویز کرلین*۔ بہرحال ظاہری اطلاق ہرگز مورد نفی نہین ہوسکتا۔

ان تمثیلات کی نسبت فریق اول کا خیال و مقال

اور

اُس کا ابطال

یہہ تمثیلات منصوصہ قرانیہ قطعیہ یقینہ فریق اول کے خواص اور بعض عوام پڑہتے یا سنتے ہین

اوسنے غیر نبی کی طرف وحی خداوندی (اطلاع غیب پر مشتمل کیون نہ ہو) جایز رکہی ہے لہذا اس تمثیل کا اسی نقلی استدلال مخالفین کے مقابلہ مین پیش کرنا مناسب ہے جسمین غیر نبی کے لئے مطلق اطلاع غیب کی (بواسطہ فرشتہ ہو خواہ بلاواسطہ) نفی کی گئی ہے۔

* اس مین اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وجہ بیان کردہ شاہصاحب یا کسی اور صاحب کی صحت کا بالخصوصیتہ ہمکو دعوی نہین ہمارا مقصود صرف یہہ ہے کہ اس آیہ مین مطلق اطلاع دینے کی نفی ہرگز مراد نہین۔ اس مطلق نفی کو چہوڑکر اسکی مراد جو چاہو سو ٹہرالو۔ ہمکو اس مقام مین بحث نہین۔

توباوجود ادعاء پیروی قرآن و ترک تقلید این و آن نا انصافی و سخن پروری سے ان تمثیلات کے جواب مین یہہ کہدیتے ہین کہ انہین غیر نبی کے لئے اطلاع غیبی پائی جاتی ہے تو یہہ پہلی امتون کے لئے ہے۔ اس امت محمدیہ کے اولیاء کہلانے والون کے لئے (جنکے الہامات سے ہمکو انکار ہے) ایسی اطلاع غیبی ان تمثیلات مین یا اور کہیں کہان پائی جاتی ہے۔ پھر اس امتہ کے اولیاء کو دعوی الہام غیبی کیونکر جائز ہے۔

انکے اس مقال کا مآل و ماحصل یہہ ہے کہ ہمنے اپنے اوس انکار عام کو چھوڑا۔ اور یہہ مان لیا کہ مطلق اطلاع غیب خاصہ انبیا نہین۔ غیر نبی کو بعض صورتون سے اطلاع غیب دیجاتی ہے۔ مگر یہہ شرف و منصب پہلی ہی امتون کو حاصل تہا۔ یہہ امتہ (محمدیہ مرحومہ) اس شرف و فیض الہی سے محروم و بے نصیب ہے اس امتہ مین صحابہ سے لیکر اسوقت [illegible] اولیاء [illegible] کوئی اس شرف و منصب سے (جو [illegible] یا [illegible] مریم یا خضر علیہم السلام کو عطا ہوا تہا) لایق و اہل نہین گذرا۔

ہر چند انکا یہہ خیال و مقال اس قابل نہ تہا کہ ہم اسکو نقل کرتے چہ جائیکہ اسکا جواب قلم مین لاتے کیونکہ اسمین پرلے سرے کی خفت اور اس امتہ مرحومہ کے اولیاء و اصفیا (صحابہ و تابعین وغیرہ ایمہ دین) کی اہانت پائی جاتی ہے مگر چونکہ انکا یہہ خیال و مقال پہلے سے عوام فریق اول مین شایع ہو کر صحیح تسلیم کیا گیا ہے۔ اسلئے مجبوراً و اضطراراً اسکا جواب دیا جاتا ہے۔

بعد تسلیم اس امر کے کہ "خدا تعالے بعض وجوہ سے اطلاع غیب غیر نبی کو بہی دیتا ہے اور یہہ امر پہلی امتون مین بشہادت قرآن پایا گیا ہے"۔ اس امتہ مرحومہ کے لئے اس شرف کے حصول پر ہمارے پاس کوئی خاص نص قرآن یا حدیث نہ بہی ہو تو ہمکو حصول اس

کنتم خیر امتہ اخرجت للناس (آل عمران ع ۱۲)	شرف کے ثابت کرنے کے لئے ایک وہ آیتہ جسمین اس مرحومہ امتہ کو خیر امت ٹہرایا

عن بہز عن ابیہ عن جدہ انہ سمع النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقول فی قولہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس قال انتم تتمون سبعین امۃ انتم خیرھا واکرمھا علی اللہ - ھذا حدیث حسن

(جامع ترمذی صفحہ ۴۸۹)

گیا ہے اور ایک وہ **حدیث** جو اس آیت کی تفسیر ہے اور اسمین یہ تصریح ہے کہ تم نے (امی امت محمدیہ) ستر امتون کو پورا کیا ہے اور تم ان سب سے اللہ کے نزدیک بہتر اور بہت باعزت ہو **کافی دلیل** ہے ومع **ہذا** بالفعل ہم ایک خاص **روایت حدیث** حصول اس شرف کے ثبوت مین پیش کرتے ہین منکرین مخالفین اس حدیث کا ثبوت اس مدعا کے لئے ناکافی ہونا ثابت کرینگے تو ہم اس قسم کی بیسیون روایات کتب حدیث سے اور پیش کرینگے - انشاء اللہ تعالے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی سے روایت ہے کہ ایک دن آپ

المحب الطبری عن عمرو بن الحارث قال بینما عمر یخطب یوم الجمعۃ اذ ترک الخطبۃ ونادی یا ساریۃ الجبل مرتین او ثلثا ثم اقبل علی خطبتہ فقال ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لمجنون ترک خطبتہ ونادی یا ساریۃ الجبل فدخل علیہ عبد الرحمن بن عوف وکان ینبسط علیہ فقال یا امیر المومنین تجعل للناس علیک مقالا بینما انت فی خطبتک اذ نادیت یا ساریۃ الجبل ای شی ھذا قال واللہ ما ملکت ذلک

مسجد نبوی مین منبر پر جمعہ کا خطبہ پڑہ رہے تہے کہ ناگاہ اثناء خطبہ مین آپ نے یہہ الفاظ فرمائے "**یا ساریۃ الجبل**" یعنی اے ساریہ (یہہ ایک امیر لشکر ہے جسکو آپ نے سپہ سالار کر کے نہاوند* مین بہیجا تہا - اور وہ میدان جنگ مین بے موقعہ کہڑا ہوا تہا اور اُسکا یہہ بے موقعہ کہڑا ہونا خدا تعالی نے حضرت عُمر کو غیب سے مشاہدہ کرا دیا تہا) پہاڑ کو پس پشت لے - لوگ آپ کے یہہ الفاظ سنکر متعجب ومعترض ہوئے - تو بعد نماز حضرت عبد الرحمن بن عوف نے آپ سے

* نہاوند کوہستان جنوبی ہمدان مین ایک شہر کا نام ہے - قاموس

حين رايتُ سارية واصحابه يقاتلون
عند جبل ويؤتون من بين ايديهم
ومن خلفهم فلم املك ان قلتُ يا سارية
الجبل الجبل ليلحقوا بالجبل فلم تمض الايام حتى
جاء رسولُ سارية بكتابه ان القوم
لقونا يوم الجمعة فقاتلناهم من
حين صلينا الصبح الى ان حضرت الجمعة
وذرّ حاجب الشمس فسمعنا صوت مناد
ينادي الجبل مرتين فلحقنا بالجبل فلم
نزل قاهرين لعدونا حتى هزمهم
الله تعالى۔
(ازالۃ الخفا حضرت
شاہ ولی اللہ)

استفسار حال کیا۔ آپ نے فرمایا
مین نے ساریہ اور اسکے ساتھہ والون کو ایک
پہاڑ کے پاس ایسے موقعہ پر کھڑے ہوئے
دیکھا کہ اون کے آگے پیچھے دونون
طرف سے دشمن آرہے تھے۔ جسمین
انکی شکست کا خوف تہا تو مین یہہ بات
کہنے سے رک نہ سکا۔ پہر بہت دن نہ گذرنے پائے تھے
کہ ساریہ کا قاصد الکا خط لیکر پہنچا۔ جسمین
یہہ لکہا تہا کہ صبح سے جمعہ کے وقت تک
ہمارا دشمن سے مقابلہ رہا (اور میدان ہاتھہ
نہ آتا تھا) کہ ہمنے دو دفعہ یہہ پکار سنی
کہ اے ساریہ پہاڑ کو پس پشت لے
پس ہمنے پہاڑ کو پس پشت لیکر دشمن
کا یکسو ہو کر مقابلہ کیا تو خدا نے دشمن کو بہگا دیا۔

اس حدیث کو امام بیہقی و حافظ ابی نعیم نے دلائل النبوت مین لالکائی
نے شرح السنت مین، دیر عاقولی نے اپنے فوائد مین ابن الاعرابی
نے کرامات الاولیاء مین خطیب
بغدادی نے رواۃ مالک مین
محب طبری و ابن مردویہ
ابو یعلی وغیرہ نے اپنی اپنی تصانیف
مین روایت کیا ہے۔ اور انسے اکابر محدثین

اخرج البيهقي وابو نعيم في دلائل النبوة
واللالكائي في شرح السنة والدير عاقولي
في فوائده وابن الاعرابي في كرامات الاولياء
والخطيب في رواة مالك عن نافع عن
ابن عمر قال وجه عمر جيشا وامر عليهم

رجلاً یدعی ساریۃ فبینما عمر یخطب جعل ینادی یا ساریۃ الجبل ثلثاً الحدیث قال ابن حجر فی الاصابۃ اسناد قصۃ ساریۃ حسن۔

(تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۲۴)

ومتکلمین (متقدمین ومتاخرین) نے طبقۃً بعد طبقۃً اپنی تصانیف مین (جیسے صاحب مشکوۃ نے مشکوۃ مین حافظ ابن حجر نے اصابہ مین امام سیوطی نے تاریخ الخلفاء مین۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا مین ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین علامہ تفتازانی نے شرح عقاید مین) نقل کرکے اس سے استشہاد اور اسپر اعتماد کیا ہے۔ اور حافظ امام ابن حجر نے اصابہ مین اسکی اسناد کو حسن کہا ہے۔ چنانچہ امام سیوطی نے تاریخ الخلفا مین ان سے نقل فرمایا ہے۔

اس حدیث مین ایک تو حضرت عمر فاروق کو خدا تعالی کا غیب پر اطلاع دینا پایا جاتا ہے جنہون نے اتنی دور سے صف جنگ کا معاینہ کرلیا۔ دوسرے حضرت ساریہ اور اونکے ساتھہ والون کو جنہون نے اتنی غیبوبت سے حضرت عمر فاروق کی آواز کو سُن لیا۔

اب اس سے بڑہکر اس امتہ مرحومہ کے لئے حصول اس شرف پر شہادتؔ دلیل اور کیسی بکار ہے اور اس دلیل کے ثبوت و دلالت مین کسیکو کب جاء انکار ہے اب تو فریق اول کا اپنے خیال سے دست بردار ہونا ہی شرط انصاف وعلامت اتباع قرآن وحدیث ہے مگر افسوس فریق اوّل کے بعض ناانصاف اس حدیث کو ڈہکیا سنکر بہی اپنے خیال سے دست بردار نہین ہوتے اور اس حدیث کی صحت یا دلالت مین کچہہ نہ کچہہ (بنے خواہ نہ بنے) کہہ دیتے ہین۔ اس کے ثبوت مین تو وہ یہہ کلام کرتے ہین کہ یہہ حدیث ضعیف ہے[+]

+ یہہ دعوے ہمنے اس فریق کے خواص سے نہین سنا۔ اور نہ ان کے رسالہ ابطال الہام

25

اور دلالت مین یہہ کلام کہ اس مین صرف صحابہ کی اطلاع غیب کا ثبوت پایا جاتا ہے غیر صحابہ (پچھلے اولیاء) کے الہامات و اطلاع مغیبات کا اس مین کہان ثبوت ہے۔

انکی اس کلام (دوم) کا ماحصل یہہ ہے کہ ہمنے صحابہ کی اطلاع غیبی کو بہی مانا۔ اور اس سے انکار کو بہی چہوڑ دیا اب ہمکو صرف ان سے پچھلے اولیاء کے الہامات و اطلاع مغیبات سے انکار ہی اور ایسکا ثبوت بکار۔

انکے دعوی **ضعف** حدیث کا جواب تو ہمارے بیان سابق مین آچکا ہی کہ یہہ حدیث حسن ہی ضعیف نہین ہے اور شاید یہہ حضرات بہی (اگر انمین کچہہ سمجہہ وانصاف ہے) اس جواب کو دیکہکر پہر اس ضعف کا نام نہ لین۔

اور دعوی خصوصیت صحابہ کا جواب مولف براہین احمدیہ نے خود اپنی کتاب کے حصہ چہارم مین بصفحہ ۵۴۵ دیدیا ہے جسکا ماحصل ✻ یہہ ہے کہ صحابہ سے پچھلے

مین دیکہا صرف ادن کے عوام کی زبان پر ہے۔ عرصہ تخمیناً پندرہ سال کا ہوا ہی کہ ہمنے اپنی وعظ مین اس حدیث کو ثبوت کرامات اولیاء اللہ مین پیش کیا تہا تو ایک نو مسلم نے (جو سر گروہ فریق اول کا دست گرفتہ ہی) یہہ کہدیا تہا کہ "یہہ حدیث ضعیف ہی" اندنون بہی ایک نو مسلم نے (کہ وہ بہی ان حضرت کا مقلد دگر ویدہ ہی) یہہ دعوی کیا ہی۔ ہر چند یہہ دعاوی بڑی حضرت کی تعلیمات و افادات سے ہین ورنہ وہ بیچارہ عوام کیا جانین مگر جب تک حضرت اعلی برملا خود یہہ دعوی زبان پر یا قلم میخ لاوین اور اسکی ثبوت مین کسی محدث و امام جرح و تعدیل کا قول پیش نہ کرین ہم اس دعوی کی طرف زیادہ التفات نہین کرتی اور عامیون سے خطاب مناسب نہین سمجہتے۔ حضرت اعلی خود مدعی ضعف حدیث ہین تو مرد میدان بنین پہر ہمسے اسکا جواب سنین بیچارہ نو مسلم جاہلون کے کانون مین ایسی باتین پہونک دینا اور اُنپر دین کو مشتبہہ کرنا مردانگی کی بات نہین ہے۔

✻ اصل کلام مولف یہہ ہی "نبوت کے عہد مین مصلحت ربانی کا تقاضا یہی تہا کہ جو غیر نبی ہی اُس کے

پچھلے اولیاء اللہ کے اس قسم کے الہامات کا ثبوت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی کتاب فتوح الغیب اور شیخ مجدد الف ثانی کے مکتوبات کی جلد دوم مین موجود ہے ان کتابون کو ملاحظہ کرو تو معلوم ہو کہ یہہ شرف (الہام غیبی) صحابہ کے بعد بھی اولیاء امتہ محمدیہ کو بطور وراثت عطا ہوتا چلا آیا ہے -

---

الہامات نبی کے وحی کی طرح قلمبند نہ ہون تا غیر نبی کا نبی کے کلام سے تداخل واقعہ نہ ہو جائے لیکن اُس زمانہ کے بعد جسقدر اولیاء اور صاحب کمالات باطنیہ گذرے ہین اُن سب کے الہامات مشہور و متعارف ہین کہ جو ہر یک عصر مین قلمبند ہوتے چلے آئے ہین اسکی تصدیق کے لئے شیخ عبد القادر جیلانی اور مجدد الف ثانی کے مکتوبات اور دوسرے اولیاء اللہ کی کتابین دیکھنی چاہیئین کہ کس کثرت سے ان کے الہامات پائے جاتے ہین بلکہ امام ربانی صاحب اپنی مکتوبات کی جلد ثانی مین جو مکتوب پنجاہ و یکم ہے اُسمین صاف لکھتے ہین کہ غیر نبی بھی مکالمات و مخاطبات حضرت احدیت سے مشرف ہو جاتا ہے اور ایسا شخص محدث کے نام سے موسوم ہے اور انبیا کے مرتبہ سے اوسکا مرتبہ قریب واقع ہوتا ہے ایسا ہی شیخ عبد القادر صاحب نے فتوح الغیب کے کئی مقامات مین اسکی تصریح کی ہے اور اگر اولیاء اللہ کے ملفوظات او مکتوبات کا تجسس کیا جائے تو اس قسم کے بیانات اُن کے کلمات مین بہت سے پائے جائینگے اور امت محمدیہ مین محدثیت کا منصب اسقدر بکثرت ثابت ہوتا ہے جس سے انکار کرنا بڑے غافل اور بیخبر کا کام ہے اس اُمت مین آجتک ہزارہا اولیاء اللہ صاحب کمال گذرے ہین جنکی خوارق اور کرامات بنی اسرائیل کے نبیون کی طرح ثابت اور متحقق ہو چکی ہین اور جو شخص تفتیش کرے اسکو معلوم ہوگا کہ حضرت احدیت نے جیسا کہ اس امت کا خیر الامم نام رکھا ہے ایسا ہی اس امت کے اکابر کو سب سے زیادہ کمالات بھی بخشے ہین جو کسی طرح چھپ نہین سکتے اور اُن سے انکار کرنا ایک سخت درجہ کی حق پوشی ہے"- براہین احمدیہ صفحہ ۵۴۶

26

اور ظاہر ہے کہ صحابہ سے پچھلے اکابر کے حالات کے لئے اسی قسم کا ثبوت کافی ہے یہہ ضروری نہین ہے کہ پچھلے اکابر کے حالات و واقعات کو بھی قرآن و حدیث ہی سے نکالے

اور اگر یہہ حضرات دایرہ ثبوت و دلایل کو تنگ کرین۔ اور پچھلے اولیاء کے حالات کا ثبوت قرآن و حدیث ہی سے طلب کرین اور یہہ کہین کہ کس آیۃ یا حدیث مین آیا ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی و مجدد الف ثانی کو فلان فلان الہام غیبی ہوا ہے تو مین نہین جانتا کہ کوئی عاقل (ہندو ہو خواہ مسلمان یہودی ہو خواہ نصرانی برہمو ہو خواہ آریہ) انکے اس سوال کو مستحق جواب قرار دے۔ لہذا مناسب ہے کہ یہہ حضرات ایسا سوال کرنے سے شرماوین اور اہل اسلام پر اقوام غیر کو نہ ہنساوین۔

اس بحث سے ثابت ہوا کہ تمثیلات ثلثہ قرآنیہ جنہین غیر نبی کا بعض [illegible] ثابت ہین۔ اوران تمثیلات کے نسبت فریق اول کا یہہ خیال کہ وہ پہلی امتون سے مخصوص ہین یا یہہ عذر کہ اس امۃ محمدیہ یا خاص کر صحابہ سے پچھلے اولیاء کی اطلاع غیب پر اسلام مین کوئی شہادت پائی نہین جاتی صحیح نہین۔ اوران تمثیلات اور انکی نظایر سے جو امۃ محمدیہ مین پائی جاتی ہین یقیناً و قطعاً معلوم ہوتا ہے کہ آیۃ متمسکہ فریق اول مین غیر رسول کے لئے اطلاع غیب کی نفی مطلقاً ہرگز مراد نہین اور **استدلال نقلی فریق اول** اس آیۃ سے بتقلید جار اللہ زمخشری متنزلی باطل ہے۔

استدلال عقلی (عوام فریق اول) بھی متنزلہ ہی کا استدلال ہے جو انہون نے عموماً (الہام وغیرہ) کرامات اولیاء کی نفی مین پیش کیا ہے اور وہ کتب کلامیہ (شرح مواقف شرح عقاید۔ شرح فقہ اکبر۔ تمہید سالمی وغیرہ) مین منقول ہے۔ اور اسکا جواب بھی ان کتب مین موجود ہے۔ ہم اس مقام مین

ان کتابون کی اصل عبارات معہ حاصل مطالب جو اس استدلال کے علاوہ فریق اول کی اور وساوس وخیالات کے جواب پر بہی مشتمل ہین نقل کرتے ہین۔

شرح مواقف مین لکہاہی مقصد نہم اس بیان مین ہے کہ کرامات اولیاء

المقصد التاسع فی کرامات الاولیاء وانها جایزة واقعة اما جوازها علی اصولنا فهو ان وجود الممکنات مستند الی قدرته الشاملة ولا یجب غرض فی افعاله ولا شک ان الکرامة امر ممکن اذ لیس یلزم من فرض وقوعها محال واما وقوعها فلقصة مریم حیث حبلت بلا ذکر ووجد الرزق عندها بلا سبب وتساقط علیها الرطب من النخلة الیابسة وجعل هذه الامور معجزة لزکریا او ارهاصا لنبوة عیسی صلوة الله علیهما مما لا یقدم علیه منصف وقصة آصف وقصة اصحاب الکهف وشی منها لم یکن معجزا لفقد شرطه ومن انکر الکرامة احتج بانها لا تتمیز عن المعجزة فلا تکون المعجزة دالة علی النبوة وینسد باب اثباتها والجواب انها تتمیز بالتحدی مع ادعاء النبوة فی المعجزة وعدمه

(جنمین الہام غیبی بہی داخل ہے) جایز (ممکن) اور واقع ہین۔ اسکا جواز تو ہمارے (اہلسنت کے) ان اصول سے ثابت ہے کہ جو امر ممکن ہو خدا اسپر قادر ہے اور خدا کے کسی فعل مین اسکی ذاتی غرض ضروری نہین اور یہہ ظاہر ہے کہ کرامت امر ممکن [illegible] ہے کیونکہ وقوع فرض کرنے سے کوئی محال لازم نہین آتا ہے اور اسکا وقوع حضرت مریم علیہا السلام کے ان حالات سے کہ وہ بغیر مرد کے حاملہ ہوگئی اور اُسکے پاس رزق غیبی پہنچا اور خشک درخت خرما سے اُسپر کہجورین گرائی گئین* ثابت ہے۔ (ان امور کو حضرت زکریا کا معجزہ یا نبوت عیسی علیہ السلام کے لئے انتظار (یا پیشگی معجزہ) قرار دینا ایسا امر ہے کہ کوئی منصف اسپر متوجہ نہین ہوسکتا) اور قصہ آصف اور قصہ اصحاب کہف سے بہی انکا وقوع ثابت ہے۔ ان امور سے معجزہ کوئی نہ تہا۔ کیونکہ معجزہ کی شرط

* سرگروہ فریق اول کے بعض دست گرفتہ لوگون سے ہمنے یہی سنا ہے یہ لوگ اسکے جواب کو جو اس ... مین اور صفحہ (۲۱۶) ہے بغور پڑہین۔

التحدی مع ذالک الادعاء فی الکرامۃ
(شرح مواقف ص)

(جسکا ذکر عنقریب آتا ہے) اسمین پائی نہین گئی۔ جو لوگ کرامات کے منکر ہین وہ یہہ دلیل پیش کرتے ہین کہ کرامۃ معجزہ کی شکل واقع ہو تو اُسمین اور معجزہ مین فرق نہین ہو سکتا اس صورت مین معجزہ دلیل نبوت نہین رہتا اور اثبات نبوت کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ معجزہ اور کرامۃ مین فرق یہہ ہے کہ معجزہ مین دعوی نبوت کے ساتھہ تقابلہ کا مطالبہ ہوتا ہے اور یہہ امر کرامت مین نہین ہوتا یعنی اسمین ولی اپنی نبوت کا دعوی کرکے بالمقابلہ کرامۃ نہین دکہاتا اور نہ اُسکا معارضہ چاہتا ہے۔

اور شرح عقاید نسفی مین ان تمثیلات وقوع کرامۃ کے علاوہ بعض اولیاء اللہ کا پانی پر چلنا اور ہوا مین اڑنا اور بعض اولیاء سے حیوانات اور جمادات کا کلام کرنا اور حضرت عمر فاروق کا بعض جنگ کے ساریہ کو غیب سے مشاہدہ کرنا اور حضرت خالد کا زہر کہانے سے ضرر نہ پانا اور حضرت فاروق کے فرمان سے دریاء نیل کا جاری ہونا وغیرہ نقل کرکے انکے مقابلہ مین اس استدلال معتزلہ کو نقل کیا اور اسکا جواب یہہ دیا ہے کہ ولی کے ہاتھہ پہ کرامت کا ظاہر ہونا اسکے پیشوا نبی کا معجزہ ہے اسی کرامۃ سے اسکا ولی ہونا ظاہر ہوتا ہے کیونکہ ولی وہی شخص ہے جو نبی کی اطاعت کا اقرار کرے اور اگر یہہ ولی خود اپنی نبوت کا دعوی کرے تو یہہ ولی ہو ہی نہین سکتا اور نہ اُس کے ہاتھہ پہ کرامت ظاہر ہو سکتی ہے۔

حاصل یہہ کہ امر خلاف عادت جو ہو وہ نبی کا معجزہ ہے۔ خود اس سے صادر ہو

لما استدلت المعتزلۃ المنکرۃ لکرامۃ الاولیاء بانہ لو جاز ظہور خوارق العادات من الاولیاء لاشتبہ بالمعجزۃ ولم یتمیز النبی من غیر النبی اشار الی الجواب و یکون ذلک الظہور ای ظہور الخوارق من الولی الذی ہو من احاد الامۃ معجزۃ للرسول الذی ظہرت ہذہ الکرامۃ لواحد من امتہ لانہ یظہر بہا ای بتلک الکرامۃ انہ ولی ولن یکون

محققاً فی دیانتہ و دیانتہ الاقرار بالقلب واللسان برسالۃ رسولہ مع الطاعۃ لہ فی اوامرہ ونواھیہ حتی لو ادعی ھذا الولی الاستقلال بنفسہ وعدم المتابعۃ لہ لم یکن ولیاً ولم یظھر ذلک علی یدہ ۔ والحاصل ان الخارق للعادۃ ھو بالنسبۃ الی النبی معجزۃ سواء ظھر من قبلہ او من قبل احاد امتہ ۔ وبالنسبۃ الی الولی کرامۃ لخلوہ عن دعوی نبوۃ [illegible] ذلک [illegible] قبلہ

(شرح عقاید)

خواہ اُسکی امت سے اور وہی امر امتہ کی نسبت کرامتہ ہے معجزہ اسلیئے نہیں کہ جس سے وہ سرزد ہوتا ہے اُسکیطرف سے اپنی نبوت کا دعوی پایا نہین جاتا۔

اسکے بعد شرح عقاید مین معجزہ اور کرامتہ مین وجوہ فرق بیان کی ہین یہنے بنظر اختصار اور نیز اس خیال سے کہ بعض وجوہ فرق کا بیان اور کتب خصوصاً شرح فقہ اکبر [illegible] پوری عبارت شرح عقاید کو نقل نہین کیا۔

یہی جواب تمہید ابو شکور سالمی مین معتزلہ کی اس استدلال کا دیا ہے

والذی یدل علی صحۃ ھذا ھو ان الکرامتہ لو لا یجوز اثباتھا للاولیاء فلا یجوز اثباتھا للانبیاء لان النبی قبل الوحی وقبل ظھور النبوۃ یکون ولیاء عند الناس وان کان نبیاً عند اللہ ویجوز اثبات الکرامتہ لہم قبل ظھور نبوتہ کما کان لنبینا علیہ السلام وکان لابراھیم وموسی وعیسی وغیرھم من الانبیاء علیھم السلام فقبل الوحی والنبوۃ یسمی عند الناس ولیاً فلو لا یجوز

پہر اسکے معارضہ ومقابلہ مین مذہب اہلسنت پر یہہ استدلال قایم کیا ہے کہ اگر اولیا کے لئے اثبات کرامتہ جایز نہ ہو تو نبی کے لئے بہی کرامات کا اثبات جایز نہ ہوگا۔ کیونکہ نبی دعوی نبوت سے پہلے لوگون مین ولی ہی کہلاتا ہے اور قبل نبوت اسکی کرامات کا ظاہر ہونا ممکن ہے چنانچہ آنحضرت وحضرت ابراہیم وحضرت موسی وغیرہ سے کرامات ظاہر ہوئی ہین۔ پس اگر ولی کے لئے اثبات کرامات جایز

اثبات الکرامۃ للولی فلا یجوز اثباتہ للنبی قبل الوحی فلیکن غیر نفی الکرامۃ عن النبی صلعم وھو محال۔ الی ان قال قبل الدعوی لا یجب الفرق بین النبی والولی عند الناس لا یجب الایمان قبل الدعوی واذا ادعی فلا تبقی شبھۃ فلا یلزم

(تمہید سالمی)

نہو تو قبل از وحی نبی کے لئے بھی جایز نہ ہوگا۔ اسمین آنحضرت کی کرامات کا قبل از وحی سرزد نہ ہونا لازم آتا ہے جو محال ہے یہہ کہکر فرمایا ہے کہ قبل دعوی نبوّت نبی اور ولی مین فرق ضروری نہین اور نہ نبی پر قبل دعوی نبوّت ایمان لانا واجب ہے اور جب دعوی نبوت ہوگا تو اس سے خود شبہ جاتا رہیگا۔ پس

کرامت کا معجزہ مین شبہ ڈالنا ثابت نہ ہوا۔

ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین تمثیلات منقولہ سابق نقل کر کے کہا ہے

معجزۃ النبی جاز ان تکون کرامۃ

ثم [illegible] ظاهر کلام الامام الاعظم [illegible] وهو موافق لما علیہ جمھور العلماء الاعلام من ان کل ما جاز ان تکون معجزۃ لنبی جاز ان تکون کرامۃ لولی لا فارق بینھما الا التحدی خلافا للقشیری ومن تبعہ کابن السبکی حیث قالا الا نحو ولد دون والد وقلب جماد بھیمۃ فلا تکون کرامۃ ھذا۔ والکتاب والسنۃ ینطق بظھور الکرامۃ من مریم وصاحب سلیمان۔ واما ما قیل من ان الاول ارھاص لنبوۃ عیسی علیہ السلام او معجزۃ لزکریا والثانی معجزۃ لسلیمان علیہ السلام فمدفوع بانا لا ندعی

کہ ظاہر کلام امام اعظم رح اس مقام (فقہ اکبر) مین جمہور علماء کے موافق ہے کہ جو امر خارق عادت بطور معجزہ نبی کے لئے جایز ہے وہ بطور کرامت ولی کے لئے جایز ہے۔ معجزہ اور کرامت مین بجز تحدی کوئی فرق نہین ہے۔ اسمین امام قشیری اور اُسکے متبع ابن السبکی کو اختلاف ہے وہ کہتے ہین اس قسم کی کرامۃ کہ "بدون باپ بیٹا تولد ہو یا پتھر کا جانور بن جائے" ولی سے سرزد نہین ہوسکتی اس قسم کے سوا اور کرامات کا سرزد ہونا جایز ہے اور قران وحدیث ظہور کرامات (اولیاء) حضرت مریم

معجزۃ النبی جاز ان تکون کرامۃ

الا جواز الخوارق لبعض الصالحین
غیر مقرون بدعوی النبوة ولا یضرنا
تسمیته ارهاصًا او معجزة لنبی هو من امته
سابقًا او لاحقًا وسیاق القصة والا لما
سأل عن الکیفیة والحاصل ان الامر
الخارق للعادة فهو بالنسبة الی النبی
معجزة سواء ظهر من قبله او من قبل امته
لدلالته علی صدق نبوته ورسالته فهذا
[illegible] معجزة [illegible] المعجز
ان تکون مقارنة التحدی علی ید المدعی
وبالنسبة الی الولی کرامة لخلوه عن ذکر
خوارق اعداء الله (فرعون ودجال)
وقال انما اقتضاء حاجات لا کرامات
ثم قال واعلم ان ظهور خوارق العادة
بطریق الموافقة علی ید المتأله جائز من
المتنبی لان ظهوره علی ید المتنبی
یوجب انسداد باب معرفة النبی واما
ظهوره علی ید المتأله لا یوجب انسداد
باب معرفة الله لان کل عاقل یعرف
ان المدعی المشتمل علی دلالات الحدوث
وسمات القصور لا یکون الهًا وان

یدل علی انه لم یکن هناك دعوی النبوة بل لم یکن لنبی کریا علم بتلك القصة ۱۲

اور آصف سے صاف ناطق ہین۔ ان کرامات
کی نسبت جو کہا گیا ہے کہ پہلے (کرامت
حضرت مریم) حضرت عیسی علیہ السلام
کی نبوت کا پیشگی معجزہ تہا یا حضرت زکریا
علیہ السلام کا معجزہ۔ اور دوسری (کرامت
آصف) حضرت سلیمان کا معجزہ تہا۔ اسکا
جواب یہہ ہے کہ ہمکو تو صرف یہہ دعوی ہے†
کہ امر خارق عادت جسکے ساتہہ دعوی نبوت
نہو نبی کے سوا اور صالحین سے بھی سرزد
ہونا جائز و ممکن ہے اسکو کوئی ارہاص یا
معجزہ اُس نبی کا جسکی امتہ سے وہ سرزد
ہوا ہے (نبی پہلا ہو خواہ پچہلا) کہے
تو ہمارے دعوی کو اس سے کچہہ نقصان
نہین پہنچتا۔ اور قصہ کی روانگی (بہیان)
سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بوقت ظہور خوارق
مریم یا آصف کسیکی نبوت کا دعوی نہین
کیا گیا۔ بلکہ حضرت زکریا کو تو خوارق حضرت
مریم کا علم بہی نہین تہا ورنہ آپ اسکی کیفیت
نہ پوچہتے۔ حاصل یہہ کہ امر خلاف عادت
نبی کے حقمین معجزہ ہے اُس سے ظاہر
ہو خواہ اسکی امتہ سے۔ کیونکہ وہ نبوت

† دیکہو نوٹ صفحہ ۲۱۲-

معنی منہ الف خارق العادۃ تو - (شرح فقہ اکبر)

نبی کی صداقت پر شہادت دیتا ہے اسی لحاظ سے اسکو معجزہ کہا گیا ہے ورنہ حقیقت مین تو معجزہ وہ ہوتا ہے جسکے ساتھہ دعوی نبوّت اور تحدی کا طلب معارضہ مقرون ہو - اور وہی امر خلاف عادت ولی کے حق مین کرامت ہے اسکے بعد ملا علی قاری نے امور خلاف عادت اعداء دین (فرعون و دجال وغیرہ) کو ذکر کیا اور انمین اور معجزات انبیاء مین یہہ فرق بتایا کہ خوارق اعداء دین کو کرامتہ نہین کہا جاتا - ان لوگون کی حاجت روائی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے - جس سے مقصود ان لوگون کی اہانت وعقوبت ہے پہر فرمایا کہ یہہ جان رکہو کہ اعداء دین سے جو مدعی الوہیت ہوم اسکے ہاتھہ سے ایسے خوارق عادت کا ظاہر ہونا جایز ہے نہ اُس شخص کے ہاتھہ سے جو خود بخود نبی بن بیٹھے [illegible] ایسے امور ظاہر ہون تو سچے نبی کی نبوت کے پہچان کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور اُسمین اور جہوٹے نبی کے امر خارق عادت مین فرق معلوم نہین ہوتا - اور مدعی الوہیت سے امر خارق عادت ظاہر ہو تو خدا تعالے کی الوہیت کی پہچان کا دروازہ بند نہین ہوتا - کیونکہ جہوٹے مدعی الوہیت کا جہوٹ اسکے حال سے کہ وہ حادث (نو پیدا) ہے اور اسمین علامات نقصان و عجز (کہانا پینا جگہ کا محتاج ہونا وغیرہ) پائے جاتے ہین ظاہر ہو جاتا ہے خواہ اس سے ہزار امر خارق مشاہدہ مین آوے۔

ان تقریرات و عبارات مین عقلی استدلال فریق اول کا جواب مع زواید و فواید ادا ہوا اور بخوبی ثابت ہو گیا کہ ولی کا الہام غیبی یا اسکی اور کرامات وہی الہام انبیاء اور ان کے اور معجزات مین شبہ انداز نہین ہین - بلکہ اور موید اور منکرون کے لئے تازہ شواہد و نظایر ہین - خصوصاً ایسے شخص کے الہامات و کرامات جو اُن کو اپنے نبی کی نبوت کی تایید و شہادت مین پیش کرے اور منکرین الہام نبی کو اُسکے نظایر دکہائے اور بصد زبان یہہ کہے کہ یہہ سب برکات میرے نبی افضل الرسل کی متبع اور خادم ہونیکا صدقہ ہے

اور اسی کے کرامات و معجزات چنانچہ مولف براہین احمدیہ سے واقع ہوا ہے*۔

مقالات و استدلالات فریق اول کا جواب تمام ہوا۔ اب فریق دوم (لودھیانہ کے مکفرین) کا جواب و خطاب شروع ہوتا ہے۔

جواب استدلال (وجہ انکار) فریق دوم

فریق دوم کی استدلال کا ماحصل یہہ ہے کہ مولف براہین احمدیہ نے اپنے آپ کو بہت سی آیات قرآن کا (جو حضرت **محمد رسول اللہ** (صلے اللہ علیہ وسلم) و آدم و عیسیٰ و ابراہیم علیہم السلام کے خطاب مین وارد ہین اور آزانجملہ گیارہ آیات بنا بر وجہ انکار فریق دوم [illegible] اور ان کمالات کا جو انبیا سے مخصوص ہین (جیسے وجوب اتباع۔ نزول قرآن۔ وحی رسالت فتح مکہ حوض کوثر۔ زندہ آسمان کی طرف اُٹھایا جانا وغیرہ) محل قرار دیا ہے۔ اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ مولف براہین احمدیہ کو در پردہ نبوت کا دعوی ہے

اسکے جواب **دو ہین۔ اول** یہہ کہ **مولف** براہین احمدیہ نے ہرگز یہہ دعوی **نہین کیا** کہ قرآن مین ان آیات کا مورد نزول و مخاطب مین ہون اور جو کچہہ قرآن یا پہلی کتابون مین **محمد رسول اللہ صلعم و عیسی و ابراھیم و آدم علیہم السلام** کے خطاب مین خدا نے فرمایا ہے اس سے میرا خطاب مراد ہے اور نہ یہہ **دعوی** کیا ہے کہ جو خصوصیات و کمالات اُن انبیا مین پائی جاتی ہین۔ وہ مجھہ مین پائی جاتی ہین۔ **کلا و اللہ ثم باللہ ثم تاللہ** اس کتاب مین یا خارجاً مولف نے یہہ دعاوی نہین کئے۔ اور **ان کو کامل یقین**

---

* اسکی کتاب کا صفحہ ۲۴۳ و صفحہ ۴۸۸ و صفحہ ۴۹۹ و صفحہ ۵۲۱ و صفحہ ۵۵۶ وغیرہ کو ملاحظہ مین لاؤ اور قیامت کو حساب کے ایمان کو قرآن کو پیش چشم رکہہ کر خلاف واقع سوء ظن سے باز آؤ۔

اور صاف اقرار ہے کہ قرآن اور پہلی کتابون مین ان آیات مین مخاطب و مراد وھی انبیا ہین جنکی طرف انمین خطاب ہے اور ان کمالات کے محل وھی حضرات ہین جنکو خدا تعالے نے ان کمال کا محل ٹھرایا ہے۔

اپنے اوپر اون آیات کے الہام یا نزول کے دعوی سے ان کی مراد (جسکو وہ صریح الفاظ سے خود ظاہر کر چکے ہین ہم اپنی طرف سے اختراع نہین کرتے) یہہ ہے کہ جن الفاظ یا آیات سے خدا تعالے نے قرآن یا پہلی کتابون مین انبیا علیہم السلام کو مخاطب فرمایا ہے ان ہی الفاظ (یا آیات) سے دوبارہ مجھے بھی شرف خطاب بخشا ہے پیہ کہ خطاب [illegible] ان الفاظ سے [illegible] ہین جو معانی مقصود قرآن اور پہلی کتابون سے کچھہ مغایرت اور کسیقدر مناسبت رکھتے ہین اور وہ معانی ان معانی کے اظلال و آثار ہین۔

تمثیلات

آیۃ نمبر ا (منجملہ آیات پیش کردہ فریق ثانی) کے معنی قرآن مین وہ یہی سمجھتے ہین کہ یہہ آیۃ انحضرت کے خطاب مین ہے اور اسمین آنحضرت کا اتباع امت پر واجب کیا گیا ہے۔ اور جب ان ہی الفاظ سے خدا نے اُنکو ملہم و مخاطب کیا تو ان الفاظ مین (نہ قرآن مین) وہ اپنے آپ کو مخاطب سمجھتے ہین اور اپنے اتباع سے اتباع٭ آنحضرت مراد قرار دیتے ہین چنانچہ بصفحہ ۲۴۰ کتاب اُن الفاظ ملہمہ کا ترجمہ ان الفاظ سے فرماتے مین کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو یعنے اتباع رسول مقبول کرو۔ تا خدا تم سے بھی محبت کرے۔

٭ یہی اتباع محمدی وہ اپنے اتباع سے اس اشتہار کے (جسکی بیس ہزار کاپی چھپوا کر

اور آیۃ نمبر ۲ کے قرآن مین تو وہ یہہ معنی سمجھتے ہین کہ اسمین قرآن مجید کی نسبت مشرکین کی قول کی حکایت ہے کہ وہ دو بستیون (مکہ اور طایف) میں سی کسی سردار آدمی پر کیون نہ اُترا اور جب ہی ان الفاظ سے خدانے اونکو ملہم و مخاطب فرمایا تو (انہین لانہ قرآن مین) امر منزل سے وہ اپنے الہام کو مراد خداوندی سمجھتے ہین (یہی وجہ ہے کہ انکی الفاظ مین لفظ منزل کی بعد لفظ قرآن واقع نہین ہوا جیسا کہ قرآن کی آیۃ مین ہے اور اسیکے مطابق آیات پیش کردہ فریق ثانی کے ضمن مین نقل ہوا) اور دو شہرون سے کوئی اور دو شہر (مثلاً لدہانہ اور امرتسر) اور سردار آدمی سی کوئی مولوی فاضل (جیسے سرگروہ فریق اول و ثانی) مراد قرار دیتے ہین چنانچہ بصفحہ ۵۰۸ ان الفاظ ملہمہ کا ترجمہ ان لفظون سے کرتے ہین "اور کہینگے کہ کیون نہین یہہ (انکا الہام) اترا کسی عالم و فاضل پر اور شہرون مین سے الخ۔

اور آیۃ نمبر ۵ کے قرآن مین تو وہ یہی معنی سمجھتے ہین کہ وہ آنحضرت کی خطاب مین نازل ہوی ہی اور اسمین آپ سے پہلے رسولون کا حال بیان ہوا ہے۔ اور جسمین آپ کی رسالت کی طرف بہی اشارہ ہے۔ (باقی آیندہ)

ہند و انگلنڈ مین انہون نی شایع کرنی چاہئی) ۱۸ سطر مین مراد رکہتے ہین۔ جو لوگ مولف کی اصل کتاب کو نہین دیکہتی وہ اس اشتہار کے اس جملہ کہ "اُسکے (یعنی مولف کے) قدم پہ چلنا موجب نجات و سعادت و برکت اور اسکے برخلاف چلنا موجب بُعد و حرمان ہی" سے بہی مولف کا دعوی نبوت نکالتے ہین اور یہہ خیال نہین کرتے کہ مولف کس چال مین اپنی پیروی کو موجب نجات اور اسکے خلاف کو موجب بُعد کہتا ہی وہی آنحضرت کی چال جسپر چلنے کا مولف کو دعوی ہے یا اسکی اپنی ذاتی خیالی چال۔ معترضین اصل کتاب نہ سہی اسی اشتہار کے اس فقرہ سے پہلے ص ۴ سطر ۱۷ کی ان الفاظ کو کہ مولف کو محض بہ برکت متابعت حضرت خیر البشر و افضل الرسل صلعم یہہ منصب عطا ہوا ہے" کو ہی غور سی پڑہتے تو یہہ اعتراض نہ کرتے۔

ضروری اعلان۔ رسالہ نمبر ۸ نمبر ۷ سے پہلے چہپ چکا تہا اسلئے مضمون ریویو براہین ہو سکا۔ اس کا اتمام نمبر ۹ مین ہوگا۔ انشاء اللہ۔ معمولی خریداران اشاعۃ السنہ کی علاوہ جو لوگ اُس نمبر ۹ کے طالب ہون وہ اپنی درخواست مہتمم رسالہ یا جہان (لاہور امرتسر لودہیانہ دہلی وغیرہ) سے وہ نمبر دو خریدین بہیجدین۔ یا بوقت خرید نمبر دو اپنا نام و نشان لکہا دین۔

اور آیۃ نمبر ۲ کے قرآن مین تو وہ یہہ معنی سمجھتے ہین کہ اسمین قرآن مجید کی نسبت مشرکین کے قول کی حکایت ہے کہ وہ دو بستیون (مکہ اور طایف) مین سے کسی سردار آدمی پر کیون نہ اُترا اور جب ہی ان الفاظ سے خدانے اونکو ملہم و مخاطب فرمایا تو (انّا انزلنٰہ قرآن مین) امر منزل سے وہ اپنے الہام کو مراد خداوندی سمجھتے ہین (یہی وجہ ہے کہ انکے الفاظ مین لفظ منزل کے بعد لفظ قرآن واقع نہین ہوا جیساکہ قرآن کی آیۃ مین ہے اور اسیکے مطابق آیات پیش کردہ فریق ثانی کے ضمن مین نقل ہوا) اور دو شہرون سے کوئی اور دو شہر (مثلاً لدھانہ اور امرتسر) اور سردار آدمی سے کوئی مولوی فاضل (جیسے سرگروہ فریق اول و ثانی) مراد قرار دیتے ہین چنانچہ بصفحہ ۵۰۰ ان الفاظ ملہمہ کا ترجمہ ان لفظون سے کرتے ہین "اور کہینگے کہ کیون نہین [illegible] یہہ (الکا الہام) اترا کسی عالم و فاضل پر اور شہرون مین سے الخ۔

اور آیۃ نمبر ۵ کے قرآن مین تو وہ یہی معنی سمجھتے ہین کہ وہ آنحضرت کے خطاب مین نازل ہوئی ہے اور اسمین آپ سے پہلے رسولون کا حال بیان ہوا ہے۔ اور جسمین آپ کی رسالت کی طرف بہی اشارہ ہے۔ (باقی آیندہ)

ہندوانگلنڈ مین انہون نے شایع کرنی چاہئی) ۸ اسطر مین مراد رکہتے ہین۔ جو لوگ مولف کی اصل کتاب کو نہین دیکہتے وہ اس اشتہار کے اس جملہ کہ "اُسکے (یعنی مولف کے) قدم پہ چلنا موجب نجات و سعادت و برکت اور اسکے برخلاف چلنا موجب بُعد و حرمان ہے" سے بہی مولف کا دعوی نبوت نکالتے ہین۔ اور یہہ خیال نہین کرتے کہ مولف کس چال مین اپنی پیروی کو موجب نجات اور اسکے خلاف کو موجب بُعد کہتا ہے وہی آنحضرت کی چال جسپر چلنے کا مولف کو دعوی ہے یا اسکی اپنی ذاتی خیالی چال۔ معترضین اصل کتاب نہ سہی اسی اشتہار کے اس فقرہ سے پہلے ۳ سطر ۱۰ اکی ان الفاظ کو کہ مولف کو محض بہ برکت متابعت حضرت خیر البشر و افضل الرسل صلعم

اشاعۃ السنہ 1884

شمارہ نمبر 8

نہیں ملا۔

اشاعۃ السنۃ

نمبر ۹ و ۱۰ و ۱۱ جلد ۷

بابت ماہ ذیقعد و ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۳ھ و محرم سنہ ۱۳۰۴ھ مطابق ستمبر اکتوبر نومبر سنہ ۱۸۸۶ع

قیمت رسالہ و ضمیمہ پیشگی یعنی نوابوں و رئیسوں سے سالانہ عہ گورنمنٹ اور عام اغنیا سے صہ متوسط اہل وسعت سے **عہ** کم وسعت لوگوں سے **۱۲ر** بے وسعت اہل علم سے جو اسکی اشاعت کریں **دعا خیر**۔

خط و کتابت و ارسال زر مہتمم کے پورے نام و خطاب سے حسب نشان ذیل اطلاع ثانی ہونا چاہیے اور بسبیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی ہو ورنہ مہتمم ذمہ دار نہوگا۔ ابو سعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنۃ لاہور محلہ سید مٹھہ

فہرست مضامین

نمبر ۹ و ۱۰ و ۱۱

اطلاع

یہ نمبر ۹ و ۱۰ و ۱۱ باہم شامل سابق معمولی مقدار سے زیادہ چھپوائی گئی ہیں مگر پہلے سے کم ایسی نظر سے انکی قیمت پہلے سے کسی قدر زیادہ ہے۔ تینوں نمبر کی قیمت عام خریداروں سے آٹھ آنہ اور خاص اہل وسعت سے عصہ اور ۵ نسخہ کے خریدار کو ربع قیمت معاف۔

مقامات خرید وہی ہیں جو نمبر ۵ میں بتائے گئے لاہور امرتسر لودہیانہ پٹیالہ دہلی۔

مصطفائی پریس لاہور میں چھپا

عذر

والعذر عند کرام الناس مقبول

ابکی دفعہ بہی رسالہ کی تین نمبر دیر مین نکلے مگر مولف ہمین یہ چو ذیل عذر ہی۔

(۱) دو مہینہ تک اپنے بعض اکابر کی تیمار مین مصروف رہا۔

(۲) اس دفعہ ایک مضمون بہی زیادہ غور طلب تہا۔

(۳) بعض کتب کی اصل عبارات کی نقلین دوسری جگہ سے منگائین وہ دیر مین آئین۔

(۴) کاتب و پریس سے بہت دیر ہوئی۔

معہذا مین سب قصور اپنے ذمہ لیتا ہون اور اپنے خوش معاملہ خریدارون سے معافی کا خواستگار ہون

سالہ اسکی گذارش [illegible] رسالہ دیا اخبار [illegible]

تحقیق تدقیق اور عقل و نقل کی تطبیق مد نظر ہو ایک خاص وقت پر نکالنا شاید

طاقت بشری سے خارج ہو اسپر مین کیا ہون شاید کوئی مولف محقق و مدقق جو

حاطب اللیل کیطرح رطب و یابس کا جامع نہو قادر نہو۔ کیونکہ آمد خیال و تحقیق با

تحقیق اختیاری امر نہین ہی اور ایسی جمعیت بہی شاید کسی کو نہین ہوتی

کہ ہر وقت ہر ایک کتاب ہر فن کی اسکے زیر دست رہے نظر بران آیندہ بہی

اگر وقتاً فوقتاً یہ قصور تو قف سرزد ہو تو وہ بہی مستحق عفو ہی ع

والعفو عند کرام الخلق محبوب

نادہندگی کا اخیر علاج

آخر العلاج الکی

جولائی ۱۸۹۵ء سے ہم نادہند خریدارونکو جگا رہی ہین یعنی ہر ہو نین کیسے کئی حضرات کے نام ہیلے پیڈ خطوط روانہ کئے گئے پھر بیرنگ پہر رجسٹرڈ مگر وہ ایسی گہری نیند سو رہے ہین کہ سب بہاگے اور سینہ چنگے کیئے یہ لوگ غالباً دو فریق مین منقسم ہین۔

ایک فریق تو وہ جنکو جیسے خدا کا ایمان ویسا آخرت کا خوف نہین ویسی ہی دنیا کی عزت و بدنامی کا بہی پاس نہین انکو ہمارا کچہہ لحاظ ہی۔ فریق دوم وہ جو اگرچہ خوف آخرت سے بے فکر ہین دنیوی عزت و بدنامی کا لحاظ رکہتے ہین کیسقدر اور ہماری شناسائی کا لحاظ بہی کہتے ہین

فریق اول کا تو ہمنے یہ علاج سوچا ہے کہ انکا پرچہ بند کر دین اور انکا حساب قیامت پر چہوڑ دین اور بالفعل انکے مواضع سکونت کی نام درج رسالہ کر دین۔ انکے مواضع سکونت کی نام یہ ہین۔ الہ آباد۔ بہوپال۔ بہاولپور۔ ٹانڈہ ضلع مونگیر۔ شاہپور تاجپور۔ تنگی علاقہ ہشت نگر ضلع پشاور۔ جے پور۔ جوڑا ضلع ڈہاکہ۔ حیدر آباد دکن۔ محلہ جہنجل گوڑہ۔ کانپور۔ گوپال گنج ضلع ترابنگڈہ اودہ۔

[illegible]

ایک مصلحت سے ترک کر دیا ہے وہ آیندہ سہی۔

فریق دوم کا پرچہ تو ہم بند نہین کر سکتے اس سے ہمکو لحاظ انہی انکا اخیر علاج یہ سمجہہ مین آیا ہی کہ انکا پرچہ برابر جاری کین اور ہر مہینے یا جب کبہی یہ رسالہ نکلے ریکارڈ یا بیرنگ خط انکو حساب سے مطلع کیا کرین کہ جناب آپکی ذمہ اسقدر رقم ہو گئی ہے اسکو ادا کرین یا جمع رہنے دین اسپر انکو کبہی تصفیہ حساب کا خیال آگیا تو یکمشت رقم دیگی ورنہ انکا حساب بہی فریق اول کو ساتہہ قیامت پر تہا۔ اس مین بہی ہمارا فائدہ ہی ایک نہ ایکدن (دنیا یا آخرت مین) انکی شاخ لیگا مگر انکا اسمین صاف نقصان ہی۔ دنیا مین انکی ادینی تو مشکل او نقصان آخرت پر چہوڑین تو زیادہ مشکل و موجب خسران و حرمان ہی۔

اب انکا اختیار ہے سا تہا کا فیصلہ کرجائین جو ایکدن دنیا یا آخرت مین انکو ادینی

ہمارا یہ نسخہ ہمارے معاصرین کو (جو اکثر نادہند خریدارونکیطرف سے شاکی رہتے ہین) پسند آوے تو وہ بہی اسکو عمل مین لاوین اور اسکے شکریہ مین یہ ہی اسی مضمونکو بعینہ اپنی اخبارونمین درج کرین ہم اس تفصیل اسامی نادہندگانکو جو آیندہ ہم درج رسالہ کرینگی ہمیشہ امر شترک فائدہ کا موجب اور عام عبرت کا موجب ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

32

مصر
اور
تصانیف نواب صاحب بہوپال

بعض متعصب (یا ناواقف و غیر محقق) اخبارون مین ہمنے یہ مضمون دیکھا کہ "نواب صاحب بہوپال امام ابوحنیفہ کی تردید مین کتابین تصنیف کر کے مصر و قسطنطنیہ کے مطابع مین چہپواتے ہین" تو ہمارے منصبی فرض (احقاق حق و ابطال باطل) نے ہمکو اس امر کی تحقیق و تفحص پر آمادہ کیا - بعد تحقیق و تفحص متعدد وسائل (خاص و عام) سے ہمکو یہ ثابت و محقق ہوا کہ جسقدر کتب نواب صاحب کی فرمایش سے یا صرف آپ کے لحاظ سے مصر قسطنطنیہ* مین طبع ہوئی یا زیر طبع ہین انمین سے کم سے کم ایک کتاب بھی ایسی نہین ہے جو امام والا مقام کے رد مین تالیف ہوئی ہو -

اس لحاظ سے کہ ان کتب (مطبوعہ مصر و قسطنطنیہ) کی فہرست [illegible] ناظرین و معاصرین با انصاف سے انصاف کے طالب ہین اور اس امر کے مستفسر کہ ان کتب مین سے یا خارج ازان ایسی کونسی کتاب ہے جو امام ابوحنیفہ رح کے رد مین تالیف ہوئی ہے ہمارے منصف معاصرین اس قسم کی کوئی کتاب ان کتب مین یا خارج ازان بتا دین تو بذریعہ اپنی اخبارات ان متعصب یا ناواقف اخبارون کو

---

* نوٹ لائق توجہ گورنمنٹ قسطنطنیہ مین کوئی کتاب نواب صاحب کی فرمایش یا خرچ سے طبع نہین ہوئی - مہتمم الجوائب نے خود بلا ایما نواب صاحب اپنی تجارتی فائدہ کے لئے کتاب نمبر ۹ و ۱۰ و ۱۱ چہاپی ہین - ہان مصر مین انکی فرمایش سے بقیہ کتب مذکور طبع ہوئی ہین جنکا سبب صرف یہ تھا کہ وہان کاغذ عمدہ لگایا جاتا ہے - پرنٹ عمدہ ہوتا ہے تصحیح اچہی ہوتی ہے کام مین جلدی عمل مین آتی ہے - ولیکن ہمکو ایک خاص مراسلت سے معلوم ہوا ہے کہ محرم سنہ ۱۳۰۲ ہجری مطابق نومبر سنہ ۱۸۸۴ء سے نواب صاحب بہوپال نے موجودہ انقلابات و دگرگون حالات اور پولیٹکل خیالات کی نظر سے مصر سے طبع کتب کا سلسلہ و معاملہ بالکل قطع کردیا ہے بلکہ خط و کتابت تک مہتمم الجوائب کو بھی موقوف کردیا ہے - ہم نواب صاحب کی اس رای زرین کو احتیاط و عاقبت اندیشی پر مبنی سمجھتے ہین اور انکی ایسی احتیاطون اور دور اندیشیون کیطرف گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہین - سابق مین اعرابی پاشا کی بغاوت کا نشان مصر مین قائم ہوا تہا تب ہی نواب صاحب بہوپال نے مصر سے خط و کتابت بلکہ عرب لوگونکی آمد و رفت بہوپال سے بند کردی تہی چنانچہ پہلے ہی نمبر جلد ۴ اشاعۃ السنہ مین یہ بات جتائی گئی ہے اب علاقہ مصر مین بغاوت مستحکم ہوگئی ہے اور لارڈ نارتہ بروک کی پالیسی اتمام ہی تو نواب صاحب مصر سے بے تعلقی (تجارتی معاملات مین کیون نہو) مناسب معلوم ہوئی ہے - یہ انکی عاقبت اندیشی و خیرخواہی گورنمنٹ کی دلیل ہے

سمجھائین کہ وہ اپنے منصب ریفارمری کو بٹہ نہ لگائین اور اس قسم کی وحشت و تنفر خیز و مفاسد انگیز مضامین سے اپنی اخبار و نکو بچاوین - اور اگر ایسی کوئی کتاب ان مین یا خارج ازان پاوین تو ہمکو اسپر آگاہ کرین اسپر ہم نواب صاحب بہوپال کیخدمت مین کچہہ ناصحانہ التماس کرینگے اور تابعین امام و الامقام کی دل شکنی و آزردگی کے مکافات عمل مین لاوینگے - وہ فہرست یہہ ہے

فتح الباری شرح صحیح بخاری - تفسیر فتح البیان مع تفسیر ابن کثیر - نزل الابرار در علم ادعیہ و اذکار نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار خلاصۃ اسماء الرجال - رسالہ وصایا ابن عربی - رسالہ بشارت بر اعمال صالحہ نقطۃ العجلان در تاریخ - بلغہ در علم لغت - نشوۃ السکران در علم لوب - علم الخفاق در علم اشتقاق کتاب احکام مستورات - الروضۃ الندیہ شرح الدرر البہیہ -

نقل عبارت صفحہ [illegible] کتاب [illegible] مسٹر بلنٹ

مؤید تجویز اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۱ جلد ۶

ہرگاہ ان قومون مین سے کسی قوم کی حمایت مین آگئے تو خلافت شاید ہندوستان مین ہماری حالت کو ناقابل برداشت کردیگی - اور مسلمانون کی شدت عداوت و مخالفت کے پیمانہ کو ہمارے لئے بہر دیگی جسکا بیشگی مزاہم ابہی سے ان سازشون مین چکہہ رہی ہین جو قسطنطنیہ مین اسلام کو مجموعی طور پر برانگیختہ کرنے کے لئے ہو رہی ہین - لیکن خیر اب مین اس طرز استدلال سے کنارہ کرتا ہون کیونکہ بہر کیف یہ خیالات خود غرضی پر مبنی ہین اور نامناسب ہین - اصل بات یہ ہے کہ انگلستان کو لازم ہے کہ جو امانت اور خدمت اُس نے قبول کی ہے یعنی یہ کہ ایشیا کی عمدگیون کو ترقی اور وسعت دیگی نہ یہ کہ انکو برباد کریگی اُس امانت کو نگاہ رکھے اور خدمت کو بجا لاوے - اسلام کا برباد کردینا اُسکے اختیار مین نہین ہے - اور نہ وہ اسلام سے اپنا تعلق جدا کرسکتی - لہذا برائے خدا انگلستان اسلام کی دستگیری کرے اور دلیری کے ساتہ راہ صواب مین اُسکو ابہارے صرف یہی طریق عمل لائق اور مناسب ہے اور صرف یہی دانشمندی کی بات ہے بلکہ مین اصرار کرتا ہون کہ ایک پوری صدی تک جہاد کرنیکی بہ نسبت یہی طریقہ زیادہ عقلمندی کا ہے اور زیادہ تر شایان انگلستان ہے

بقیہ ریویو براہین احمدیہ

مذہبی نکتہ چینی کی جواب کا بقیہ

(جسمین فریق دوم یعنی لدھیانہ کی مکفرین کا جواب ہے)

اور جب انہی الفاظ سے (یعنی الفاظ آیت نمبر ۵ سے جو بہ صفحہ ۱۷۲ نمبر ۶ رسالہ منقول ہوئے) خدائے تعالےٰ نے انکو مخاطب و ملہم کیا تو ان الفاظ مین (نہ قرآن کی آیت مین) وہ اپنا اور پہلے ولیون کا بیان حال مراد خداوندی سمجھتے ہین چنانچہ صفحہ ۵۰۴ مین کتاب کے ان الفاظ کا ترجمہ ان الفاظ سے [illegible] معنی تجھسے پہلے بھی اُمت محمدیہ مین کیسے کامل اولیا بہیجے ہین"

اور آیت نمبر ۶ (منجملہ آیات منقولہ صفحہ ۱۷۲) کے قرآن مین تو وہ یہی معنی سمجھتے ہین کہ اسمین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مخاطب ہین۔ اور اسمین وحی سے آپکی وحی رسالت مراد ہے اور جب انہی الفاظ سے خدائے تعالےٰ نے انکو مخاطب فرمایا تو ان الفاظ مین (نہ آیت قرآن مین) وہ اپنے آپکو مخاطب و مراد خداوندی سمجھتے ہین اور **وحی** سے الہام عام جو غیر نبی کو بھی ہوتا ہے اور اسپر اطلاق لفظ وحی متعدد آیات مندرجہ حاشیہ وغیرہ مین پایا جاتا ہے

واوحینا الی ام موسی (القصص ع۱)
واذ اوحیت الی الحواریین (مائدہ ع۱۵)

اور آیت نمبر ۷ کا مخاطب تو وہ آنحضرت کو سمجھتے ہین اور اس **فتح** سے جو اُس آیت مین مذکور ہے فتح مکہ مراد خداوندی جانتے ہین اور جب انہی الفاظ سے خدائے تعالےٰ نے انکو مخاطب فرمایا تو ان الفاظ مین (نہ آیت قرآن مین) وہ فتح سے براہین و دلائل ہے فتح مراد خداوندی قرار دیتے ہین

(اسکی تشریح وتفصیل مولف کی کلام سے رسالہ نمبر ۶ و ۷ مین پولیٹیکل نکتہ چینی کی جواب مین بخوبی ہوچکی ہے)۔

اور آیت **نمبر ۸** کامخاطب قرآن مین تو وہ آنخضرت ہی کو سمجھتے ہین اور **کوثر** سے اس آیت مین حوض کوثر میدان محشر (جسکا آنخضرت کو وعدہ دیا گیا ہے اور یہ وعدہ آنخضرت کے سوا کسی نبی کو بھی نہین دیا گیا چہ جائے ولی) مراد خداوندی سمجھتے ہین اور جب انہی الفاظ سے خدائے تعالے نے انکو مخاطب فرمایا تو ان مین (نہ آیت قرآن مین) وہ آپنے آپ کو مخاطب سمجھکر کوثر سے وہ **معارف کثیرہ** (جو خدا نے انکو عطا فرمائے ہین) **مراد** خداوندی قرار دیتے چنانچہ بصفحہ ۷۱۰ کتاب ان الفاظ ملہمہ کا ترجمہ وہ ان الفاظ سے کرتے ہین "ہمنے تجھے معارف کثیرہ عطا فرمائے ہین سو اسکے شکر مین نماز پڑھا اور قربانی دے"

اور آیت **نمبر ۹** مین قرآن مین تو وہ لفظ یاعیسیٰ سے حضرت مسیح علیہ السلام سے خطاب مراد خداوندی سمجھتے ہین اور رفع سے انکا جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھایا جانا (جیساکہ عام مسلمانون کا خیال ہے) اور جب انہی الفاظ سے خدائے تعالے نے انکو مخاطب فرمایا تو ان الفاظ مین (نہ آیت قرآن مین) وہ لفظ **عیسیٰ** سے اپنے آپ کو (اس مناسبت روحانی کی نظر سے جو ان مین اور حضرت مسیح مین پائی جاتی ہے اور وہ بصفحہ ۱۹۰ رسالہ نمبر ۶ مین بیان ہوچکی ہے) **مراد** خداوندی سمجھتے ہین اور رفع سے حجج و براہین سے رفعت۔ اس کی تشریح بھی مولف کے الفاظ سے نمبر ۶ مین بخوبی ہوچکی ہے۔

اور آیت **نمبر ۱۰** مندرجہ قرآن کی نسبت تو وہ یہی اعتقاد رکھتے ہین کہ اس مین **نازل** و**منزل** بحق سے قرآن مجید ہی **مراد** ہے جو آنخضرت پر اترا ہے اور جب انہی الفاظ سے خدائے تعالے نے انکو مخاطب فرمایا تو ان الفاظ مین (نہ آیت قرآن مین) وہ نازل

و بنزل بحق سے وہ معارف وحقایق اسلام مراد رکھتے ہین جو خدا ے تعالے کی طرف سے انکے دل پر منکشف ہوئے ہین -

اہنی معارف وحقایق کا نزول وہ اُس عربی فقرہ مین جسمین **قادیان** کے قریب الہام **نازل ہونے** کا بیان ہے **مراد** خداوندی سمجھتے ہین - نہ قرآن مجید کا نزول جسکا آیت انا انزلناہ مین ذکر ہے - چنانچہ بصفحہ ٩٠ ٤ کتاب اِن الفاظ کا ترجمہ وہ اِن الفاظ سے فرماتے ہین - " ہم نے اِن نشانون اور عجائبات کو اور نیز اِس الہام پُر از معارف وحقایق کو قادیان کے قریب اُتارا ہے اور ضرورت حقہ کے ساتھ اتارا ہے اور بضرورت حقہ اُترا ہے " -

انا انزلناہ قریبا من القادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزل

اور اگر کسی کو لفظ نزول سے نزول قرآن و وحی رسالت کا شبہ گذرے تو اسکو یون دفع کرسکتا ہے کہ یہ لفظ (نزول) وحی رسالت یا قرآن سے مخصوص نہین ہے بلکہ یہ لفظ بخشش و عطا کے معنون مین بھی آیا ہے - دیکھو خدا ے تعالے نے جو ہمکو مواشی جانور کھانے دودھ پینے سواری کرنیکو عطا فرمائے ہین اِن کے عطا کو بھی آیات منقولہ حاشیہ مین اسی لفظ نزول سے تعبیر کیا ہے - چنانچہ ایک آیت مین فرمایا ہے - خدا نے تمہارے لئے آٹھ جوڑے مواشی اُتارے (یعنی عطا فرمائے) ہین - جنکو دوسری آیت مین بکری بھیڑ گاے اونٹ کے جوڑون سے تفسیر کیا ہے - پس ایسا ہی عطا الہام معارف صاحب قادیان کو نزول سے تعبیر فرمایا تو اِس سے نزول قرآن و وحی آیات کا شبہ کیونکر پیدا ہوا -

وانزل لکم من الانعام ثمانیۃ ازواج (زمر ع) ثمانیۃ ازواج من الضان اثنین ومن المعز اثنین - (انعام ع)

اور آیت **نمبر ١١** مین قرآن مین تو وہ آدم سے **باوا آدم** علیہ السلام اور انکی

زوج سے اماحوا اور **بہشت** سے وہ بہشت جسمین حضرت آدم علیہ السلام رہتے تھے
مراد خداوندی سمجھتے ہین اور جب اِنہی الفاظ سے خدا نے انکو مخاطب کیا تو اِن
الفاظ مین (نہ قرآن مین) ادم سے وہ اپنے آپکو (اُس مناسبت روحانی کے سبب
جو بصفحہ ۴۹۷ کتاب بیان کر چکے ہین اور عنقریب وہ اِس نمبر مین منقول ہوگی) مراد
خداوندی قرار دیتے ہین اور زوج سے اپنے اتباع اور رفقا اور بہشت سے دین
اسلام جو بہشت کا وسیلہ ہے چنانچہ بصفحہ ۴۹۶ کتاب اِن الفاظ کو اور اِن کے
ہم معنی دو فقرے عربی منقولہ حاشیہ اور نقل کر کے اُنکا ترجمہ اِن الفاظ سے
فرماتے ہین - اے آدم اے مریم اے احمد تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق
ہے جنت مین یعنی نجات حقیقی کے وسایل مین داخل ہو جاؤ -

یا مریم اسکن انت وزوجک الجنۃ یا احمد اسکن انت وزوجک الجنۃ (براہین صفحہ ۴۹۶)

آیت **نمبر ۲ و ۳** کا مولف نے ترجمہ نہین کیا اسلئے ہمنے اِن کے الفاظ
سے مراد مولف کی کلام سے نہین بتائی لیکن بقیاس ترجمہ و مراد بقیہ الفاظ آیات یہی
یقین کیا جاتا ہے کہ قرآن مجید مین تو وہ لفظ **مدثر** سے آیت نمبر ۲ مین آنحضرت صلعم کو
ایسا ہی لفظ **فاصدع** سے آیت نمبر ۳ مین آنحضرت صلعم کو مراد و مخاطب جانتے
ہین اور جب اِنہی الفاظ سے خداے تعالے نے انکو مخاطب کیا تو اِن الفاظ مین
(نہ آیات قرآن مین) وہ اپنا کسی وقت کپڑا لپیٹ کر لیٹ جانا اور باظہار حق مامور ہونا
مراد خداوندی قرار دیتے ہین -

ایسا ہی اِس فقرہ عربی کا جسمین مولف کی نسبت لفظ **اِخترتک**[*] (یعنی تجھے
مین نے چن لیا) وارد ہے (اور وہ آیت نمبر ۱۱ کے بعد رسالہ نمبر ۶ مین بصفحہ ۱۷۳
منقول ہے) مولف کی کلام سے مطلب ظاہر نہین ہوتا مگر بہ قرینہ اور کلمات مولف کے
جنمین صاف تصریح ہے کہ مولف کو پیغمبری کا دعوی نہین - معلوم ہوتا ہے کہ یہان

[*] اِس فقرہ مین لفظ وجاہت ہی شائد محل اعتراض ہوگا - اسکا جواب صفحہ (۳۱۷) مین آویگا - (انشاء اللہ تعالی)

چن لینے سے وحی و رسالت سے چن لینا مراد نہین جو انبیا علیہم السلام سے مخصوص ہے اور متعدد آیات (منقولہ حاشیہ وغیرہ) مین ان کے حق مین استعمال ہوا ہے۔ بلکہ اس چن لینے سے خاص قرب و **ولایت** سے چن لینا جو انبیا کے سوا اور اصفیا و اولیا مین بھی پایا جاتا ہے۔ یا عام **ہدایت** اسلام و ایمان سے **چن لینا** (جو گنہگاران اہل ایمان مین بھی موجود ہے) مراد ہے اور ان دونون معنون مین اس لفظ کا استعمال بھی بہت مواضع قران مین پایا گیا ہے۔ حضرت **مریم** علیہا السلام کے حق مین خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہمنے تجھے جہان والون کی عورتون سے چن لیا۔ حضرت **طالوت** کے حق مین (جبکہ وہ نبی نہین ہوئے تھے) انکے نبی شمویل کا یہ قول قران مین منقول ہے خدائے تعالیٰ نے انکو چن لیا ہے۔ عام **بنی اسرائیل** کے حق مین خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے ہم نے ان کو علم کے ساتھ جہان والون سے چن لیا۔ عام **مومنون** کے حق مین فرمایا ہے پھر ہمنے کتاب کا وارث ان لوگون کو کیا جن کو اپنے بندون مین سے چن لیا پھر ان مین سے کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والے (گنہگار) ہین کوئی نیک و بد مین میانہ رو کوئی خدا کی مرضی سے نیکیون مین تیز رو ہین۔ یہی بڑا فضل ہے۔

یا موسی انی اصطفیتک علی الناس برسالاتی (اعراف ع۱۷)
واصطنعتک لنفسی (طٰہٰ ع۲)
وانھم عندنا لمن المصطفین الاخیار (ص ع۴)

یا مریم ان الله اصطفاک (آل عمران ع۵)
ان الله اصطفاہ علیکم (بقرہ ع۳۲)
ولقد اخترناھم علی علم علی العالمین (دخان ع۲)
ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات باذن الله ذٰلک ھو الفضل الکبیر (فاطر ع۴)

ان **تمثیلات** مین اِن یازدہ گانہ آیت قرانیہ کی (جو استدلال فریق دوم کی تائید مین نمبر ۳ مین منقول ہوئی تہین) مولف براہین احمدیہ پر نازل ہونے سے مراد کی ایسی **تفصیل** ہوئی ہے جس سے صاف ثابت ہے کہ مولف براہین احمدیہ کو مہبط وحی رسالت و مورد نزول و مخاطب قران ہونے کا دعوے نہین **اور** ان **آیات** وغیرہ عربی فقرات کے جنکے الہام و نزول کا مولف براہین کو دعوے ہے **معانی** ایسے بیان ہوئے ہین جن سے ثابت ہے کہ مولف براہین کو اُن کمالات کے حصول کا ادعا نہین جو انبیا سے مخصوص ہین ۔ ایسا ہی اِن سب باقیماندہ آیات قرانیہ کو سمجھنا چاہیے جن کے نزول والہام کا مولف کو دعوے ہے ۔

قران مین تو وہ اِن آیات کو اِن ہی مواقع اور معانی سے مخصوص سمجھتے ہین جن سے وہ قران یا پہلی کتاب الہامی) مخصوص ہین ۔ اپنی شمولیت یا خصوصیت اور اپنے حال کے مناسب کوئی امر مراد خداوندی قرار دیتے ہین تو اُنہی الفاظ آیات یا فقرات مین جو خداے تعالے نے اس زمانے مین اِن کے خطاب و الہام مین فرمائے ہین جس کو بہ نظر و لحاظ انکی مخاطب کے کوئی قرآن نہین کہہ سکتا اور نہ انکو معانی و مراد کو جنکی مولف نے تشریح کی ہے کوئی خاصہ انبیا سمجھتا ہے ۔

بالجملہ جو اہل اسلام مین قران کہلاتا ہے اِسکے نزول کا مولف کو دعوے نہین ہے اور نہ اِن کمالات کے حصول کا دعوی

*جو لوگ اِس نکتے کو نہین سمجھتے وہ مولف کے دعوے نزول آیات قرانیہ پر کبھی تو یہ اعتراض کرتے ہین کہ مولف براہین کو مہبط قران ہونے کا دعوی ہے اور کبھی (جب اِن آیات کے وہ معانی جو براہین احمدیہ مین بیان

ہے جو انبیا سے مخصوص ہین اور نہ معانی آیات قرآنی سے انکو تعرض ہے اور جسکے نزول وحصول کا انکو دعوےٰ ہے اور اسکی تفسیر و تاویل سے انہون نے تعرض کیا ہے وہ بلحاظ مخاطب قران نہین کہلاتا - اور نہ اسکا حصول خاصہ انبیا ہے -

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۶۲

ہوئے اور ہم نے اِس کتاب سے سلسلہ وار بذیل آیات مذکورہ نقل کئی ہین پڑھتے یا سُنتے ہین) یہہ اعتراض کرتے ہین کہ مولف براہین نے قرآن کی اپنی رائے سے تاویل کی ہے جو تحریف کہلاتی ہے جسکو علما رسلام نے ناجائز کہا ہے چنانچہ شرح عقائد وغیرہ کتب عقائد و اصول ہین لکھا ہے کہ نصوص کتاب و سنت کا ان کے

النصوص من الکتاب والسنة تحمل علی ظواھرھا مالم یصرف عنھا مانع قطعی شرح عقاید	ظاہر معانی پر حمل کرنا واجب ہے جب تک کہ کوئی مانع قطعی ظاہر معانی سے نہ پھیرے

ہمارے اس جواب نے ان دونون اعتراضون کو رفع کیا اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ جن آیات قرانیہ کے نزول کا مؤلف کو دعوےٰ ہے اور اِن کے معانی خلاف ظاہر معانی قران مولف براہین نے بیان کئے ہین وہ اِسوقت جبکہ وہ مولف براہین پر القاریا نازل ہوئے ہین اور اِس نظر سے کہ انکا مخاطب و ملہم مولف براہین احمدیہ ہے قران نہین کہلاتین - اور جو عام اہل اسلام اور مولف براہین احمدیہ کے نزدیک قران کہلاتا ہے اسکے مہبط و مورد نزول ہونیکا مؤلف کو دعوی نہین اور نہ اِن کے معانی مراد سے اسنے کسی وجہ سے تعرض کیا ہے اِس جواب سے جو مولوی صاحب امرتسری کا یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہ آیات قرآن نہین تو مثل قران ہوئین جو صورت و الفاظ مین قران کی برابری و مقابلہ کر سکتی ہین اِس سے قرآن کا دعوےٰ بے مثلی و تحدی باطل ہوتا ہے اِس کا جواب ابھی متن مین دیا جاتا ہے -

اسپر مولوی صاحب امرتسری (سرگروہ فریق اوّل) کا یہہ اعتراض (جو بصفحہ ۲۷۴ نمبر ۹ جلد ۷ مین گزرا) کہ جو آیات غیر نبی کے الہام مین پائی جاتی ہین وہ قران نہین تو صورت و الفاظ مین مثل قران تو ہین - اس سے قران کا دعوی تحدی و اعجاز ٹوٹتا ہے نہایت تعجب کا مورث اور کمال افسوس کا محل ہے - خدا جانے اس بزرگ کے فہم کو کیا ہو گیا - کہ ایسی باتین اسکی قلم و زبان سے نکلتی ہین - اور زیادہ تر افسوس اُن لوگون پر ہے جو صاحب فہم سلیم و حواس مستقیم کہلاتے ہین - اور کسی قدر پڑھے لکھے بھی ہین پھر وہ اپنے سرگروہ (معترض) کی ایسی باتون کو بے سوچ بن سمجھے بسر و چشم قبول کر لیتے ہین - یہہ سب حضرات استاذ و شاگرد اتنا نہین سمجھتے - کہ ان آیات کو جو غیر نبی کے الہام مین پائی جاتی ہین مثل قران کیونکر کہہ سکتے ہین جبکہ وہ بعینہا قرآن مین موجود ہین - انکو قران نہین کہا تو صرف اِس نظر سے ہے کہ اسوقت اِسکا مخاطب و ملہم غیر نبی ہے - حقیقت مین تو یہہ وہی آیات ہین جو قرآن مین موجود ہین اور اِس نظر سے کہ قران مین ان کے مورد نزول و مخاطب آنحضرت ہین وہ قران کہلاتی ہین - اور ایک کلام کو ایک ہی وقت مین مخاطب (یا متکلم) کے لحاظ سے قران اور غیر قران کہنا اہل علم کے نزدیک مستبعد و محل اعتراض نہین ہے - اور کلام٭ ہمیشہ مخاطب یا متکلم کے اختلاف سے (باوجودیکہ

٭ ہماری اِثبات کی تائید سرگروہ فریق اوّل کی کلام مین بھی پائی جاتی ہے - آپ اپنے رسالہ ابطال الہام کے حاشیہ صفحہ ۲۰۵ مین بجواب اپنے خصم کے (جو قول منافقین "لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منہا الاذل" کے موافق قران نازل ہونیسے جواز الہام آیات نکالتا ہے) - فرماتے ہین "قبل از نزول قران یہہ کلمہ اسکو القا ہوئے قران کا الہام اسکو نہین ہوا کیونکہ یہ قران اسوقت نہین ہوا جب وحی رسول اللہ صلعم پر لیکر آیا تب کلام اللہ تھا" اسمین صاف اقرار ہے کہ پہلے یہ قول جبکہ منافقین نے کہا تھا قران نہ کہلاتا تھا جب حکایت حال منافقین کے ضمن مین اِس کلام کا متکلم خدا ہوا اور قران مین اُترا تب قران کہلایا

اسکے الفاظ و صورت کچھہ نہ بدلی ؛ مختلف نام رکھواتا ہے - کبھی ایک کلام جبکہ اِسکا متکلم (مشتق) خدائے تعالےٰ ٹھیرایا جاوے کلام رحمانی کہلاتا ہے - کبھی وہی کلام جبکہ اِسکا متکلم شیطان یا فرعون ٹھیرایا جائے شیطانی یا فرعونی کلام کہلاتا ہے - اِسکی تمثیل مین ہم دو کلام قرآن سے پیش کرتے ہین - قرآن مین ایک یہہ کلام ابلیس سے منقول ہے - انا خیر منه خلقتنی من نار وخلقته من طین - اور ایک یہ کلام فرعون سے انا ربکم الاعلی - اِن دونون کو اگر یون خیال کرین کہ یہ ابلیس و فرعون کے کہے ہوئے ہین (خواہ کسی* زبان مین اُنہون نے کہے ہون) تو یہہ کلام شیطانی و فرعونی کہلاتے ہین - اور اگر بعینہٖ اِن دونون کی نسبت یہہ خیال کرین کہ بضمن حکایت ابلیس و فرعون یہہ کلام خدا مین پائے گئے ہین تو یہہ کلام رحمانی اور جزو قران کہلاتے ہین - ایساہی

* اِس قسم مین اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ گو وہ کلام جو فرعون یا ابلیس نے کہا تھا عربی مین نہ تھا - عربی مین صرف اِسکا ترجمہ قران مین ہوا ہے مگر پھر بھی وہ بلحاظ اِس کے کہ اِسکا متکلم (خواہ کسی زبان مین ہو) فرعون یا ابلیس ہے - کلام فرعون یا کلام ابلیس کہلاتا ہے - سرگروہ فریق اول کا حاشیہ صفحہ ۵۳ رسالہ ابطال الہام مین یہہ کہنا کہ کلام فرعون انا ربکم الاعلی عربی مین نہ تہا اِسلیئے وہ قران نہین ہو سکتا ہماری بات کے مخالف نہین بلکہ فی الجملہ موافق اور اُسکا موید ہے - ہم بھی یہی لکھتے ہین کہ اِس لفظ انا ربکم الاعلیٰ کو جب کلام فرعون ٹھہرایا جائے (خواہ وہ کسی زبان مین ہو) قران نہین کہا جاتا - یہ لفظ قران مین آیا اور خدا نے حکایت حال فرعون مین فرمایا تب قران کہلایا گو اِس کی وجہ ہم اور بیان کرتے ہین - اور وہ بزرگ اُور دجس سے ہم کو انکار نہین -

اختلاف مخاطب کے سبب اختلاف کلام کو سمجھنا چاہئے - جو کلام خدا تعالیٰ نے آنحضرت کے خطاب مین فرمایا ہے اور وہ ایک کتاب (معروف) مین درج ہوکر مسلمانون مین پڑہا جاتا ہے - وہ قران کہلاتا ہے - وہی کلام اگر کسی غیر نبی کے خطاب مین اور پہلی کتاب (توریت انجیل وغیرہ) مین یا کسی ولی کے الہام مین خدا نے فرمایا ہے تو وہ قران نہین کہلاتا - گو حقیقت مین وہ بعینہ وہی کلام ہے جو قرآن مین پایا جاتا ہے **بالجملہ** یہان بجز ایک کلام دوسرا کلام نہین ہے - جسکو مثل یا نظیر کہا جا سکے -

یہہ بات معترض کے خیال مین بھی آئی ہے - اور بنا بر علیہ اسنے اعتراض مقابلہ بالمثل سے آنکھ بند کرکے خود یہہ خیال کرلیا یا کسیکو اس خیال پر پایا ہے کہ ان الہامات مین اقتباس بقران پایا جاتا ہے - اور اسپر یہہ اعتراض جڑا ہے - اقتباس بقران کو تو فقہا نے کفر قرار دیا ہے - ان الہامات مین اقتباس بقران کیون کیا گیا - لیکن اس اعتراض کے وقت بھی اتنا نہ سوچا کہ فقہا نے کس اقتباس کنندہ کو کافر کہا ہے - اور یہان اقتباس کنندہ کون ہے -

بزرگ آدمی فقہا کے نزدیک (آپ کے زعم مین نہ نفس الامر مین) اقتباس کرنے سے کافر ہوتے ہین تو انسان یا مسلمان جو انسان ہوکر کلام خدا سے اقتباس کرتے ہین اور ان **الہامات** مین (اگر اقتباس بقران ہے تو) اقتباس بقران **کرنے والا خود خدا ہے - جو کبھی** کسی فعل سے اور کسی فقیہ کے فتوے سے **کافر** نہین ہوسکتا - اور اگر خدا کی نسبت بھی اس اقتباس کے سبب آپ فتوی

٭ اسکی مثالین ہزارون کلام ہین جو قران اور پہلی کتابون مین مشترک ہین - پہلی کتابون مین وہ اور انبیا کے خطاب مین فرمائی گئے ہین - قران مین آنحضرت کے خطاب مین نازل ہوئے -

کفر دیتے مین تو بتا دین کہ اس فتوی مین آپ کا پیشوا و مقتدا کون ہے اور کس
کتاب فقہ چھوٹی یا موٹی نئی یا پرانی مین لکھا ہے کہ اگر خدائے تعالے اپنی کسی
کلام مین اپنی دوسری کلام سے اقتباس کرے تو وہ بھی کافر ہو جاتا ہے اسکا
جواب آپ دین خواہ نہ دین ان الہامات مین آپ کی تجویز اقتباس اور اُسپر مقتبس
کی تکفیر سے اتنا تو ثابت ہوا کہ آپ اس کلام کو بعینہ قرآن سمجھتے ہین تب ہی اسپر
اقتباس کا اعتراض کرتے ہین - اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک بھی
وہ آیات مثل قران نہین عین قران ہین اور وہ اعتراض آپ کا بے سوچے بن سمجھے
قلم سے نکل گیا ہے - اس مقام مین پھر معترض کے فہم پر **افسوس** کرتا ہون اور
زیادہ تر ان لوگون پر جو صاحب فہم و حواس کہلا کر معترض کے ایسے اعتراضونکو
تسلیم کر لیتے ہین -

اور اگر برسبیل تنزل اور بطور فرض ان آیات ملہمہ کا مثل قران ہونا
ہی مان لین تو بھی قران کا بے مثل ہونا باطل نہین ہوتا اور نہ اسکا دعوی
اعجاز و تحدی ٹوٹتا ہے - یہان اگر (بقول معترض) قرآن کی مثل پائی گئی ہے تو
وہ خود خدائے تعالی کی طرف سے ہے نہ کسی مخلوق (جن وانس) کی طرف
سے - اور جس مثل قران کی خدائے تعالے نے نفی کی ہے اور بنا بر علیہ قران معجز
و بے مثل کہلاتا ہے اور منکرین سے تحدی (طلب معارضہ و مقابلہ بالمثل) کرتا ہے
اس سے مخلوق کی بنائی ہوئی مثل مراد ہے نہ وہ مثل جسکو خود خدا نازل
کرے خدائے تعالے نے جہان مثل کا مطالبہ کیا ہے وہان منکرین قران (جن و
انسان) کو مخاطب کیا ہے چنانچہ مشرکین مکہ کو فرمایا ہے کہ تم کو قران کی

وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورة من مثله (بقرہ ع ۳)	منجانب اللہ نازل ہونے مین شک ہے تو تم کوئی سورت مثل قران بنالاؤ -

قل لئن اجتمعت الانس والجن علے ان یا توا بمثل ھذا القران لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا (بنی اسرائیل ع ۱۰)

دوسری آیت مین یون فرمایا ہے کہ اگر آدمی اور جن ملکر اِس بات پر اتفاق کرین کہ اِس قران کی مثل بنا لائین تو نہ لاسکین گے اگرچہ ایک دوسری کا مددگار ہو جائے۔

ان آیات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ قران کی مثل مخلوق سے نہین بنائی جاتی نہ یہہ کہ خداے تعالے بھی اسکی مثل بنانے پر قادر نہین۔ بنا ر علیہ اگر آیات ملہمہ کو (جو خدا کی طرف سے مولف براہین احمدیہ پر نازل ہوئی مانی جاتی ہین) مثل قران بھی مان لیا جائے تو اِس سے قران کا وہ دعوی کہ اِس کی مثل بنانے پر جن وانس قادر نہین ہین اور وہ جن وانس کی بنائی ہوئی مثل نہین پس کیا یہ بیان باطل ہوا [illegible] اس مقام مین بھی پہر معترض کے فہم پر افسوس کرنے کا موقع ملا ہے اور زیادہ اُن لوگون پر افسوس کرنیکا جو اہل علم کہلا کر معترض کی ایسی باتون مین اسکی تقلید کرتے ہین اور بے سوچے بن سمجھے ان باتون پر ایمان لاتے ہین اور اتنا نہین سوچتے کہ بشق فرض نزول آیات قران غیرنبی پر ان آیات کا نزول خدا کی طرف سے ہے۔ پہر اگر وہ مثل قران ہون بھی تو اِس سے قران کا کیا نقصان ہے اور ایسی مثل قران کے نفی ومحال ہونے پر عقلی یا نقلی کونسی دلیل قائم ہے۔

استدلال فریق دوم کا ایک جواب تمام ہوا کہ مولف کو ہرگز یہ دعوی نہین کہ آیات قرآن کا مورد نزول ومخاطب مین ہون اور نہ یہہ دعوی ہے کہ جو کمالات انبیا مین پائے جاتے ہین وہ مجھہ مین متحقق ہین اور جن الہامات وکلمات مولف سے فریق دوم نے یہہ دعاوی نکالے ہین اِن سے یہہ دعاوی ہرگز نہین

نکلتے۔ پہر انکی نسبت فریق دوم کا یہ گمان بدو ظن فاسد کہ ان کو در پردہ پیغمبری کا دعوی ہے بہتان و افترا نہین تو کیا ہے ؟

دوسرا جواب ہمنے بطور تنزل و فرض محال یہہ بھی مان لیا کہ جن باتون کی ہمنے جواب اول مین نفی کی ہے وہ مولف کی کلام سے ضرور نکلتی ہین اور جو کچہہ ہمنے انکے کلام کی تصحیح و تشریح مین کہا ہے وہ سب غلط ہے پہر بھی جو کچہہ اُن کے ذمے لگایا جاتا ہے اِن کے کلام کا مفہوم و لازم ہوگا اِسکو صریح منطوق کلام مولف تو کوئی نہ کہہ سکیگا کیونکہ مولف نے صریح کہین نہین کہا کہ قران مجہہ پر نازل ہوا ہے اور نہ کہین صریح پیغمبری کا دعوی کیا ہے اور نہ یہہ صریح کہا ہے کہ جو کمالات انبیا مین پائے جاتے ہین وہ مجہہ مین پائے جاتے ہین یہ باتین فریق دوم کو انکے کلام سے مفہوم ہوئی ہین اور بزعم فریق دوم مولف کے دعوی سے لازم آتی ہین ۔ اور ظاہر ہے کہ **لازم مذہب عین مذہب نہین** ہوتا اور نہ **مفہوم کلام بمقابلہ منطوق لایق اعتبار** سمجہا جاتا ہے ۔ یہ باتین کتب اسلام مین بطور اصول تسلیم کی گئی ہین ۔ چنانچہ **حضرت شاہ ولی اللہ**رح نے **حجۃ اللہ البالغہ** مین اور امام **شعرانی** نے **یواقیت والجواہر** مین فرمایا ہے کہ لازم مذہب عین مذہب نہین ہوتا ۔ اور عامہ کتب اصول مین مرقوم ہے کہ مفہوم بمقابلہ منطوق حجت نہین ہوتا ۔

لازم المذهب ليس بمذهب (حجة الله البالغه) قال الكمال والصحيح ان لازم المذهب ليس بمذهب (يواقيت والجواهر)

پس جس حالت مین مولف کی صریح کلام مین یہہ باتین کہ وہ ادنے امتی ہین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا ہین اور جو کچہہ مولف کو عطا ہوا ہے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کا طفیل ہے اور اصل کمالات و برکات آنحضرت مین ہین، مولف مین صرف انکا ظل

(سایہ) ہے" پائی جاتی ہین تو اس منطوق کلام مولف کے مقابلے مین اُس مفہوم کلام مولف کا (جو صرف فریق دوم کے خیال مین آیا ہے) کیا اعتبار ہے - اور انکے قول کا لازم (بزعم فریق دوم) عین انکا قول و مذہب کیونکر ہو سکتا ہے؟

فریق دوم اور جو ان کا ہم خیال فریق اول ہے* ہو ہم کو اِس بات کا جواب دین اور ان اصول اہل اسلام کو جو ہمارے جواب کا مدار ہین غور سے سوچین -

اب ہمکو یہہ دکہانا باقی رہا کہ مولف کی صریح کلام مین وہ باتین کہان پائی جاتی ہین جو ہمنے اِس مفہوم کے مخالف اِن سے نقل کی ہین - اِسکے ثبوت مین ہم اصل کلام مولف انکی کتاب سے نقل کرتے ہین - آپ بصفحہ ۲۳۹ کتاب براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱ مین چند الہامات جن مین آپکو بشارتین دی گئی ہین اور آپ کی بہت تعریف پائی جاتی ہے، نقل کرکے فرماتے ہین "اِس جگہہ یہہ وسوسہ دل مین نہین لانا چاہئے کہ کیونکر ایک ادنیٰ اُمتی (اپنے آپ کو کہتے ہین) اُن رسول مقبول کے اسما یا صفات یا محامد مین شریک ہو سکے بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ حقیقی طور پر کوئی نبی بھی آنحضرت کے کمالات قدسیہ

* سرگروہ فریق اول سے تو امید نہین کہ وہ مفہوم و لازم قول مؤلف کو قول مؤلف قرار دین و بنا بر علیہ انکی تکفیر کرتے ہون کیونکہ وہ اِس اصل کو کہ "لازم مذہب عین مذہب نہین ہوتا" مانتے ہین - ایکدن از راہ فرط کرم مجھ سے مخاطب ہو کر فرماتے تھے کہ "یہہ قاعدہ ہمنے تم سے اخذ کیا ہے"، شاید اِن کے شاگردون مین سے جو ان پڑھے مجتہد ہین اِس مفہوم و لازم قول کو عین قول قرار دین اور بعید نہین کہ حضرت اعلےٰ بھی اپنی اِس تسلیم کو بھول بیٹھے ہون - ایسا ہو تو وہ بھی اِس بات مین غور کرین اگر کسی وقت ہو سکے -

سے شریک مساوی نہین ہوسکتا - بلکہ تمام ملائکہ کو بھی اِس جگہہ برابری کے دم
مارنے کی جگہہ نہین (اِن الفاظ کو ناظرین غور سے پڑہین) چہ جائے کہ کسی اور کو آنحضرت
کے کمالات سے کچھ نسبت ہو مگر اے طالبِ حق ارشدک اللہ تم متوجہ ہو کر اِسبات کو
سنو کہ خداوند کریم نے اِس غرض سے کہ تا ہمیشہ اِس رسول مقبول کی برکتین ظاہر ہون
اور تا ہمیشہ اِسکے نور اور اِس کی قبولیت کی کامل شعاعین مخالفین کو ملزم اور لاجواب
کرتی رہین اِس طرح پر اپنے کمال حکمت اور رحمت سے انتظام کر رکھا ہے کہ **بعض**
افراد امت محمدیہ کہ جو کمال عاجزی اور تذلّل سے **آنحضرت صلے اللہ علیہ**
وسلم کی متابعت اختیار کرتے ہین (یہہ الفاظ بھی غور و انصاف ناظرین کے طالب ہین)
اور خاکساری کے آستانے پر پڑکر بالکل اپنے نفس سے گئے گذرے ہوتے ہین -
خدا تعالیٰ اُن کو ایک مصفا شیشہ کی طرح پاکر اپنے رسول مقبول ﷺ کی برکتین انکے
وجود بے نمود کے ذریعے سے ظاہر کرتا ہے اور جو کچھہ منجانب اللہ اِنکی تعریف کیجاتی
ہے یا کچھہ آثار اور برکات اور آیات اُن سے ظہور پذیر ہوتی ہین حقیقت مین مرجع تام
اِن تمام تعریفون کا اور مصدر کامل اِن تمام تعریفون کا اور مصدر کامل اِن تمام
برکات کا رسول کریم ہی ہوتا ہے اور **حقیقی اور کامل طور** پر وہ تعریفین
اُسی کے لائق ہوتی ہین (یہان بھی نظر انصاف ہو) اور وہی انکا مصداق اتم ہوتا
ہے مگر چونکہ متبع سنن آن سرور کائنات کا اپنے غائیت اتباع کی جہت سے **اُس**
شخص نورانی کے لئے کہ جو وجود باجود نبوی ہے **مثل ظل** کی ٹھر جاتا ہے
(یہان بھی غور ہو) اِسلئے جو کچھہ اُس شخص مقدس مین انوار آلہیہ پیدا اور ہویدا
ہین اِسکے اِس ظل مین بھی نمایان اور ظاہر ہوتے ہین اور سایہ مین اِس تمام وضع
اور انداز کا ظاہر ہونا کہ جو اِسکی اصل مین ہے ایک ایسا امر ہے جو کسی پر پوشیدہ
نہین - ہان سایہ اپنی ذات مین قائم نہین اور حقیقی طور پر کوئی فضیلت اِسمین

موجود نہین بلکہ جو کچھ اُسمین موجود ہے وہ اِسکے شخص اصلی کی ایک تصویر ہے جو اسمین نمودار اور نمایان ہے۔ پس لازم ہے کہ آپ یا کوئی دوسرے صاحب اِس بات کو حالت نقصان نہ خیال کرین کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انوار باطنی انکی اُمّت کے کامل متبعین کو پہونچ جاتے ہین اور سمجھنا چاہیے کہ اِس انعکاس انوار سے کہ جو بطریق افاضہ دائمی نفوس صافیہ اُمّت محمدیہ پر ہوتا ہے۔ دو بزرگ امر پیدا ہوتے ہین۔ ایک تو یہہ کہ اِس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بدرجہ غایت کمالیت ظاہر ہوتی ہے (یہہ بھی لائق غور ہے) کیونکہ جس چراغ سے دوسرا چراغ روشن ہوسکتا ہے وہ ایسے چراغ سے بہتر ہے جس سے دوسرا چراغ روشن نہو سکے۔ دوسرے اِس اُمّت کی کمالیت اور دوسری متبوعون پیرون کی فضیلت اس افاضہ دائمی سے ایسی ثابت ہوتی ہے (یہہ بھی طالب توجہ ناظرین ہے) اور حقیّت دین اسلام کا ثبوت ہمیشہ تر و تازہ ہوتا رہتا ہے۔ صرف یہی بات نہین ہوتی کہ گذشتہ زمانے پر حوالہ[*] دیا جائے اور یہہ ایک ایسا امر ہے کہ جس سے قرآن شریف کی حقانیت کے انوار آفتاب کی طرح ظاہر ہوجاتے ہین اور دین اسلام کے مخالفون پر حجت اسلام پوری ہوتی ہے اور معاندین اسلام کی ذلّت اور رسوائی اور روسیاہی کامل طور پر کھُل جاتی ہے

[*] یہ حوالہ زمانہ گزشتہ کا اقوام غیر مین بھی موجود ہے۔ وہ اپنی بزرگون اور پیشواون کی کرامات وخرق عادات اسقدر بیان کرتی ہین کہ وہ ہماری بزرگون کی معجزات وکرامات سے کم نہین اور اگر ہم بقواعد نقل انکو جھوٹا ٹھیراوین تو وہ ہمکو جھوٹا ٹھیراتے ہین ہم مین انمین تمیز اور ہمارا غلبہ وصدق ایسے عام فہم دلایل سے نہین ہوسکتا جسکو کم عقل وکم فہم اور عام لوگ بلا اشتباہ سمجھہ سکین۔ اخر تجربہ و مشاہدہ دم نقد کرا دیتے ہی سے (جسکا مولف کو دعوےٰ ہے) اُنکا مُنھہ بند ہوتا ہے۔ ایڈیٹر

کیونکہ وہ اسلام مین وہ برکتین اور وہ نور دیکھتے ہین جنکی نظیر کو وہ اپنی قوم کے پادریون اور پنڈتون وغیرہ مین ثابت نہین کر سکتے فتدبر ایہا الصادق فی الطلب ایدک اللہ فی طلبک

اِس جگہہ **بعض خامون** کے دلون مین یہ وہم بھی گذرتا ہے کہ اِس مندرجہ بالا الہامی عبارت مین کیون ایک مسلمان کی تعریفین لکھی ہین سو سمجھنا چاہیئے کہ اِن تعریفون سے دو بزرگ فائدے متصور ہین ۔ جنکو حکیم مطلق نے خلق اللہ کی بھلائی کے لئے مدنظر رکھ کر اِن تعریفون کو بیان فرمایا ہے ایک یہہ کہ تا نبی متبوع کی متابعت کی تاثیرین معلوم ہون اور تا عامہ خلایق پر واضح ہو کہ حضرت **خاتم الانبیا** صلے اللہ علیہ وسلم کی کس قدر شان بزرگ ہے (یہ بھی غور سے ملاحظہ طلب ہے) کہ اُس آفتاب صداقت کی کیسی اعلیٰ درجہ کی روشن تاثیرین ہین جس کا اتباع کسی کو مومن کامل بناتا ہے کسی کو عارف کے درجے تک پہنچاتا ہے کسی کو آیۃ اللہ اور حجۃ اللہ کا مرتبہ عنایت فرماتا ہے ۔ اور محامد الٰہیہ کا مورد ٹھیراتا ہے ۔

دوسرے یہ فائدہ کہ نئے مستفیض کی تعریف کرنے مین بہت سے اندرونی بدعات اور مفاسد کی اصلاح متصور ہے کیونکہ جس حالت مین اکثر جاہلون نے گذشتہ اولیا اور صالحین پر صدہا اِس قسم کی تہمتین لگا رکھی ہین کہ گویا اُنہون نے آپ یہہ فہمایش کی تھی کہ ہم کو خدا کا شریک ٹھیراؤ اور ہم سے مرادین مانگو اور ہم کو خدا کی طرح قادر اور متصرف فی الکائنات سمجھو تو اِس صورت مین اگر کوئی نیا مصلح ایسی تعریفون سے عزت یاب نہ ہو کہ جو تعریفین انکو اپنے پیرون کی نسبت ذہن نشین ہین تب تک وعظ اور پند اُس مصلح جدید کا بہت ہی کم موثر ہوگا کیونکہ وہ لوگ ضرور دل مین کہین گے کہ یہہ حقیر آدمی ہمارے پیرون کی شان بزرگ کو کب

پہنچ سکتا ہے اور جب خود ہمارے بڑے پیرون نے مرادین دینے کا وعدہ دے رکھا ہے تو یہہ کون ہے اور اسکی کیا حیثیت اور کیا بضاعت اور کیا رتبت اور کیا منزلت تا اُن کو چھوڑ کر اسکی سنین سو یہہ دو فائدے بزرگ ہین جنکی وجہ سے اس مولے کریم نے کہ جو سب عزتون اور تعریفون کا مالک ہے اپنے ایک عاجز بندے اور مشت خاک کی تعریفین کی ورنہ درحقیقت ناچیز خاک کی کیا تعریف۔ سب تعریفین اور تمام نیکیان اسی ایک کی طرف راجع ہین کہ جو رب العالمین اور حی القیوم ہے اور جب خداوند تعالے عزاسمہ بمصلحت مذکورہ بالا کی غرض سے کسی بندے کی جسکے ہاتھ پر خلق اللہ کی اصلاح منظور ہے کچھہ تعریف کرے تو اس بندے پر لازم ہے کہ اس تعریف کو خلق اللہ کی نفع رسانی کی نیت سے اچھی طرح مشتہر* کرے [illegible] کہ عوام الناس [illegible] ہین [illegible] عوام الناس تو جیسا انکا مادہ اور انکی سمجھہ ہے ضرور کچھہ نہ کچھہ بکواس کرینگے کیونکہ بدظنی اور بداندیشی کرنا عوام الناس کی قدیم سے فطرت چلی آتی ہے اب کسی زمانہ مین کب بدل سکتی ہے مگر درحقیقت یہہ تعریفین عوام کے حق مین موجب بہبودی ہین اور گو ابتدا مین عوام الناس کو وہ تعریفین مکروہ اور کچھہ افترا سے معلوم ہون لیکن انجام کار خدا تعالے انپر حق الامر کھول دیتا ہے اور جب اس ضعیف بندے کا حق بجانب ہونا اور مؤید من اللہ ہونا عوام پر کھل جاتا ہے تو وہ تمام تعریفین ایسی شخص کی جو میدان جنگ مین کھڑا ہے ایک فتح عظیم کا موجب ہو جاتی ہین ۔ اور ایک عجب

* اسمین مخالفین کے اس اعتراض کا کہ مولف اپنے الہامات وکرامات ظاہر کیون کرتا ہے" جواب ہے ۔ یہہ لوگ اتنا نہین سمجھتے کہ بغرض صدق الہامات ان الہامات کا اظہار ملہم پر بحکم فاما بنعمۃ ربک فحدث واجب ہے ۔ اگر یہہ اظہار عیب ہوتا تو اُس عیب سے بچنے کے اول مستحق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے جنہون نے اپنے فضائل صدہا خود بیان کئے ہین (ایڈیٹر)

شہید اکر کے خدا کے گم گشتہ بندون کو اسکی توحید اور تفرید کی طرف کہینچ لاتے ہین
اور اگر تھوڑے دن بھی اور ملامت کا موجب ٹہیرین توان ٹھٹہون اور ملامتون کا
برداشت کرنا خادم دین کے لئے عین سعادت اور فخر ہے - والذین یبلغون
رسالات ربھم لایخافون لومة لائم - اور آپ نے بصفحہ ۴۹۶ حاشیہ در
حاشیہ نمبر ۳ مین الہام یا آدم اسکن انت وزوجك الجنة معه و وفقرہ ہم معنی
اس الہام کے جو بہ صفحہ ۲۶۰ منقول ہوئے نقل کر کے اسکے اخیر مین یہہ فقرہ الہامی
نقل کیا ہے نفخت فیك من لدنی روح الصدق پہر اسکے ترجمہ کے بعد فرمایا
ہے - اس آیت مین بھی روحانی آدم مین بلا توسط اسباب ظاہریہ نفخ روح ہوتا
ہے اور یہ نفخ روح حقیقی طور پر انبیا علیہم السلام سے خاص ہے اور پھر
بطور تبعیت اور وراثت کے بعض افراد خاص اُمت محمدیہ کو یہ نعمت
عطا کیجاتی ہے (یہہ بھی لائق توجہ ناظرین ہے) اور آپ نے بصفحہ ۴۸۷ حاشیہ در
حاشیہ نمبر ۳ مین یہہ الہام کہ مین تجھہ سے راضی ہون اور تجھے بلند کرونگا نقل
کر کے فرمایا ہے اور ان کلمات کا حاصل مطلب تلطفات اور برکات آلہیہ ہین جو
حضرت خیر الرسل کی متابعت کی برکت سے ہر ایک کامل مومن کے شامل
حال ہو جاتے ہین اور حقیقی طور پر مصداق ان سب عنایات کا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ہین اور دوسرے سب طفیلی ہین اور اس بات کو ہر جگہہ یاد رکھنا چاہیے
کہ ہر یک مدح و ثنا جو کسی مومن کے الہامات مین کیجاسے وہ حقیقی طور پر آنحضرت ؐ
کی مدح ہوتی ہے اور وہ مومن بقدر اپنی متابعت کے اس مدح سے حصہ حاصل
کرتا ہے اور وہ بھی محض خدا تعالے کے لطف اور احسان سے نہ کسی اپنی لیاقت
اور خوبی سے اور بصفحہ ۵۲۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ مین یہہ الہام کہ مین نے تجھکو
تیرے وقت کے تمام عالمون پر فضیلت دی ہے نقل کر کے فرمایا - اس جگہہ جاننا چاہیے کہ

یہہ تفضیل طفیلی اور جزوی ہے - یعنی جو شخص حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل طور پر متابعت کرتا ہے اسکا مرتبہ خدا کے نزدیک اسکے تمام تمام ہمعصرون سے برتر و اعلےٰ ہے پس حقیقی اور کلی طور پر تمام فضیلتین حضرت خاتم الانبیا کو جناب احدیت کی طرف سے ثابت ہین اور دوسرے تمام لوگ اسکی متابعت اور اسکی محبت کی طفیل سے متابعت و محبت علی قدر مراتب پاتے ہین فما اعظم شانک الد اللھم صل علیہ و آلہ اور بصفحہ ۵۵۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴ اِس مضمون کے الہامات کہ تو خدا کا دوست ہے خلیل اللہ اسد اللہ ہے محمد پر درود بہیج وغیرہ وغیرہ نقل کرکے فرمایا ہے یعنی یہ اسی نبی کریم کی متابعت کا نتیجہ ہے -

یہہ حواشی کتاب ہین پر کلام ہے - اور اصل کتاب مین آپ نے ایک خاص تمہید (ہشتم) مین ثابت کیا ہے کہ جو امر خارق عادت اولیاء اللہ سے (جن مین وہ اپنے آپ کو بھی داخل سمجھتے ہین) صادر ہوتا ہے وہ اُسی نبی متبوع کا معجزہ ہوتا ہے جسکی وہ اُمت ہین - پہر اسکو تفصیل و دلیل سے ثابت کیا ہے -

اور اُس اشتہار مین جسکی آپ نے بیس ہزار کاپی چہپوا کر ہند و انگلنڈ مین شائع کرنی چاہی ہے آپ نے یہہ فرمایا ہے اُس کتاب مین دین اسلام کی سچائی کو دو طرح پر ثابت کیا گیا ہے اوّل تین سو مضبوط اور قوی دلائل عقلیہ سے جن کی شان و شوکت و قدر و منزلت اِس سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی مخالف اسلام اِن دلائل کو توڑ دے تو اس کو دس ہزار روپیہ دینے کا اشتہار ہوا ہے - اگر کوئی چاہے تو اپنی تسلی کے لئے عدالت مین رجسٹری بھی کرا لے دوم اُن آسمانی نشانون سے کہ جو سچے دین کی کامل وسچائی ثابت ہونے کے لئے ازبس ضروری ہین - اِس امر دوم مین مؤلف نے اِس غرض سے کہ سچائی دین اسلام کی آفتاب کی طرح روشن ہو جائے

تین قسم کے نشان ثابت کر کے دکہائے ہین اوّل وہ نشان کہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مخالفین نے خود حضرت ممدوح کے ہاتھ سے اور آنجناب کی دعا اور توجہ اور برکت سے ظاہر ہوتے دیکھے جنکو مؤلف یعنی خاکسار نے تاریخی طور پر ایک اعلی درجہ کے ثبوت سے مخصوص و ممتاز کر کے درج کتاب کیا ہے۔

دوم وہ نشان کہ جو خود قرآن شریف کی ذات بابرکات مین دائمی اور ابدی اور بے مثل طور پر پائے جاتے ہین جنکو راقم نے بیان شافی اور کافی سے ہر ایک عام و خاص پر کہولدیا ہے۔ اور کسی نوع کا عذر کسی کے لئے باقی نہین رکہا سوم وہ نشان کہ جو کتاب اللہ کی پیروی اور متابعت رسول برحق سے کسی شخص تابع کو بطور وراثت ملتی ہین جنکے اثبات مین اس بندہ درگاہ خدا نے بفضل خداوند حضرت قادر مطلق یہہ بدیہی ثبوت دکھایا ہے کہ بہت سے سچے الہامات اور خوارق اور کرامات اور اخبار غیبیہ اور اسرار لدنیہ اور کشوف صادقہ اور دعائین قبول شدہ کہ جو خود اس خادم دین سے صادر ہوتی ہین اور جنکی صداقت پر بہت سے مخالفین مذہب (آریہ وغیرہ) بشہادت رویت گواہ ہین کتاب موصوف مین درج کئے ہین اور مصنّف کو اسبات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اسکے کمالات مسیح ابن مریم کے کمالات سے مشابہ ہین اور ایک کو دوسرے سے بشدّت مناسبت و مشابہت ہے اور اسکو خواص انبیا و رسل کے نمونے پر محض بہ برکت متابعت حضرت خیر البشر و افضل الرسل صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ان بہتون پر اکابر اولیا سے فضیلت دی گئی ہے کہ جو اس سے پہلے گذر چکے ہین اور اسکے قدم پر چلنا[*] موجب نجات و سعادت و برکت اور اسکے برخلاف چلنا موجب بُعد و

---

[*] اس فقرہ کا مطلب نمبر ۲ کے صفحہ ۲۱۹ مین گزرا۔

حرمان ہے"۔ یہہ سب ثبوت کتاب براہین احمدیہ کے پڑہنے سے کہ منجملہ تین سو جزو کے قریب ۳۷ جزو کے چھپ چکی ہے۔ ظاہر ہوتے ہین اور طالب حق کے لئے خود مصنف پوری پوری تسلی و تشفی کرنے کو ہر وقت مستعد اور حاضر ہے۔ و ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ولا فخر والسّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ"۔

ان تصریحات وعبارات کے علاوہ آپ کی کتاب کا کوئی ورق و صفحہ بلکہ سطر و لفظ ایسا نہین ہے جس سے نبوّت محمدی اور حقانیت قرآن کا ثبوت مقصود نہ ہو۔ جن لوگون نے کتاب نہین دیکھی اور بن دیکھے آپ پر دعوی پیغمبری کا بہتان باندہا ہے وہ آپ کی کتاب کا پورا نام (البراہین الاحمدیہ علی حقیقۃ کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیۃ) ہی کسی سے سنین تو انکو اپنے گمان کا بہتان ہونا ثابت ہو جائے اور بخوبی معلوم ہو کہ اِس کتاب کی تصنیف سے مؤلف کا مقصود یہی ہے کہ قرآن خدا کا کلام برحق اور آنحضرت اُس کے رسولؐ ہین جس کے ساتھ دعوے نبوّت کا امکان نہین رہتا۔

اسکے سوا مؤلف کا شبانروزی عمل و قول دیکھنا چاہیے کہ وہ کلمہ کس نبی کا پڑہتے ہین۔ لا الٰہ الا اللہ محمّد رسول اللہ کہتے ہین یا لا الٰہ الا اللہ غلام احمد نبی اللہ نماز کس دین کے مطابق پڑہتے ہین مُنہ کس قبلے کی طرف کرتے ہین حلال حرام وغیرہ احکام مین کس کتاب کے پابند ہین۔ اپنے الہامات و کرامات سے کیا نتیجہ نکالتے ہین۔ اُن سے اپنی نبوّت ثابت کرتے ہین یا آنحضرت کی نبوت عام لوگون کو (جن مین بڑے بڑے پادری پنڈت برہمو آریہ راجگان و سرداران غیر مذہب داخل ہین) جو بڑے

مبارزانہ وبہادرانہ تحدی سے دعوت کرتے ہین توکس مذہب کی دعوت کرتے ہین مذہب اسلام کی یا اپنے مذہب احمدی یا میرزائی کی۔

اِن تصریحات و دلائل سے کس و ناکس کو بشرطیکہ اسکا دل تعصب و نفسانیت سے سیاہ نہ ہوگیا ہو یقین ہوگا کہ انکو اپنی نبوت کا ہرگز ہرگز دعوی نہین انکے ہرایک دعوی وکارروائی کا اصل اصول اثبات نبوت محمدیہ ہے وبس۔ اِس صریح منطوق کے مقابلے مین بعض الہامات وکلمات کے مفہوم کا (اگر وہ اِن کلمات کا مفہوم ہے اور اِس سے بزعم مخالف دعوی نبوت نکلتا ہے) کیا اعتبار ہے و بنا ءعلیہ ایک مسلمان فخر اسلام کی تکفیر کیونکر جائز ہے خصوصاً ایسی حالت مین کہ اِن الہامات وکلمات کے صحیح معنی بھی (جو جواب اول مین بہ تفصیل بیان ہوچکے ہین اور اُن سے مولف کا دعوی نبوت مفہوم نہین ہوتا و بنا علیہ انکا اسلام باقی رہتا ہے) ہوسکتے ہین اور فقہاء اسلام کتب فقہ و کلام مین صاف تصریح کرچکے ہین کہ جب تک کسی کلام کے معنی موافق اسلام ہوسکین اسکے قائل کی تکفیر بعض معانی کفریہ کی نظر سے جائز نہین۔ حتے کہ بعض کتابون مین یہہ بھی لکھا ہے کہ اگر ایک کلام کے ننانوے وجوہ کفر ہون اور ایک وجہ اسلام تو بہ نظر اُس وجہ اسلام کے اسکے قائل کو مسلمان کہنا لازم ہے بہ نظر ان وجوہ کفر کے کافر بنانا جائز نہین۔

ونقل صاحب المضمرات عن الذخيرة ان في المسئلة اذا كان وجوه يوجب التكفير ووجه واحد يمنع التكفير فعلى المفتي ان يميل الى الذي يمنع التكفير تحسينا للظن بالمسلم

(شرح فقہ اکبر ملا علی قاری حنفی)

وجہ استدلال فریق دوم کا جواب دوم بھی تمام ہوا۔ اب دونون

فریق کے مشترک اعتراضات کا جواب دیا جاتا ہے وباللہ التوفیق۔

اعتراض اوّل کا جواب

اِس اعتراض کا ماحصل یہہ ہے کہ اِن الہامات مین بعض غلطیان ہین۔
جن سے الہام ھذی الیک بجذع النخل مین مؤلف کا بصیغہ تانیث خطاب اور
الہام یا مریم اسکن انت وزوجک الجنۃ مین مریم علیہا السلام کا صیغہ تذکیر سے خطاب
الجواب پہلے الہام مین غلطی کا دعوے محض افترا ہے۔ کتاب مین لفظ ھذی یا ی سے
جو صیغہ تانیث ہے کہین نہین اسمین بصفحہ ۲۲۶ لفظ ہز بحذف یا ہے اور الہام یا مریم
اسکن انت وزوجک الجنۃ مین لفظ مریم سے مولف مراد ہے جسکو ایک روحانی مناسب
کے [illegible]
[illegible] مریم
علیہا السلام بلا شوہر حامل ہوئی ہین۔ چنانچہ ظاہر قرآن کی دلالت ہے۔ اور انجیل
مین تو اسپر صاف تصریح ہے (دیکھو اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ و ۳ جلد ۴) ایسے ہی
مؤلف براہین بلا تربیت وصحبت کسی پیر فقیر ولی مرشد کے ربوبیت غیبی سے تربیت
پاکر مورد الہامات غیبیہ وعلوم لدنیہ ہوگئے ہین۔ اِس تشبیہ کی ایک اولی مثال نظامی کا
یہہ شعر ہے جسمین اُنہون نے اپنی طبیعت کو مریم سے تشبیہ دی ہے۔

ضمیرم نہ زن بلکہ آتش زن ست ٭ کہ مریم صفت بکر آبستن ست

اِس صورت مین مریم کا خطاب بصیغہ تذکیر محلّ اعتراض نہین اور اسکے لئے زوج کا اثبات
بھی مستبعد نہین اور بیان تو زوج سے مولف کی اتباع ورفقا مراد ہین (دیکھو صفحہ ۲۰ رسالہ ہذا)

٭ کسی کو یہ شبہ نہ گذرے کہ برعایت لفظ مریم لفظ اسکن کو مؤنث کیون نہ کیا گیا۔ اِسلیے کہ لفظ
مریم مین تانیث لفظی نہین۔ تا کہ لفظ کی رعایت ہوتی۔ معنوی تانیث تھی جو اس مقام
مین مولف کی مراد ہونے سے نہ رہی۔

اعتراض دوم کا جواب

اس اعتراض کا ماحصل یہہ ہے کہ بعض الہامات انگریزی زبان مین ہوئے ہین جکا پڑھنا بولنا کفر ہے پہر اسمین الہام و خطاب کیونکر ممکن ہے۔

الجواب۔ انگریزی کے پڑہنے بولنے کو کفر کہنا انہی لوگون کا کام ہے جنکا دل و دماغ کفر کا خزانہ یا سابجہ یا میشین (یعنی کل) ہے یا اُنہون نے کفر کا ٹہیکہ لے رکھا ہے پس وہ جسکو چاہتے ہین کافر بنا دیتے ہین۔ دین اسلام مین تو اس حکم کفر کا کہین پتہ و نشان نہین نہ کتاب و سُنت مین اسپر کہین شہادت پائی جاتی ہے نہ تصانیف علماء امت مین مؤلف نے براہین احمدیہ کے صفحہ ۹۰۔۳ مین خود بہی ثابت کر دیا ہے کہ زبانین (انگریزی ہون خواہ ہندی عربی ہون خواہ فارسی) سبہی خدا کی تعلیم سے ہین اور اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۵ مین اس مسئلے کی قران و حدیث سے کافی تحقیق ہو چکی ہے جو نظارہ ناظرین کے لائق ہے پس اگر کسی زبان کے بولنے پڑہنے پر فتوی کفر لگایا جاسے تو یہ فتوی کفر خداے تعالے کی طرف عائد ہوتا ہے۔ یہ کفر (بقول ان جہلا مکفرین کے) خدا ہی نے لوگون کو خود سکہلایا ہے۔ اور اس کفر کی استعمال پر لوگون کو مضطور و مجبور کر دیا۔

بالفعل ہم اس اعتراض کے جواب مین اس سے زیادہ کچہہ کہنا نہین چاہتے خصوصاً معترض شہادت کتاب و سنت و اقوال علماء امت سے یہہ ثابت کر دین گے کہ انگریزی کا بولنا پڑہنا کفر ہے اور یہہ زبان خدا کی سکہائی ہوئی نہین تو اس وقت اسکے جواب مین کچہہ اور بہی کہین گے اسوقت تک تو ہم اس اعتراض کو لائق خطاب و مستحق جواب نہین سمجہتے۔

ہان بجا ہے اس اعتراض کے اگر یہان یہہ سوال کیا جائے کہ باوجودیکہ

مؤلف براہین احمدیہ کی مادری زبان ہندی ہے اور مذہبی وعلمی زبان عربی اور صرف علمی واستعمالی
فارسی انگریزی نہ انکی مادری زبان ہے نہ مذہبی نہ علمی نہ اس زبان سے ان کو کسی قسم
کی واقفی ہے پہر انکو انگریزی مین کیون الہام ہوتے ہین اور اسکا سر و فایدہ کیا ہے
تو یہہ سوال لایق خطاب و مستحق جواب ہے اور اسکا جواب یہہ ہے کہ اس زبان مین
(جس سے مؤلف کی زبان - کان - دل - خیال کسیکو آشنائی نہ تھی) مولف کو الہام ہوتے
ہین ایک فایدہ دسر تو یہہ ہے کہ اسمین سامعین و مخاطبین کو مولف کی طبیعت یا خیال
کی بناوٹ کا احتمال وگمان نہو - ہندی فارسی - عربی (جو انکی مادری و مذہبی و علمی زبانین
ہین) کے الہامات مین یہہ بھی احتمال اور متردوین کو خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ یہ الہامات
مولف نے خود عمداً بنا لئے ہین [illegible] بحالت خواب [illegible] دماغ
وخیال نے گھڑ لیے ہین - اس گھڑت و بناوٹ کا خیال الہامات انگریزی مین (جس سے
صاحب الہام کی زبان - کان - دل وخیال کو کسی قسم کا تعلق نہین) کوئی نہین کر سکتا
کیونکہ طبیعت وخیال کو اسی چیز تک رسائی ہوتی ہے جس سے اُسکو کسی وجہ سے تعلق
ہو - ہندی نژاد (جو عربی سے محض ناآشنا ہو) کا خیال عربی نہین بنا سکتا جیسے مچھلی
اُڑ نہین سکتی - اور چڑیا تیر نہین سکتی -

شاید امرت سری معترضین ومنکرین جو اہل حدیث کہلا کر حدیث کے
نام کو بدنام کر رہے ہین - یہہ اعتراض کرین کہ انگریزی زبان کے الہام مین طبیعت یا
خیال کی بناوٹ کا احتمال نہین تو یہہ احتمال تو ہے کہ یہہ انگریزی الہام شیطان کی
طرف سے ہو جو انگریزی عربی فارسی ہندی وغیرہ سبھی زبانین جانتا ہے - اور جو
اسمین غیب کی باتین اور پیشین گوئیان ہین وہ شیطان نے آسمان سے چھپ کر
سُن لے ہون کذلک قال الذین من قبلھم مثل قولھم تشابھت قلوبھم یہی بات
پہلے مشرکین عرب نے آن حضرت کے الہامات عربی کی نسبت کہی تھی پس جو اسکا

جواب خدا ے تعالے نے آنحضرت کی طرف سے دیا ہے وہی ہم اس مقام مین مولف براہین کیطرف سے دے سکتے ہین

الجواب سورہ شعرا مین اللہ تعالی نے مشرکین کی اسی بات کی جواب مین فرمایا ہی کہ اس قران کو شیطانون نے نہین اتارا اور نہ انکو یہ طاقت ہی وہ تو آسمانون کی خبرین سننے سے آگ کے شعلون کے

وما تنزلت به الشياطين وما ينبغي لهم وما يستطيعون انهم عن السمع لمعزولون هل انبئكم على من تنزل الشياطين تنزل على كل افاك اثيم يلقون السمع واكثرهم كاذبون (شعرا ع)	ساتھ (اب) روکے جاتے ہین ۔ ہم تمہین بتا دین شیطان کن لوگون پر اترتے ہین ۔ وہ بڑے جہوتے گنہگارون پر اُترتے ہین اور انکو وہ جو کچہہ چوری سے (انگار پہنچنے سے پہلے) سن پاتے ہین پہنچا دیتے ہین ۔ وہ اکثر باتون مین جھوٹے نکلتے ہین ۔

اس جواب کا ماحصل (چنانچہ بیضاوی و امام رازی نے بیان کیا ہے) یہہ ہے کہ قرآن جو آنحضرت پر نازل ہوا ہے **دو وجہ** سے القاے شیطانی نہین ہو سکتا ۔ **اوّل یہہ** کہ جن لوگون کے پاس شیطان اُترتے ہین وہ اپنے افعال و اعمال مین شیطانون کے دوست اور بہائی ہوتے ہین بڑے گنہگار اور بڑے جہوٹے ۔ اور یہہ باتین آنحضرت صلعم مین پائے نہین جاتین وہ تو شیطان کے دشمن ہین اور اسکو لعنت کرنیوالے جہوٹ اور گناہون سے مجتنب اور ان سے منع کرنیوالے **دوم** وہ باتین جو شیطان لاتے ہین اکثر جہوٹی نکلتی ہین اور آنحضرت کے قران کی ایک بات بھی جہوٹی نہین ۔

یہی **جواب** ہم الہامات مؤلف براہین کی طرف سے دے سکتے اور یون کہہ سکتے ہین کہ شیطان اپنے ان دوستون کے پاس آتے ہین اور ان کو (انگریزی خواہ عربی مین) کچہہ پہنچاتے ہین جو شیطان کی مثل فاسق و بدکار اور جہوٹے و دکاندار ہین

اور مولف براہین احمدیہ مخالف و موافق کے تجربے اور مشاہدے کے روسے (واللّٰہ حسیبہ) شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیزگار اور صداقت شعار ہین اور نیز شیطانی القا اکثر جھوٹ نکلتے ہین اور الہامات مولف براہین سے (انگریزی مین ہون خواہ ہندی وعربی وغیرہ) آجتک ایک بھی جھوٹ نہین نکلا (چنانچہ اُنکے مشاہدہ کرنے والون کا بیان ہر گو ہمکو ذاتی تجربہ نہین ہوا) پہر وہ القا شیطانی کیونکر ہوسکتا ہے - کیا کسی مسلمان متبع قرآن کے نزدیک شیطان کو بھی یہہ قوت قدسی ہے کہ وہ انبیا و ملائکہ کی طرح خدا کی طرف سے مغیبات پر اطلاع پائے اور اسکی کوئی خبر غیب صدق سے خالی نہ جائے حاشا و کلا -

شاید یہان ہمارے معترض (جہان مولف براہین احمدیہ کے ساتھ ہم کو بھی ملاعین اور [illegible] کفر لگا چکے ہین) یہ فرماوین کہ اب ہین مولف براہین کو آنحضرت سے ملایا گیا ہے اور انکے الہامات کو وحی نبوی کی مانند تصرف شیطانی سے معصوم ٹھہرایا گیا ہے - لیکن ہمین انکے فتوے کفر سے نہین ڈرتا کیونکہ مین خود اُن پر فتوی کفر لگا سکتا ہون - جو انکے پاس آریا ساپنچا یا میتین تکفیر ہے وہ مین بھی کہین سے مستعار لیکر کام چلا سکتا ہون - ہان انکی بات کا یہہ جواب دیتا ہون کہ مولف براہین احمدیہ (جبکہ اسکی الہامات صادق ہون اور ولایت مسلم) یا اور اولیا امت محمدیہ اپنے الہامات مین نبیون کی مثل معصوم نہین تو محفوظ تو ہوسکتے ہین خصوصاً ان الہامات مین جو قرآن اور دین اسلام کے موافق اور موید ہون - ان الہامات مین حفاظت کا حصہ وہ بطور ورثہ بحکم العلماء ورثۃ الانبیاء عصمت انبیا سے پاتے ہین - ان مین اُن مین فرق یہہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام عموماً (یعنی اپنے ہر ایک الہام مین) معصوم ہوتے ہین اور اولیا خصوصاً ان الہامات مین جو شرع نبی کے مخالف نہون) اور ان الہامات پر وہ قائم و ثابت ہی ہون محفوظ ہوتے ہین - انبیا کے الہامات کی عامہ خلائق کو پابندی واجب ہے

اولیا کے الہامات کی پابندی غیر پر واجب نہین - الہامات انبیا اصل ہین - یہہ الہامات انکی ظل -

اسی مناسبت کی نظر سے ہم نے اس جواب کو مؤلف کی طرف سے پیش کیا ہے - اسپر جو چاہو فتوے لگاؤ - یہان بھی قلم دوات حاضر ہے کما تدین تدان ہمارے اس بیان کی تائید رسالہ نمبر ۷ جلد ۷ مین بصفحہ ۲۱۵ وغیرہ بھی ہوچکی ہے - اور پوری تائید اسکی جواب اعتراض سوم مین آتی ہے - انشاء اللہ تعالی -

دوسرا فائدہ دستر الہام انگریزی زبان کا یہہ ہے کہ اسوقت مؤلف کے مخاطب اور اسلام کے منکر و مخالف (عیسائی آریہ برہمو وغیرہ) اکثر انگریزی خوان ہین [illegible] الہامات انگریزی [illegible] ممکن ہے عربی یا فارسی وغیرہ الہامات سے ممکن نہین - عربی وغیرہ مشرقی زبانون کی الہامات کو (وہ انکے مضامین سے آنکھ بند کرکر) یقیناً مؤلف کا ایجاد طبع سمجھتے - اب (جبکہ وہ انگریزی الہامات پڑھتے اور مؤلف کا انگریزی زبان سے محض اُمّی و اجنبی ہونا سنتے ہین) وہ ان الہامات مولف کو تعجب کی نگاہون سے دیکھتے ہین اور بے اختیار ان کو خرق عادت و برخلاف عام قانون قدرت (جن کو وہ غلطی سے قدرت خداوندی کا پیمانہ سمجھ رہے تھے) ماننے لگے ہین -

ماہ صیام مین جبکہ مین سملہ پر تھا ایک بابو صاحب برہم سماج کے لکچرار و پریسٹ (جو میرے ہمسایہ تھے) مجھہ سے قانون قدرت (جس کو لوگون نے قانون سمجھہ رکھا ہے اور درحقیقت وہ خدا کی قدرت کا قانون نہین ہے ادیکھو اشاعۃ السنہ نمبر ۸ جلد ۴ مین مضمون "النیچر") کے تغیر و تبدل مین ہم کلام ہوئے - جب مین نے

یہہ ثابت کر دیا اور اُن سے تسلیم کرالیا کہ خدا کی قدرت انہی حالات و واقعات مین (جو ہم دیکھ رہے ہین) محصور و محدود نہین ہے بلکہ وہ اِس سے فوق الفوق اور ورار الورا وسعت رکھتی ہے اور ممکن ہے کہ خداے تعالے ان اسباب موجودات سے وہ کام لے جو اسوقت تک ان سے نہین لئے گئے یا ہمنے نہین دیکھے۔ تو وہ صاحب بولے کہ یہہ امر ممکن تو ہے اور بہ نظر قدرت وسیع و غیر محدود خداوندی ہم اِس امکان کو مانتے ہین پر ہم اِسکی فعلیت (وقوع) کو کیونکر مان لین جب تک اسکا مشاہدہ نہ کرلین۔ اسپر مین نے مولف براہین احمدیہ کے الہامات انگریزی زبان کو پیش کیا اور یہہ کہا کہ ایک شخص کا انگریزی زبان سے امی و اجنبی محض ہوکر (جسکو ہم روزمرہ کے مشاہدہ سے [illegible] بخوبی جانتے ہین اور دوسرے [illegible] کو معلوم کراسکتے ہین) بلا تعلیم و تعلم اس زبان مین ایسی باتین بیان کرنا (جن کا بیان انسانی طاقت سے خارج ہو) تمہاری تجویزی قانون قدرت کے مخالف نہین تو کیا ہے؟ یہہ سُنکر بابو صاحب موصوف نے سکوت کیا اور یہہ فرمایا کہ ایسے شخص کو مین بھی دیکھنا چاہتا ہون۔ پھر مین نے یہہ بھی سنا کہ انہون نے ایک خط بھی متضمن اظہار اشتیاق ملاقات مولف براہین احمدیہ کے نام لکھا اور مجھے یہہ بھی امید ہے کہ اگر وہ اپنے ارادے و وعدے کو پورا کرین گے اور مولف کے زاد بوم کے ساکنین ہندو مسلمانون کی متواتر شہادت سے انکا انگریزی زبان سے محض ناواقف ہونا ثابت کرلینگے تو وہ اِس امر کا خرق عادت اور کرامت ہونا مان لین گے۔ اور وہ جب الہامات یا مولف کی کسی اور پیشین گوئی کا خود تجربہ و مشاہدہ کرلین گے تو قبول و اظہار اسلام سے بھی دریغ نکرینگے۔

ایسا ہی مجھے اور انگریزی خوانان اہل انصاف سے توقع ہے کہ اگر وہ بچشم انصاف انگریزی الہامات مولف کو پڑہین یا بگوش انصاف سُنین اور

ساتھ ہی اسکے انکو بھی تصدیق ہو کر مولف انگریزی کا ایک حرف نہین جانتا تو وہ
اس امر کا کراست ہونا مان لیں - یہہ لوگ جو اپنے تجویزی قانون کو قانون قدرت خداوندی
سمجھتے ہین اور اسکے خلاف کو محال جانتے ہین تو اس کی وجہ یہی ہے کہ آج کل ان کو
اس قانون کے مخالف کچھہ دکہانے والا کوئی نظر نہین آیا - اور پچھلے خوارق انبیا و
اولیا پر (جو بواسطہ نقل انکو پہنچے) انکو راستی کا گمان نہین ہے اور جو ان مین سے
(جیسے حضرات نیچریہ جو مسلمان برہمو یا فلسفی مسلمان کہلانے کے مستحق ہین) اس نقل کو
راست جانتے ہین وہ اس مین تاویل و تصرف کر کے ان خوارق کو امور عادیہ بنا لیتے
ہین - ان لوگون کو بھی کوئی ظاہر کرامات دکھانے والا نظر آوے تو امید ہے کہ انکا
انکار بھی مبدل باقبال ہو جاے - اسی امید پر ہم مولف براہین احمدیہ کو یہہ
صلاح دیتے ہین کہ جیسے آپنے پادریون اور برہمو سماج و آریہ سماج کے سرگروہ
و اعیان کے نام خطوط متضمن وعدہ مشاہدہ خوارق تحریر کئے ہین ویسے ہی سرگروہ
فرقہ نیچریہ کے نام بھی ایک خط تحریر فرمائین - اسکے جواب مین اگر وہ یہ کہین
کہ ہم تو اسلام کو قران کو مانتے ہین خدا کو خدا اور رسولؐ کو رسول جانتے ہین ہمکو خوارق و
کرامات کی (جن کے مشاہدے سے صرف تصدیق نبوت مقصود ہوتی ہے) کیا ضرورت ہے -
تو اسکا جواب ان کو یہہ دین کہ آپ لوگ گو ذات یا لفظ خدا کو مانتے ہین مگر اسکے صفات پر
پورا ایمان نہین رکھتے - اسکا قادر مطلق ہونا تسلیم نہین کرتے - اسکو اس بات پر کہ وہ
آگ سے پانی کا اور پانی سے آگ کا کام لے قادر نہین سمجھتے بلکہ اس امر کو اسکی قدرت
مین بٹہ لگانے والا خیال کرتے ہین (دیکھو تہذیب اخلاق رجب ۱۲۹۶ء ہجری)
اور خدا کو ایسا ماننا نہ ماننے کے برابر ہے - اسلئے آپ لوگون کو بھی اس امر کی
سخت حاجت ہے کہ کرامات و خوارق کا بچشم خود ملاحظہ کرین اور اپنے اس ایمان کو
صحیح یا کامل بنا دین -

تیسیر اسرد فائدہ الہامات انگریزی زبان کا یہ ہے کہ جو لوگ انگریزی یا اُسکے پڑہنے بولنے کو کفر سمجہتے ہین انکا یہ خیالی کفر ٹوٹے اور انکو (جب وہ انصاف سے کام لین) اس مسئلہ شرعیہ کا کہ "زبانین سبہی خدا کی تعلیم و الہام سے ہین اور کسی زبان کا بولنا پڑہنا منع نہین ہے اور کسی زبان کو (عربی ہو خواہ فارسی ہندی ہو خواہ انگریزی) اسکے مضامین سے نظر اٹھا کر اچہا یا بُرا نہین کہا جا سکتا (جسکا مفصل بیان و ثبوت شرعی اشاعۃ السنۃ نمبر ہ جلد ۵ مین گزرا") بامشاہدہ الہام سے ثبوت ملے۔

ہر چند قبل تسلیم الہام مولف یہ الہامات انگریزی زبان ان لوگون پر حجت نہین ہو سکتے۔ مگر جب وہ انصاف سے کام لینگے اور اس بات کو کہ مولف براہین احمدیہ انگریزی کا ایک حرف نہین جانتا اسکے [illegible] کسی کی صورت [illegible] نہین پہچانتا متواتر شہادت سے محقق کر لین گے اور ان الہامات کے مضامین مشتمل اخبار غیب کو (جن پر کوئی بشر بذات خود قادر نہین) انصاف کی نظر سے دیکہین گے تو انصاف انکو ان الہامات کی تسلیم پر مجبور کر دیگا۔ اسوقت انکو اس مسئلہ قدیمہ شریعت محمدیہ کا بامشاہدہ الہام سے ثبوت ملیگا۔

انکو انصاف نصیب نہوگا تو یہ فائدہ انہی لوگون کو ہوگا جو مولف کو سچا جانتے ہین اور انکے الہامات کو مانتے ہین اور اس سے پہلے وہ انگریزی زبان کو بُرا سمجہتے تھے اور انگریزی پڑہنے والون کو سخت حقارت سے دیکہتے تھے اب ان سے امید ہے کہ وہ اس متعصبانہ جاہلانہ خیال کو دماغ سے نکال دینگے اور دنیاوی اغراض کے لئے جیسے اپنے بچون کو فارسی ہندی سکہاتے ہین انگریزی بہی سکہائینگے اور اسباب ترقی حسن معاشرت سے جنہین اور لوگ بڑہے جاتے ہین اور یہ باوجود طلب محض جہالت و تعصب سے پس ماندہ ہین حصہ پائینگے۔

بعض خوش فہم ان فوائد ظاہرہ کو سنکر غور و انصاف سے یکسو ہو کر یہ اعتراض کرتے ہین

کہ انگریزی زبان کے الہامون مین یہہ فوائد تھے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو انگریزی زبان مین الہام کیون نہ ہوا۔

اس کا **جواب** ان فوائد کی تقریر کے ضمن مین ادا ہو چکا ہے مگر توفیق رفیق نہ ہو تو سمجھہ مین کیونکر آوے۔ ان حضرات کے فہم پر ترس کہا کر ما علم ضمناً (یعنی جو ضمناً معلوم ہوا) کی تصریح اور اس جواب کی بالاختصار تقریر کیجاتی ہے۔

(۱) آنحضرت کے مخاطب وقت انگریزی خوان نہ تھے اسلئے آپ کو انگریزی زبان مین الہام نہوا وہ لوگ عربی زبان تھے لہذا انکو عربی زبان ہی مین قرآن نے اعجازہ دکہایا۔ اس اعجاز کے علاوہ صدہا معجزات اور بھی اُنکو دکہائے گئے جو اُسوقت اُن لوگون کے مناسب حال تہے۔

یہ خدا تعالیٰ کی قدیم عادت ہے کہ ہر زمانے مین اسی قسم کے معجزات و خوارق [illegible] کو دکہاتا ہے جو اُس کے زمانے کے لئے مناسب ہون۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت مین سحر کا بڑا زور تہا۔ اسلئے انکو ایسا معجزہ (لاٹھی کا سانپ بن جانا وغیرہ) دیا جو سحر کا ہم جنس یا ہم صورت تہا اور پہر وہ سحر پر غالب آیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے مین طب کا بڑا چرچا تھا اسلئے انکو ایسا معجزہ (اندہے مادرزاد اور کوڑہی کو اچہا کرنا اور مردے کو زندہ کرنا) دیا گیا جسنے طبیبون کو مغلوب کیا۔ آنحضرت صلعم کے مخاطبین وقت کو فصاحت کا ایسا دعوے تہا کہ وہ اپنے سوا کسی کو اہل سخن نہ جانتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بلاد غیر کے لوگون کا عجم (یعنے گونگے) نام رکہتے تھے۔ اسلئے خدائے تعالیٰ نے انگریزی خوانون پر (جو عربی سے محض ناآشنا ہین اور سماعی باتون پر وہ ایمان نہین لاتے) دین محمدی اور قرآن کا صدق ظاہر کرنا چاہا تو آنحضرت کے امتیون اور خادمون مین سے ایک شخص کو انگریزی الہامات سے (جو انگریزی خوانون کے افحام یا افہام کا باعث ہون) ممتاز فرمایا۔

(۲) اور آنحضرت کے زمانے مین اقوام غیر کی زبان سیکہنے کو برا نہ سمجھتا تہا بلکہ آن حضرت نے زید بن ثابت کو عبرانی سیکہنے کا حکم دیا ہے چنانچہ بخاری مین بصفحہ ۱۰۶۸ منقول ہے اور اس روایت کی تخریج اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۵ مین ہوچکی ہے آنحضرت کے زمانے مین ایسے متعصب (جو ہمارے زمانے مین موجود ہین) ہوتے تو ضرور آنحضرت بہی اقوام غیر کی زبانون مین ملہم و مخاطب ہوتے اور ابطال خیال متعصبین زمانہ حال کے لئے وہی حکم جو زید بن ثابت کو ارشاد ہوچکا ہے کافی ہے اور آیات قرآن وعلم آدم الاسماء اور ومن آیاتہ اختلاف السنتکم وغیرہ مین بہی اس خیال کا ابطال پایا جاتا ہے - چنانچہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۵ مین اسکی تفصیل گذر چکی ہے -

بعض انگریزی خوان ان الہامات کی انگریزی پر یہہ بہی اعتراض کرتے ہین کہ ان کی انگریزی اعلٰے درجہ کی فصیح نہین -

اسکا جواب یہہ ہے کہ اعلیٰ درجہ کی فصاحت تو قرآن ہی کا معجزہ ہے جو بجز قرآن کسی مسلم الثبوت کتاب آسمانی مین بہی نہین پایا جاتا پہر ان الہامات مین اعلٰے درجے کی فصاحت نہ پائی گئی تو کونسا محل اعتراض ہے - یہان صرف غیر زبان مین الہام ہوتا ہی (معمولی طور پر کیون نہو) خرق عادت اور کرامت ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا (جن کی امت مین یہ الہام ہوا) معجزہ

بعض یہہ بہی اعتراض کرتے ہین کہ ان الہامات کی انگریزی مین غلطیان بہی ہین جیسے اس فقرہ ملہمہ مین (جو بصفحہ ۴۸۰ کتاب موجود ہے)۔ "آئی کین وہیٹ آئی ول ڈو" لفظ وہیٹ غلط ہے صحیح اس مقام مین لفظ وہٹ چاہئے -

اسکا جواب یہہ ہے کہ اس غلطی کا الہام سے ہونا متعین و متیقن نہین

جائز و ممکن ہے کہ الہام مین لفظ وہٹ ہو مولف نے اس وجہ سے کہ وہ اس زبان
اور حروف سے محض اجنبی و امی ہے ویٹ پڑھ لیا ہو جو لفظ وہٹ کا ہم شکل و
مشابہ ہے جیسے لفظ ویٹ جو کتاب مین مکتوب ہے اسی تشابہ کے سبب وہٹ
پڑہا جاسکتا ہے چنانچہ ایک لائق انگریزی خوان (سٹیشن ماسٹر بٹالہ) سے اِس
غلطی کا ذکر آیا تو انہون نے فرمایا کہ مین نے بھی اس لفظ کو وہٹ ہی پڑہا تہا۔

بعد تحریر اس جواب کے **اُسیدن** (جسدن یہہ جواب لکھا جاچکا تھا) جناب
مولف اِس شہر بٹالہ مین جہان مین اب ہون تشریف لائے اور آپ کی
ملاقات کا اتفاق ہوا تو مین نے آپ سے پوچھا کہ انگریزی الہامات آپ کو
کس طور پر ہوتے ہین انگریزی حروف دکہائے جاتے ہین یا فارسی حروف مین
انگریزی فقرات لکھے ہوئے دکہائے جاتے ہین انہون نے جواب مین فرمایا کہ
فارسی حروف مین انگریزی فقرات مکتوب دکہائے جاتے ہین جس سے مجھے اپنی تجویز
کا یقین ہوا اور معلوم ہوا کہ یہہ غلطی ہے تو مولف کے فہم کی غلطی ہے جنہون نے وہٹ کو
ویٹ پڑہا اصل الہام کی غلطی نہین اور ایسی غلطی فہم یا تعبیر (جس سے کوئی گمراہی
پیدا نہ ہو اور نہ اس سے صدق ملہم یا الہام مین فرق آوے) ایسے الہام مشتبہ یا مبہم
مین کوئی نئی بات نہین اور نہ محل تعجب و انکار ہے۔ اس قسم کی غلطیان پہلے
ملہمین مسلم الالہام سے بھی ہو چکی ہین اور یہہ ان کے الہام مین خلل انداز
نہین سمجھی گیئن۔

عصمت انبیا کا مسئلہ نہائت **صحیح و درست** اور تسلیم و
صحت نبوت کا مناط و مدار ہے مگر وہ انہی امور سے متعلق ہے جو تکلیفی* و

---

* تکلیفی امور سے وہ احکام شرعیہ مراد ہین جنکے کرنے یا نہ کرنے پر لوگ
مکلف و مامور ہین تبلیغی امور مین احکام شرعیہ کے علاوہ انبیا علیہم السلام کے

تبلیغی ہین اور ان سے عامہ مکلفین کی ہدایت یا نفع (اگر وہ ٹھیک طور پر ادا ہون) یا ضلالت ونقصان (اگر انکے ادا و تبلیغ مین غلطی ہو) متصور ہے

زائد امور ہین جو ہدایت اور ضلالت کا مدار نہ ہون اور نہ ان کے وقوع یا عدم وقوع سے صدق یا کذب ملہم ثابت ہوتا ہو۔ **غلطی فہم یا تعبیر یا اشتباہ** مراد اس عصمت مین خلل انداز نہین ہے۔

اِسکی **تفصیل** اور اسپر **دلیل** پیش کرنے کا یہہ **موقع نہین** اِس تفصیل و دلیل کا محل ہمارا مضمون اثبات نبوت ہے جسکا وقت اتمام عنقریب آنیوالا ہے۔ اس مقام مین ایسی دو **تمثیلون** کے ذکر پر اکتفا کیا جاتا ہے جن مین

ذاتی افعال [illegible]

[illegible] واجب ہی ابھی داخل ہین اور امور تبلیغی مین وہ **اخبار** گذشتہ یا آئندہ داخل ہین جنکے صدق سے صدق انبیا متصور ہے اور کذب سے کذب۔

٭ جو شایقین ہمارے مضمون اثبات نبوت کا انتظار نہ کرسکین وہ اس تفصیل و دلیل کو کتب تفاسیر (تفسیر کبیر وغیرہ) و کتب عقائد (شرح عقائد شرح فقہ اکبر۔ تحفہ اثنا عشریہ شرح مواقف وغیرہ) مین ملاحظہ کرین

ہم اس مقام مین صرف مذاہب اسلامیہ کی **تفصیل** کرتے ہین۔ جس سے ناظرین کو معلوم ہو کہ سبہی مذاہب مین محل عصمت وہی امور ہین جو مدار صدق اور متعلق بتبلیغ و شریعت ہین۔ زائد امور کو جن کو شریعت و تبلیغ سے تعلق نہین اور نہ وہ گناہ یا طاعت سے تعلق رکھتے ہین عصمت کا محل کوئی نہین سمجھتا

فقہ اکبر امام ابو حنیفۃ علیہ الرحمۃ اور اسکی شرح منح الازہر (تالیف ملا علی قاری) مین ہے۔ کہ انبیا علیہم السلام گناہون سے صغیرہ ہون خواہ کبیرہ

سید المعصومین خاتم المرسلین کا بعض الہامات (غیر متعلق بہ تکلیف و تبلیغ) کے

والانبیاء علیهم السلام
کلهم منزهون عن الصغائر
والکبائر والکفر والقبائح
وقد کانت منهم زلات
وخطیات ای عثرات بالنسبة
الی ما لهم من علی المقامات
وسنی الحالات ذکر القاضی
ابو زید فی اصول الفقه ان
افعال النبی صلی الله علیه
وسلم عن قصد علی اربعة
اقسام واجب و مستحب مباح
وزلة فاما کان یقع غیر قصد
کما یکون من النائم والمخطی
ونحوهما فلا عبرة بها لانها
غیر داخلة تحت الخطاب
ثم الزلة لا تخلو عن القران
ببیان انها زلة اما من
الفاعل نفسه کقول موسی
حین قتل القبطی بوکزته
هذا من عمل الشیطان

خصوصاً کفر اور بے حیائی کے
کاموں سے معصوم ہوتے ہیں۔
ہاں بعض انبیا سے لغزش اور بھول
چوک ہو جاتی ہے جو ان کے
عالی مقامات اور روشن حالات کی
طرف نظر کرنے سے خطا معلوم ہوتے
ہیں قاضی ابو زید نے اصول فقہ
میں فرمایا ہے کہ نبی صلعم کے
افعال جو قصداً ان سے سرزد
ہوئے چار قسم ہیں واجب۔
مستحب۔ مباح اور لغزش اور جو
بلا قصد سرزد ہوئے جیسے سوتے
ہوئے یا بھولنے والے کا فعل
اسکا اعتبار نہیں کیونکہ وہ متعلق
حکم الٰہی نہیں اور فعل لغزش کے
ساتھ اسکی لغزش ہونے کا بیان
ضروری ہے خواہ نبی سے ہو جیسے
حضرت موسی کا اپنے فعل قتل
قبطی کی نسبت یہہ کہنا کہ یہہ
فعل شیطان ہے) خواہ

مراد سمجھنے مین اشتباہ و شک پایا جاتا ہے۔

واما من الله سبحانہ کما
قال تعالی فی حق آدم وعصی
آدم ربہ فغوی مع انہ قیل
زلتہ کانت قبل نبوتہ لقولہ
تعالی ثم اجتبٰہ ربہ فتاب
علیہ وھدی واذا لم یخلو
الزلۃ عن البیان لم یشکل
على احد انها غير صالحة
للاقتداء بها فتبقی العبرۃ
للانواع الثلثہ وقد
ذکر شمس الائمۃ ایضا نحو
وفی شرح العقائد ان الانبیاء
معصومون عن الکذب
خصوصا فی مایتعلق بامر
الشرع وتبلیغ الاحکام و
ارشاد الامۃ اما عمدا
فبالاجماع واما سہوا فعند
الاکثرین وفی عصمتھم عن
سائر الذنوب تفصیل و
ھو انھم معصومون عن الکفر

خدا کی طرف سے جیسے خدا کا حضرت
آدم کے ممنوع درخت کا پہل کہانے
پر) یہہ فرمانا کہ آدم نے اپنے اس
فعل مین اپنے رب کا کہا نہین مانا
اور چونکہ انبیا کی لغزش اس بیان
سے خالی نہین ہوتی لہذا یہ بات
کسی پر مشتبہ نہین کہ انبیا کا فعل
افعال لائق اقتدا نہین پس لائق
اعتبار پہلے تین قسم ہوئے۔ ایسا
ہی شمس الائمہ نے ذکر کیا ہے۔
اور شرح عقائد مین ہے کہ انبیاء
جہوٹ سے خصوصاً اس امر مین جو
شرع و تبلیغ احکام اور ہدایت
امت کے متعلق ہو معصوم ہوتے
ہین عمداً گناہ کرنے سے تو سب
کے نزدیک معصوم ہین بہولے
سے گناہ کرنے سے اکثر کے خیال
مین جہوٹ کے سوا اور
گناہوں سے معصوم ہونے مین
مذاہب کی یہ تفصیل ہے کہ کفر سے

(۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو الہام منامی (یعنی خواب مین)

قبل الوحي وبعده بالاجماع وكذا عن تعمد الكبائر عند الجمهور خلافا للحشوية واما سهوا فجوزه الاكثرون واما الصغائر فيجوز عمدا عند الجمهور خلافا للجبائي واتباعه ويجوز سهوا بالاتفاق الا ما يدل على الخسة كسرقة لقمة والتطفيف بحبة لكن المحققين اشترطوا ان ينبهوا عليه فينتهوا عنه هذا كله بعد الوحي واما قبله فلا دليل على امتناع صدور الكبيرة خلافا للمعتزلة ومنع الشيعة صدور الصغيرة والكبيرة قبل الوحي وبعده (شرح فقه اكبر صفحه ۵۴ وغیره)	تو وہ نبوت سے پہلے اور پیچھے معصوم ہین ایسا ہی عمداً کبیرہ گناہ کرنے سے اسمین حشویہ کو (جو قرآن وحدیث کے ظاہری الفاظ بے سوچے سمجھے پکڑ لیتے ہین) خلاف ہے وہ عمداً گناہون کے سرزد ہونے کے بھی قائل ہین بہولے سے گناہ سرزد ہونے کو اکثر [illegible] سمجھتے ہین چہوٹے گناہون کا عمداً سرزد ہونا جمہور کے نزدیک جائز ہے - اسمین جبائی معتزلی اور اسکے اتباع کو خلاف ہے - سہواً سرزد ہونا صغائر کا سب کے نزدیک درست ہے بجز ایسے صغیرہ کے جسمین خست پائی جاوے جیسے ایک لقمہ کا چرا لینا یا ایک دانہ وزن مین کم دینا لیکن محققین کہتے ہین کہ ایسے صغائر سے بھی انکا خدا کی طرف سے متنبہ ہوکر باز آجانا ضروری ہے

یہ نبوت سے پیچھے زمانے کا حکم ہے - اور نبوت سے پہلے کبیرہ گناہ کے

عن عائشہ ان النبی صلعم قال لھا ارتیك فی المنام مرتین انك فی سرقۃ من حریر ویقول ھذا امرءتك فاکشف عنھا فاذا ھی انت فاقول ان یك ھذا من عند اللہ یمضہ (صحیح بخاری ص۵۸۶) قال القسطلانی ناقلا عن شرح المشکوۃ وجہ التردد ھل ھی رویا وحی علی ظاھرھا و حقیقتھا او رویا وحی لھا تعبیر وکلا الامرین جائز فی حق الانبیأ قال فی الفتح ھو المعتمد وبہ جزم السھیلی عن ابن العربی۔

(شرح قسطلانی جلد ۶ ص۲۳۷)

حضرت عائشہ صدیقہ کی صورت قبل از نکاح مشاہد کرائیگئی اور کہا گیا کہ یہہ تیری زوجہ ہوگی۔ آنحضرت کو (باوجودیکہ آپ کو اصل الہام مین شک نہ تھا اور ابنیا کا الہام منامی کیون نہو ہمیشہ یقینی ہوا کرتا ہے) اس الہام کی تعبیر و مراد سمجھنے مین اشتباہ واقع ہوگیا اور آپ نے یہہ فرمایا کہ اگر یہہ خدا کی طرف سے ہے (یعنی بظاہر معنی کہ اس صورت سے عائشہ صدیقہ ہی مراد ہو) تو خدا اسکو سچا کریگا۔

از حاشیہ متعلقہ صفحہ ۲۹۵

سرزد ہونے کے محال ہونے پر کوئی دلیل نہین ہے۔ اسمین معتزلہ کو خلاف ہی۔ شیعہ کا یہہ قول ہے کہ نبی نبوت سے پہلے اور پیچھے صغیرہ اور کبیرہ بہی گناہون سے معصوم ہوتا ہے"۔

اس تفصیل مذاہب سے ثابت ہوا کہ جو امر زایدہ و غیر متعلق بہ تکلیف ہو اور اسکو صغیرہ یا کبیرہ گناہ نہ کہا جاسکے اس مین کسی مذہب کے رو سے نبی کی خطا سے محافظت ضروری نہین۔ ان مذاہب کے دلائل دیکھنے ہون تو تفسیر کبیر جلد (اول) صفحہ (۵۰۴) اور شرح مواقف ص۶۸۸ ملاحظہ کرین۔

48

(۲) آنحضرت صلعم کو الہام منامی مین آپ کی ہجرت کی ایسی جگہہ دکہائی گئی جسمین درخت خرما تھے اس کی تعبیر آپ کے خیال مین یہہ آئی کہ وہ یمامہ ہے یا

عن ابی موسیٰ عن النبی صلعم رایت فی المنام انی اھاجر من مکۃ الی ارض بھا نخل فذھب وھلی انھا الیمامۃ او ھجر فاذا ھی یثرب (صحیح بخاری صفحہ ۵۵۱)

موضع ہجر۔ مگر یہہ خیال واقع کے مخالف نکلا وہ ہجرت کی جگہ مدینہ طیبہ تھا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اس امر کا اظہار فرمایا۔

جب ان دونون الہامون کے (جو متعلق بہ تبلیغ و تکلیف نہین) معنے سمجھنے مین سید الملہمین و خاتم المرسلین کو شک و اشتباہ واقع ہوا اور الہام دوم کے معنے سمجھنے مین تو آپکا خیال واقعہ کے بھی مخالف نکلا تو پہر مولف براہین احمدیہ کا (جو نبی نہین ہے صرف نبی آخر الزمان کے خادمون اور امتیون سے ہے) ایک لفظ الہامی غیر زبان کے سمجھنے مین غلطی کرنا (جس سے نہ کوئی گمراہی مخلوق متصور ہے نہ اس سے الہام یا ملہم کی کسی خبر کی نسبت خلاف گوئی ثابت ہوتی ہے) کونسا محل تعجب و انکار ہے۔

یہہ **جواب** اور اسکی موید مثالین ان انگریزی خوان معترضین کے (جو **اہل اسلام** ہین اور وہ انبیا کے ان حالات کو مانتے ہین) خطاب مین پیش کی گئی ہین **اور اگر** معترضین **اقوام غیر** سے ہین (جو نبیون اور اُن کے حالات و مقالات مندرجہ کتب حدیث کو نہین مانتے) تو انکا **جواب** یہی بس ہے کہ ایسے امور زائد مین (جو صدق و ہدایت کا مدار نہون) ملہم کے خطا سے حفاظت کی ضروری ہونے پر کوئی دلیل نہین اور یہہ خطا ان کے فرض منصبی مین خلل انداز نہین کیونکہ ان امور زائد کو ان کے فرض منصبی سے

کچھہ تعلق نہین - ان امور مین انکا غلطی کرنا ایسا ہے جیسا کہ انکا راستے مین چلتے ہوے پہسل جانا یا چہت پر سے گر پڑنا یا کسی کے ہاتھ سے مارے جانا یا چوٹ کہانا یا کپڑا سینے یا کہیتی کرنے مین کوئی غلطی کرنا جسکو کوئی بھی ان کے فرض منصبی کے مخالف نہین سمجہتا -

اعتراض سوم کا جواب

اس اعتراض کا ماحصل یہہ ہے کہ مولف براہین احمدیہ اپنے الہامات کو حجت قطعی جانتا ہے حالانکہ علماء اسلام نے الہام غیر نبی کو مطلق حجت نہین مانا اور اسکو دلیل شرعی قرار نہین دیا -

الجواب

علمائے اسلام نے جو قرار دیا ہے کہ الہام و کشف غیر نبی حجت نہین تو اس سے انکی مراد (جس کو وہ خود بہ تصریح بیان کر چکے ہین ہم اپنی طرف سے نہین کہتے) یہہ ہے کہ غیر نبی کا الہام یا کشف کسی دوسرے پر حجت نہین اور وہ ان دلائل شرعیہ مین سے نہین ہے جنکا اتباع عام اہل اسلام پر واجب ہے اور مولف براہین احمدیہ نے اس قرار داد علما کا خلاف ہرگز نہین کیا اور کہین نہین فرمایا کہ میرا الہام اور لوگون پر حجت ہے چہ جائیکہ اسکو قطعی حجت ٹھہرایا ہو جو لوگ یہہ دعوے کرتے ہین کہ مولف براہین اپنے الہامات کو اورون پر حجت ٹھہراتے ہین اور دوسرے لوگون کو ان پر یقین کرنا واجب سمجھتے ہین - وہ ہمکو مولف براہین کا کوئی ایک ہی کلمہ اس کتاب مین سے یا اور کہین سے ایسا بتا دین جس مین انہون نے اپنے الہامات کو اورون کے لئے حجت یا قطعی دلیل ٹھہرایا ہے - اور اگر وہ کوئی ایسا کلمہ انکی کلام مین نہ پاوین تو یہہ اعتراض کرنے

ہوئے خدا سے شرمائین اور اس اعتراض بیجا اور طعن ناروائے سے باز آئین -

کتاب براہین احمدیہ کی جلد ۳ صفحہ ۲۳۲ اور جلد ۴ صفحہ ۴۸۵ وغیرہ کے اُن فقرات سے (جن مین مولف نے الہام اولیاء اللہ کو قطعی کہا ہے) یا مولف کی کسی اور عبارت و کلام سے یہہ ہرگز مفہوم نہین ہوتا کہ وہ الہام غیر نبی کو ملہم کے سوا اورون کے حق مین بھی قطعی جانتے ہین - اور حجت واجب العمل خیال کرتے ہین بلکہ ان کے اِن فقرات سے جو جلد چہارم مین آپ نے فرمائے ہین - صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس الہام کو ملہم ہی کے حق مین حجت و دلیل سمجھتے ہین غیرون پر اسکا عمل واجب نہین جانتے چنانچہ بصفحہ ۴۸۵ جلد چہارم خود فرماتے ہین "خضر ظاہر ہے کہ اگر خضر اور موسیٰ کی والدہ کا الہام صرف شکوک اور شبہات کا ذخیرہ تھا اور قطعی اور یقینی نہ تھا تو ان کو کب جائز تھا کہ وہ کسی بیگناہ کی جان کو خطرہ مین ڈالتے یا ہلاکت تک پہنچاتے یا کوی دوسرا ایسا کام کرتے جو شرعاً و عقلاً جائز نہین ہے آخر یقینی علم ہی تھا جس کی باعث سے وہ کام کرنا ان پر فرض ہو گیا تھا اور وہ امور ان کے لئے روا ہو گئے کہ جو دوسرون کے لئے ہرگز روا نہین"

ایکدفعہ مولف سے بالمشافہ انکے الہام کی نسبت کچھہ ذکر ہوا تو انہون نے صاف فرمایا کہ "ملہم پر تو اپنے الہام کے موافق عمل کرنا واجب ہی ہے اور لوگ اس کے موافق عمل نہ کرین تو ملہم کو رنج ضرور ہوتا ہے" جیسے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ اورون کے حق مین اسکو واجب العمل نہین سمجھتے اور حجت خیال نہین کرتے -

اس بیان سے جواب اعتراض سوم تو پورے طور پر ادا ہوا

مگر اس سے ایک یہہ سوال پیدا ہوگیا کہ ولی اپنے الہام کو اپنے حق مین کیون حجت و دلیل سمجھتا ہے اور اسکے منجانب اللہ ہونے کا یقین کر لینا اسکو کیونکر جائز ہے - جس حالت مین اسکے الہام مین وسوسہ شیطانی کا بہی احتمال ہے اور وہ خود تلبیس ابلیس سے معصوم نہین ہے - اسی نظر سے ادلہ شرعیہ چار سے زیادہ شمار نہین ہوئین اور الہام و کشف غیر نبی اُن چار مین داخل نہین -

یہہ سوال مولف براہین احمدیہ پر وہ لوگ بھی کرتے ہین جو خود الہامی خاندان سے مشہور ہین اور مولف براہین سے پہلے وہ اپنے بزرگون کے الہام خود بزرگون کو سنتے ہے اور وہی الہامات کے سبب وہ اپنے زمرہ اتباع مین آجتک ممتاز و مقتدا تصور کئے جاتے ہین - جب وہ مولف کے ان دعاوی کو جن مین وہ اپنے الہامات کا اپنے لئے مفید علم و یقین ہونا بیان کرتے ہین - سنتے ہین تو انکی طرف تعجب و حیرت کی نگاہون سے دیکھتے ہین - اور جب وہ آپ کے وہ دعاوی مبارزانہ (جن مین وہ اپنے الہامات کے بہروسے مخالفین اسلام کو شرطین لگا کر خوارق مشاہدہ کرانے کا وعدہ دیتے ہین) سنتے ہین تو ان پر سخت معترض ہوتے ہین - اور بعید نہین کہ وہ لوگ یا اَور معترض اشاعۃ السنۃ نمبر ۵ و ۶ جلد ۲ صفحہ ۱۴۵و۱۴۶ کی مندرجہ عبارات احیاء العلوم و میزان کبرے شعرانی وغیرہ کو بھی اپنے تعجب و اعتراض کے موید سمجہین اور ان عبارات کی دستاویز سے ہمارے ہی رسالہ سے ہم کو الزام دینے پر بہی مستعد ہو جائین - لہذا اس سوال کے جواب دینے مین ہمکو خود بھی کسیقدر زیادہ غور کی ضرورت پیش آئی ہی اور ناظرین با انصاف کو بھی اسمین مزید توجہ کی ضرورت ہے - بلکہ سچ پوچھو تو

اس کتاب یا اسکے مولف کی نسبت جسقدر اعتراضات منقول ہوئے ہین ان مین سے
صرف یہی ایک علمی یا مذہبی سوال ہے جسکے جواب مین کچہہ ہم کو سوچنا پڑا اور اسکی
طرف ناظرین اہل علم کی بھی توجہ ضروری ہے اور اعتراضات تو محض حاسدون کے
افترارات یا وہمیون کے خیالات ہین جنکے جوابات سے صرف عوام یا اوساط
الناس کے دہوکا کہاکر گمراہی مین پڑ جانے کے خوف سے قلم اٹھایا گیا ہے
ورنہ اہل علم کے نزدیک وہ سوالات لایق تعرض و جواب نہ تھے ۔

جواب

یہہ اصول تو مسلم ہین کہ ملہم[1] (غیر نبی) اپنے سبہی الہامات مین
معصوم نہین ہوتا ۔ اسکے بعض الہامات مین تلبیس ابلیس کا امکان و احتمال
ہے (۲) اور وہ خود بھی بنفسہ اپنے الہام پر (جبتک کہ اسکا مخالف شریعت
نہونا ثابت نہ کرلے) یقین کرنے کا شرعاً مجاز نہین (۳) اور اسکا یقین (جو
اسکو اپنے الہام پر خود بخود حاصل ہوتا ہے) شرعی حکم نہین (۴) اور ابنا علیہ
اسکا ہر ایک الہام خود اسکے حق مین بھی ایسی دلیل شرعی (جسپر اہل اسلام کا
اتفاق ہو) نہین ہے چہ جائیکہ وہ اورون کے حق مین دلیل شرعی قطعی
واجب العمل ہو اشاعة السنة نمبر ۵ و ۶ جلد ۲ کے صفحہ ۱۵۳ وغیرہ مین
انہی اصول کی تائید و تسلیم کے متضمن عبارات احیاء العلوم میزان کبرے و
فرقان وغیرہ منقول ہوئے ہین جن کی تسلیم سے ہم کو اب بھی
انکار نہین ہے ۔

ولیکن یہہ مسلم[1] نہین کہ ولی اپنے کسی الہام مین بھی معصوم
(بمعنے محفوظ) نہین ہوتا ۔ اسکا ہر ایک الہام محتمل تلبیس ابلیس (یا وسوسہ
شیطانی ہوتا ہے) (۲) اور نہ یہہ مسلم ہے کہ ولی کو اپنے کسی الہام پر

جب تک کہ کتاب آسمانی مین اسکی شہادت و تائید نہ پائی یقین کہنا جائز نہین ہے
(۳) اور نہ یہہ مسلم ہے کہ یہہ یقین اسکو اپنے کسی الہام مین حاصل نہین ہوتا جب
تک کہ وہ اپنے الہام کی شہادت کسی کتاب آسمانی مین نہین پاتا (۴) اور (یہہ
مسلم ہے کہ اُسکو اپنے الہام پر (گو وہ مخالف شرع نہو) عمل کرنا شرعاً ممنوع ہے
جب تک کہ کسی کتاب آسمانی مین اس پر عمل کرنے کی صریح اجازت نہ پائے (۵)
اور نہ یہہ مسلم ہے کہ اسکا کوئی الہام بدون شہادت آسمانی اسکے حق مین (اتفاقی
نہسہی) اختلافی دلیل بھی نہین ہے جسپر عمل کرنے کے لئے وہ کسی وجہ سے اور
کسی کے نزدیک ماموروہ مجاز نہ ہو۔

ان اصول کو جنکی تسلیم سے ہمکو انکار ہے ہمنے اشاعۃ السنۃ
نمبرہ و ۶ جلد ۲ مین تسلیم نہین کیا اور نہ کسی اور محقق عالم اسلام کو ان
اصول کا قائل و مسلم پایا اور نہ ان کی تسلیم وصحت پر کتاب اللہ وسنت
یا تصانیف علماء امت و فقہاء ملت مین کسی دلیل کا مشاہدہ کیا۔

لہذا ہم باوجود تسلیم ان اصول کے جو اشاعۃ السنۃ نمبرہ و ۶ جلد ۲
مین تسلیم کر چکے ہین یہہ چار دعوے کر سکتے ہین (۱) ملہم غیر نبی جو نیکوکار
و پرہیزگار ہو نہ فاسق و بدکار اپنے الہامات مین (جو کتاب اللہ کے مخالف ہنون بلکہ*

* یہہ قید محض ادباً و تعظیماً للشریعۃ لگائی گئی ہے - ورنہ قید دوام و
ثبات الہام اس قید (عدم مخالفت کتاب اللہ) سے مغنی ہے -
اور کوئی الہام اولیاء اللہ جسپر وہ منجانب اللہ قائم و ثابت رکھے جاوین
خلاف شریعت نہیں ہوتا - اسی نظر سے مولف براہین احمدیہ نے الہام
اولیا کے مخالف کتاب اللہ کے ہونے سے انکار کیا - اور بصفحہ ۲۳۵
کتاب بضمن حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱ کہا ہے "اور یہہ وہم کہ اگر الہام اولیا

مویدو موافق ہون اور ان مین کذب و گمراہی کا دخل نہو اور ان پر ملہم کو بہ تکرار و تاکید قائم رکہا گیا ہو ۔ تلبیس ابلیس (یا وسوسہ شیطانی) سے محفوظ ہوتا ہے (۲) اور ان الہامات کے منجانب اللہ ہونے کا اسکو یقین کر لینا اس الہام کا لازمہ ہے اور شرعاً منع نہین گو اس یقین کی وجہ و دلیل بجز اس الہام کے اور کوئی اسکے پاس نہو ۔ (۳) اور اس یقین کے موافق اسکو کوئی عمل یا دعوی (جسکو شریعت منع نہ کرے) کر لینا بھی اس الہام کے لوازم سے ہے اور شرعاً منع نہین گو اس عمل یا دعوے کے لئے کوئی اور دلیل شرعی اسکے ہاتھ مین نہو (۴) یہی الہام اور جو اس سے یقین حاصل ہوا ہے اس ملہم کے حق مین خدا کی طرف سے دلیل ہے گو یہہ دلیل ایسی شرعی دلیل نہین ہے جسکی رو سے کوئی عمل کرنا واجب یا جائز ہوتا ہے اور نہ ایسی دلیل ہے جسکو عام اہل اسلام دلیل سمجھتے ہین صرف بعض علما جو کشف و الہام کا مذاق رکھتے ہین ۔ اسکو ملہم کے حق مین دلیل سمجھتے ہین اور ان دعاوی اربعہ پر دلائل ذیل سے استدلال کرسکتے ہین ۔

دلائل دعوے اوّل

اس دعوی کی موید دو دلیلین پہلی بہی بضمن جواب اعتراض دوم گذر چکی ہین جو آیت هل انبئکم علی من تنزل الشیاطین سے ماخوذ ہین اور

شریعت حقہ محمدیہ سے مخالف ہو تو پہر کیا کرین یہ ایسا ہی قول ہے جیسا کوئی کہے کہ اگر ایک نبی کا الہام دوسرے نبی کے الہام سے مخالف ہو تو پہر کیا کرین پس وساوس کا یہ جواب ہے کہ ایسا کامل النفس الہام جسکی ہمنے اوپر تعریف لکہی ہے ممکن نہین کہ شریعت حقہ محمدیہ سے مخالف ہو اور اگر کوئی کم فہم کچہ مخالفت سمجہے تو وہ اسکی سمجہ کا قصور ہے"

ان سے خاص کر الہامات براہین احمدیہ کا منجانب شیطان نہونا ثابت کیا گیا ہے اس مقام مین دو دلیلین اور پیش کیجاتی ہین ۔

دلیل اوّل (جو دلیل دوم سابق الذکر کے قریب قریب* ہے) یہ ہے کہ شیطان بجز برائی وگمراہی کے اور کچھہ القا نہین کرتا اور ان الہامات مین سراسر ہدایت تسلیم کی گئی ہے گمراہی کی کوئی بات ان مین مانی نہین گئی پھر یہ القا شیطانی کیونکر ہو سکتے ہین ۔

اس دلیل کا دوسرا مقدمہ ظاہر الثبوت ہے پہلے مقدمے کے شواہد قران مین کثرت سے موجود ہین ۔ ایک جگہ ارشاد

انما یامرکم بالسوء والفحشاء (بقرہ ع ۲۱)

ہوا ہے کہ شیطان تم کو برائی اور بے حیائی ہی کی باتین کرنے کو کہتا ہے ۔

الشیطان یعدکم الفقر و یامرکم بالفحشاء (بقرۃ ع ۳۷)

اور جگہہ فرمایا ہے شیطان تم کو فقری سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کی باتین بتاتا ہے ۔

یرید الشیطان ان یضلھم ضلالا بعیدا (نساء ع ۹)

اور فرمایا شیطان چاہتا ہے کہ انکو دور بہلاوے

* اسمین اسمین فرق یہ ہے کہ وہ چند خاص الہامات کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل ٹہیرائی گئی ہے یہ اسی قسم کی سبھی الہامات پر (۲) اسکا ماخذ ایک آیت ہے اسکا ماخذ کئی آیات (۳) اسکا نتیجہ یہ ہے کہ الہامات براہین احمدیہ شیطان کیطرف سے نہین اسکا نتیجہ یہ ہے کہ ایسے الہامات شیطانی الہامات ہو ہی نہین سکتے ۔

† کیونکہ ان ہی الہامات کو تلبیس ابلیس سے محفوظ مانا گیا ہے جو کتاب اللہ کے مخالف نہون بلکہ اسکے موید و موافق ہون

وان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم لیجادلوکم (انعام ع ۱۴)

اور فرمایا کہ شیاطین اپنے دوستونکو یہہ وسوسہ ڈالتے ہین کہ وہ تم سے (اے اہل قران مسئلہ ذبیحہ مین بمقابلہ قرآن) جہگڑین

وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا (انعام ع ۱۴)

اور فرمایا ایسا ہی ہمنے ہرایک نبی کے لئے شیطان آدمیون اور جنون مین سے دشمن بنائے ہین جو ایکدوسریکو دہوکھا دینے کے لئے ملمع کی باتین سکہاتے ہین

اس مضمون کی آیات قرآن مین اور بیسیون ہین جن سے معلوم ہوتا ہے کہ شیاطین حق اور راست کی باتین کسی کو نہین سکہاتے وہ گمراہی اور برائی ہی سکہاتے ہین۔

سوال - بحکم "الکذوب قد یصدق" (یعنی جہوٹا کبہی غرض فاسد سے سچ بول لیتا ہے) ممکن ہے کہ وہ الہامات حقہ شیطان کیطرف سے ہون جس سے کوئی نتیجہ بد نکالنا اسکو مدنظر ہو۔ اسکا موید وہ قصہ کتب حدیث ہے جس مین شیطان کا حضرت ابوہریرہ کو آیۃ الکرسی سکہا جانا پایا جاتا ہے۔

جواب جہوٹے کا کبہی سچ بولنا مسلم مگر اسکا لازمہ یہہ نہین کہ اس کے سبہی بول سچ ہون۔ اسکا لازمہ تو یہہ ہے کہ اسکا جہوٹ سچ سے زیادہ ہو۔ پہر جس کلام مین جہوٹ کا شائبہ بھی نہو تو وہ جہوٹے کا کلام کیونکر ہوسکتا ہے بناءً علیہ جن الہامات مین ازسرتاپا حق و ہدایت ہو۔ جہوٹ اور گمراہی کا اسمین نام و نشان نہو وہ القاء شیطانی کیونکر ہوسکتے ہین۔ اور اگر کہو یہ الہامات

کسی خاص ایسے شیطان کے القار سے ہیں جو کبھی جھوٹ نہیں بولتا اور وہ آنحضرت کے قرین شیطان* کی طرح مسلمان ہوگیا ہے اور قول نبوی فلا یامرنی الا بخیر کا مصداق بن گیا ہے تو ایسے شیطان کا القا عین القار رحمانی ہے اور ایسا شیطان (ملہم الحق) نائب رحمان ہے جو بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسکے فروعات وسویدات کی کچھہ القا نہیں کرتا - ایسے شیطان سے خدا نے آنحضرت سید الرسل کو نہیں بچایا تو اس سے ملہم غیر نبی کی حفاظت کی کیا ضرورت ہے اور اس سے محفوظ ہونے کا دعوی کون کرتا ہے؟

دلیل دوم - متقی و نیکوکار (نہ فاسق و بدکار) خدا کے مخلص بندون سے ہے - اور مخلص بندہ خدا کے الہام میں گو شیطانی وسوسہ کا امکان ہی ہو مگر یہ ممکن نہیں کہ وہ اسی وسوسہ مین مبتلا رہے اور شیطان کو اُسپر ایسا

*چنانچہ حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا

وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا وقد وکل بہ قرینہ من الجن وقرینہ من الملائکۃ قالوا وایاک یا رسول اللہ قال وایای ولکن اللہ اعاننی علیہ فاسلم فلا یامرنی الا بخیر رواہ مسلم (مشکوۃ صفحہ ۱۰)

کہ تم میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ہمنشین شیطانون میں سے مقرر ہوتا ہے ایک فرشتون میں سے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپکے ساتھ بھی؟ آپ نے فرمایا ہان میرے ساتھ بھی ہے - پر خدائے تعالے نے مجھے اُس (ہمنشین شیطان) پر غالب کردیا ہے - اور وہ میری تابع ہوگیا ہے - لہذا وہ مجھے نیکی کے سوا کچھ نہیں کہتا -

تسلط ہوجائے کہ وہ اس کو اس وسوسہ سے نکلنے نہ دے پھر جن الہامات پر خدا اپنے متقی اور مخلص بندون کو بتکرار و تاکید قائم و دائم رکھے وہ القار شیطانی کیونکر ہوسکتے ہین

اس دلیل کا یہی پہلا مقدمہ ظاہر الثبوت ہے۔ دوسرے مقدمہ پر دلائل بہت سی آیات قرآن ہین از انجملہ وہ آیات جن

ولاغوینھم اجمعین الاعبادک منھم المخلصین قال ھذا صراط علی مستقیم ان عبادی لیس لک علیھم سلطان (حجر ع۳) انما سلطانہ علی الذین یتولونہ والذین ھم مشرکون (نحل ع۱۳)

مین یہہ بیان ہے کہ خدا کے مخلص بندون پر شیطان کا تسلط نہین ہوتا اسکا تسلط انہی لوگون پر ہوتا ہے جو اسکے دوست ہین (یعنی خدا کے دشمن) اور شیطان کو خدا کا شریک بناتے والے

اور از انجملہ وہ آیات قرآنی (جو اب قران مین پڑہی نہین جاتین اور وہ مشہور قرائتون مین نہین ہین۔ صرف بعض صحابہ ابن عباس

قال ابن عباس من نبی ولا محدث (صحیح بخاری ص۵۲۱) قولہ قال ابن عباس من نبی ولا محدث ای فی قولہ تعالی وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی الایۃ کان ابن عباس زادفیھا ولا محدث اخرجہ سفیان بن عیینہ فی اخرجامعہ اخرجہ عبد

و ابن مسعود وغیرہ کی وہ قرأت ہے لہذا اسکا رتبہ استدلال مین حدیث کا سا ہے) جسمین یہہ بیان ہے کہ ہمنے تجہہ سے پہلے (اے رسول) کوئی نبی یا رسول یا محدث (یعنی ملہم) ایسا نہین بہیجا کہ اس کی بات مین شیطان نے بات نہ ملا دی ہو پر خدا شیطان کی ملائی ہوئی بات کو

بن حمید من طریقہ واسنادہ الی ابن عباس صحیح فلفظ عن عمرو بن دینار قال کان ابن عباس یقول وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث (فتح الباری شرح صحیح بخاری)

مٹا دیتا ہے اور اپنی اصلی آیات (یعنی الہامات) کو محکم (ثابت) رکھتا ہے۔

اور از انجملہ وہ آیت جسمین ارشاد ہے کہ پرہیزگارون کو جب شیطان وسوسہ ڈالتا ہے تو وہ ہوشیار ہو جاتے ہین اور اس وسوسہ کو جان لیتے ہین اور جو لوگ شیطانون کے بہائی ہوتے ہین انکو شیطان گمراہی مین کہینچتے ہین پہر وہ ڈہیل نہین دیتے۔

ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون واخوانھم یمدونھم فی الغی ثم لا یقصرون (اعراف ع ۲۴)

اور ظاہر ہے کہ جو شخص ہمیشہ وسوسہ مین مبتلا ہے اور اس وسوسہ شیطانی کو الہام رحمانی سمجہتا ہے وہ ہوشیار اور سمجہہ دار نہین کہلاتا شیطان کا بہائی کہلانے کا مستحق ہے۔

اور از انجملہ وہ آیات جن مین خدا تعالے نے بندون سے وعدہ کیا ہی کہ اگر وہ پرہیزگار ہون گے تو انکو حق باطل (جسمین الہام رحمانی اور وسوسہ شیطانی بہی داخل ہے) کی تمیز عطا کریگا اور انکو نور رحمت فرمائیگا جس سے وہ سیدہی راہ چلین۔

یا ایھا الذین امنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا (انفال ع ۴)
یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وامنوا برسولہ یؤتکم کفلین من رحمتہ ویجعل لکم نورا تمشون بہ (حدید ع ۴)

اور ظاہر ہے جو شخص ہمیشہ وسوسہ شیطانی مین مبتلا رہی اسکو صاحب تمیز اور اہل نور نہین کہا جا سکتا۔

اور از انجملہ وہ آیت جس مین ارشاد ہے کہ جو شخص خدا کی طرف

قل ان اللہ یضل من یشاء ویھدی الیہ من اناب (رعد ع ۴)

رجوع کرتا ہے خدا اسکو اپنی طرف راہ دکہاتا ہے۔

اور از انجملہ وہ آیت جس مین ارشاد ہے کہ جن لوگون نے ہماری راہ (کی طلب) مین کوشش کی انکو ہم اپنی راہ دکہاتے ہین اور خدا نیکو کارون کے ساتھ ہے

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین (عنکبوت ع ۷)

اور ظاہر ہے کہ جو شخص ہمیشہ شیطان کے وسوسہ مین مبتلا رہا اوسکو خدا نے راہ نہ دکہایا اور نہ خدا اُسکے ساتھ ہوا۔

اور از انجملہ وہ آیت جسمین خدا تعالے کا ارشاد ہے کہ تم مجھے پکارو مین تمہاری پکار سنونگا یا مین خود تم کو جواب دونگا (یعنی تمہاری دعا قبول کرونگا۔

ادعونی استجب لکم (مومن ع ۶)

اور ظاہر ہے کہ شیطان کے جواب کو خدا کا جواب نہین کہا جا سکتا پس اگر کوئی خدا کا مخلص اور سچا طالب خدا کو پکارے اور اپنی پکار اور طلب مین پوری عاجزی کرے اور خدا کے دروازہ پر گڑ گڑائے اور سر جہکاوے تو پہر کیونکر ممکن ہے کہ خدا کی جگہ شیطان اس کو ایسا جواب دے جسکو وہ خدا کا جواب سمجہتا رہے اس امر کو ممکن کہنا نہ صرف ولایت اولیا یا نبوت انبیاء مین خلل ڈالتا ہے بلکہ خدا کی خدائی کو بٹہ لگاتا ہے اور اُسکی وصف ربوبیت و قیومیت کو مٹاتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ وہ اپنے وعدہ کو باوجود قدرت پورا اور سچا نہین کرتا یا وہ اس وعدہ کو پورا کرنے کی طاقت نہین رکہتا شیطان کو اسکے نیک بندون اور مخلص طالبون پر اس سے زیادہ قدرت و تصرف ہے تعالیٰ اللہ عما یقول الظلمون علواً کبیراً۔

ان دلایل قرآنیہ سے مقدمہ دوم دلیل دوم ثابت ہوا۔ اور ان

دو دلیلون سے ہمارا دعوی اوّل ثبوت کو پہنچا - اور ثابت ہوا کہ اولیاء اللہ اپنے اُن الہامات مین (جن پر وہ قائم اور دائم رہین) تلبیس ابلیس سے محفوظ ہوتے ہین
اسمقام مین شاید ہماری وہ معاصرین (جو باوجود دعوے ترکِ تقلید تقلیدِ سابقین کے خوگر ہین اور بلا واسطہ سابقین کسی آیت یا حدیث سے تمسک نہین کرتے اور جو بلا واسطہ سابقین کسی آیت یا حدیث سے استدلال کرے اوسکو تعجب کی نگاہون سے دیکھتے ہین) یہ سوال کرین کہ تم سے پہلے کسی نے ولی غیر نبی کو معصوم و محفوظ کہا ہے؟ اور اس دعوے پر ان آیات سے تمسک و استدلال کیا ہے؟ لہذا بپاسخاطر ان حضرات کے اسمقام مین چند اقوال علماء سابقین پیش کئے جاتے ہین اور چونکہ اس سوال کا اندیشہ زیادہ تر ہے اپنے ہی [illegible] (اہلحدیث) سے ہے جو [illegible] کے سبب سنیون کو بدعتی اور اہلحدیث کو خفی بنا دیتے ہین اسلیئے ان ہی علماء کی نقل اقوال پر اکتفا کیا جاتا ہے جنکو اس گروہ اہلحدیث سے زیادہ تعلق ہے تاکہ اس فرقہ ناجیہ کی نوخیز مجتہد اس دعوے کے سبب ہمکو بدعتی بناتے ہوئے ٹہر جائین اور یہہ خیال فرمائین کہ اس صورت مین اس مذہب کے مجتہد و مجدد اور اس ملک مین اسکے مروج بہی بدعتی ہو جائینگی پہر ہم اہلحدیث کس منہ سے کہلائینگی پس واضح ہوا کہ از انجملہ ایک عالم نبیل فاضل جلیل مولانا محمد اسمعیل شہید ہین جو رسالہ منصب امامت و صراط مستقیم مین کاملین اولیاء اللہ کو ہر قول و فعل و الہام و اعتقاد مین معصوم بتاتے اور اس حصہ عصمت مین ان کو وارث انبیاء ٹھہراتے ہین -

آپ کے رسالہ منصب امامت کو صفحہ ۳ سے ۴۲ تک ناظرین ملاحظہ فرمادین گے تو ہمارے اس دعوے بلکہ بہی دعاوی بلکہ کتاب براہین احمدیہ کے

* تو بہتر تو احتیاط کے ساتھ قیدین لگا کر اونکو محفوظ بتایا تہا مولانا مرحوم نے ان قیدونکا بہی لحاظ نہین فرمایا

55

اس قسم کے بہی مطالب کا اسکو موید پاوینگے۔

ہم اس مقام مین تشویق ناظرین کے لئے اُن **چالیس**[۴۰] صفحہ کا چند سطور مین **خلاصہ** بیان کرتے ہین اور جو عصمت اولیاء کے باب مین خاصکر انہون نے فرمایا ہے اسکو بعینہٖ معرض نقل مین لاتے ہین۔

اس رسالہ کے **صفحہ ۳** مین اصول کمالات انبیاء پانچ وصف بیان کئے ہین۔ (۱) وجاہت (۲) ولایت (۳) بعثت (۴) ہدایت (۵) سیاست

پہر فرمایا کہ وجاہت کی تین شاخین ہین۔

(۱) محبوبیت حضور رب العالمین مین (۲) عزت ملائکہ مقربین مین (۳) سیاست یا سیادت بندون مین۔

پہر صفحہ [illegible] مین فرمایا ہے ولایت کی تین شاخین ہین اول معاملات صادقہ (الہام۔ تعلیم۔ تفہیم غیبی حکمت وغیرہ) **دوم** مقامات کاملہ (محبت۔ خشیت توکل رضا۔ تسلیم صبر۔ استقامت۔ زہد قناعت تفرید۔ تجرید) **سوم** اخلاق فاضلہ (علو ہمت۔ وفور شفقت۔ حلم۔ حیا۔ محبت۔ وفا۔ سخاوت شجاعت)

پہر فرمایا یہہ ولایت بہی خواص بندگان خدا کو حاصل ہوتی ہے مگر کاملین خواص کو ان دو صفتون کے ساتھ (۱) عبودیت (۲) **عصمت**۔

پہر **بصفحہ ۷** فرمایا "معنی **عصمت آنست** کہ آنچہ بایشان تعلق میدارد اقوال وافعال وعبادات وعادات ومعاملات ومقامات واخلاق واحوال آن ہمہ را حق جل وعلی از مداخلت نفس شیطان وخطا ونسیان بقدرت کاملہ خود محفوظ میدارد وملائکہ حافظین را بر ایشان مے گمارد تا غبار بشریت دامن پاک ایشان را نہ آلاید ونفس بہیمی بہ بعضے کمنونات خود امر نفرماید واگر احیانا چیزیکہ خارج از قانون رضامندی حضرت حق باشد از ایشان بطریق شذوذ وندرت

صادر میگردد فی الفور حافظ حقیقی ایشان را بآن آگاہ مے فرماید وعصمت غیبیہ
طوعاً وکرہاً ایشان را کشان کشان براہ راست مے آرد واین ولایت مذکورہ
کہ رنگین باشد برنگ عبودیت وعصمت آنرا ولایت النبوۃ میگویند پس
ولایت النبوۃ غیر منصب نبوت ست چہ منصب نبوت مخصوص است بانبیاء واین
ولایت النبوۃ اگرچہ بالاصالت در انبیا یافتہ مے شود فاما بعضے اکابر اولیا را
ہم بتبعیت انبیا ازان نصیبے بدست مے آید چنانچہ دلائل این دعوی از کتاب و
سُنّت عنقریب مذکور خواہد گردید انشاء اللہ تعالے۔

پہر بصفحہ ۸ بعثت کی ظاہری صورت اور حقیقت بیان فرمائی ہے۔

پہر بصفحہ ۱۲ ہدایت کے پانچ طریق بیان فرمائے ہین (۱) نزول برکت
(۲) عقد ہمت (۳) فیض صحبت (۴) خرق عادت (۵) اظہار دعوت۔ اور
ہر ایک کی شرح فرمائی ہے۔

پہر بصفحہ ۲۲ سیاست ایمانی کو خاصہ انبیا ٹہرا کر اُس کے چار قسم بیان
کئے ہین۔

پہر بصفحہ ۲۵ اس سیاست کے پانچ اصول بیان کئے ہین (۱) فراست (۲)
امارت (۳) عدالت (۴) حفاظت (۵) نظامت۔

پہر بصفحہ ۲۸ یہ دعوی کیا ہے کہ بعض مقبول بندے اگرچہ نبوت کا منصب نہین
رکہتے مگر انکو اِن کمالات نبوت کا اپنی استعداد اور لیاقت کے موافق حصہ پہنچتا ہے
پہر صفحہ ۲۹ سے صفحہ ۳۰ تک ہر ایک کمال کا منجملہ کمالات مذکورہ غیر نبی مین
پایا جانا آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ سے ایسی زور وشور سے ثابت کیا ہے کہ اُنمین
کسی منکر کو مجال مقال باقی نہین رہنے دے۔ ازانجملہ کمال عصمت کے بیان و اثبات
مین فرمایا ہے وازاعظم مقامات ولایت عصمت است باید دانست کہ حقیقت عصمت

56

حفاظت غیبی است کہ جمیع اقوال و افعال و اخلاق و احوال و اعتقادات و مقامات معصوم را بر راہ حق کشان کشان میبرد و از انحراف از حق مانع مے شود ہمین حفاظت کہ بانبیار اللہ متعلق مے باشد آنرا عصمت مے نامند و اگر بکاملی دیگر متعلق مے باشد آنرا حفظ میگویند پس عصمت و حفظ فی الحقیقت یک چیز ست اما بنابر تادب لفظ عصمت را بر حفظ کہ متعلق باولیار اللہ ست اطلاق نے نمایند بالجملہ مقصود ازین مقام آنست کہ حفاظت غیبی چنانکہ بانبیار اللہ متعلق ست ہمچنین بہ بعضے اکابر از اتباع ایشان ہم متعلق مے باشد قال اللہ تعالی ان عبادی لیس لک علیهم سلطان و کفی بربك وکیلا ۵ پس معلوم شد کہ تعلق حفاظت غیبیہ ثمرہ کمال عبودیت است خواہ در انبیار اللہ یافتہ شود خواہ در اتباع ایشان و قال اللہ تعالی وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیته فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان ثم یحکم اللہ ایته ۔ در قرایت ابن عباس این کریمہ مسطورہ باین طریق مرویست وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی ولا محدث الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیته فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان ثم یحکم اللہ ایته پس برین تقدیر معنی عصمت کہ مفاد این کریمہ است چنانکہ برسل و انبیا ثابت شدہ ہمچنین بمحدثین ہم ثابت گردید ہرچند قرارت ابن عباس از قرارۃ متواترہ نیست و اما قراۃ غیر متواترہ در اثبات حکم بمنزلہ خبر مشہور ست پس امتیاز متواتر از غیر متواتر در تلاوت ست نہ در اثبات حکم

و قال النبی صلعم لعلی[۱] اللہم ادر الحق معہ حیث دار و قال النبی صلعم[۲] القران مع علی و علی مع القران و قال انی تارك[۳] فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی اہل بیتی و لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض و قال[۴] النبی علیه السلام الحق ینطق علی لسان عمر و قلبه و قال صلعم[۵] نعم المرء صہیب لو لم یخف اللہ لم یعصه

تراجم عبارات عربیہ ۔ آیات قرآنیہ کا ترجمہ صفحہ (۳۰۷) میں گزرا ۔ احادیث کا ترجمہ یہ ہے ۔ آنحضرت نے حضرت علی مرتضی کے حق میں فرمایا ہے خدایا حق کو اُدھر پھیر جدھر علی پھیرے (۲) اور فرمایا قرآن علی کے ساتھ ہے اور علی قرآن کے ساتھ ہے (۳) اور فرمایا میں تم میں دو بڑی چیزیں چھوڑ جاتا ہوں قرآن ۔ اور اپنی اہلبیت یہ دو تو جدا نہونگی یہاں تک کہ حوض کوثر پہ میرے پاس آویں (۴) اور آنحضرت نے فرمایا حق عمر کے دل وزبان پر ناطق ہے ۔ (۵) اور فرمایا صہیب اچھا آدمی ہے

پہر صفحہ ۴۳۳ سے ۴۳ تک ان کمالات مین غیر نبی کی نبی سے مشابہت کے معنی بیان کئے ہین جسکا حاصل یہہ ہے کہ ان کمالات کا ادنی مرتبہ ہرایک مومن مین موجود ہے۔ اور درجہ اعلی انبیا سے مخصوص ہے اور اسکے مابین بہت مراتب ہین جو مختلف اہل ایمان کو انکی لیاقت وکمال ایمان کے موافق حاصل ہوتے ہین سب سے کامل مومن کو وہ درجہ کمال حاصل ہوتا ہے جو درجہ عام مومنون سے بالاتر اور درجہ انبیا سے فروتر مگر اسکے قریب ہوتا ہے"۔

اور صراط مستقیم مین آپ بصفحہ ۲۴ فرماتے ہین "واین حفظ نصیبہ انبیا وحکما است وہمین راعصمت مے نامند ندانی کہ اثبات وحی باطن و حکمت و وجاہت [illegible] انبیا [illegible] سنت [illegible] اختراع بدعت ست چہ بسیارے ازین امور دراحادیث رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام درمناقب صحابہ کبار منقول ست چنانچہ بر مہرہ اہل حدیث پوشیدہ نیست واگرخوف ملال بسبب تطویل کلام نے شد پارہ ازان احادیث درین مقام ذکرکردہ مے آمد وندانی کہ ارباب این کمال ازعالم منقطع شدہ اند و قرب الوجود از روئے زمین منطمس گردیدہ"۔

قرب الوجود کی تفسیر آپ نے بصفحہ ۴۸ کتاب ان الفاظ کی ہے "واین صدیقیت ممزوجہ بذکاء عقل راکہ از لوازم حکمت و وجاہت است جناب سید الحکماء مسند العلماء اعنی شیخ ولی اللہ بقرب الوجود تعبیر مے فرمایند"۔

اور آپ سے پہلے آپکے عم بزرگوار رئیس متاخرین اہل سنت مولانا شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ نے اور انسے پہلے انکے والد ماجد حکیم ہذہ الامۃ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے عصمت و وجاہت وحکمت وغیرہ غیر انبیا کے لئے ثابت کی ہے اسباب مین جناب مولانا شاہ عبدالعزیز کا ایک فتوی نقل کیا جاتا جس سے دونون

حضرت کے خیال اور مقال کی تصدیق ہو سکتی ہے۔

سوال از مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ

جناب فخر المحدثین شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ در تفہیمات الٰہیہ وغیرہ مقامات اربعہ کہ عصمت و وجاہت و حکمت و قطبیت باطنہ ست برائے حضرت ائمہ اثنا عشریہ علیہم السلام ثابت کردہ اند وآن ہدایت مآب نیز در رسالہ مراتب کہ در بیان مفادات حضرت ایشان تالیف فرمودہ نوشتہ اند ازانکدام محمل صحیح حمل باید فرمود و دلیلی از کتاب وسنت واجماع است بران کدام ست وجواب تخالف این قول کہ بہ نسبت مذہب اہل سنت نمایان شد چہ خواہد شد ومع ذالک منافی تفضیل خلفاء ثلثہ رضی اللہ عنہم خصوصاً حضرات شیخین خواہد شد حالانکہ مسئلہ این تفضیل مجمع علیہ اہل سنت است عند من یعتد بہ وعلاوہ آن کہ خود جناب افادت مآب ہدایت انتساب حضرت شاہ ولی اللہ صاحب بہزار ضبط وربط وطمطراق تمام این مسئلہ یعنی تفضیل خلفاء ثلثہ سیما شیخین رضی اللہ عنہم بدلائل عقلیہ و نقلیہ وکشفیہ ووجدانیہ بتقریر وافی وشال شافی وترتیب کافی تحریر فرمودہ اند پس جواب تخالف وتعارض این مسئلہ ممہدہ ثابت ومتفق علیہا بآن مسئلہ غریبہ غیر ثابت عند اہل حق یعنی اہل سنت والجماعت چہ خواہد بود بینوا توجروا۔

جواب از مولانا ممدوح

عصمت وحکمت ووجاہت وقطبیت باطنہ نزد صوفیہ معانی اصطلاحیہ اند خصوصاً در کتب مصنفہ حضرت والد ماجد قدس سرہ مفصل مذکور اند این وقت بسبب وارد شدن بیماریہا امکان نیست کہ بہ تمہید مقدمات نوشتہ آید اگر کتب مصنفہ ایشان موجود باشند تشفی باید نمود واضح باد کہ شرح اعتصام از تصانیف شاہ محمد عاشق پھلتی قدس سرہ اگر بہم رسد شافی وکافی خواہد شد بالجملہ موافق علم ظاہر برانیوقت جواب نوشتہ

ے شود عصمت دو معنی دارد اوّل امتناع صدور ذنب مع القدرۃ علیہ و این
باجماع اہل سنت مخصوص بحضرت انبیاء و ملائکہ علویہ ست دوم عدم صدور ذنب مع
جوازہ اسے من غیر لزوم ورد و این معنی را نیز و صوفیہ محفوظیت خوانند بہمین معنی در
کلام صوفیہ سوال عصمت برائے خود آمدہ چنانکہ در اول حزب البحر واقع است۔
نسئلک العصمۃ فی الحرکات والسکنات والارادات والخطرات الخ این معنی
مخصوص بانبیاء علیہم السلام نیست وآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برائے اہل بیت خود
خواستہ بقولہ اللہم اذہب عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا ہمین معنی ست کہ درحق حضرت عمرؓ
وارد شدہ ان الشیطان لیفر من عمر ونیز وارد شدہ ان الحق ینطق علی لسان عمر وقلبہ
و درحق صہیب رومی واقع شدہ نعم العبد صہیب لو لم یخف اللہ لم یعصہ فلا
اشکال و حکمت [illegible] اگر کسب باشد [illegible] اصطلاح صوفیہ از حکمت گویند
بلکہ علم و فضیلت نامند واگر آن علم بطریق وہب بر دل شخصے وارد شود آن را
حکمت نامند وکریمہ اٰتیناہ الحکمۃ وفصل الخطاب وکُلًّا اعطینا حُکماً وعلما
ازین باب ست خواہ آن علم متعلق بعقائد باشد یا اعمال یا اخلاق و این معنی ہم مخصوص
بانبیاء نیست علیہم السلام ولقد اٰتینا لقمان الحکمۃ ان اشکر للہ بعد ازان از ایتہ
واذ قال لقمان لابنہ تا آخر رکوع مسائل بعضے از حکمت ایشان است آرے ازین
باب ہرچہ بوحی آمد آن مخصوص بانبیاست علیہم السلام و وہب اعم است نبی و غیر
نبی دران شریک اند لہذا در حدیث شریف وارد شدہ انا دار الحکمۃ وعلی بابہا
و در روایت مشہور انا مدینۃ العلم وعلی بابہا واقع شدہ مراد از علم اینجا ہمین معنی است
وجاہت را معنی آنست کہ بعض بندگان خود را حق تعالی بوجہی معاملہ نماید
از دفع طعن معاندان و تہمتہائے عیوب و حفظ از اصابت بادشاہان و امراء و
این درحق محبوبان خود مے نماید این معنی درحق دو کس از انبیاء اولو العزم منصوص

قرانی است اول در حق موسی علی نبینا و علیه السلام هرگاه ایشان را بنی اسرائیل تہمت
ادرة و برص نمودند قال الله تعالی یا ایها الذین امنوا لا تکونوا کالذین
اذوا موسی فبرأه الله مما قالوا وکان عند الله وجیها حق تعالی راضی نشد
به تہمت ایشان اگرچه آن تہمت هیچ محذور شرعی نداشت دوم در حق عیسی روح الله
که یهودیان در حق ایشان تہمت نازادگی بر زبان آوردند بسخن آوردن ایشان
در عین طفولیت آن تہمت را زائل فرمود قال الله تعالی فی سورة ال عمران
وجیهاً فی الدنیا والاخرة ومن المقربین ویکلم الناس فی المهد وکهلاً الایة
این معنی در حق اکثر اولیا ر به ثبوت پیوسته اول در حق ابی بکر صدیق که ان الله یکره
فوق السموات السبع ان یخطا ابو بکر فی الارض دوم در حق علی مرتضی فرمودند
[illegible] ومعنی قطبیت باطنه آنست
که حق تعالی بعض بندگان خود را مخصوص سازد که مهبط فیض الهی اولا بالذات ایشان
باشند و از ایشان بدیگران منتقل شود گو بظاهر کسے تلمذ و اکتساب از ایشان نکرده
باشد مانند آنکه شعاع آفتاب از راه روزنے بخانه مے افتد پس اولا آن روزن
روشن شده است و بواسطهٔ آن تمام اشیا رخانه روشن گشته و این را قطب ارشاد
نیز نامند بخلاف قطب مدار بالجمله اثبات این مقامات اربعه عند التحقیق مخالف مذہب اهل
سنت نیست گو ظاهر بینان از اطلاق این الفاظ تحاشی نمایند و نه مخالف تفضیل شیخین که
مجمع علیه جمیع اهل حق است زیرا که این تفضیل کثرت ثواب است عند المتکلمین و الاجائز
است که خدا تعالے بعض بندگان خود را مخصوص بزیادت ثواب گرداند هر چند فضائل
دیگر و صفات کمال در غیر آنها بیشتر باشد و نزد مصنف کتاب همعات قدس سره مدار
تفضیل شیخین بر تشبیه انبیاست در سیاست امت و رفع شبهات و ترویج دین و
نگهداشتن مردم از بدعت و امر بالمعروف و نهی عن المنکر ظاهر است که زیادتی شیخین در ین

امورا وضح من الشمس وابین من الامس ست ولہذا قال اکثر المتکلمین التفضیل عندنا بالفضیلۃ لا بالفضائل ،،

حضرت شاہ ولی اللہ کے تلمیذ جیب صاحب کتاب دراسات اللبیب نے

بھی اپنی اسی کتاب مستطاب مین اہل بیت نبوی اور عام اہل ولایت کو محفوظ کہا ہے اسمقام مین نقل کلام جناب ممدوح بھی موجب فوائد ہے از انجملہ ایک فائدہ یہہ ہے کہ جو اس زمانہ کے اہل بدعت و اعدا ر سنت اس حامل لوا ر اہل سنت کو شیعہ بناتے ہین وہ انکا کلام بلاغت نظام پڑہکر شرمائین اور اپنے سوء ظنی اور بدزبانی سے باز آئین - اور یہہ خیال کرین کہ جس بات پر وہ انکو شیعہ بناتے ہین وہ وہی بات ہے جو آپ سے پہلے اکابر اہل سنت کہہ چکے ہین صاحب دراسات بھی کہہ چکے تھے کہ جو عصمت انبیاء سے مخصوص ہے مین اس عصمت کا اعتقاد اہل بیت کے حق مین نہین رکہتا جیسے کہ شیعہ اعتقاد رکہتے ہین مجہہ پر کوئی شیعہ ہونے کی تہمت نہ لگاوے جیسے حافظ حسکانی پر ذہبی نے لگادی تہی پر یارون نے اسبات کی بہی کچہہ پرواہ نہ کی - صرف لفظ عصمت سنتے ہی اُنپر تشیع کی تہمت لگاہی دی -

آپ صفحہ ۲۰۰ دراسات مین فرماتے ہین - متکلمین نے کہا ہے حفظ اور عصمت

وقد قال المتکلمون الفرق بین الحفظ والعصمۃ ان الاول عدم صدور الذنب والخطاء والثانی استحالۃ صدورہ فالانبیاء قام الدلیل علی استحالۃ صدور ذلک عنھم وغیر الانبیاء ربما یحفظون فلا یصدر عنھم الذنب والخطاء مع جواز الصدور فالانبیاء

مین یہہ فرق ہے کہ حفظ تو عدم صدور گناہ اور خطا کا نام ہے عصمت یہہ کہ صدور گناہ وخطا جائز ہی نہو عقلاً محال ہو انبیا سے صدور گناہ وخطا کے محال ہونے پر دلیل قائم ہے - انبیاء کے سوا اورون سے گناہ سرزد نہین ہوتے گو انکا صدور جائز ہے لہذا انبیا معصوم ہین اور اولیا

معصومون والاولیا محفوظون
ان شاء اللہ تعالی - × × × ×
ولست عقدۃ الانامل علی ان العصمۃ
الثابتۃ فی الانبیا علیہم الصلوۃ
والسلام یوجد فی غیرھم وانما اعتقد
فی اھل الولایۃ قاطبۃً العصمۃ بمعنی
الحفظ وعدم صدور الذنب لا استحالۃ
صدورہ والائمۃ الطاھرون اقدم
من الکل فی ذالک وبذالک یطلق علیہم
الائمۃ المعصومون فمن رمانی فی
ھذ المبحث باتباع مذھب غیر السنۃ
مما یعلم اللہ سبحانہ براتی فعلیہ اثم
فریتہ واللہ خصیمہ وکیف لا اخاف
الاتہام من ھذا الکلام وقد خاف
شیخ ارباب السیر فی السیرۃ الشامیۃ
من الکلام علی طرق حدیث رد الشمس
بدعائہ صلی اللہ علیہ وسلم لصلوۃ علیؓ
وتوثیق رجالھا ان یرمی بالتشیع حیث
ذکر الحافظ الحسکانی فی ذالک سلفا لہ
ولتنقل ذالک بعین کلامہ قال
رحمہ اللہ تعالی لما فرغ من توثیق

محفوظ - پھر اہلبیت کی عصمت (یعنی حفاظت)
پر احادیث نبویہ سے استدلال کر کی صفحہ
۲۱۵ آپنے فرمایا ہے میرا (اس بحث و
بیان مین) یہہ اعتقاد نہین ہے کہ جو
عصمت انبیا مین پائی جاتی ہے - وہ
اورون مین موجود ہے تبھی اہل ولایت
کی نسبت مین عصمت بمعنی حفظ اور
عدم صدور گناہ ہی کا اعتقاد رکھتا ہون
اس بات مین ائمہ طاہرین اور اولیا سے
مقدم ہین اسی نظر سے اُنپر ائمہ معصومین کا
لفظ بولا جاتا ہے پہر جو کوئی اس بحث
کے سبب مجہہ اتباع مذہب غیر اہل سنت
(یعنی شیعہ) کی طرف منسوب کرے
جس سے میرا بری ہونا خدا کو معلوم ہے تو
اسی پر اس کے افترا کا بوجہہ ہے اور
خدا تعالے خود اسکا خصم و مدعی ہے
اس اتہام سے مین کیونکر نہ ڈرون جس
حالت مین مجہسے پہلے صاحب سیرت
شامیہ اس حدیث پر (جسمین حضرت
علی مرتضی کی نماز کے لئے آفتاب کو
غروب سے پہرنے کی دعا آنحضرت سے

رجال سنده ولیحذر من یقف علی کلامی
هذا هنا ان یظن بی انی امیل الی التشیع
والله تعالی علم ان الامر لیس کذلک
قال والحامل علی هذا الکلام یعنی
قوله ولیحذر الی اخره ان الذهبی
ذکر فی ترجمة الحسکانی انه کان یمیل
الی التشیع لانه املا جزأ فی طرق حدیث
ردّ الشمس قال وهذا الرجل یعنی
الحسکانی ترجمه تلمیذه الحافظ عبد القادر
الفارسی فی ذیل تاریخ نیسابور فلم
یصفه بذلک بل اثنی علیه حدیثا
حسنا وکذلک غیره من المؤرخین
فنسال الله تعالی السلامة من الخوض
فی اغراض الناس بما لا نعلم وبما نعلم
والله تعالی اعلم انتهی اقول هذا الجرح
فی الحافظ الحسکانی انما نشاء من
کمال صعوبة الجارح والخرافه من
مناهج العدل والانصاف والا
فالحافظ من خدمة اهل الحدیث الخ

(دراسات اللبیب)

مروی ہے) کلام کرنے کے وقت اس
نسبت تشیع سے ڈرے تھے - کیونکہ
انہون نے اپنے پہلے حافظ حسکانی کو اس اتہام کا
محل پایا اب ہم اصل کلام صاحب سیرت نقل کرتے ہین
صاحب سیرت شامی نے حدیث مذکور کی راویونکی توثیق سے
فارغ ہو کر فرمایا کہ جو میرے اس کلام پر مطلع ہو وہ اس بات
سے بچے کہ میری نسبت شیعہ ہونے کا
گمان کر بیٹھے - خدا جانتا ہے مین شیعہ
[illegible]
ہے کہ ذہبی نے ترجمہ (بیان حال حسکانی)
مین کہدیا ہے - کہ وہ مذہب شیعہ کیطرف
مائل ہے - کیونکہ اُس نے آفتاب کے
پھر آنے کی حدیث کی تائید مین ایک جز لکھا
ہے صاحب سیرت شامی فرماتے ہین کہ
حافظ حسکانی کا ترجمہ اسکے شاگرد حافظ عبد القادر
فارسی نے تاریخ نیساپور کو ذیل مین لکھا تو اسکو
مذہب شیعہ کیطرف منسوب نہین بلکہ اسکی اچھی
تعریف کی ہے ایسا ہی اور مورخون نے اس کی
تعریف کی ہے - پس ہم خدا سے سوال کرتے ہین
کہ وہ ہمکو لوگون کی ابرو ریزی سے بچاوے -
صاحب سیرت شامیہ کا کلام اتمام ہوا

صاحب دراسات فرماتے ہین حافظ حسکانی کی نسبت جرح (اعتراض) معترض کی سختی اور طریق عدل وانصاف سے کجروی کے سبب سے ہے ورنہ حافظ حسکانی توحدیث کے خدام سے ہے"

ناقل (ایڈیٹر) کہتا ہے جبکہ ذہبی جیسے اکابر علما اس تعصب سے نہ بچ سکے توآج کل کے توخیر مدعیان حنفیت پر (جوصاحب دراسات کو اعتقاد عصمت اہل بیت کے سبب شیعہ بتاتے ہین) یا نوجوان مدعیان اتباع سنت پرجو ایک مسئلہ جزئی ظنی غیرقطعی اجمالی غیرتفصیلی (تفضیل شیخین) کے سبب پہلے اور پچھلے اہلحدیث کوشیعہ بناتے ہین (جسکا تفصیلی بیان نمبر ۱۲ مین آتا ہے) کیاافسوس ہے؟

اس عبارت و استدلال کے مؤید بعض اقوال دلیل دعوی چہارم مین بھی آئنگے انشاء اللہ تعالی۔ ان اقوال وعبارت سے یہ ثابت ہوا کہ دعوی عصمت اولیا اوراسپر آیات مذکورہ سے استدلال کرنے مین۔ راقم متفرد نہین ہے۔ پہلے اکابر اہل اسلام بہی یہ دعوی واستدلال کرچکے ہین۔ بالفعل ہم اسی قدر پر اکتفا کرتے ہین اگر ہمارے ہمعصر خصوصاً اہلحدیث ان اکابر اور ان کے اقوال مین کچہہ چون وچرا کرین گے۔ اوران پر بدعتی ہونیکا فتوے لگاین گے توان سے پہلے علماء کے اقوال پیش کئے جائین گے وباللہ التوفیق۔

دلائل دعوی دوم

دلیل عقلی

جب دلائل دعوی اول سے ثابت ہوا۔ کہ ایسا الہام جسکی عصمت

(محفوظیت) کا ہمنے دعوے کیا ہے تلبیس ابلیس سے محفوظ ہوتا ہے۔ اور اسکا منجانب اللہ ہونا صریح نصوص کتاب اللہ سے ثابت ہے۔ تو اس کے منجانب اللہ ہونے کا علم و یقین اس الہام کے لوازم سے ہوا۔ لہذا الحکم ***الشیئ اذا ثبت ثبت بلوازمہ،، اس یقین کا حصول ملہم کے لئے ضروریات سے ہے۔

وہ الہام اس یقین کا ملزوم ہے۔ اور یقین اسکا لازم غیر منفک پہر اسکے ثبوت کے لئے وجود ملزوم کے علاوہ دلیل کی کیا حاجت ہے؟

آفتاب آمد دلیل آفتاب گر دلیلے بایدت زو رو آفتاب

انبیاء علیہم السلام کو جب وحی (یا الہام) ہوتا تہا تو انکو [illegible] یا الہام کے کون بتا تا تہا کہ یہہ وحی (یا الہام) رحمانی ہی وسوسہ شیطانی نہیں ہے۔ اور اسکے منجانب اللہ ہونے کا یقین کون دلاتا تہا۔ اسکے جواب مین یہی کہوگے۔ کہ الہام خود بتاتا تہا کہ مین رحمانی ہون۔ اور یقین بہی خود اسی سے ہوتا تہا۔ الیساہی الہام اولیاء وارثان انبیاء کو سمجہنا چاہئے۔ اور اگر حصول الیقین الہام اولیاء کے لئے نفس الہام کافی نہیں ہے تو پہر الہام نبی حصول الیقین کے لئے کیونکر کافی ہوا اور ***پہر عقلی دلیل کونسی

---

* یعنی جب کوئی چیز ثابت و موجود ہوتی ہے تو اپنے لوازم کے ساتہہ موجود ہوتی ہے۔

** نقلی دلیل پیش کرنیکا یہ موقع نہیں ہے کیونکہ نقلی دلیل ثبوت و تسلیم الہام کے پہلے پیش نہیں کیجا سکتی ہے جو شخص ہنوز نبی کی نبوت کو نہیں مانتا۔ اور یہہ سوال کرتا ہے کہ الہام نبی کے منجانب اللہ ہونے پر کیا دلیل ہے اور نبی کو کیونکر معلوم ہوتا تہا کہ الہام (جو اسکو ہوتا تہا) رحمانی ہے شیطان کیطرف سے نہیں ہے اسکے جواب مین ہم نقلی دلیل (آیۃ یا حدیث) پیش نہیں کرسکتے۔ اور بجز اسکے کچہہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ الہام خود بتاتا تہا کہ مین خدا کی طرف سے ہون۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب الخ۔

ہے؟ اور الہام نبی اور الہام ولی کے موجب یقین ہونے نہونے مین فارق کون امر ہے؟ - ہان اسمین اُسمین یہ فرق ضرور ہے کہ نبی کا الہام اور جو اس سے یقین حاصل ہوتا ہے بنفس خود شرعی دلیل ہے اسکا الہام خود بتاتا ہے کہ وہ عامہ خلایق کے لئے شرع اور دلیل ہے - ولی کا الہام اور جو اس سے یقین حاصل ہوتا ہے شرعی دلیل نہین ہے اس امر کا بیان بہی خود اُسی الہام مین پایا جاتا ہے

نقلی دلیل

خدا تعالیٰ و تقدس نے اپنی کلام مین اس الہام کو جو اُس نے اولیا غیر انبیا کو عطا کیا ہے علم فرمایا ہے چنانچہ الہام حضرت خضر علیہ السلام کے حق مین ارشاد ہوا کہ ہم نے اوسکو اپنے پاس سے رحمت دی ہے اور اپنے پاس سے علم سکہایا ہے - اور ظاہر ہے کہ وہم [illegible] علم ہرگز نہین کہا جاسکتا -

اتیناہ رحمۃ من عندنا و علمناہ من لدنا علما (الکہف ع ۹)

دلائل دعوی سوم

عقلی دلیل اس دعوی پر وہی ہے جو دعوی دوم پر پیش کی گئی ہے کہ یہ دعویٰ اس یقین کا لازمہ ہے جسکو عید کا چاند نظر آتا ہے وہ کیونکر اور کب تک اُس کو چہپا سکتا ہے - اور وہ کسی اور دلیل و شہادت کا کب محتاج رہتا ہے -

نقلی دلیل

خدا تعالیٰ نے قرآن مجید مین اولیا غیر انبیا کا اپنے الہامات پر بلا اظہار وحصول توافق اور دلیل کے عمل کرلینا مقام مدح مین ذکر فرمایا ہے - چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۷ جلد ۷ مین صفحہ ۲۰۲ موسی علیہ السلام کی والدہ اور حضرت

خضر علیہ السلام کا اپنے الہامات پر بلا توقف و انتظار عمل کرنا (جیتے بچہ کو صندوق مین بند کر کے دریا مین ڈالدینا - اور چلتی کشتی کو پہاڑ دینا - بے گناہ لڑکے کو مار ڈالنا گرتی ہوئی دیوار کو بلا عوض کہڑا کر دینا) منقول ہو چکا ہے - اور اسکا خلاف کسی آیتہ قرآنی یا حدیث نبوی مین پایا نہین گیا - یعنی کسی آیت و حدیث مین یہ نہین آیا کہ جب تک ولی اپنے الہام کی تائید و موافقت کتاب آسمانی مین نہ پائے اس الہام پر عمل نکرے قرآن و حدیث سے صرف یہی ثابت ہوتا ہے کہ جو امر خلاف کتاب و سنت ہو اُسپر عمل نکیا جاوے - پہر اس زمانہ مین ملہم کو اپنے الہام کے موافق عمل یا دعوے (جسکو شریعت و کتاب آسمانی منع نکرے) کیون ناجائز ہے -

سوال

ہماری اس دلیل پر ایک الہامی مولوی صاحب (جو اپنے اور اپنے خاندان کے الہامات لوگون کو سناتے ہین اور مولف کے الہامات پر معترض ہین) نے زبانی یہہ سوال کیا کہ حضرت موسی کی والدہ یا خضر علیہ السلام کے الہام پر اولیا، امت محمدیہ کا قیاس قیاس مع الفارق ہے - حضرت موسی کی دعوت و نبوت عام نہ تہی صرف بنی اسرائیل سے مخصوص تہی اسلئے حضرت خضر نے بلا توقف و انتظار اپنے الہامات پر عمل کر لیا - حضرت موسی علیہ السلام، انکی کتاب توراۃ سے اجازت و توافق حاصل کرنیکا کچہہ لحاظ نفرمایا - حضرت موسی علیہ السلام کی والدہ کے اپنے الہام پر عمل کر لینے کی نسبت انہون نے کچہہ نہین فرمایا شاید اسکی نسبت کوئی یہ کہے کہ اسوقت کوئی نبی نہ تہا جس کی کتاب سے حضرت موسی کی والدہ اپنے الہامات کا توافق حاصل کرتین - اور اگر کوئی نبی (حضرت شعیب وغیرہ) اسوقت موجود تہا تو اسکی دعوت بہی عام نہ تہی - اور اسوقت کے اولیا ایسے نبی کی امت مین ہین جسکی دعوت عام ہے - کوئی ولی یا الہامی انکی اتباع سے مستغنی نہین ہے پہر انکے حال کا قیاس

62

حضرت خضر و مادر موسی علیہ السلام کے حال پر کیونکر ہو سکتا ہے -

الجواب

اس فارق کو ہم مانتے ہین اور اسکی رعایت پہلے ہی اپنے دعاوی مین کر چکے ہین جبکہ ولی کے حق مین الہام پر یقین و عمل کرنے کے لئے یہہ شرط لگا چکے ہین کہ وہ اس الہام کا مخالف کتاب نہونا دیکھ لے اور جب تک اس کا کتاب اللہ و شریعت محمدیہ کے مخالف نہونا ثابت نہو وہ اس پر یقین و عمل کرنے کا مجاز نہین ہے -

ولیکن اس فارق سے یہہ نہین نکلتا کہ ولی امت محمدیہ اپنے الہام کا توافق بہی ضرور کتاب اللہ و شریعت سے ثابت کرے اور جب تک صریح شہادت و موافقت الہام کتاب اللہ و شریعت مین نہ پاوے اس الہام پر یقین نکرے یہ امر نہ اس فارق کا لازمہ ہے نہ اس پر کوئی دلیل کتاب و سنت مین موجود ہے بلکہ کتاب و سنت و عمل اکابر امت سے اسکا خلاف ثابت اور بخوبی محقق ہے کہ ولی کو اپنے الہامات کا توافق اور کتاب اللہ مین اس کی صریح شہادت دیکھنا ضروری نہین ہے -

کتاب و سنت مین وہ دلائل اس ضرورت حصول توافق کو اٹھاتی ہین جنسے براءۃ اصلیہ ثابت ہوتی ہے اور یہ بات سمجھہ مین آتی ہے کہ جس امر سے شرع ساکت ہے اسمین ہر ایک کو (الہامی ہو خواہ عامی) آزادی و خود مختاری حاصل ہے (چنانچہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۱ مین ان دلائل کی کافی تفصیل ہو چکی ہے جو ملاحظہ ناظرین کے لائق ہے) -

عمل اکابر امت کتب اسلامیہ مین موجود ہے - پرانے اور نئی ملہمین اپنے الہامات پر عمل و یقین کرنے کے وقت توافق و صریح شہادت کتاب اللہ کو

نہ دیکھتے صرف اتنا دیکھ لیتے تھے کہ یہہ الہام مخالف کتاب اللہ تو نہین ہے اسکی
مثال ہم سردست ایک پیش کرتے ہین جس کی تخریج روایت نمبر۷ جلد۷ مین
بصفحہ ۲۰۶ ہو چکی ہے۔

حضرت عمر فاروق کو جب الہام ہوا تہا۔ کہ ساریہ سپہ سالار فوج
بے موقع کہڑا ہوا ہے تو آپ نے کسی آیت یا حدیث سے اس الہام کا توافق نہ دیکہا
(اور نہ کوئی آیت یا حدیث جسمین ساریہ کے بے موقع کہڑا ہونے کی پیش گوئی مروی
ہو ایسے موجود ہے جس سے اس الہام کا توافق ممکن ہو) بلکہ اس الہام پر صرف
اس نظر سے کہ وہ مخالف کتاب اللہ نہ تہا فوراً یقین کر لیا اور اسی موقع الہام پر
عین اثنار خطبہ جمعہ مین کہدیا "یا سارية الجبل" یعنی اے ساریہ پہاڑ کو پس پشت لے
جو لوگ ہماری اس بات کو غلط کہتے ہین وہ [illegible] ہم کو کسی آیت یا حدیث کی
(جسمین اس واقعہ کی بطور پیشین گوئی خبر آچکی ہو اور اس سے اس الہام عمری کا توافق
ممکن ہو) نشان دہی کرین۔

بالجملہ **حضرت خضر اور والدہ حضرت موسیٰ کا الہام اور اولیا**
امت محمدیہ کا الہام باوجود اس فرق کے کہ وہ دونو شریعت کسی نبی کے تابع نہ تہے
اور اولیار امت محمدیہ شریعت محمدیہ کے تابع ہین ولہذا وہ دونو اپنے الہامات کو
اور دلیل پر عرض کرنے کے محتاج نہ تہے اور اولیار امت محمدیہ اپنے الہام کو شریعت
محمدیہ پر عرض کرنے کے محتاج ہین۔ **اس حکم مین برابر ہین** کہ ان پر عمل و یقین
کرنے کے لئے صریح شہادت و توافق شریعت کی ضرورت نہین ہے۔

اسپر مولوی صاحب موصوف نے یہ سوال کیا کہ الہام اولیار امت محمدیہ کو
کتاب اللہ و شریعت پر عرض (پیش) کرنا اور اُسکا مخالف شریعت نہونا ضروری اور
شرط عمل و یقین ہے تو بہی الہام قطعی و یقینی نہ ہوا۔ کتاب اللہ پر عرض کرکے اسکا

مخالف کتاب اللہ ہونا ثابت ہوگا تب ہی ملہم کو اس پر یقین کرنا شرعاً جائز ہوگا -

اس کا جواب یہ ہے کہ حصول یقین اور امر ہے اور شرعاً اُسکا جواز اور امر - کتاب اللہ و شریعت پر عرض الہام سے صرف اس یقین کا جواز شرعی ثابت ہوتا ہے - نفس یقین تو نفس الہام سے ثابت ہوجاتا ہے اُس یقین کے حصول کے لئے تو اسکو کتاب اللہ پر عرض کرنا اور اسکا عدم تخالف ثابت کرنا ہرگز ضروری نہین یہہ عرض و تحقیق عدم تخالف تو صرف اس یقین کو شرعاً جائز بنانے کو لئے ہے - وبس -

اسکی نظیر وہ سونے کا ٹکڑا ہے جسکو ایک شخص نے کسی کان سے پایا ہے یا وہ موتی کہ جو وہ بہ غوطہ لگانے سے اسکے ہاتھ مین آیا ہے - اس سونے یا موتی کے حصول کا تو اسکو کامل یقین ہوتا ہے جس مین وہ کسی ثبوت و شہادت کا طالب نہین رہتا - معہذا وہ اس زمین کے بادشاہ سے سونا یا موتی دکہاکر پوچھتا ہے کہ اسے کام مین لانے کی آپ مجھے اجازت دیتے ہین اور مین اس فعل مین آپ کی اطاعت سے خارج اور آزاد تو متصور نہونگا اس عرض اور طلب اجازت کے وقت کوئی اس شخص کی نسبت یہ نہین کہہ سکتا کہ اُس شخص کو اس سونے یا موتی کے حصول کی نسبت یقین نہین ہے یقین ہوتا تو وہ اسی بادشاہ کو کیون دکہاتا اور اُس سے اِس کے صرف کرنے کی اجازت کیون مانگتا -

اس نظیر کو پڑہکر امید ہے کسیکو (بشرطیکہ وہ فہم و انصاف سے کچھہ بہرہ رکہتا ہو) اسمین شک نرہیگا کہ اولیاء اللہ کو یقین تو نفس الہام سے ہوجاتا ہے شریعت پر اسکا عرض کرنا اور اسکی عدم مخالفت ثابت کرنا اس یقین کو صرف

شرعی بناتا ہے اسکی حقیقت و اصلیت کو نہین بدلتا۔ اور نہ بڑہاتا ہے۔

حکم عرض الہام سے اسکی ظنیت نکالنے والونکی منشا غلطی کا بیان

جو لوگ الہام کو کتاب اللہ پر عرض کرنے کے حکم سے اُسکا ظنی ہونا نکالتے ہین وہ یہ خیال کرتے کہ الہام غیر نبی مین وسوسہ شیطانی کا احتمال ہے تب ہی ملہم اسکو کتاب اللہ پر عرض کرکے یہہ دیکھتا ہے کہ وہ مخالف کتاب اللہ اور وسوسہ شیطانی تو نہین؟ اس مین یہہ احتمال نہوتا تو اُسکو کتاب اللہ پر عرض کرکے اُسکا مخالف کتاب اللہ نہونا کیون دیکھتا۔

اور اس خیال سے شاید وہ ہمارے پیش کردہ نظیر کو الہام ہونا تسلیم نکرین اور الہام غیر نبی کو اس سونے کی نظیر قرار دین۔ جو کسی راستہ سے کوئی پائے اور اُسکے سونے یا پیتل ہونے مین متردد ہوکر صراف سے پوچھے کہ یہ پیتل تو نہین ہے؟ مگر یہ انکی غلطی ہے۔ ہمارے اصول پر اس الہام مین (جسکو ہمنے قطعی کہا ہے) گو شروع مین قبل استحکام و استقرار الہام وسوسہ کا احتمال ہے اور اسوقت اسکو ظنی کہا جا سکتا ہے مگر جب اسکا قیام و استقرار ہو جاتا ہے تب ملہم کے دل مین اسکا یقین کوٹ کر بہرا جاتا ہے اور اُس مین وسوسہ شیطانی کا احتمال نہین رہتا۔ اور نہ اسوقت اُس کو ظنی کہا جا سکتا ہے اُسوقت اسکا عرض کتاب اللہ پر محض ادب و تعظیم و اظہار متابعت شریعت کے لئے ہوتا ہے نہ اس خیال و احتمال سے کہ وہ کتاب اللہ کے مخالف تو نہین ہے؟ اسحالت مین وہ کتاب اللہ کی مخالف ہو ہی نہین سکتا۔ لہذا وہ اس سونیکے نظیر نہین بن سکتا جسکو کسی نے راستہ سے پایا ہو اور اُسکی سونے اور پیتل ہونے مین اسکو تردد ہو۔ اور اس تردد کی سبب وہ صرافون کو دکہاتا پہرتا ہو اسحالت مین تو وہ اُسی

خالص سونے کی (جو کان سے لیا گیا ہو) یا اوس دُرِّ یتیم کی (جو دریا مین غوطہ لگانے سے ہاتھ آیا ہو) نظیر ہے جس کے سونے اور موتی ہونے مین یابندہ کو کوئی شک نہین ہوتا اور بادشاہ وقت سے وہ اسکے کام لانیکی اجازت صرف اس کی بادشاہی کے ادب کے خیال سے حاصل کرتا ہے

دلائل دعوئ چہارم

اس دعوی کے دلائل عقلیہ ونقلیہ وہی دلائل ہین جو دعوی سوم کے ثبوت مین پیش ہو چکے ہین۔ اون دلائل سے الہام پر یقین وعمل کرنیکا جواز شرعاً وعقلاً ثابت ہو چکا تو پھر اس الہام کے دلیل شرعی ہونے مین کیا شک رہا۔

اس مقام مین ہم اس الہام کے دلیل ہونے کے متعلق تین امر اور بیان کرنا چاہتے ہین اول یہ کہ یہ الہام دلیل ہے تو پھر اسکو دلیل شرعی کیون اور کس معنے کر نہین کہا جاتا دوم یہ کہ اسکے دلیل ہونے پر اتفاق ہے یا اختلاف ہے (اگر اتفاق نہین اختلاف ہے) تو پھر اسکا کیا اعتبار ہے۔ سوم یہ کہ اسکے دلیل ہونے مین اختلاف ہے تو جانبین اختلاف مین کون لوگ ہین قائل کون اور منکر کون۔

بیان امر اوّل

اسکو دلیل شرعی نہ کہنا اس معنے کر اور اسلئے ہے کہ الہام غیر نبی ملہم کے سوا اور لوگون کے لئے شرع کیطرف سے دلیل نہین ہے اور اسپر عامہ خلائق کو عمل کرنا واجب اور بعض اوقات مین جائز نہین ہوتا۔ اسکا شرعی دلیل ہونا اور صاحب الہام کا اتباع عامہ خلایق پر واجب ہونا نہ خود اس الہام سے ثابت ہے

نہ اوسپر کوئی اور دلیل قایم ہے لہذا اسکو شریعت یا شرع جو شارع عام کا نام ہے نہین کہا جا سکتا۔

بیان امر دوم

اس الہام کے متفق علیہ نہ ہونے سے اسکا بے اعتبار ہونا اسلئے ثابت نہین ہوتا کہ اعتبار کا مدار اتفاق پر نہین ہے یہ ہو تو کوئی امر اختلافی لایق اعتبار نہ ہو حالانکہ مسائل دین اسلام کا حصہ اختلافی حصہ اتفاقی سے بڑھکر ہے اور ہر ایک فریق اس حصہ اختلافی کو معتبر اور قابل عمل سمجھتا ہے۔ دور نجاؤ ادلہ اربعہ مین الخصا دلائل شرعیہ کے مسئلہ ہی کو دیکھ لو۔ کیا یہ چارون دلیلین اتفاقی یا دلیلین ہین ہرگز نہین [illegible] دو دلیلین کتاب و سنت تو اتفاقی دلیلین ہین اور دو باقی اجماع و قیاس اختلافی ہین اجماع مین اوّلاً یہ اختلاف ہے کہ یہ ممکن یعنی ہو بھی سکتا ہے یا نہین بعضے اسکے امکان ہی کو نہین مانتے پھر امکان کو ماننے والون کا اس مین اختلاف ہے کہ اسکا علم ہو سکتا ہے یا نہین ایک جماعت امکان علم کے بھی منکر ہین امام فخر الدین رازی نے کتاب محصول مین یہ اختلاف بیان کرکے فرمایا ہے کہ انصاف یہی ہے کہ بجز

والانصاف انہ لا طریق لنا الی معرفۃ حصول الاجماع الا فی زمان الصحابۃ حیث کان المومنون قلیلین یمکن معرفتہم باسرہم علی التفصیل (محصول انتہی)	اجماع زمانہ صحابہ جبکہ مومنین اہل اجماع بہت تہوڑے تہے اور ان سب کی معرفت تفصیلی ممکن تھی اور زمانہ کے اجماعون کے حصول علم کی کوئی سبیل نہین۔

اسی کے مطابق کتاب حصول الاصول مین ہے جو کتاب

65

ارشاد الفحول شوکانی سے ملخص ہے اس مین کہا ہے جو یہ دعوے کرے

ومن ادعی انه یتمکن الناقل للاجماع من معرفة کل من یعتبر فیه من علماء الدنیا فقد اسرف فی الدعوی وجازف فی القول ورحم الله الامام احمد بن حنبل فانه قال من ادعی وجود الاجماع فهو کاذب وجعل الاصفهانی الخلاف فی غیر اجماع الصحابة وقال الحق تعذر الاطلاع علی الاجماع لا اجماع الصحابة حیث کانوا فی قلة واما الآن وبعد انتشار الاسلام وکثرة العلماء فلا مطمع للعلم به (حصول المامول)

کہ ناقل اجماع ان سب علما دنیا کی (جو اجماع مین معتبر ہین) معرفت پر قادر ہے وہ اس دعوی مین حد سے نکل گیا اور جو کچھ اُس نے کہا اٹکل سے کہا خدا امام احمد حنبل پر رحم کرے کہ اونھون نے صاف فرما دیا ہے کہ جو وجود اجماع کا مدعی ہے وہ جھوٹا ہے* اصفہانی نے اس اختلاف کا محل اجماع صحابہ کے سوا اور اجماعون کو ٹھہرایا ہے اور فرمایا ہے کہ حق یہی ہے کہ اجماع پر اطلاع مشکل ہے مگر ان صحابہ کے اجماع پر مشکل نہین کیونکہ وہ تھوڑے لوگ تھے اور اسلام پھیل جانے اور علماء اہل اجماع کے بڑھ جانے کے بعد تو علم اجماع کی کوئی طمع نہین ہوسکتی۔

پھر اس امکان علم اجماع کو تسلیم کرنے والون کا اس مین اختلاف ہے کہ اس علم کا پچھلے زمانے کے لوگون تک منقول ہونا ممکن ہے یا نہین

* امام احمد کا یہ قول مسلم وغیرہ مین بھی منقول ہے اگرچہ مسلّم مین اس کی اور تاویل کی ہے +

ایک جماعت اسکے قائل ہین کہ یہ نقل متواتر سے ناممکن ہے اور اخبار احاد سے ہو تو اسکا اعتبار نہین پھر ان سب باتون (امکان اجماع - امکان علم - امکان نقل) کو ماننے والون کا اس مین اختلاف ہے کہ وہ اجماع شرعی دلیل ہے یا نہین بعض لوگ قائل ہین کہ وہ دلیل شرعی نہین امام احمد بن حنبل اور داؤد ظاہری وغیرہ اسکے قائل ہین کہ صرف اجماع صحابہ دلیل ہے - حصول المامول مین ہے اجماع کا حجت (دلیل) ہونا اجماع صحابہ سے مخصوص ہے - یہی امام ابن حبان کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے اور یہی امام احمد سے مشہور ہے -

وذهب داؤد الظاهري الی اختصاص حجیة الاجماع باجماع الصحابة وهو ظاهر کلام ابن حبان فی صحیحه وهذا هو المشهور عن الامام احمد (حصول)

پھر اس اجماع کو حجت و دلیل ماننے والے اس مین مختلف ہین کہ وہ حجت قطعی ہے یا ظنی - ایک جماعت (صیرفی ابن برهان دبوسی وغیرہ) اس کو قطعی کہتے ہین - ایک جماعت (امام رازی آمدی وغیرہ) ظنی کہتے ہین - بعض (بزدوی وغیرہ حنفی) اس مین تفصیل کرتے ہین - اجماع صحابہ کو قطعی کہتے ہین - باقی اجماعون کو ظنی - ان مذاہب کی تفصیل بھی حصول المامول - ارشاد الفحول وغیرہ مین ہے -

امام رازی اپنے مذہب کی تائید مین فرماتے ہین - کہ تعجب کی بات ہے کہ فقہاء اجماع کا حجت ہونا عموم آیات و احادیث سے ثابت کرتے ہین اور اس بات پر بھی انکا اجماع ہے کہ جو بات عمومات سے ثابت ہو

والعجب من الفقهاء انهم اثبتوا الاجماع بعمومات الآیات والاخبار واجمعوا علی ان المنکر لما تدل علیه العمومات لا یکفر

66

ولا یفسق اذا کان ذلک الانکار بتاویل ثم یقولون الحکم الذی دل علیہ الاجماع مقطوع ومخالفہ کافر فاسق فکانہم قد جعلوا الفرع اقوی من الاصل وذلک غفلۃ عظیمۃ (محصول)

اسکا منکر کافر نہین ہوتا اور نہ فاسق ہوتا ہے اگر وہ بتاویل منکر ہو۔ پھر یہ بھی کہتے ہین کہ جو حکم اجماع سے ثابت ہو اسکا منکر کافر ہے اسمین اونھون نے فرع کو (یعنے حکم قطعیت اجماع) کو اصل سے (یعنے اُن دلائل عموم سے جن سے قطعیت ثابت کرتے ہین) قوی بنا دیا۔ یہہ ان کی بڑی غفلت ہے۔

اسی قسم کے اور اختلاف اجماع کے متعلق اہل اسلام خصوصاً اہلسنت مین پائے جاتے ہین۔

ایسا ہی قیاس کی نسبت ان کا اختلاف ہے بڑے بڑے صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین اسکے حجت و دلیل ہونے کو نہین مانتے اسکے سوید اقاویل صحابہ وتابعین ہمارے ضمیمہ اخبار سفیر ہند نمبر ۱۵ بابت ۱۸۸۰ع مین منقول ہو چکے ہین ہم ان کا اعادہ نہین کرتے وہ ضمیمہ ناظرین شائقین تحقیق طلب فرما کر ملاحظہ مین لائینگے تو حظ اوٹھائینگے۔

پھر جب اختلاف کے سبب اکثر مسائل شرعیہ خصوصاً ادلہ اربعہ مین حصر دلائل شرعیہ کا مسئلہ بے اعتبار ہوے تو اختلاف کے سبب الہام کیونکر بے اعتبار ہو سکتا ہے۔

اس بیان سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جو لوگ ادلہ شرعیہ کا حصر چار دلائل مین کرتے ہین وہ غلطی پر ہین۔ یہ حصر نہ اتفاقی دلائل کی نظر سے صحیح ہو سکتا ہے نہ اختلافی کی نظر سے۔ اتفاقی دلائل کی نظر سے اس کا غلط ہونا تو ابھی معلوم ہوا

اور ثابت ہو چکا کہ اتفاقی دلائل صرف دو ہین نہ چار۔ اختلافی دلائل کی شمولیت کے لحاظ سے یہ دعوے حصر اس لئے غلط ہے کہ اختلافی دلائل ان چارون کے سوا اور بھی ہین استحسان* ۔ استصحاب ۔ استقرار ۔ شرائع سابقین ۔ مصالحہ مرسلہ ۔ قول صحابی وغیرہ ۔

کتاب **مسلم الثبوت** مین لکھا ہے ان چارون دلیلون (کتاب و

للاربعة على الاربعة اتفاق واختلف في امور وتقدم منها شرائع من قبلنا والاستحسان والمصالح المرسلة وقول الصحابي ومنها عدم الدليل بعد الفحص اختاره بعض الشافعية والحق انه ليس بدليل الا بالشرع ومنها الاخذ باقل ما قيل اخذ به الشافعي والحق انه ترجيح لا اخذ بلا اصل في تعارض الاشباه ومنها الاستقراء اختاره البيضاوي والحق انه لا يدل على حكم الله الا اذا دل على وصف جامع تدبر ومنها الاستصحاب وهو

وسنت و اجماع وقیاس) پر تو چارون امام (امام ابوحنیفہؒ امام شافعیؒ امام مالکؒ امام احمدؒ) کو اتفاق ہے [illegible] بعض دلائل [illegible] کا ذکر پہلے بھی ہو چکا) اختلاف ہے از انجملہ شرائع سابقین ہین اور استحسان اور مصالحہ مرسلہ اور قول صحابی ۔ اور از انجملہ تلاش کے بعد دلیل کا نہ پایا جانا ہے اسکو بعض شافعی عدم حکم پر دلیل سمجھتے ہین ۔ اور حق یہ ہے کہ وہ دلیل نہین ہے مگر شریعت کی شہادت سے یعنے شریعت خود بتاتی ہے کہ جس چیز سے شرع ساکت ہے وہ بحکم اباحۃ اصلیہ مباح ومعاف ہے اور از انجملہ کم سے کم کو لے لینا ہے

* ان الفاظ کی تشریح ضمیمہ اشاعۃ السنۃ جلد ۷ مین ہوگی انشاء اللہ تعالے

حجة عند الشافعية وطائفة من الحنفية منهم ابو منصور مطلقاً وعند ابی زید و شمس الائمة و فخر الاسلام للدفع فقط و نفاہ منہم المتکلمون وھو المختار - (مسلم الثبوت)

اسکو امام شافعی نے حجت ٹھہرایا ہے اور حق یہ ہے کہ وہ ترجیح ہے جیسے تعارض کے وقت اصل کو لے لینا اور از انجملہ استقرار ہے اسکو بیضاوی نے اختیار کیا ہے اور حق یہ ہے کہ وہ حکم آلہی پر دلیل نہین ہو سکتا جب تک کہ وہ کسی وصف جامع کو ثابت نہ کرے اور از انجملہ استصحاب ہے وہ شافعی کے نزدیک اور حنفیون مین ایک جماعت کے نزدیک حجت ہے ابوزید وغیرہ اسکو صرف مدافعت کے لئے حجت سمجھتے ہیں اور اکثر لوگ متکلمین وغیرہ اسکو حجت نہیں سمجھتے -

بیان امر سوم

الہام یا کشف غیر نبی کے منکر حجیت متکلمین اور اصولی ہین - اور اسکے حجت (دلیل) ہونے کی قائل بعض محدث و صوفی اس مقام مین ان صوفیون اور محدثون کے اقوال نقل کئے جاتے ہین جو اس الہام و کشف کو حجت جانتے ہین اور اس سے کام لیتے ہین -

از انجملہ امام عبد الوہاب شعرانی ہین جو میزان کبری مین اہل کشف و الہام کے لئے کشف الہام سے دلائل احکام پر مطلع ہونیکے مدعی ہین چنانچہ بصفحہ ۱۲ کتاب میزان کے فرماتے ہین - خدا تعالے نے مجھے بطریق

وقد اطلعنی اللہ تعالے من طریق الالہام علی دلیل لقول الامام

الہام امام (داؤد) ظاہری کے اس مسئلہ کے کہ چھوٹی لڑکی کو ہاتھ

داؤد الظاهري بنقض الطهارة
بلمس الصغيرة التي لا تشتهي

لگانے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے"
مطلع کیا پھر اسکو بتفصیل بیان فرمایا۔

اور بصفحہ ۱۳ فرمایا ہے کہ صاحب کشف مقام یقین مین مجتہدین کے

وصاحب هذا الكشف قد ساوى
المجتهدين في مقام اليقين
وربما زاد على بعضهم لاغتراف
علمه من عين الشريعة ولا
يحتاج الى تحصيل آلات الاجتهاد
التي شرطوها في حق
المجتهد فحكمه حكم الجاهل
بطريق البحر اذا ورد مع عالم
بما ليملأ سقاه منه فلا فرق
بين الماء الذي يأخذه
العالم ولا بين الماء الذي
يأخذه الجاهل۔

مساوی ہوتا ہے اور کبھی بعض
مجتہدین سے بڑھ جاتا ہے کیونکہ
وہ اسی چشمہ سے جس سے شریعت
نکلتی ہے چلو بھرتا ہے اور وہ
اسباب (علوم) اجتہاد کا جو مجتہدون
کے حق مین شرط ٹھہرائی گئی ہین
محتاج نہین ہے اسکا حال دریا کو
راستہ سے ناواقف کا سا ہے
جو کسی راستہ جاننے والے کے
ہمراہ دریا پر پانی لینے کو پہنچ جاتا ہے
اسکے پانی مین اور جاننے والے
کے لئے ہوئے پانی مین کچھ فرق نہین

پھر اسی صفحہ مین اسپر یہ سوال کیا ہے کہ پھر علماء نے اس مسئلہ پر جو

فان قلت فلاي شيء لم يوجب
العلماء بالله تعالى العمل
بما اخذه العالم من طريق
الكشف مع كونه ملحقا با
لنصوص في الصحة عند

کسی نے کشف سے لیا ہو عمل کرنے
کو کیون واجب نہین ٹھہرایا باوجودیکہ
وہ بعض لوگون کے نزدیک صحت
مین (آیۃ و حدیث) کے مثل ہے
پھر اسکا یہ جواب دیا ہے کہ اس پر

بعضهم فالجواب ليس عدم ايجاب العلماء
العمل بعلوم الكشف من حيث ضعفها و
نقصها عما اخذه العالم من طريق النقل
الظاهر وانما ذلك للاستغناء عن عده
في الموجبات بصرائح ادلة الكتاب والسنة
عند القطع بصحته اى ذلك الكشف فانه
حينئذ لا يكون الا موافقا لها اما عند
عدم القطع بصحته فمن حيث عدم
عصمة الآخذ لذلك العلم فقد يكون دخل
كشفه التلبيس من ابليس [illegible] الله تعالى
قد اقدر ابليس كما قال الغزالي وغيره ×
على ان يقيم للمكاشف صورة المحل الذي
يأخذ علمه منه من سماء او عرش او كرسي
او قلم او لوح فربما ظن المكاشف ان
ذلك العلم عن الله فاخذ به فضل واضل
فمن هنا اوجبوا على المكاشف انه يعرض
ما اخذه من العلم من طريق كشفه على
الكتاب والسنة قبل العمل به فان وافق
فذاك والا حرم عليه العمل به فعلم ان من

عمل واجب کرنا اسلئے نہیں ہے کہ جو مسئلہ کشف
سے لیا جاتا ہے وہ اس مسئلہ سے جو ظاہری
نقل سے لیا جاوے کچھ کم رتبہ اور ضعیف ہے
بلکہ اسلئے ہے کہ صریح دلائل کتاب و سنت
کے ہوتے اسکو دلیل موجب عمل ٹھہرانیکے
حاجت نہیں کیونکہ کشف جبکہ اسکی صحت کا
یقین ہو ** کتاب اللہ کے موافق ہی ہوتا ہے۔ اور جب
اسکی صحت کا یقین نہ ہو ‡ تو اس وجہ سے کہ
صاحب کشف معصوم نہیں ہے ‡ اس میں
دخل شیطان [illegible] کیونکہ خدا تعالی نے
ابلیس کو چنانچہ امام غزالی وغیرہ نے کہا ہے قدرت ‡
دی ہے کہ وہ صاحب کشف کو اسکی محل کشف کی
(جس سے وہ علم اخذ کرتا ہے) صورت آسمان یا عرش
یا کرسی یا قلم یا لوح کی سی بنا کر دکھاوے پس وہ
اسکو خدا کیطرف سے سمجھکر لے لیتا ہے اور خود گمراہ
ہوتا ہے اور دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔ اسی نظر سے
علماء نے صاحب کشف پر اس امر کو واجب ٹھہرایا ہے
کہ وہ قبل عمل اسکو کتاب و سنت پر پیش کرے پس
اگر موافق پاوے تو اسپر عمل کرے ورنہ اسپر عمل کرنا

× اسی صورت سے جو ہمنے بصفحہ (۳۰۷) بیان کی ہے ** اس معنے کر کہ ہمیں دخل ابلیس کا امکان ہے جو اسکے عدم استقرار سے ثابت ہوتا ہے ‡ ابتدا میں اسوقت تک کہ اسپر صاحب کشف کو قیام و ثبات نہو ‡ اسیصورت سے جو ہمنے بیان کی ہے اس نوٹ سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ یہ عبارت میزان جسکو ہم نمبر ۲ جلد ۷ میں نقل کر چکے ہیں ہمارے دعاوی کے مخالف نہیں بلکہ مؤید ہے ہمنے اسکو اس مقام میں نقل کیا ہے ورنہ اسکی نصف اخیر کو اسمقام سے تعلق نہ تھا۔

اخذ علمہ من غیر الشریعۃ من غیر تلبیس فی طریق کشفہ فلا یصح منہ الرجوع عنہ ابداً ما عاش۔

اسپر حرام ہو اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص اپنا علم شریعت کے سوا اور جگہ (الہام وکشف) سے لے اور اس میں تلبیس کا دخل نہو تو اس سے وہ کبھی نہ پھرے جب تک زندہ رہے۔

اور اس میں **بصفحہ ٢٠** کہا ہے اہل کشف قیاس کے محتاج نہیں وہ کشف کے سبب اس سے مستغنی ہیں۔

ومن ھنا یعلم ان اھل الکشف غیر محتاجین الی القیاس لاستغنائھم بالکشف

اور **بصفحہ ٣٣** فرمایا ہے کہ حدیث اصحابی کالنجوم اگرچہ محدثین کے نزدیک محل کلام ہے پر وہ اہل کشف کے نزدیک صحیح ہے۔

اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم وان کان فیہ مقال عند المحدثین فھو صحیح عند اھل الکشف

اور **بصفحہ ٣٤** کہا ہے ہمارے پاس کوئی دلیل ایسی نہیں جو کلام اہل کشف کو رد کرے نہ عقلی نہ نقلی نہ شرعی کیونکہ کشف ہمیشہ شریعت سے موید ہوتا ہے۔

فانہ ماثم لنا دلیل واضح یرد اھل الکشف ابداً لا عقلا ولا نقلا ولا شرعا لان الکشف لایاتی الا مویدا بالشریعۃ دائما

اور **بصفحہ ٤١** فرمایا ہے کہ بہتیری اولیاء اللہ سے مشتہر ہو چکا ہے کہ وہ آنحضرت صلعم سے عالم ارواح میں (یا بطور کشف) ہم مجلس ہوئے اور ان کے ہمعصروں نے ان کے دعوی کو تسلیم کیا۔ پھر امام شعرانی نے اُن لوگوں کے نام لئے جن میں ایک امام محدث **جلال الدین** سیوطی ہیں پھر فرمایا

وقد اشتھر عن کثیر من الاولیاء الذین ھم دون الائمۃ المجتھدین فی المقام بیقین انھم کانوا یجتمعون برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کثیرا ویصدقھم اھل عصرھم علی ذالک الی ان ذکر جماعۃ منھم الشیخ جلال الدین السیوطی ثم

قال ورایت ورقة بخط الشیخ جلال الدین السیوطی عند احد اصحابه وهو الشیخ عبد القادر الشاذلی مراسلة لشخص سأله فی شفاعة عند السلطان قایتبای رحمه الله تعالی اعلم یا اخی اننی قد اجتمعت برسول الله صلی الله علیه وسلم الی وقتی هذا خمسا وسبعین مرة یقظة ومشافهة ولولا خوفی من احتجابه صلی الله علیه وسلم عنی بسبب دخولی للولاة لطلعت القلعة وشفعت فیك عند السلطان وانی رجل من خدام حدیثه واحتاج الیه فی تصحیح الاحادیث التی ضعفها المحدثون من طریقهم ولاشك ان نفع ذالك ارجح من نفعك انت یا اخی انتهی یؤید الشیخ جلال الدین فی ذالك ما اشتهر عن سیدی محمد بن زین المادح لرسول الله انه کان یری رسول الله صلعم یقظة ومشافهة ۔ (میزان شعرانی)

مینے ایک ورق شیخ جلال الدین سیوطی کا دستخطی انکے صحبتی شیخ عبد القادر شاذلی کے پاس پایا جو کسی شخص کے نام خط تھا جس نے ان سے بادشاہ وقت کے پاس شفارش کی درخواست کی ۔ انہون نے جواب مین کہا کہ مین آنحضرت صلعم کی خدمت مین تصحیح احادیث کے لئے جنکو محدث ضعیف کہتے ہین حاضر ہوا کرتا ہون چنانچہ اسوقت تک پچہتر دفعہ حالت بیداری مین حاضر خدمت ہو چکا ہون مجہے یہہ خوف ہوتا کہ مین بادشاہ وقت کے پاس جانے کے سبب اس حضوری سے روکا جاؤن گا تو قلعہ مین جاتا اور تمہاری شفارش کرتا ۔ امام شعرانی فرماتے ہین کہ شیخ جلال الدین کے اسبات کا موید وہ واقع ہے جو سید محمد بن زین سے مشہور ہے وہ آنحضرت صلعم کی زیارت سے بیداری مین مشرف ہوتے جب حج کو جاتے پہر اسکو مفصل ذکر کیا ۔

اور ازانجملہ شیخ محی الدین ابن عربی ہین جو فتوحات مکیہ مین ایک خاص باب اس مضمون کا کہ اہل ولایت بذریعہ کشف آنحضرت سے احکام پوچھتے

ان احدهم اذا احتاج فی واقعة
او سوال عن حديث رای النبی
صلی الله عليه وسلم فينزل عليه جبرئيل
عليه السلام فيساله عما احتاج
اليه الولی فيجيبه النبی صلی الله عليه
وسلم ويسمع هذا الولی فيعی ما قال
صلی الله عليه وسلم قال وهذا كما سال
جبرئيل عليه السلام عن الايمان و
شرائع الاسلام فاجابه صلی الله عليه
وسلم و [illegible] قال و [illegible] من هذا
الطريق احاديث النبی صلی الله عليه
وسلم فرب حديث صحيح عند اهل الفن
لا يثبت عندنا من هذا الطريق ورب
موضوع عندهم يصح بقوله صلی الله
عليه وسلم هذا احاديث قلته -
(فتوحات)

ہین" مقرر کرکے فرماتے ہین ان ہین سے
جب کسی کو کسی واقعہ مین حدیث کی حاجت
پڑتی ہے تو وہ آنحضرت صلعم کی زیارت سے مشرف
ہو جاتا ہے - پہر جبرئیل علیہ السلام نازل
ہوتے ہین - اور آنحضرت صلعم جبرئیل عم سے
وہ مسئلہ (جسکی ولی کو حاجت ہوتی ہے)
پوچہکر اس ولی کو بتاتے ہین جس کو ولی
سنتا ہے اور یاد کرلیتا ہے جیسے آنحضرت
سے جبرئیل نے ایمان و اسلام کا سوال
کیا تھا اور آنحضرت نے اسکا جواب دیا
تھا اور صحابہ نے یاد کرلیا تھا - شیخ
ابن عربی نے فرمایا ہے ہم اس طریق سے
آنحضرت صلعم سے احادیث کی تصحیح کرا لیتے ہین
بہتیری حدیثین ایسی ہین جو اس فن کے
لوگون کے نزدیک صحیح ہین اور وہ ہمارے
نزدیک صحیح نہین اور بہتیری حدیثین انکے
نزدیک موضوع ہین - اور آنحضرت کے قول سے (بذریعہ کشف) صحیح ہو جاتی ہین -
اس قسم کے مسائل و احادیث جنکی تصحیح ابن عربی نے آنحضرت سے کرائی ہے
فتوحات مین بہت مذکور ہین جیسے حدیث رفع یدین بوقت انتقالات نماز اور
دعاء ختم صحیح بخاری اور حدیث وقوع طلاق ثلث وغیرہ -
اور فتوحات مکیہ مین یہہ بہی فرمایا ہے کہ اہل ذکر و خلوت پر وہ علوم

لدنیہ کہلتے ہین جواہل نظر و استدلال کو حاصل نہین ہوتے ۔ اور یہہ علوم لدنیہ اور اسرار و معارف انبیاء اور اولیاء سے مخصوص ہین اور جنید بغدادی سے نقل کیا ہے کہ انہون نے تیس سال اس درجہ مین رہکر یہ رتبہ حاصل کیا ہے ۔ ابویزید بسطامی سے نقل کیا ہے کہ تم (علماء ظاہر) نے علم مردون سے لیا ہے ہمنے خدا زندہ قائم سے (اس مضمونکی اصل عبارت فتوحات اشاعۃ السنۃ نمبر ۵ جلد ۲ مین نقل ہوچکی ہے ۔

اور از انجملہ امام غزالی ہین انکا قول مثبت الہام بہی اُسی نمبر ۵ اشاعۃ السنۃ مین نقل ہوچکا ہے ۔

اور از انجملہ رئیس محدثین ہند حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ ہین جو اپنی متعدد تصانیف مین الہام و کشف پر اعتماد اور اس سے استشہاد کئے ہین ۔ آپ نے رسالہ دُرّ ثمین فی مبشرات النبی الامین اور رسالہ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ مین بسند متصل شیخ محمد بن عبد الرحمن الخطاب شارح مختصر خلیل سے روایت کیا ہے کہ انہون نے کہا ہم عارف باللہ

الحدیث الثالث والثلثون اخبرنی الشیخ ابو طاہر قال اخبرنا الشیخ احمد النخلی قال اخبرنا شیخنا السید السند احمد بن عبد القادر قال اخبرنا الشیخ جمال القیراوانی عن شیخہ الشیخ یحیی الخطاب المالکی قال اخبرنا عمی الشیخ برکات الخطاب عن والدہ عن جدہ الشیخ محمد بن عبد الرحمن

شیخ عبد المعطی تونسی کے ساتھ آنحضرت کی زیارت کے لئے گئے جب ہم آنحضرت کے روضہ کے قریب ہوئے تو پاپیادہ ہولیے پس شیخ عبد المعطی چند قدم چلتے اور پہر کہڑے ہوجاتے یہانتک کہ روضہ مبارک کے سامنے کہڑے ہوگئے اور کچھ بولے جسکو ہم نہ سمجھے جب ہم وہان سے پہرے تو ہم نے اُن سے

الخطاب شارح مختصر الخليل قال مشينا مع شيخنا العارف بالله تعالى الشيخ عبد المعطى التونسى لزيارة النبى صلعم فلما قربنا من الروضة الشريفة ترجلنا فجعل الشيخ عبد المعطى يمشى خطوات ويقف حتى وقف تجاه القبر الشريف فتكلم بكلام لم نفهم فلما انصرفنا سالناه عن وقوفه فقال كنت اطلب الاذن من رسول الله صلعم فى القدوم عليه فاذا قال لى اقدم قدمت ساعة ثم وقفت وهكذا حتى وصلت اليه فقلت يا رسول الله اكل ما روى البخارى عنك صحيح فقال صحيح فقلت له ارويه عنك يا رسول الله صلعم قال اروه عنى وقد اجاز الشيخ عبد المعطى نفعنا الله تعالى به الشيخ محمد الخطاب ان يرويه عنه وهكذا كلهم احد اجاز من بعده واجاز السيد احمد بن عبد القادر النخلى ان يرويه عنه واجاز النخلى لابى طاهر واجاز ابو طاهر لنا (انتباه و درثمین)

توقف کا سبب پوچھا انہون نے فرمایا مین آنحضرت سے حاضر خدمت ہونے کا اذن چاہتا تھا آپ نے فرمایا آ تب مین آگے ہوا پھر مین نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھہ آپ سے امام بخاری نے روایت کیا ہے وہ سب صحیح ہین آپکی طرف سے اُسکو روایت کرون آپ نے فرمایا ہان صحیح ہے تو میری طرف سے اس کو روایت کر۔

اس حدیث کے روایت کرنے کی اجازت شیخ عبد المعطی نے اپنے شاگرد شیخ محمد خطاب کو دی انہون نے اپنے شاگردوں کو ایسا ہی بیچ والون تک یہانتک کہ شیخ ابو طاہر استاذ حضرت شاہ ولی اللہ نے حضرت شاہ ولی اللہ کو۔ اور اپنے رسالہ فیوض الحرمین ایسی باتین جو بذریعہ کشف آپکو آنحضرت سے حاصل ہوئی ہین بہت بیان کی ہین پر انکی تفصیل سے خوف تطویل ہے

اور از انجملہ صاحب دراسات ہین جو اس کتاب کے صفحہ ۳۹ مین فرماتے ہین کہ جو کوتاہ نظرون کو وہم ہوا ہے کہ اجتہاد کا محل اخذ

وما یتوهمه القاصرون من ان الاجتهاد ماخذه الکتاب والسنة والکشف لیس طریقا للاخذ عنهما فباطل لان الکشف طریق جائزة لاخذ الحدیث ومعنى القران عن النبی صلى الله علیه وسلم یقظة شفاها وقال صلى الله علیه وسلم فی الرؤیا الصالحة ما قال فکیف فی الکشف واین الاجتهاد من ذلك فهو اقوى من کل اسباب العلوم بعد الوحی فانه رشح ترشح من بحره والقول بانه لو کان الکشف حجة یسمع [illegible] لکان الحجج الشرعیة خمسة وقد اتفقوا على انها اربعة مردود فانه لم یقع الاتفاق على حجیة القیاس وهو حجة عند القائلین به فکذلك الکشف وان لم یقل بحجیته اهل الظاهر فهو حجة عند اهله بل هو عندهم مما یوجب الیقین کما هو مبسوط

(دراسات ص ۳۹)

کتاب وسنت ہی اور کشف کو کتاب وسنت سے احکام لینے کی طرف راہ نہین سو باطل ہے آنحضرتؐ سے حدیث اخذ کرنے اور قران کے معنی پوچھنے کے لئے کشف جائز راہ ہے آنحضرتؐ نے سچے خوابون کے باب مین (جو کشف سے کمتر ہین) فرمایا ہے جو فرمایا ہے۔ پس کشف کی نسبت آپکا کیا حکم ہوگا اور اجتہاد کا اسکے سامنے کیا رتبہ ہے۔ وہ تو علم کی سبھی وسائل (اجتہاد [illegible] وہ اسی وحی کے دریا کا ترشح ہے اور یہہ کہنا کہ اگر کشف ان دلائل سے ہوتا جنکا اتباع جائز ہے تو چاہیے تھا کہ دلائل شرعیہ پانچ ہوتے حالانکہ انکا اتفاق اسپر ہے کہ وہ دلائل چار ہین۔ لائق قبول نہین ہی کیونکہ اتفاق تو ان چار دلیلون پر بھی نہین ہوا انمین سے قیاس پر اتفاق کب پایا گیا ہے۔ ایسا ہی کشف بھی اسکو علماء ظاہر نہین مانتے تو اسکے اہل تو مانتے ہین بلکہ وہ انکے نزدیک موجب یقین ہے۔

پہر اس کتاب کے صفحہ ۳۰۹ سے ۳۱۲ تک اتحاف العارفین شیخ محمد برسی اور انوار قدسیہ اور طبقات الاولیاء عبد الوہاب شعرانی اور طبقات الاولیاء ابن الملقن سے اس مضمون کی چند حکایات نقل کی ہین جنمین اہل اللہ کا آنحضرتؐ

قال ایضا حکی عن بعض الاولیاء انه حضر مجلس فقیه فروی ذلک الفقیه حدیثا فقال له الولی هذا باطل قال ومن این لک هذا فقال هذا النبی صلی الله علیه وسلم واقف علی راسک یقول انی لم اقل هذا الحدیث وکشف الله لک الفقیه فرای النبی صلی الله علیه وآله وسلم

(دراسات ص ۳۱)

سے احادیث کی صحت دریافت کرنا پایا جاتا ہے ان مین سے ایک ولی سے یہ حکایت نقل کی ہے کہ وہ ایک فقیہ کی مجلس مین حاضر ہوئے اور فقیہ نے ایک حدیث بیان کی تو اس ولی نے کہا یہ حدیث جھوٹی ہے فقیہ نے پوچھا تمنے یہ کہان سے جانا اس ولی نے کہا یہ دیکھ آنحضرت صلعم تیرے سر پر کھڑے فرما رہے ہین کہ یہہ حدیث مین نے نہین کہی ۔ اسوقت اس فقیہ کو بھی کشف ہوگیا اور اس نے آنحضرت کو کھڑے ہوئے دیکھ لیا

اور از انجملہ مولانا محمد اسمٰعیل ایک سرگروہ اہلحدیث ہین جو کتاب صراط مستقیم مین بصفحہ ۳۰ فرماتے ہین ہر اہل فن کار و فطانت ارباب تحدس و کیاست کہ بلطافت ذہن و صفای قریحہ بمغز این کلام و خلاصہ این مقام رسیدہ باشند پوشیدہ نخواہد ماند کہ صدیق من جملہ کملا انبیا ربیا شدہ و من جملہ محقق در شرائع پس اگر صدیق زکی القلب است رضا و کراہیت حضرت حق در افعال و اقوال مخصوصہ و صحت و بطلان عقائد خاصہ و محمودیت و مذمومیت در اخلاق و ملکات شخصیہ و صلاح و فساد و نظام و اب المحفظ در وقائع و معاملات جزئیہ بنور جبلی خود دریافت می نماید مثلاً بشہادت قلب خود میداند کہ فلان قول مخصوص یا فعل مخصوص مرضی حق است یا غیر مرضی و فلان عقیدہ خاصہ حق است یا باطل و فلان خلق مخصوص محمود است یا مذموم و فلان معاملہ خاصہ کہ فیما بین اہل منزل یا اہل مدینہ منعقد شدہ یا فلان رسم مخصوص کہ در فلان قوم مروج یافتہ موافق نظام اتم است یا مخالف آن پس احکام این امور مذکورہ اورا بدو وجہ معلوم میشود یکے بشہادت قلب خود خصوصاً و دیگرے بسبب اندراج او در کلیات شرع عموماً و علم کہ بوجہ اول حاصل شدہ تحقیقی است و ثانی تقلیدی و اگر ذکی العقل است پس نور جبلی او بسوے کلیات حقہ منعقدہ در حظیرۃ القدس کہ بر اینہا ترتیب نوع انسان عموماً متعین گردیدہ اورا رہنمونی میفرماید آن کلیات در ذہن او علی مر الدہور والاعصار

محفوظ میماند و استنباط جزئیات ازان کلیات نمے تواند کرد پس علوم کلیہ شرعیہ او بدو واسطہ میرسد بوساطت نور جبلی و بوساطت انبیا علیہم الصلوۃ والسلام"

اس خیال واعتقاد کے لوگ متقدمین و متاخرین اہل اسلام مین اور بہت ہین۔ ان سب کے اقوال نقل کرنیکی اسمقام مین گنجایش نہین۔ ان چند اقوال منقولہ بالا سے امر سوم کا بیان شافی ہوگیا اور بخوبی ثابت ہوا کہ الہام یا کشف کو حجت و دلیل جاننے والے بھی اکابر اہل اسلام (صوفیہ کرام و محدثین عظام) ہین جیسا کہ اسکی حجیت کے منکر اکابر ہین یہ مسئلہ ایسا نیا اور انوکہا نہین جسکا کوئی قائل نہو۔

یہی جتانا اس امر سوم کے بیان سے ہمارا مقصود تھا اس سے اس امر کا اظہار مقصود نہین ہے کہ ہم خود بھی اس الہام کو حجت و دلیل جانتے ہین اور غیر ملہم کو کسی ملہم (غیر نبی) کے الہام پر عمل کرنا واجب سمجھتے ہین نہین نہین۔ ہرگز نہین ہم صرف کتاب اللہ و سنت کے پیرو مین اور اسی کو حجت و دستور العمل اور عام راہ جانتے ہین۔ نہ خود الہامی ہین نہ کسی اور کشفی الہامی غیر نبی کے (متقدمین سے ہو خواہ متاخرین سے) متبع و مقلد ہین۔

بیان امر سوم [illegible] متعلق [illegible] الہام [illegible] اس سوال کا جو اعتراض سوم (منجملہ اعتراضات مشترکہ فریقین) کے جواب سے پیدا ہوا تھا جواب پورا ہوا اور خوب محقق ہوا کہ مولف براہین احمدیہ کا اپنے الہام کو اپنے حق مین حجت اور دلیل سمجھنا کوئی نئی اور انوکہی بات نہین ہے۔

اب ہم اس بحث (سوالات وجوابات) کو ختم کرتے ہین کیونکہ اس بحث مین اگرچہ صراحۃً وقصداً صرف تین سوالون (منقولہ نمبر ۶) کا جواب دیا گیا ہے مگر تبعاً وضمناً اور بہت سے اعتراضونکا جواب بھی اسمین ادا ہوا بلکہ غور و تامل سے کام لیا جاوے تو کوئی اعتراض ایسا نہین رہا (یا یون کہو کہ ایسا اعتراض کم ہوگا) جسکا جواب اس بحث سے نکل نہ سکیگا لہذا ہم اب اس بحث کو طول نہین دیتے اور اس ریویو کا تتمہ چند امور اور بیان کرتے ہین۔

اوّل جو سب سے اہم اور اقدم ہے یہ ہے کہ جو کچھہ ہمنے الہامات مولف براہین احمدیہ کی حمایت اور اعتراضات مخالفین سے انکی برارت مین کہا ہے اسکی بنا (چنانچہ ہمارے الفاظ و قیود جابجا مظہر ہین) صرف دو امر پر ہے اوّل یہ کہ یہ الہامات اور انکی تاویلات حد امکان اور تجویز عقل سے خارج نہین دوم یہ کہ وہ شرع کے مخالف نہین اس سے بڑھکر فعلی (یعنی بالفعل) ثبوت و تحقق ان الہامات کی ہمنے شہادت نہین دی اور نہ خصوصیت کے ساتھ کسی خاص وحی کے

الہامات یا حالات کی کوئی شہادت دیسکتا ہی جبتک کہ اسکو ذاتی تجربہ نہو یا وہ خود ملہم ولی نہو اور بحکم ولی را ولی می‌شناسد اپنی وجدانی شہادت سے اسکے صدق و تحقق کا اسکو یقین نہو ہم کو مولف براہین احمدیہ سے صرف حسن ظنی ہی اسلیئے ہم انکو سچا جانتے ہین اور انکے بیان کو عقل اور شرع کے مخالف نہین سمجھتے لہذا ہم نے بالفعل اسیقدر امکانی اور تجویزی رائے دی ہے انکے الہامات اور برکات کا ہمکو ذاتی تجربہ و مشاہدہ ہوگا تو آئندہ حصوں کے ریویو مین فعلی ثبوت کی شہادت و تائید سے بھی دریغ نہو گا۔

اس امکانی رائے سے بھی ہمارا مقصود (چنانچہ ہم پہلے بھی جتا چکے ہین) مطلق الہام غیر نبی کی تائید ہی جس سے الہام انبیا کی تائید مقصود ہے خاصکر مولف براہین احمدیہ کے الہامات کی تائید ہمارا اصلی مقصود نہین ہے اور نہ ہمکو اسوقت تک مولف براہین سے بجز اخوت اسلامی کوئی خصوصیت ہی ہمکو ان سے کوئی خصوصیت پیدا ہو گی تو خاصکر انکی تائید اور ہی طرز و کیفیت سے عمل مین آویگی انشا اللہ تعالی۔

(۳) اس کتاب مین [illegible] خوبیان [illegible] ہین جنکا بیان [illegible] ہو چکا ایسی ہی اسمین [illegible] نقائص بھی ہین جنکا بیان اس نظر سے کہ ہم اسپر ریویو لکھ رہے ہین ہمارا منصبی فرض ہے۔

از انجملہ (۱) یہ کہ اسکی عبارت اردو عمدہ نہین ہی اسکے بعض محاورات فارسی کے تابع ہین اور اکثر محاورات اردو غیر فصیح ہین جیسے لفظ "تا" بجائے "تاکہ" او لفظ "جو" بجائے "کہ" اور لفظ "جو کہ" بجائے "جو" وغیرہ مگر ہم اس نقص مین مؤلف کو معذور جانتے ہین اور پنجاب کے اکثر اہل علم جنکو ہندوستان ہی کا اتفاق نہین ہوا اور نہ اردو تحریرات اخبارات وغیرہ دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہی ایسے ہی ہوتے ہین۔

از انجملہ (۲) یہ کہ اسمین تطویل بہت ہی ایک مطلب کئی کئی دفعہ (کبھی نثر مین کبھی نظم مین) ادا کیا گیا ہی جسمین کتاب کا حجم و خرچ طبع بڑہ گیا ہی اسمین بھی جناب مولف معذور معلوم ہوتے ہین شاید وجدانی ذوق اور ایمانی جوش انکو اس تکرار پر مجبور کرتا ہی۔

از انجملہ (۳) یہ کہ اسمین بعض مطالب مجمل وارد کئے گئے ہین اہم مقاصد جو اس کتاب کی اقصی غایات سے ہین (جیسے اثبات الہام و بے مثلیث قران) اسکی مبادی خصوصاً حواشی مین لائے گئے ہین شاید اسمین بھی جناب مولف معذور ہون وہ استعمال طرز کے سبب مقاصد کو مبادی مین لے آئے ہون۔

از انجملہ (۴) یہ کہ بعض جگہ اس کتاب مین مخالفین کے حق مین سخت کلامی پائی جاتی ہی جو اس زمانہ سویلیزیشن (تہذیب) مین عام طبائع کی تنفر کی موجب ہی اگرچہ مولف اسمین بھی معذور اور حمیت حقانی و جوش ایمانی سے مجبور ہین۔

مگر اسمین مخاطبین مخالفین اسلام کو اس کتاب کے پڑہنے یا اسکا جواب دینے سے ایک عذر وبہانہ ہاتھ آگیا ہی وہ کہتے ہین (چنانچہ ایک آریہ سماج لاہور کی اعلے ممبر سی سنا گیا ہے) کہ اس کتاب مین تہذیب سے کام نہین لیا گیا ہی ہم اس کو کیونکر دیکھین اور اس کا جواب کیا دین - آئندہ جناب مولف سخت کلامی کو اسمین دخل نہ دین تو اسکا حسن دوبالا ہو جاوی اور ان لوگون کا بہانہ بہی ٹوٹ جائے اور کس وناکس طالب ومتعلل اس کتاب کے مطالع سے نفع اوٹہاوے -

اور دین بھی ہمکو یہی سکہاتا ہے کہ ہم کافرسے کافر کو اور بدتر سی بدتر کو نرمی اور پیار سی یاد کرین اسمضمونکی آیات قران مین بہت ہین اس مقام مین ایک صحیح حدیث نقل کیجاتی ہی موطا امام مالک مین بصفحہ (۳۸۶) حضرت عیسی علیہ السلام سے منقول ہے آپنے خنزیر کو مخاطب کیا تو یہہ فرمایا انفذ بسلام یعنی تجہی سلام ہے یا سلامتی سی نکل جا -

اس حدیث کو ہماری معاصر دیندار وپرہیزگار محدث عالم وصوفی جو مخالفین مذہب کا سیدہی طور پر [illegible] ترش پیشانی سی اُنکے بات کو کرنیکو جائز نہین کہتے اور اپنے ان افعال سی اسلام کو مخالفین کی نظرون مین حقیر کر رہی ہین غور کی نگاہون سی ملاحظہ فرماوین اور اپنی اس دینداری پر آنسو بہائین اور قرآن وحدیث کی تشدد وتباغض کے نصوص ہی پر نگاہون کو بند نرکہین آیات واحادیث رفق اور رحمت کو بہی نگاہ مین لائین اور اس مصرعہ کا مصداق نہو رہین - ع

حفظت شیاء وغابت عنك اشیاء

اس بات کو ہم ایک مستقل مضمون "بغض وتہاجر" مین بتفصیل لکہنا چاہتی ہین جو عنقریب نمبر ۱۲ جلد ۷ یا نمبر ۱ جلد ۸ مین قلم مین آئیگا انشا اللہ تعالی -

ان نقائص اربعہ کے بیان کے ساتہ ہم یہ کہنا بہی اپنا فرض جانتے ہین کہ یہہ نقائص صوری اون خصائص ومحاسن معنوی کے مقابلہ مین کچہہ وقعت نہین رکہتے اونکی سامنے بحکم "ان الحسنات یذہبن السیات" یہ ہبار منثور اکا مصداق ہین ہان اگر آئندہ یہ کتاب مستطاب ان نقائص سے بری

پھر تو یہ اس شاہد رعنا کے لئے ایک زینت اور عمدہ لباس ہے - اور اسی وجہ سے ہمکو امید
ہے کہ جناب مولف ہماری اس نکتہ چینی کو (جو سراسر نصیحت پر مبنی ہے) قبول فرماینگے اور آیندہ
حصون کو ان نقائص صوری سے بری رکھینگے -

(۴) اس کتاب کی خوبی اور بحق اسلام نفع رسانی اس کتاب کو بچشم انصاف پڑھنے اور ہمارے
ریویو کو دیکھنے والون کی نظرون مین مخفی نرہیگی - لہذا بحکم "ھل جزاء الاحسان الا الاحسان"
کافہ اہل اسلام پر (اہلحدیث ہون خواہ حنفی شیعہ ہون خواہ سُنّی وغیرہ) اس کتاب کی نصرت اور
اسکی مصارف طبع کی اعانت واجب ہے - مولف براہین احمدیہ نے مسلمانونکی عزت رکھ دکہائی ہے
اور مخالفین اسلام سے شرطین لگا لگا کر تحدی کی ہے اور یہ منادی اکثر روے زمین پر کردی ہے
کہ جس شخص کو اسلام کی حقانیت مین شک ہو وہ ہمارے پاس آئے اور اسکی صداقت دلائل عقلیہ
اور معجزات [illegible] بچشم خود
ملاحظہ کرے - پھر کیا اس احسان کے بدلے مسلمانون پر یہ حق نہین ہے کہ فی کس نہیں فی گھر ایک
ایک نسخہ کتاب اسکی ادنی قیمت دیکر خرید کر لین اور اسپر یہ شعر پڑہین - شعر

جماد ہے چند دادم جان خریدم — بحمد اللہ کہ بس ارزان خریدم

اب ہم اس ریویو کو اس دعا پر ختم کرتے ہین -

اے خدا اپنے طالبون کے رہنما اُن پر اُنکی ذات سے انکے ماں باپ سے تمام جہان کے
مشفقون سے زیادہ رحم فرما - تو اس کتاب کی محبت لوگون کے دلون مین ڈالدے اور اسکے برکات سے
انکو مالا مال کردے اور کسی اپنے صالح بندہ کے طفیل اس خاکسار شرمسار گنہگار کو بھی اپنے فیوض و
انعامات اور اس کتاب کی خاص برکات سے فیضیاب کر - آمین [illegible] الاکرام [illegible] *

---

* خریداری کتاب [illegible] قیمت کتاب فی نسخہ [illegible]
(۱) جناب مولف مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان ضلع گورداسپور -
(۲) میر عباس علی شاہ صوفی صاحب لودہانہ محلہ صوفیان

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر دوازدہم — معہ — جلد ہفتم

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنۃ

بابت ماہ صفر سنہ ۱۳۰۲ ہجری مطابق دسمبر سنہ ۱۸۸۴ء

اصول و ضوابط و شرح قیمت رسالہ و ضمیمہ

(۱) قیمت رسالہ و ضمیمہ بدستور یعنی نوابون و رئیسون سے سالانہ ۱۲ گورنمنٹ اور عام اختیار سے ۶ متوسط اہل وسعت سے ۶ کم وسعت لوگون سے ۴ ملے بی وسعت اہل علم سے جو اوسکی اشاعت کرین دعا خیر

(۲) رسالہ اور اوسکا ضمیمہ دونو ماہوار ہین (۳) ضمیمہ اکثر رسالہ سے علیحدہ شائع ہوتا ہے (۴) ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ [illegible] نہین ہوتا۔ رسالہ بدون [illegible] (۵) خطوط و کتابت و ارسال زر مہتمم کے پوری نام و خطاب سے حسب نشان ذیل ہونا چاہیئے اور بیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی ہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہو گا ✤ ابو سعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنہ لاہور محلہ سید مٹھہ متعلقہ ڈاکخانہ لوہاری منڈی

اشتہار

اشاعۃ السنۃ گذشتہ سالون کے پوری جلدین جو ہمارے پاس تہین وہ فروخت ہو چکی ہین اب صرف بعض سالونکی کامل جلدین ہمارے پاس ہین سب سالونکی پوری جلدین کوئی ہمسے چاہتا ہی تو ہم اورون سے لیکر اوسے دیتے ہین۔ اور قیمت پہلی چار جلدونکی بحساب ۶ روپیہ فی جلد ۶ روپیہ اور پچھلی تین جلدونکی بحساب ۴ روپیہ ۱۲ روپیہ لیتے ہین اس نایابی و گرانی کی نظر سے بمشورہ و معاونت بعض احباب ہم اون سبہی جلدون کو ازسر نو چھپوانا چاہتے ہین بطرز و ترتیب جدید جسمین متفرق مضامین یکجا ہونگے۔ اور اید مضامین جو صرف اوسی وقت مین کار آمد تہے نکالی جائینگے۔ عربی عبارات ضمیمہ جات اخبار سفیر ہند ۱۲۹۴۔۹۵ کا ہندی مین ترجمہ کرکے انکو جلد اول مین شامل کیا جائیگا اور تصحیح و صفائی طبع کا اہتمام بہی پورا ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ان سب خوبیون کے ساتہہ قیمت سابق ان جلدونکی پہلی سے بہت کم غالبا چہارم حصہ یا اس سے بہی کم خریداران بہت جلد اپنی درخواستین ارسال فرماوین کیونکہ تعداد جلد بلحاظ درخواست چہپیگی۔ اور جسقدر درخواستون کی کثرت سے جلدون کے تعداد بڑہیگی اوسیقدر قیمت مین رعایت ہوگی ✤ ابو سعید محمد حسین لاہوری

اطلاع و اعتذار

متعدد سفرون متفرق اوقات مین اپنی اور اپنے عیال کی بیماریون بعض قومی ضروری اور کتابی نویسیون کی بد عہدیون کے سبب خاکسار دائم الاعتذار کئی مہینون سے کوئی رسالہ و ضمیمہ شائع نہین کر سکا اب بحمد اللہ اکثر حصہ ان اعذار کا ارتفاع ہو اور مضمون سے کئی نمبرون کا تیار ہے لہذا نمبر ۱۲ چہپوا کر بہیجا گیا ہی اسی ہفتہ مین انشاء اللہ تعالیٰ کئی نمبر جلد ہشتم کے پیشکش ہونگے۔ خریداران وغیرہ سے یقین ہے جیسا حضور وہ ہم عصر قدیم سے تجوز رافع کرم ہمیشہ ہفتہ دار اشاعۃ السنۃ مین اپنا عنایت فرماتے ہین [illegible] کو معرض قبول مین جگہ اور عفو و سامحت کو [illegible] لاوین ✤

المعتذر

المؤلف

دائم ال[illegible]

مطبع مرتضائی لاہور مین چہپا

دربار راولپنڈی

اور

مسایل اسلامی

(لایق ملاحظہ گورنمنٹ)

راولپنڈی کے دربار دیپارے مین جس
مین امیر صاحب کابل بھی رونق افروز تہے
ہمکوبہی شامل ہونے کا اتفاق ہوا اس دربار کے
متعلق اسلامی مسایل اور انکے نتایج کا بیان ہم اپنا
منصبی فرض خیال کرکے ادا کرتے ہیں
اس تقریب تشریف آوری امیر صاحب ممدوح
پر جو اعزاز واکرام امیر صاحب کا گورنمنٹ کی
طرف سے ہوا ہے وہ اسلام و مسلمانون کے
فخر کا موجب اور گورنمنٹ کی دور اندیشی و قدر شناسی
کا منبئ ہے اور جو امیر صاحب کی طرف سے
گورنمنٹ کا اکرام ہوا ہے وہ اسلام کی خوبی و
صفائی کا مثبت اور مسلمانون کی وفاداری
و صدق شعاری کا موجب ہے۔

اس موقع پر جو ہدیے و تحایف گورنمنٹ کی طرف
سے امیر صاحب کی خدمت مین۔ یا امیر صاحب
کی طرف سے گورنمنٹ کی خدمت مین پیشکش
ہوئے ہین اُن سب کی تفصیل ہمارے مقصود
سے اجنبی ہے یہ کام عام اخبارون کا ہے
جو صرف واقعات سے بحث کرتے ہین۔ ہم
صرف ان آخری ہدایا فریقین کے ذکر پر اکتفا
کرتے ہین جنسے ہمارے مقصود کو خاص تعلق ہے
آخری ہدیہ جو گورنمنٹ کی طرف سے امیر صاحب
کی خدمت مین پیش ہوا ہے وہ ایک مرصع اور
بیش قیمت تلوار تہی جو دیسرائے نے اپنے
ہاتہ سے امیر صاحب کو دی۔ اور آخری ہدیہ
منجانب امیر صاحب اُنکا یہہ کلمہ تہا کہ جو

بلا شبہہ ایک عام رائے ہو کہ گورنمنٹ نے امیر صاحب کا جسقدر اعزاز واکرام کیا ہے
کبہی کسی کا نہین کیا حتے کہ بعض اہل رائے مخالفین اسلام نے اس اعزاز
کو بیجا بیجاجت و خوشامد قرار دیا ہے اور اسپر گورنمنٹ پر سخت طعن و اعتراض کیا ہے

تلوار ملنے کے وقت اونہون نے فرمایا تھا) کہ مین اور میری نسل (قوم و اتباع) اس تلوار کے ساتھہ مخالفین گورنمنٹ کا سر کاٹین گے ان شاء اللہ تعالے - اسی کلمہ پر جانبین کی دوستی و عہد کا استحکام ہوا - اس اعزاز و اکرام فریقین کے متعلق منجملہ مسایل اسلام دو مسئلے اور اونکے نتایج کا بیان اس مقام مین ہمکو مدنظر ہے **اوّل** یہہ کہ مسلمانون کو اقوام غیر سے ہدیہ لینا یا اُنکو دینا اور اون سے عہد و دوستی کرنا جائز ہے یا نہین **دوم** یہہ کہ اقوام غیر سے عہد و دوستی ہو جائے تو اوسکا ایفاء مسلمانون کے ذمہ پر شرعًا اور خدا کی طرف سے واجب ہو جاتا ہے یا نہین - ان دونون مسئلون کا پورا بیان ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسایل الجہاد مین اس تفصیل سے ہوا ہے جسکی نظیر کسی کتاب مین پائی نہین جاتی مگر افسوس اس رسالہ کی اشاعت گورنمنٹ کی عدم توجہی اور بے پروائی سے ہنوز معرض التوا مین ہے اس مقام مین ان مسایل کے بیان مین اسی تفصیل کا اجمال معرض نقل مین آتا ہے

پہلے مسئلہ کا بیان

حق تعالے نے قرآن مجید مین مخالفین اسلام سے صلح اور دوستی کرنے کی خود اجازت دی ہے سورہ انفال مین ہے کہ اگر تیری مخالف صلح کی طرف مایل ہون تو تو بھی

وان جنحوا للسلم فاجنح لها وتوكل على الله انفال ع ۸	صلح کرلے اور خدا پر بھروسہ کر-

اور سورہ ممتحنہ مین فرمایا ہے خدا تعالے نے تمکو ان مخالفین اقوام کے ساتھہ

لا ينهاكم الله عن الذين لم يقاتلوكم في الدين ولم يخرجوكم من دياركم ان تبروهم وتقسطوا اليهم ان الله يحب المقسطين انما ينهاكم الله	جو تم دین کے سبب نہین لڑے اور نہ تمکو (اس سبب) تمہارے گہرون سے اُنہون نے نکالا ہے بہلائی اور انصاف کرنے سے نہین روکتا - اُن ہی لوگون کی دوستی سے تمکو روکتا

عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاھروا علی اخراجکم ان تولوھم ومن یتولھم فاولئک ھم الظالمون +
ممتحنہ ع ۲

ہے جو تمسے دین کے سبب لڑے ہین اور تمکو گہرون سے نکال چکے ہین اور تمہارے نکالنے پر تمہارے مخالفون کے مددگار رہنے ہین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال کفار قریش سے صلح کی اس صلح مین کفار کی ایسی باتین مانی گیئن جنمین بظاہر اُنکی

دیکھو بخاری صفحہ ۳۷۷ مسلم صفحہ ۱۰۵ ابوداود جزو ۲۵

شوکت اور اسلام کی کسر شوکت متصور تہی – اور یوحنا عیسائی (بادشاہ ایلہ) نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید رنگ کی

اھدی ملک ایلة للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بغلة بیضاء فکساہ بردا وکتب لہ ببحرھم (بخاری نمبر ۳۵۶)

خچر بطور تحفہ کے بہیجی آپ نے وہ قبول فرمائی اور اُسکے صلہ مین ایک چادر عطا کی – اکیدر (دومة الجندل کے رئیس) نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جبہ

عن انس ان اکیدر دومة اھدی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم جبة من سندس (بخاری صفحہ ۳۵۶)

ریشمی ارسال کیا جسکو آنحضرت نے قبول فرمایا اِسکے نظایر اس رسالہ اقتصاد مین اور بہت ہین جنکی تفصیل مین تطویل ہے –

دوسرے مسئلہ کا بیان

مخالفین اسلام کے ساتھ عہد و دوستی ہو جاے تو اوسکا وفا بحکم خدا واجب ہے اور اوسکا توڑنا اور کسی دوسرے سے بلا اطلاع وبرات چوڑنا حرام ہو جاتا ہے حقتعالے نے فرمایا ہے

اوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا یاایھا الذین اٰمنوا اوفوا بالعقود (مائدہ ۴۹) اوفوا بعھد اللہ اذا عاھدتم ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدھا وقد جعلتم اللہ علیکم کفیلا ان اللہ یعلم ما تفعلون

عہد پورا کرو – عہد سے سوال ہوگا – ایمان والو اپنے عقدون (عہدون) کو پورا کرو اور فرمایا خدا کے عہد کو (یعنے جو بندون کے ساتھ کرتے ہو) پورا کرو جب کسی سے عہد کرو اور اپنی قسمون کو پکا کرکے نہ توڑو – جس حالت مین تم خدا کو ضامن کر

ولا تكونوا كالتي نقضت غزلها من بعد قوة انكاثا تتخذون ايمانكم دخلا بينكم ان تكون امة هي اربى من امة (نحل ع ۱۳)

چکے ہو وہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو اور اُس بڑھیا جیسے نہو جاؤ جو اپنا (دن بھر کا) مضبوط کاتا ہوا (شام کو) ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی تھی تم آپس میں قسمونکو اسلئے گڈمڈ کر دیتے ہو کہ (دوسرا) گروہ (جسنے جوڑتے ہو پہلے) گروہ سے (جسنے توڑتے ہو) بڑھ کر نکلے۔

وان استنصروكم في الدين فعليكم النصر الا على قوم بينكم وبينهم ميثاق (انفال ع ۱۰)

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل معاهدا في غير كنهه حرم الله عليه الجنة (ابو داود ص ۱۴ ج ۲)

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا اخيس بالعهد (ابو داود ص ۲۳)

الغادر ينصب له اللواء يوم القيامة (" ")

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل معاهدا لم يرح رائحة الجنة وان ريحها لتوجد من مسيرة اربعين عاما (بخاری ص ۴۴۸)

من لا يفي للذي عهد عهده فليس مني ولست منه (صحیح مسلم ص ۱۲۲ ج ۲)

من كان بينه وبين قوم عهد فلا يحلن عهدا ولا يشدنه حتى يمضي امدها او ينبذ اليهم على سواء (ترمذی صفحہ ۲۷۵) ابوداود صفحہ ۲۳ جلد ۲

اور فرمایا اگر تمہارے بھائی مسلمان جنہوں نے ہجرت نہیں کی تم سے دین میں مدد چاہیں تو اونکو مدد دو۔ مگر اس قوم (کافرون) کے مقابلہ میں مدد نہ دینا جنسے تم عہد کر چکے ہو

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عہد والونکو بلا وجہ قتل کرے اسپر بہشت حرام ہے

اور فرمایا میں عہد شکنی نہیں کرتا۔

اور فرمایا جو عہد شکنی کریگا۔ قیامت کے دن اُسکے غدر کا نشان کھڑا کیا جاویگا۔

اور فرمایا جو عہد والے کو قتل کریگا وہ بہشت کی خوشبو نہ پائیگا جو چالیس سال کی مسافت سے آتی ہے۔

اور فرمایا جو عہد والون کا عہد پورا نکرے وہ ہم میں سے نہیں اور نہ ہم اُسکی گروہ میں سے ہون

اور فرمایا جب مسلمان کا کسی قوم سے عہد ہو وہ اوسکو نہ کھولے اور نہ کسی اور سے باندھے جب تک پہلے عہد والون کی میعاد نہ گذرے یا اُنکو

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذمۃ المسلمین
واحدۃ (بخاری باب ذمۃ المسلمین
وجوارہم واحدۃ یسعی بہا ادناہم (صفحہ ۴۷۵)
فی الفتح یدخل فیہ المرأۃ والعبد - الخ -
وقال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ واوصیہ بذمۃ
اللہ وذمۃ رسولہ ان یوفی لہم بعہدہم
وان یقاتل من وراءہم +
(بخاری صفحہ ۴۲۹)

صاف اطلاع دیتی ہے کہ اب میرا اتمہار عہد پیشیں ہے
اور فرمایا سبھی مسلمانونکا عہد یا امن ایک ہے
یعنی ادنے مسلمان بھی عہد و امن دیسکتا ہے جسکی
رعایت سبھی مسلمانون کو لازم ہے
ان ہی احادیث کے مطابق حضرت عمر فاروق رض
نے فرمایا ہے کہ مین اپنے جانشین کو یہہ وصیت
کرتا ہون کہ وہ عہد والونکا عہد پورا کرے
اور اون کی حمایت مین اُنکے مخالفون سے لڑے

اِس قسم کی احادیث و آثار و اقوال علماء نامدار ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسایل الجہاد مین
اور بہت منقول ہین جنکے نقل سے بہت طول ہوتا ہے از انجملہ بہت سے اقوال و آثار
اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد [illegible] مین جسکی پیشانی پر غلطی سے نمبر ۲ لکھا گیا ہے نقل ہو چکے ہین

ان مسایل کے نتایج

ان نتایج کے مسایل بہت ہین مگر ہم اِس مقام مین تین نتایج کے ذکر پر اکتفا کرتے ہین -

(۱) سرکار انگریزی اور روس مین (خدانخواستہ باشد) جنگ ہو جائے تو بحکم ان
نصوص قرآنیہ و احادیث نبویہ کے جو منقول ہو چکے ہین امیر کابل پر اس سرکار کی نصرت و حمایت
واجب ہے اور اِسمین خدا کے رسول کی اطاعت متصور ہے اور روس کی معاونت اور سازش
کہلم کہلی حرام و سراسر معصیت ہے -

(۲) اثناء مدت عہد مین (اگر کوئی مدت سرکار انگریزی اور امیر کابل مین خفیہ مقرر ہوئی ہو)
اور بلا اطلاع و اعلام سرکار انگریزی (اگر کوئی مدت مقرر نہین) امیر کابل کا سرکار انگریزی سے عہد سے
دست بردار ہونا اور روس سے عہد و دوستی پیدا کرنا بحکم نصوص و احادیث مذکورہ
حرام ہے -

(۳) امیر کابل کی اِس عہد کی رعایت اور سرحدی مسلمانو نپر (جو امیر کابل کے ماتحت ہین ہین اور خود مختار و آزاد کہلاتے ہین) بہی لازم ہے اور کسی مسلمان کو جب تک برٹش گورنمنٹ کی کسی مسلمان امرا (امیر کابل یا سلطان روم وغیرہ) سے دوستی و عہد ہو روس کا مددگار ہونا جایز نہین -

اِس نتیجہ (سوم) پر مسایل و دلایل منقولہ بالا کے علاوہ ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسایل الجہاد مین اور دلایل بہی موجود ہین جو اس گورنمنٹ اور گورنمنٹ روس کی طرز حکومت و معاملات سیاست سے بحث کرتے اور تاریخی طور پر بتاتے ہین کہ اسوقت تک گورنمنٹ انگلشیہ نے اپنے ماتحت و ہمسر اقوام و امرا اہل اسلام وغیرہ سے کیا سلوک کیا اور گورنمنٹ روس نے اپنی رعایا اور ہمسر اہل اسلام سے کیا معاملہ کیا اور اونکے سلوک اور معاملات [illegible] عام اہل اسلام پر [illegible] افغانستان وترکستان [illegible] مسلمانان یاغستان ان دو گروہ (روس و انگلش) مین سے کسی گروہ کی اعانت لازم ہے -

ولیکن ان دلایل کی تفصیل ہمارے اِس مختصر مضمون مین نہین ہوسکتی ہماری دوراندیش گورنمنٹ نے رسالہ اقتصاد کی اشاعت کی طرف توجہ فرمائی تو وہ دلایل ناظرین کے ملاحظہ مین آوینگے ورنہ خیر

ہماری اور (غالباً) سبہی پالیٹکل اشخاص کی رای مین جو اثر عام اہل اسلام خصوصاً ساکنان افغانستان وترکستان و یاغستان پر اس قسم کی تحریرات و مذہبی مسایل و رسایل سے متوقع ہے وہ گورنمنٹ کے لاکہون روپیہ سے جو سالہا سال سے امرا کابل وغیرہم کے مدارات مین صرف ہوتے ہین متوقع نہین ہے اِس روپیہ کا اثر ہوا (جو آجتک نہین ہوا اور آیندہ بہی شاید ہو) تو صرف امیر صاحب کابل اور اون کی فرمان بردار سپاہ پر ہوگا نہ عام مسلمانان افغانستان و ترکستان پر جو امیر کابل کی رعایا کہلا کر انگریزون کی دوستی کے سبب سابق امیر مرحوم پر فتوے کفر کا لگا چکے ہین اور

مذہبی معاملہ مین کسی امیر صاحب کی وہ کچھ پروا نہین کرتے اور نہ مسلمانان یاغستان یہ جوامیر
کابل کو اپنا امیر نہین سمجھتے بلکہ بجز مذہب وعلمار مذہب وہ کسیکو اپنا حاکم نہین جانتے
اور اس قسم کی تحریرات ومسایل ورسائل کا اثر ان سب اقوام پر ممکن الوجود بلکہ متیقن
ہے پھر معلوم نہین ہماری دور اندیش گورنمنٹ ایک ضعیف (یا محدود) الاثر
و بشرطیکہ وہ اثر ظاہر ہو) پالیسی (مدارات یا خوشامد امرار کابل وغیرہم) کے اختیار و
اہتمام مین (جسمین لاکھون روپیہ صرف ہوتا ہے) کیون سرگرمی وعرق ریزی کرتی
ہے اور ایک قوی اور وسیع الاثر پالیسی (اشاعت مذہبی مسایل وتحریرات جو گورنمنٹ
کے موید ہین کے اختیار کرنے مین (جسمین ایک پیسہ بھی کوئی نہین مانگتا) کیون کوتاہی
و لاپروائی کرتی ہے باوجودیکہ ایک مذہب وملک کا خیرخواہ (رسالہ اشاعت
السنتہ میں سالہا سال سے اس پالیسی کی طرف توجہ دلا رہا اور چلا چلا
کر گورنمنٹ کو جگا رہا ہے -

رسالہ اشاعۃ السنتہ مین اس قسم کے مضامین ومسایل ۱۸۷۹ء سے شایع ہو رہے ہین جو
ہمیشہ گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ رپورٹر کے پاس بھیجے جاتے ہین اور بعض مضامین سپریم
لوکل گورنمنٹون اور گورنمنٹ آف انڈیا مین بھی مرسل ہوتے ہین اور بعض مضامین سول
وملٹری گزٹ وغیرہ اخبارات انگریزی ودیسی کے ذریعہ سے بھی شایع ہو چکے ہین پھر
معلوم نہین یہ مضامین لوکل گورنمنٹ ہا اور گورنمنٹ آف انڈیا مین پیش نہین ہوتے
یا پیش ہو کر لایق لحاظ و توجہ نہین سمجھے جاتے -؟

اگر شق ثانی صحیح ہے اور وہ مضامین پیش ہو کر لایق توجہ نہین سمجھے گئے تو گورنمنٹ اشاعت
السنتہ مفت کے ثناخوان وحامی کی مضامین وتحریرات کو جانے دے - اس صورت مین ہم
بھی اپنے اصل رسالہ اقتصاد فی مسایل الجہاد کو (جسکے بعض مضامین بطور نمونہ اشاعت
السنتہ مین شایع کرتے رہے ہین) صندوق مین بند کر کے رکھہ چھوڑین گے ولیکن

اِس صورت مین گورنمنٹ کا پولٹیکل فرض ہے کہ وہ اِس قسم کے مسایل و رسایل اور
فضلاء و علماء وقت سے (جو اونکی رعایا مین اور بعض اونکے ملازم و پنشنر ہین) لکہوا کر اطراف
کابل اور دیگر صرحدی ممالک اہل اسلام مین تقسیم کرائے اور مسلمانون کو اُنکے مذہبی
مسلّمات کی شہادت و دستاویز سے اپنا دوست بنائے ۔
بالجملہ مسلمانون سے کچہہ کام لینا ہے تو اُنکے مذہب کے ذریعہ سے (جو موجودہ حالات
مین گورنمنٹ کا موید ہے) اُوسی کام لے اور اِس نسخہ مجرّب کو ہاتہہ سے نہ دے
یہہ کام روپے ۔ پیسے ۔ لوہے ۔ سکّے ۔ بارود ۔ گولے ۔ دعوتون ۔ خلعتون
علا بنیہ خوشامدون خفیہ سازشون سے ہرگز نہین نکل سکتا ۔
اِس کہلم کہلی نصیحت مین ہمنے نہ صرف اپنا منصبی فرض اور گورنمنٹ کا حق سلطنت ادا کیا ہی بلکہ
[illegible] نصیحت نے بہی گورنمنٹ
پر کچہہ اثر نہ کیا تو آیندہ ہم اِس قسم کے مضامین سے قلم کو روک لین گے اور
گورنمنٹ ۔ مُلک ۔ اور مذہب کی خیر خواہی اور حق شکر صرف دعا سے ادا کرینگے
اور یہہ کہین گے ۔ ای خدا حقیقی شاہان شاہ تو ہماری مہربان گورنمنٹ کو روس کے
پنجہ سے بچا اور امیر کابل اور اوسکی رعایا سے انکی عہد دوستی پہ عمل کرا ۔ اور
گورنمنٹ کی سالہا سال کی مدارات اور لاکہون روپیہ کا کوئی نیک اثر دیکہی (ملک
و مذہب) دکہا ۔ آمین ثم آمین ۔

مہدی سودان
اور
مسلمانان ہندوستان

بعض متعصب اخبارون نے بعض بلاد ہندوستان کے مسلمانون پر یہہ

افترا کئے ہین کہ جنرل گارڈن کی آخری مصیبت پر اُنکو کمال خوشی ہوئی ہے اور اِس خوشی کے اظہار کے لئے اُنہون نے مسجدون مین روشنی کرائی ہے اور ہندوستان مین مہدی کے ایجنٹ یا جاسوس موجود ہین جو اُسکی تحریرات و اشتہارات شایع کر رہے ہین وغیرہ وغیرہ"

ان افتراؤن کے جوابات تحقیق واقعات کے رو سے ہماری چند معاصرین نے بخوبی دیدئے ہین ہم اِس مقام مین مذہبی **شہادت** کے رو سے یہہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ مسلمانون کا مذہب و اعتقاد خود ان امور کی تکذیب کرتا ہے پھر مسلمانون سے ان امور کا صدور (جسکا منشا صرف مذہبی جوش یا تعصب خیال کیا جاتا ہے) کیونکر ممکن و متصوّر ہے۔

اصلی مہدی [illegible] کی بحث سے ہم اِس مقام مین عنان قلم کو روک کر فرضی[*] **مہدی سوڈانی کے جنگ** و فتوحات کی نسبت اپنے ناظرین موافقین و مخالفین کو یقین دلانا چاہتے ہین کہ یہہ جنگ و فتوحات مسلمانان ہند کے اعتقاد و خیال مین بوجوہ چند **اسلامی اصول و قواین پر مبنی نہین** ہین اور اسیکا کو مسلمانان ہند جنپر یہہ تہمتین لگائی جاتی ہین بخوبی جانتے ہین لہذا اُنکی نسبت یہہ گمان سراسر بہتان ہے۔

ازانجملہ (وجوہات) ایک وجہہ یہہ ہے کہ بالاتفاق واقفین موافقین و مخالفین یہہ بات مسلم ہے کہ مہدی سوڈانی کا مقابلہ گو بظاہر انگریزون سے ہے مگر دراصل و فی الحقیقت یہہ مقابلہ خدیو مصر سے ہے۔ انگلش پارٹی کسی غرض خاص ذاتی خواہ عام مُلکی سے۔ نیک نیتی سے خواہ خودغرضی سے صرف خدیو مصر کی بغرض

[*] اصلی مہدی کی خبر و پیشین گوئی سے اعلے طبقہ کتب حدیث (بخاری و مسلم) ساکت ہے اور اسوقت کے مسلمانون مین کوئی اسکا قایل ہے کوئی منکر۔ اِسلئے اصلی مہدی کی بحث سے قلم کو روک کر فرضی مہدی کی نسبت مسلمانان ہند کا خیال بیان کیا گیا ہے

وحمایت مین کھڑی ہوگئی ہے یہہ کوئی نہین کہہ سکتا کہ فرضی مہدی کا مقابلہ بلاواسطہ
خدیو مصر انگلش پارٹی سے ہی اور یہہ بہی بالاتفاق مسلم ہے کہ خدیو مصر سلطان
روم کا نایب یا اونکا ماتحت ہے اِن **مسلمات کا** نتیجہ یہہ ہے کہ **مہدی کا مقابلہ**
درحقیقت **سلطان** (روم) سے ہے اور یہہ بہی اکثر مسلمانان ہندوستان (جن
مین وہ بیچارے مُتہم بہی داخل ہین) کے نزدیک **مسلم** اور داخل مذہب

بلکہ اِس نتیجہ کے موید مہدی سوڈانی کی وہ تحریرات بہی ہین جو اوس نے ٹرکی کو اور مسلمانان
و رعایا ٹرکی کے برخلاف شایع کی ہین اور وہ متعدد اخبارات انگریزی و دیسی مین مشتہر
ہو چکے ہین ازانجملہ **فرید الاخبار** رنگون ہے جسمین تحریرات ذیل بعنوانات
ذیل مندرج ہین ۔

"[illegible] کو فتح کرنیکا قصد"

مہدی نے یہ معلوم کرایا ہے کہ قاہرہ پر اپنا تسلط ہوئے بعد کعبۃ اللہ کو دوسری حج کے
لئے جاویگا اور ان لوگونکو نیست نابود کریگا جو مسلمان کہلانے کے باوجود شرک کرتے ہین اور غیر
اللہ کو پوجتے ہین اور اصل دین کی حیثیت بگاڑ کر بدعت پہیلاتے ہین"

"ترکون کی بے ایمانی پر مہدی کا خط"

اِس خبر کے معلوم ہونے سے ڈنگولا کے مدبر کو بڑی فکر و پریشانی ہوگئی
ہے مہدی نے مدبر صدر کے نام ایک خط اِس مضمون کا روانہ کیا ہے
کہ ترکیان فقط نام کے مسلمان ہین اونکا عمل قرآن و حدیث کے مطابق نہین
ہے اور وے اللہ کے حکم کے بموجب سلطنت نہین کرتے ہین بلکہ رعایا پر
ظلم و بدعت کی بارش برسا رہے ہین اور دسوین حصے سے افزود
محصول اُن سے لیتے ہین اور بڑے بدعتی اور ظالم ہین" ۔ ایسی ہی اور تحریرین متعدد
اخبارات مین درج ہین جنکی تفصیل مین تطویل ہے ۔

واعتقاد ہے کہ سلطان روم مسلمانون کے خلیفہ* ہین اور یہہ بات بالاتفاق مسلم ہے کہ خلیفہ
وقت کا مقابلہ کرنے والا مذہب اسلام مین باغی کہلاتا ہے **ان مسلمات کا نتیجہ**
یہہ ہے کہ **مہدی سوڈانی** مسلمانان ہند جنکے یہہ مسلمات تسلیم کیئے جاتے ہین کے
نزدیک **باغی** ہے پھر انکی نسبت یہہ گمان کہ وہ مہدی کی فتوحات پہ خوش ہین
اور اُسکے ایجنٹ یا جاسوس ہین بُہتان نہین تو کیا ہے -

ان **بُہتان** باندہنے والون کو یہہ مناسب تہا کہ **پہلے** مسلمانان ہند کے ان مسلمات
کو مٹاتے اور پہر ثابت کر دکہاتے کہ مسلمانون کے اعتقاد مین مہدی سودان کا مقابلہ
درحقیقت گورنمنٹ انگلشیہ سے ہے اور خدیو مصر سے اُسکو تعرض نہین ہے اور خدیو
مصر سلطان روم کے ماتحت نہین ہین - اور سُلطان روم اکثر مسلمانان ہند کے اعتقاد
خیال مین خلیفہ وقت نہین اور خلیفہ وقت کا مقابلہ بغاوت نہین ہے [illegible] پیچھے گر یہہ
تہمتین اور بہتان اُنپر جماتے یہہ بات انصاف اور عقل اور دیا سے بعید تر ہے مسلمان

* گو اس اعتقاد پر وہ کوئی شرعی دلیل نہین رکہتے چنانچہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۶ و نمبر ۱
جلد ۷ مین اسبات مدلل و مفصل ہو چکا ہی کہ اوسکے مخالفون اور معترضون نے بہی اُسکو مان
لیا ہے مگر یہان نفس الامری اور شرعی ثبوت کا دعوی نہین ہے یہان مقصود صرف
یہہ ہے کہ جن مسلمانون پر طرفداری مہدی کی تہمت لگائی جاتی ہے
وہ سلطان المعظم کو خلیفہ برحق جانتے ہین گو اسپر کوئی دلیل
نہین رکہتے لہذا ہمارا یہہ کہنا اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۶ صفحہ ۳۷۳
کی اس دعوی کی کہ مسلمانان ہند شیعہ سنی وغیرہ جو مذہب کے پابند اور
احکام مذہب سے واقف ہین سلطان روم کو اپنا خلیفہ نہین جانتے مخالف
نہین بلکہ عین موافق ہے وہان خاص اہل علم اور واقفون کو خیال بیان کیا گیا ہے
یہان عوام اہل اسلام کا جن پر وہ تہمتین لگائی گئی ہین -

ہند کو سلطان روم کی خلافت وغیرہ مسلّمات مذکورہ بالا کا معتقد وقایل بہی جانین اور مع ذلک انکو سلطان روم کے باغیون کی فتح پر خوشیان منانے والے بہی قرار دین یہہ ایک حکم وتجویز مین جمع بین النقیضین نہین تو کیا ہے

وجہ دوم یہہ کہ حضرت سلطان المعظم بعض اہل اسلام (جنکا خیال اشاعۃ السنہ نمبر ۱۲ جلد ۶ وغیرہ مین بیان ہوا ہے) کے نزدیک خلیفہ شرعی نہ سہی تاہم وہ اور اونکے نایب خدیو مصر سبہی مسلمانون کے نزدیک مسلمانون کے ایک عالیجاہ بادشاہ تو ہین اور اونپر اطلاق ایمان واسلام تو بلانزاع اہل اسلام کے نزدیک مسلم ہے پھر بھی مہدی سوڈان کا سلطان المعظم یا اُنکے نایب خدیو مصر سے مقابلہ (چنانچہ پہلے دو مسلمات سے ثابت ہو چکا ہے) ان سب کے نزدیک بحکم اسلام ناجایز ہے وصریح دیکھو پیغمبر [illegible] اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے چنانچہ صحیح بخاری وصحیح مسلم مین آیا ہے

اذا التقی المسلمان بسیفهما فالقاتل والمقتول فی النار (بخاری ص ۸۴۰ مسلم ص ۳۸۹)	جب دو مسلمان باہم تلوار سے مٹھ بھیڑ کرین تو قاتل مقتول دونو آگ مین اور فرمایا۔ چنانچہ صحیح مسلم مین ہے جیسی

بلاتہوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ سلطان روم کی حمایت وتائید مین سلطنت ٹرکی سے ایک اخبار جاری ہوا تہا جس سے تمام انگلینڈ مین تہلکہ و ہول پڑ گیا تہا کہ یہ اخبار مسلمانان ہند کو اطاعت برٹش گورنمنٹ سے منحرف کر کے سلطان روم کا مطیع بنا دیگا اِس خیال سے مدبران انگلنڈ نے وہ اخبار بند کرا دیا اُب سلطان کے باغیون کی فتح پر اُن ہی مسلمانان معتقدین حضرت سلطان المعظم کو خوشیان منانے سے متہم کیا جاتا ہے کیا اب یہہ مسلمان وہ مسلمان نہین ہے یا سلطان وہ سلطان نہین رہا انگلو انڈین اڈیٹر اور اونکے دیسی مقلد کچھہ سوچ سمجھکر لکہا کرین جو کچھہ کسی مخبر خود غرض نے کہدیا وہ بن سوچے سمجھے لکہہ دیا کرز

من خرج علی امتی یضرب برّھا وفاجرھا ولا یتحاشی من مومنھا ولا یفی لذی عھد عھدہ فلیس منّی ولست منہ (صحیح مسلم ص ۱۲۸)	امت پر چڑھائی کرے ۔ نیک و بد کی گردن مارے قتل مومن سے پرہیز نکرے وہ ہم مین سے نہین ہے ۔

اس مضمون کے اقوال بانی اسلام (علیہ الصلوۃ والسلام) کے کتب حدیث (صحیح مسلم صفحہ ۱۳۸ وغیرہ) مین وہ اور بہت دیکھتے ہین جنمین مسلمانون کی جماعت پر ہتوار اٹہانے پر سخت وعید وارد ہے بجبر مہدی کے اس جنگ - و فتح پر جو کس و ناکس (عالم و جاہل) سب کے نزدیک ایک جماعت مسلمانون (ترکیون یا مصریون) پر اسکو حاصل ہوئی ہے اون مسلمانون کا خوش ہونا کیونکر ممکن ہے - جبتک یہہ ثابت ہنو کہ وہ مسلمانان اس جماعت مقتول و مغلوب کو مسلمان نہین جانتے اُنکے قاتل و مقابل کو وہ امام برحق سمجھتے ہین جسکا اثبات ... مسلمان نہین ہے

مسلمانان ہند پر خوشی کی تہمت لگانی والے اور نہین تو پہلے اتنا ہی ثابت کر لیتے کہ وہ سلطان روم یا خدیو مصر کو کافر یا باغی جانتے ہین اور مہدی سوڈانی کو امام برحق سمجھتے ہین اِسکے بعد خوشی کی تہمت اِن پر لگاتے یہہ بڑی دلیری کی بات ہے کہ سلطان روم و خدیو مصر کا مسلمانان ہند کے نزدیک کافر ہونا ثابت نکریں پھر انکی شکست اور اونکے مقابل کی فتح پر انکی خوشی تجویز کرین -

وجہ سوم - مہدی کے ذاتی حالات مذہب و اعتقادات اور امام برحق کے شروط و صفات کی نسبت مسلمانون کے خیالات کی مظہر ہے مگر مہدی کے اصلی حالات سے پوری اور یقینی واقفیت حاصل ہنونے کے سبب ہم اِس وجہ اور مسلمانون کے اون خیالات کی تفصیل مناسب نہین سمجھتے ہمارا ذاتی خیال امام برحق کے شروط و صفات کی بابت ہماری رسالہ الاقتصاد فی مسایل الجہاد مین مین ہے وہ رسالہ گورنمنٹ کی توجہ و اجازت سے چھپا تو اوس سے ناظرین کو خودبخود معلوم ہو جاویگا کہ مہدی سوڈان امام برحق ہے یا نہین اور اسکے حالات جو مشہور

ہین اسلام کے رو سے کیسے ہین ؟

بالجملہ دو مقدمہ مقصد بالا سے بخوبی ثابت ہُوا کہ مسلمانان ہند کا مہدی کی فتوحات پر خوشی منانا ایک ایسی بات ہے جسکا وجود بجز دماغ اِن خود غرض و ناواقف مخبرون کے جنہون نے انگلو انڈین اڈیٹرون اور اونکے مقلدون کے کان بھرے ہین یا اِن اخبارات کے اور کہین نہین ہے - **اِس حصہ** مضمون مین ہمنے اپنے **مذہبی بھائیون کا حق** ادا کیا ہے - اور ایک تہمت بیجا سے *بشہادت انگریزی ہندی* اُنکا دامن پاک کیا ہے - اب ہم ایک حصہ اس مضمون کا گورنمنٹ کی خیرخواہی و نصیحت سے مخصوص کرتے اور حق سلطنت ادا کرتے ہین وہ یہہ ہے - کہ مہدی اور سوڈان سے گورنمنٹ اپنا تعلق بالکل اُٹھالے اُنکو سلطان المعظم ہی کے سپرد کرے - اسمین اپنے خیرخواہان سلطنت مسٹر بلنٹ وغیرہ کے مشورہ پر عمل کرے اور [illegible] بناوے اور مسلمانون کے قدیمی جوش مذہبی کو پیش چشم رکھہ کر اسبات کا یقین کرے کہ مسلمانان افریقہ (بلکہ عرب) اِس لڑائی کو انگریزون کی شمولیت کے سبب مذہبی جانتے ہین اور اپنے مذہب پر جان و مال و زن و فرزند کو قربان کرنیکو حاضر ہین او جب تک وہ سبھی تمام نہو جائینگے اِس جنگ کو تمام نہونے دینگے خواہ جنرل گارڈن جیسے بیسون جنرل اِس جنگ مین قربانی کرائے جائین اور لاکھون شلنگ روپیہ اور لاکھون جانین بندگان خدا تلف ہون -

مسٹر بلنٹ کا مشورہ اور ہوبرٹ کا خط انگریزی اخبارات کے ذریعہ سے گورنمنٹ

---

* چند اخبارات نے مژدہ سنایا ہے کہ اس امر کی کچھہ تحریک ہو رہی ہے خدا تعالے اِس مژدہ کو پورا کرے اور ہماری گورنمنٹ کو سوڈان کی پیچیدگیون سے نجات بخش کر ہندوستان مین امن قایم رکھنے اور وسط ایشیا کی فتوحات اُنکو بہانیکی توفیق دے

کے ملاحظہ سے گذرا ہوگا ہم اپنے ناظرین کے رفع انتظار کے لئے ہوبرٹ پاشا کے خط کا ترجمہ بعض دیسی اخبارات نقل کرتے ہین ۔ وہ یہہ ہے

ہوبرٹ پاشا کا خط

بنام اڈیٹر اخبار ٹیمس

جناب من ۔ اندنون چونکہ مجھے سلطنت سے کوئی سرکاری تعلق نہین ہے اسلئے مین چاہتا ہون کہ معاملات مصر کی نسبت اپنی کچھہ رای بیان کرون ۔

سوڈان کی لڑائی آجکل* مذہبی لڑائی ہے ۔ ہزارون عرب مہدی کے ساتھہ ملگئے ہین پہلے یہ بات نہین تہی ۔ ابتدا مین مہدی کی جماعت نہایت کمزور تہی یعنے اوسوقت اوس مین تہوڑے سے لوگ بردہ فروشی کے قایم رکہنے والے اور غیر ملکیون کو حقارت کرنیوالے تہے اب بالکل افریقی عیسائیون کی [illegible] کفر کے لئے [illegible] ہو گئے ہین کیونکہ اون لوگون کے دماغ مین یہ بات سمائی ہے کہ یہہ جنگ ہاہی لوٹ تاراج کی چڑہائی ہے

جناب من ۔ اگر سلطان المکرم کو جو خلیفۃ** اسلام ہین اور مصر کے سلطان حقیقی ہین یہہ کہنے کا موقع دیا جاتا ہے کہ انگلنڈ میری مرضی کے مطابق کام کر رہا ہے اگر اون جوان مرد لوگون کو یہہ سمجھا دیا جاتا ہے کہ اونکے سردار دین راضی ہین اسبات پر کہ انگلنڈ سوڈان مین امن و امان قایم کرے تو مہدی کے نصف معتقدین ہتہیار رکہہ دینگے ۔ جب تک کہ انگلینڈ اور ٹرکی دونون متفق نہین ہونگے تب تک اس کام کا انجام پانا دشوار ہوگا ۔ انگلینڈ ہزار انکار کرے مگر مین یہہ کہونگا کہ ڈلسکو کے معاملہ کے وقت سے اب تک دو رفیق قدیم انگلینڈ اور ٹرکی کے درمیان شکر رنجی ہے اور یہہ انگلینڈ کے قصور سے ۔ یہہ شکر رنجی نہایت درجہ کو قابل افسوس ہے اور چنانچہ مین انگلینڈ سے تاکیداً یہہ کہتا ہون کہ دو [illegible] ناقشہ کے خیال

---

* یعنی جب سے عیسائی اسمین شامل ہوئے ہین

** یہہ عام مسلمانون کا خیال ہے گو خواص اہل علم یہہ خیال نہین کرتے ۔

سے اوسکے دور کرنے مین تامل نکرے اور سابق اتحاد کے قایم کرنے مین تکاہل کو
راہ ندے - مصر انگلینڈ پر ایک بارگران ہے - کیا کوئی قوم خاموش رہ سکتی ہے جب
وہ یہہ سمجھتی ہو کہ اُسکے ملک کی چیڑہائی سے اوس ملک کا تاراج منظور ہے - در حقیقت
انگلینڈ کا یہہ منشا نہین ہے مگر ترکون کے سر مین یہہ خیال سما سکتا ہے - مین اپنے
ملکی بہائیون سے یہہ پوچہتا ہون کہ آپ لوگ کیا کرنے چاہتے ہین - کیا آپ لوگ بغیر
دوسرے کی تائید کے سوڈان کو فتح کرنے چاہتے ہین اگر یہہ نہین تو آپ لوگ کسکی
تائید کی اُمید رکہتے ہین - سوڈان کے فتح کرنے کی نسبت ایک عرب سردار کی رائے
آپ لوگون کے لئے خالی از پند سودمند نہین ہے - سردار مذکور کا بیان یہہ ہے
کہ اگر میرے ملک کے لوگون کو یہہ معلوم ہوگا کہ آپ اونکے ملک پر تاخت کرنا
چاہتے ہین اور اونکے دین کے دشمن ہین تو وہ اپنے ملک اور مذہب کی حفاظت
مین [illegible] کی طرح آپ پر ٹوٹ پڑینگے اور انکے اگر ہزار سپاہی روز مارے
جاوین توبہی وہ مقابلہ سے رُخ نہین پہیرینگے اور دست بردار نہین ہونگے
اون کی ثابت قدمی کے آگے بڑے بڑے دلیر سپاہیون کی ہمت پست ہوجائیگی -
انگلینڈ کو اسپر غور کرنا چاہیئے - ہم لوگون کو یاد ہے کہ الجیریہ مین فرنچ لوگون کی کیا بری
گت بنی ہتی کیا توفیق بے - مونکریف - اسٹوورٹ - برنابی - اور صدہا جوان مرد سپاہیون
کی بیش قیمتی جانین ہم لوگون کی نظر مین کوئی چیز نہین ہے کہ اون جوانمردون
کی موت ہمارے جگر کو شگاف نہین کرتی ہے -

بہرکیف اگر ہملوگون کو اُن باتون کا خیال نہین آتا ہے مگر ہمکو یہہ تو سوچنا چاہیئے
کہ اسوقت انگلینڈ مین ہزارون آدمی فاقے کی موت مر رہے ہین اور ہملوگ لاکہون
روپیہ لڑائی کے خون آشام دیوتا کے قدمو پر نثار کرنیکے لئے کمر باندہے ہوئے ہین
اسوقت تو ہماری ملک کے لوگ ایک ایک شلنگ کے لئے ترس رہے ہین اور ہملوگ

سینکڑون پاونڈ دریا مین ڈالنے کے لئے بدمست ہو رہے ہین

اِس مصری الجھن سے رہائی پانے کی ایک ہی صورت ہے - اگر آپ لوگ سوڈان بلکہ مصر مین امن قایم کرنے کے لئے سلطان المکرم کو اپنا شریک بنائینگے تو نہ صرف سلطان کے حقوق برقرار رہین گے بلکہ آپکی خدمت دوستانہ طور پر قبول کی جاویگی - یورپ کی دوسری کسی سلطنت کو مداخلت کرنیکا موقع نہین ملیگا اور جملہ مسلمانون کی دوستی جسکی تھوڑی سی کج فہم اور ناعاقبت اندیش لوگ قدر نہین کرتے ہین - (یہہ ایک سخت غلطی ہے) حاصل ہوگی اور سب مشکل حل ہو جائیگی -

پھر مین تاکیداً کہتا ہون کہ انگلینڈ اسی منصوبہ کو اختیار کرے کیونکہ یہہ نہ صرف عاقلانہ منصوبہ ہے بلکہ تمام خطرہ سے پاک ہے - جنرل گارڈن کی رہائی کے بعد یہہ خطرہ [illegible] انگلینڈ [illegible] سلطان المعظم کی مصلحت اور منظوری سے کرے - اگر انگلنڈ اِس منصوبہ کے موافق چلے تو اِس سے نہ صرف جھوٹے دعوے دارون کی زبان بند ہو جائیگی بلکہ مسلمانان ٹرکی اور ہندوستان نیز اوسکی بڑی توقیر پیدا ہوگی - سلطان کو تمام دنیا کے مسلمانو نپر جو اختیار حاصل ہے اوسکو نہ ماننا محض حماقت اور جہالت ہے - جن لوگون کا یہ خیال ہے وہ لوگ انگلنڈ کے دشمن ہین ❊

(جریدہ روزگار نمبر ۱۲ جلد ۱۱
مطبوعہ ۲۱ - مارچ ۱۸۸۵ء)

مسٹر ہانبٹ کے مشورہ کا یہہ مضمون ہے کہ معاملات سودان حضرت سلطان المعظم کے سپرد کئے جاوین اسکی نقل مین تطویل ہے

روس اور ہندوستان

اِنَّ الملوک اذا دخلوا قریۃً افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ

عام طبائع اور سرسری خیالات بحکم کُلُّ جدید لذیذٌ ہر ایک نئی چیز کو پسند کرتے اور اِسکے منتظر رہتے ہین بغیر اسکے کہ ان دونون کے نفع و نقصان مین موازنہ کرین اور نئی چیز کے نفع کو پُرانی چیز کے نقصان پر اور پُرانی چیز کے نقصان کو نئی چیز کے نقصان پر ترجیح دین نئے مُلک ۔ نئی نوکری ۔ نئی موسم ۔ نئی سواری ۔ نیئے دوست ۔ نئی جورو ۔ وغیرہ وغیرہ کی طلب مین وہ اسی اصول پر چلتے ہین خواہ اِن نئی چیزون سے اُنکو انواع مصائب کا سامہنا کرنا پڑے ۔

اور خاص سلیم طبائع اور گہرے خیالات اِس اصول کے بالکل مخالف ہین وہ جس چیز کے منفعت [illegible] منفعت [illegible] ہین وہ اسکے بدلے اور چیز کے جسکے منفعت کا اُنکو تجربہ نہو ہرگز طالب نہین ہوتے اور وہ بحکم اس مثل یا دیا اصول مجرب کے کہ رعایت دفع مضرت جلب نفع سے اولی ہے ۔ احتمال نقصان پر ایک موہوم وخیالی منفعت کے پیچھے نہین پڑتے اور اِس شعر پہ عمل کرتے ہین ؎ بدریا در منافع بیشمار است ٭ اگر خواہی سلامت بر کنار است ۔

اور چونکہ ہر ایک زمانہ مین عام اور سرسری خیالات کے لوگ بکثرت ہوتے ہین اور خاص عاقبت اندیش کم لہذا ممکن ہے ۔ اور ایسا ہی بعض انگلو انڈین کا گمان ہے کہ ہندوستان کے لوگ روس کی آمد آمد سُنکر اسکے منتظر ہُون اور موجودہ سلطنت کے بدلے وہ اُسکو پسند کرین ۔ بناءً علیہ ہم اپنے دیسی خصوصاً مذہبی (اسلامی) بھائیون کو بطور پیش بندی اِس عامیانہ خیال سے روکتے ہین اور استاہین اُنکو قرآن مجید و فرقان حمید کا ایک منقولہ مقولہ جو اہل اسلام کے لئے ایک واجب التسلیم نصیحت ہے اور اقوام غیر کو بھی اگر وہ انصاف کرین

بحکم ؎ مرد باید کہ گیرد اندر گوش * ور نوشت ہست پند بر دیوار * اسکے تسلیم سے چارہ نہین) سُناتے ہین۔

خدا تعالے نے سورہ نمل مین بلقیس شہزادی سبا کلو جسکو اوسکے وزیرون اور مشیرون نے حضرت سلیمان بادشاہ کی چڑہائی سے بیفکر کیا اور اونسے مقابلہ کرنیکا مشورہ دیا تہا) یہ قول نقل فرماتا ہے (جسکو ہمنے زیب عنوان کیا ہے) کہ بادشاہ جب کسی بستی مین چڑہائی کرکے) داخل ہوتے ہین تو اوسکو بگاڑ دیتے ہین اور اوسکے اہل عزت کو ذلیل کر ڈالتے ہین اور اونکا یہی کام ہے۔

قالت ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ وکذالک یفعلون * (نمل ۴۶)

اِس قول کو (یعنی بلقیس) کو خداوند تعالے نے بتسلیم نقل فرمایا اور ہمکو یہ بتایا ہے کہ اگر ہم کسی سلطنت کے زیر سایہ [illegible] زندگی بسر کرتے ہون تو ہمیں کسی دوسرے بادشاہ کی چڑہائی یا تسلط کو پسند نکرین جب تک اِس (دوسرے) بادشاہ کی تسلط مین ہم اس خوف سے کہ وہ ہماری اہلعزت اشخاص کو ذلیل کریگا اور اس شہر مین فساد پہیلائیگا اور ہماری امن وآزادی کو کہو دیگا۔ مامون بے فکر ہنون۔

اب ہمکو دیکہنا چاہیئے کہ اس سلطنت انگلشیہ مین ہمکو کیسا امن و آزادی وحاصل ہے اور روس سے کیا توقع ہے۔

اس سلطنت کی امن وآزادی کو تو ہم خوب جانچ چکے ہین اور اوسکے زیر سایہ ہم اس امن دار سائش سے زندگی بسر کر رہے ہین جو عیان ہین۔ محتاج بیان نہین ہے اور روس کی امن وآزادی کا حال یقینی اور پوری طور پر ہمکو معلوم کچہہ ہے اسصورت مین ہمکو کب مناسب ہے کہ اس امن پسند اور آزادی بخش سلطنت کے بدلے سلطنت روس کی آرزو کرین اور اِس نصیحت خداوندی کو پس پشت ڈالدین ہرچند یہ آرٹیکل چند مختصر الفاظ مین ختم ہوا ہے مگر ان ہی مختصر الفاظ سے اہل بصیرت بہت کچہہ سمجہہ سکتے ہین اینہمہ اگر ضرورت داعی ہوئی تو اس اجمال کی تفصیل پہر کبہی کرینگے۔ انشاء اللہ تعالے - یا رباقی صحبت باقی

ترقی معکوس کا عکس بعض اہل حدیث پر

ع

مین الزام اونکو دیتا تہا قصور اپنا نکل آیا

مضمون ترقی معکوس مندرج نمبر ۷ جلد ۶ مین ہمنے اپنے علاقی + بہائیون حنفیہ وغیرہ کو ترقی معکوس کا الزام دیا تہا افسوس وہ الزام ہمارے عینی × بہائیون اہل حدیث کی طرف بہی عاید ہوگیا ہے اُنہون نے بہی اب وہی عمل شروع کردیا ہے جو پچھلے عام مسلمانون مین جاری تہا ایک دوسرے کو رافضی کہتا تہا اور وہ اُسکو خارجی - یہہ اوسکو وہابی کہتا تہا اور وہ اوسکو بدعتی وعلے ہذا - پہر القاب و خطابات کے ساتھہ ایک دوسرے کو کافر بناتا اور مسلمانونکا نمبر گہٹاتا تہا یہی عمل بعینہ اب ہمارے بعض بہائیون اہل حدیث نے اختیار کرلیا ہے -

بعض اپنی گروہ کے مثبتین الہامات و کرامات اولیا کو مشرک و بدعتی بناتے ہین اور وہ اونکو مشرک و کافر -

بعض مفوضین (غیر مؤولین) بعض صفات خداوند تعالےٰ (قرب و معیت) کو کافر بناتے ہین اور وہ اونکو مُشبہ و مجسم یا معطل -

بعض قائلین فضیلت جزی حضرت علی مرتضےٰ علیہ السلام کو شیعہ و بدعتی ٹھہراتے ہین اور وہ اونکو خارجی علے ہذا القیاس -

مسلمانو مین یہہ گروہ اہلحدیث بے تعصب طالب حق و محقق کہلاتا تہا اب اومین بہی وہی عناد قدیم پہیلنے لگا ہے جسنے مسلمانون کو تہتر فرقون مین منقسم

× عینی و علاقی کے تشریح بہت جگہہ ہوچکی ہے دیکھو ضمیمہ (نمبر ۱ جلد ۱۲) اشاعۃ السنہ وغیرہ

کر رکہا ہے بلکہ سچ پوچہو تو اِنکا تعصب عناد اونکی تعصب عناد سے کیقدر بڑہ گیا ہے اونکو تو اپنے مخالفین اصول و فروع سے (مثلاً شیعہ کو سُنی سے اور سُنی کو شیعہ سے) عناد تہا انہون نے اپنے ہی گہروالون (موافقین فی الاصول والفروع) سے عناد اور باہم جنگ وفساد شروع کردیا ہے۔ اِنکی خانہ جنگی پر اب یہہ رباعی جو پہلے عدم مسلمانون پر صادق آرہی تہی بڑہ چڑہ کر صادق آتی ہے ؎

شنیدم کہ مردان راہِ خُدا ✣ دلِ دشمنان ہم نکردند تنگ

ترا کے میسر شود این مقام ✣ کہ با دوستانت خلافست و جنگ —

لہذا وہ مضمون ترقی معکوس جسکو مین پہلے اپنے علاقی بہائیون کی خدمت مین پیش کرچکا ہُون اب اونکی خدمت مین پیش کرتا ہُون اور اِس خصوصیت کے سبب جو مجہکو اِس گروہ سے حاصل ہے کمال اخلاص و تپاک سے ملتمس ہُون کہ وہ اِس مضمون کو بغور ملاحظہ فرماکر تکفیر و تفسیق و تضلیل و تبدیع اخوان اہل اسلام سے باز آیئن۔ اور مسلمانونکا نمبر جو پہلے ہی پاس ہونے کے درجہ سے نہایت، کمی پر ہے اوسکو نہ گہٹا وین۔ اور اوسکا عام مسلمانون کی حالت ضعف و قلت پر کچہہ خاص اپنے گروہ (جو عام مسلمانون کی نسبت ایسے ہین جیسے آٹے مین نمک) کی قلت اور عام مسلمانون کی نظرون مین اُنکی حقارت وذلت پر ترس کہا یئن۔ اِس قلت وذلت کو اور نہ بڑہا وین۔ اور اپنی ترقی معکوس پر اپنے مخالفین کو نہ ہنسا یئن۔

اور اگر کسی صاحب کو اپنا علمی زور دکہانا اور دو چار رسالے متضمن تکفیر و تفسیق اہل اسلام تیار کرکے رسالدار بہادر کہلانا اور مثل مشہور ہے ”ہم پانچون سوار دہلی سے آئے ہین“ کا مصداق بنکر موکفین و مناظرین کے شمار و قطار مین داخل ہونا مدنظر ہے۔ تو وہ یہہ زور علمی مخالفین اسلام کی بحث و جواب مین دکہا یئن۔ کسی عیسائی یا یہودی کے جواب مین قلم اوٹہا یئن یا آریا برہمو

دہریہ وغیرہ کی خبرلین - اپنے ہی مسلمان بہائیون پر کیون ہاتہہ صرف کرتے ہین اور اگر اونکو صرف مسلمانون ہی کا مقابلہ کرنا آتا ہے - مخالفین اسلام سے کلام و مقابلہ کا اُنہون نے کوئی حرف ہنین پڑہا تو مسلمانون مین سے اپنے گروہ اہل حدیث کو چہوڑ کے اور فرقون سے (جنکو وہ بدعتی کہتے ہین) کام چلا دین - **وست خود دہان خود** پر عمل کرنے سے تو باز آئین -

اِسمین شاید ہماری دیندار پرہیزگار بہائیون کو یہہ **شبہہ** پیدا ہو کہ ہم حق گوئی کے نقصان پڑ وہ کیسے ہوئے جب ہمنے اپنے گروہ کے کفر و بدعت پر سکوت کیا - یہی تو مداہنت ہے جس مین بدعتی و بے دین لوگ مبتلا ہین - دیندار و پرہیزگار تو وہی لوگ ہین جو پہلے اپنے گہر والون کی خبر لین -

اِسکا جواب [illegible] آپ لوگ [illegible] کفر و ضلالت کا [illegible] کرتے ہین اُنمین **بعض** امور تو اسلام و ایمان کی جڑہ ہین - وہ موجب کفر ہین تو خدا جانے پہر اسلام و ایمان کس چیز کا نام ہے اور اِسکی اثبات کی سبیل کونسی ہے - ؟ اور **بعض** امور جسکو آپ کفر ضلالت سمجہتے ہین بحکم شارع کفر و ضلالت ہنین اِنکا کفر یا ضلالت ہونا صرف آپ لوگون کے خیال و اجتہاد کا نتیجہ ہے

امور قسم اول کا مدار اثبات اسلام ہونا ہمارے مضمون "ریویو براہین احمدیہ" مین نمبر ۶ و ۷ و ۹ وغیرہ اشاعۃ السنہ مین بخوبی ثابت ہو چکا ہے -

امور قسم دوم سے بطور تمثیل دو امر (تفویض قرب و معیت و تجویز فضیلت جزئی) کا کفر و ضلالت نہونا اسمقام مین ثابت کیا جاتا ہے - ان ہی پر اور امور کفر کو (جنکو یہ حضرات کفر قرار دیتے ہین) ناظرین قیاس فرما سکتے ہین -

تفویض قرب و معیت کا کفر و ضلالت نہونا

خدا تعالے کے قرب و معیت کو (عام بندون سے خواہ خاص مومنین سے) جنکا آیات

(۱) ھو معکم اینما کنتم واللّٰہ بما تعملون بصیر۔
(۲) ما یکون من نجوی ثلثۃ الا ھو رابعھم ولا خمسۃ الا ھو سادسھم ولا ادنی من ذلک ولا اکثر الا ھو معھم اینما کانوا۔ (مجادلہ ع ۲)
(۳) ونحن اقرب الیہ من حبل الورید (ق ع ۲)
(۴) ونحن اقرب الیہ منکم ولکن لا تبصرون (واقعہ ع ۲)
(۵) ان اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون

ترجمہ ۱ وہ ساتھ تمہارے ہے جہاں کہیں تم ہو اور اللہ تمہاری عملونکو دیکھہ رہا ہے
۲ کہین تین کا مشورہ نہین ہوتا جہان خدا انکا چوتھا نہو اور نہ پانچ کا جہان وہ چھٹا نہو اور نہ اس سے کم نہ زیادہ جہان وہ اونکے ساتھہ نہو
۳ ہم انسان سے اسکی رگ جان سے نزدیک ہین
۴ ہم تم سے بھی زیادہ مرنے والے کے نزدیک ہوتے ہین پر تم نہین جانتے
۵ خدا پرہیزگاروں کے ساتھہ ہے اور اونکے ساتھہ جو نیکوکار ہین

مندرجہ حاشیہ وغیرہ مین فکر ہے علم یا رحمت یا نصرت سے تاویل کرنا اور ان صفات کی نسبت یہ مجمل اعتقاد دوایمان رکھنا کہ جسطرح خدا کی ذات مقدس کو لائق ہے اسطرح وہ عام بندون یا خاص مومنون سے قریب ہے جیسا اوسکو شایان ہے وہ اونکے ساتھہ ہی عین اتباع حدیث وقران ہے اور اسی اعتقاد پر سلف صالحین — صحابہ وتابعین اور اونکے اتباع صالحین گذرے ہین۔ پھر اس اعتقاد کا کفر وضلالت ہونا کیا معنے رکھتا ہے اور کسی اہل علم وفہم وانصاف سے یہ جرأت کب ہوسکتی ہے

ہماری اس **کلام** مین **دو** دعوی ہین۔ **اوّل** یہ کہ صفت قرب ومعیت مین تفویض و عدم تاویل عین اتباع حدیث وقران ہے۔ **دوم** یہہ کہ سلف صالحین صحابہ تابعین وغیرہ اسی اعتقاد پر گذرے ہین ان دعاوی پر ہمارے پاس ایسے دلایل موجود ہین جنمین کسی صاحب علم وفہم کو مجال مقال نہین ہے ۔

دلیل دعوی اوّل

قرب ومعیت وغیرہ صفات باری تعالے **متشابہات** سے ہین۔ اور **متشابہات** کی **نسبت** قران وحدیث مین صاف **ہدایت وارد** ہے کہ انکی **حقیقت** ومراد کا علم خدا کی **سپرد** کرین اور اون مین تاویل کو دخل ندین اور اُنپر

یہہ مجمل ایمان و اعتقاد رکہین "اٰمنا بمراده بذلک" یعنے جو خدا تعالے کی ان صفات سے مراد ہے ہم اسپر ایمان لائے ۔ اس سے صاف اور بدیہی طور پر یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرب و معیت وغیرہ صفات خداوندی کی نسبت قران وحدیث کی یہی ہدایت ہے کہ ان کی حقیقت ومراد کا علم خدا کی سپرد کرین اور اومین تاویل کو دخل نہ دین اور یہہ اجمالی اعتقاد و ایمان رکہین کہ جس طرح خدا کو لایق ہے وہ ہماری ساتہہ ہی جیسا اسکو سزاوار ہے ہم سے قریب ہے وہو الدعا ۔

اس دلیل کے پہلے دعوی کا ثبوت

یہہ مقدمہ (اولے) فریقین (مئولین ومفوضین) کے نزدیک مسلم ہے چہوٹے بڑے ۔ نئی پرانے عربی فارسی ہندی وغیرہ کتب ورسایل فریقین مین صاف تصریح ہے کہ صفات قرب ومعیت وغیرہ متشابہات سے ہین ۔ لہذا اس مقدمہ کی ثبوت مین شہادت ونقل اقوال [illegible] اس سے کوئی حق [illegible] ہوس کے اسکی ثبوت مین چند اقوال علما و مسلم الطرفین کو پیش کیا جاتا ہے شیخ امام محدث سیوطی نے تفسیر القان مین فرمایا ہے آیات صفات بہی متشابہات سے ہین

ومن المشابهة آيات الصفات ولابن اللبان فيها تصنيف مفرد ۔ نحو الرحمن على العرش استوى ۔ وكل شئ هالك الا وجهه ويبقى وجه ربك ۔ ولتصنع على عيني ۔ يد الله فوق ايديهم (جلد ۲ ص ۳۴) وحكم اى المتشابه اعتقاد الحقية قيل ... وهو مثل المقطعات فى اوائل السور مثل قوله وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة فان هذه الاية محكمة فى وجوب رؤية الله تعالى	ابن اللبان نے اسباب مین ایک کتاب جداگانہ تالیف کی ہے ان صفات متشابہ کی مثال یہہ اقوال خداوندی ہین ۔ کہ وہ عرش پہ ہے اسکے منہہ کی سوا سب کچہہ فنا ہونیوالا ہے خدا کا منہ باقی رہیگا اور تا کہ تو اے موسے میری آنکہون کے سامنے پرورش پاے خدا کا ہاتہہ انکے ہاتہوں پر ہے تفسیر احمدیہ مین ہے ۔ متشابہ کا حکم یہہ ہے کہ انکے حق ہونے پر یہ سمجہے ایمان لادین اور کی مثال وہ مقطعات حروف ہین جو سورتوں کے ابتدا مین ہین

متشابهة في حق الكيفية اذ يلزم منها الجهة والمكان فرددناها الى المحكم وهو قوله ليس كمثله شيء فقلنا لا نعلم كيفية الرؤية ونعتقد اصل الرؤية هكذا ذكر الشيخ الامام فخر الاسلام البزودي فعلم من هذا ومما ذكرنا سابقا ان المتشابه اما ما لا يفهم منه معنى اصلا مثل الم وغير ذلك ويسمى هذا مقطعات واما ما يفهم منه معنى بحسب اللغة ولا نعلم ما ذا اراد منه المتكلم لان معناه الظاهر يكون مخالفا للمحكم كقوله وجه الله ويسمى هذه آيات الصفات واما المقطعات في اوائل السور فتسعة وعشرون الى ان عدها ثم قال واما آيات الصفات فكثيرة في القرآن منها قوله الرحمن على العرش استوى - ولتصنع على عيني وكل شيء هالك الا وجهه ويبقى وجه ربك - ويد الله فوق ايديهم والسموات مطويات بيمينه ويوم

اور خدا کا یہ قول کہ کتنے مونہہ اوسدن ترو تازہ ہونگے - خدا کو دیکھنے والے - کیونکہ یہہ آیت مسلمانون کے لئے دیدار خدا ثابت کرنے مین تو محکم ہے پر اوس دیدار کی کیفیت مین متشابہ ہے کیونکہ ظاہری کیفیت رویت سے طرف اور مکان ثابت ہوتا ہے - اسلئے ہمنے اس آیت متشابہ کو اس آیۂ محکم کے کہ "اوسکی مثل کوئی چیز نہین" تابع کیا - اور یون کہا کہ ہم اس کیفیت دیدار کو نہین جانتے - اصل دیدار کو اسطرح اوسکی ذات کو لائق ہے مانتے ہین - ایسا ہی شیخ امام فخر الاسلام بزودی نے فرمایا ہے - یہان سے اور ہمارے بیان سابق سے معلوم ہے کہ آیات متشابہات دو قسم ہین - ایک وہ جسکے معنے کچھہ بھی سمجھ مین نہ آوین جیسے الم وغیرہ جسکو مقطعات کہتے ہین - دوسرے وہ جنکے لغوی معنے معلوم ہین پر اونکے مرادی معنے معلوم نہین - کیونکہ ظاہری معنے جو لغت سے معلوم ہوتے ہین - آیۂ محکم کے مخالف ہین جیسے خدا تعالے کے لئے مُنہ کا ہونا - انکو آیات صفات کہتے ہین - مقطعات سورتون مین ابتدا مین انتیس ۲۹ ہین

یکشف عن ساق وهو القاهر فوق عباده
ونحن اقرب الیه من حبل الورید. جاء
ربك او یاتی ربك وعند ربك
ومن دون الله اینما تولوا فثم وجه
الله - وهو معکم اینما کنتم
ونفخت فیه من روحی وسنفرغ لکم
ایها الثقلان - الله نور السموات و
الارض - وجوه یومئذ ناضرة
الی ربها ناظرة - فان هذه کلها
متشابهات وقفت علیها کتب
التفاسیر

(تفسیر احمدی)

نوٹ - اس عبارت تفسیر احمدی میں
ایسی بات کوئی نہین ہے جو در تفاسیر
مین ہو - لہذا کوئی صاحب جو تفسیر احمدی کے معتقد
نہون اس عبارت کے نقل کرنے پر معترض
نہین ہو سکتے جس بات پر وہ معترض ہونگے
وہ بات ہم ان ہی کی معتبر و مسلم کتب تفسیر
و اصول سے نکال دینگے -

حروف ہین پھر انکو شمار کیا - اور ابجد کہا آیات
صفات قرآن مین بہت ہین - از انجملہ خداے
تعالے کے یہہ اقوال کہ خدا عرش پر ہے - اور تا
کر تو سے موسے میری آنکھون کے سامنے پرورش
پاوے - اور سب کچھ خدا کے منہہ کے سوا فنا
ہونے والا ہے خدا کا اونہہ باقی رہیگا تیرا
کا ہاتھ انکے ہاتھون پر ہے - آسمان خدا کے دہنے
ہاتھ مین لپیٹے ہونگے - کتنا پکار کہیگا
افسوس مینے خدا کے پہلو مین قصور کیا - جب
خدا تعالے نزول کریگا - وہ ... غائب
ہے اور انسان سے اوسکی رگ جان
سے زیادہ قریب ہے تیرا رب آیا یا آویگا
اور خدا کے پاس اور اوسکے سوا جدہر تم
مونہہ پہیرو وہان خدا کا مونہہ ہے - وہ تمہارے
ساتھہ ہے جدہر تم ہو - ہمنے آدم مین اپنی
روح پہونکدی ہم تمہارے لئے اے جن
و انسان جلد فرصت لگاتے ہین خدا
آسمانون اور زمین کا نور ہے - کتنے مونہہ
اوسدن تر و تازہ ہونگے خدا کی طرف دیکھنے
والے - یہہ آیات سبہی متشابہات ہین
جنپر یہہ بات تفاسیر مین پائی ہے

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے بہی حجۃ اللہ البالغہ مین آیات صفات کو متشابہات سے شمار کیا ہے - اصل عبارت جناب خاتمہ مبحث مین تفویض مین منقول ہوگی شیخ ابن تیمیہ و ابن القیم وغیرہ اکابر فریق مؤولین نے وصف استواء و فوقیت کو محکمات سے شمار کیا ہے - مگر آیات قرب و معیت کو اونہون نے ہی متشابہ قرار دیا ہے - چنانچہ شیخ ابن القیم نے اعلام الموقعین مین دلایل فوقیت کے اقسام بیان کر کے فرمایا ہے یہ اون

هذه الانواع من الادلة السمعية المحكمة - اذا بسطت افرادها كانت الف دليل على علو الرب على خلقه واستوائه على العرش فترك الجهمية ذلك كله وردوه بالمتشابه من قوله وهو معكم اينما كنتم (اعلام ابن القيم)

دلایل کے (جنسے خدا کا عرش پر اور مخلوق سے اوپر ہونا ثابت ہوتا ہے) اقسام ہین انکی جزئیات (افراد) پر تفصیل بیان کئے جاوین تو ہزار دلیل بنے جہمیون نے ان سب دلائل کو چھوڑ [illegible] ہے اور اس متشابہ قول خداوندی سے کہ وہ تمہارے ساتھ ہے جہان کہین تم ہو رد یا کر دیا ہے -

شیخ ابن تیمیہ اپنے رسالہ حموریہ مین ان آیات قرب و معیت کا متشابہ ہونا تسلیم کیا ہے پھر ایمین تاویل کر کے اونکو آیات استواء و فوقیت کے تابع کیا ہے - اور اس تاویل کو تاویل مصطلح سے مستثنے او علیحدہ کر دیا ہے - اونکا اصل کلام مقام بیان و مقال فریق مؤول مین آویگا - انشاء اللہ تعالے -

ایک چند اوراق کا نو طبع رسالہ جسکو بعض مکفرین اہل تفویض نے امام احمد بن حنبل کے نام سے کسی گمنام مطبع مین چھپوایا ہے خدا کا عرش پر ہونا بیان کر کے کہا ہے کہ اگر کوئی بدعتی و مخالف خدا یتعالے کے اس قول سے کہ ہم انسان سے اوسکی رگ جان

فان احتج مبتدع او مخالف بقوله ونحن اقرب اليه من حبل الوريد - او بقوله عز وجل وهو معكم اينما كنتم او بقوله ما يكون من نجوى ثلثة الا هو رابعهم

سے قریب تر ہین یا اس قول سے کہ وہ تمہارے ساتھ ہے جہان کہین تم ہو یا اس قول سے کہ کہین تین شخص چھپکر باتین نہین کرتے مین

جہان خدا تعالے وہین چوتھا ہو یا مثل ان کی اور متشابہات قران سے استدلال کرے تو اوسکا جواب یہہ ہے کہ ان اقوال مین

> ونحو هذا من متشابه القرآن قيل انما يعني بذلك العلم

معیت اور قرب یا شمول خداوندی سے اسکا علم مراد ہے

ایسا ہی اس گروہ کے بہت - رسائل - عربی - فارسی - ہندی - وغیرہ مین ان صفات قرب و معیت کو متشابہ کہا ہے جنکی نقل و تفصیل سے طول کا خوف ہے -

بالجملہ اس وصف قرب و معیت کا متشابہات سے ہونا اس وقت تک فریقین مفوضین و مؤولین مانتے ہین اور خاصکر مؤولین اِس غرض سے کہ صیغہ محکم بنکر صفت فوقیت [illegible] زور شور کے ساتھہ انکو متشابہ قرار دیتے ہین - اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلا مقدمہ دلیل دعوی اول کا اوس گروہ مؤولین کے نزدیک بغیر کسی قسم چون و چرا کے مسلّم ہے

دلیل دعوی اوّل کے دوسرے مقدمہ کا ثبوت

خدا تعالے نے قران مین فرمایا ہے -

هو الذي انزل عليك الكتاب منه آيات محكمات هن ام الكتاب واخر متشابهات فاما الذين في قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاويله - وما يعلم تاويله الا الله والراسخون في العلم يقولون امنا به كل من عند ربنا وما يذكر الا اولوا الالباب (آل عمران ع)	خدا تعالے وہ ہے جسنے تجہپر اپنے رسول کتاب اوتاری ہے - جسکی بعض آیتین صاف صاف مطلب بتاتی ہین وہ اس کتاب کے اصول ہین اور دوسری متشابہ (جنکی مراد سمجہنے مین اشتباہ ہو) ہیں جنکے دلون مین ٹیڑہاپن ہے وہ گمراہی اور تاویل کی تلاش مین

ان ہی متشابہ آیتون کے پیچہے پڑتے ہین - حالانکہ اونکی تاویل بجز خدا کوئی

نہیں جانتا اور جو لوگ علم میں ثابت قدم ہیں وہ یہہ کہتے ہیں کہ ہم ان آیات پر بن سمجھے ایمان لائے
یہہ سبھی ہمارے رب کی طرف سے ہیں۔ یہہ بات وہی سمجھتے ہیں جو صاحب عقل ہیں
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ (چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں ہی) **کہ آنحضرت**
صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت پڑھی اور فرمایا۔ جب تم ایسے لوگون کو دیکھو

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قال تلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ھذہ الایۃ وقال اذا رایت الذین یتبعون
ما تشابہ بہ فاولئک الذین سمی ھم اللہ فاحذروھم
(صحیح بخاری صفحہ ۶۵۲ و مسلم ص ۳۴۹)

جو آیات متشابہات در پئے تاویل ہوتے
ہین تو اُن سے بچو۔ یہہ وہی ہین جنکا خدا نے
نام لیا ہے یعنے ان کو کج رو و فتنہ
جو کہا ہے۔

جمہور علما (صحابہ و تابعین و آئمہ مجتہدین) اسیر ہین کہ آیات متشابہات کے معنی و مراد بجز
خدا کے کوئی نہیں جانتا [illegible] ہے اور تفسیر معالم

ذھب الاکثرون الی الواو فی قولہ
والراسخون واو الاستیناف وتم الکلام
عند قولہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ وھو قول
ابی بن کعب وعائشۃ وعروۃ بن الزبیر
وروایۃ عن طاؤس عن ابن عباس ایضا وبہ قال
الحسن واکثر التابعین واختارہ الکسائی والفراء
والاخفش وقال لا یعلم تاویل المتشابہ
الا اللہ ویجوز ان یکون فی القرآن تاویل
استاثر اللہ بعلمہ ولم یطلع علیہ احدا
من خلقہ کما استاثر بعلم الساعۃ
ووقت طلوع الشمس من مغربھا

میں لکھا ہے کہ اکثر علما کا یہی قول ہے کہ واو
قول خداوندی والراسخون فی العلم مین
واو برسر کلام ہے عاطفہ نہیں ہے۔
پہلا کلام اس قول پر تمام ہوا کہ متشابہ کی تاویل
بجز خدا کے کوئی نہیں جانتا یہی بات ابی بن
کعب و عائشہ رض و عروہ بن زبیر فرماتی ہین
یہی حضرت ابن عباس سے طاؤس نے روایت
کیا ہے یہی حسن بصری و اکثر تابعین کا قول
ہے۔ اور اسیکو امام کسائی فرا و اخفش
(نحوی اماموں نے) اختیار کیا ہے یہہ کہتے
ہین متشابہ کی تاویل کو بجز خدا کوئی

خروج الدجال ونزول عیسیٰ علیہ السلام
ونحوھا۔ والخلق متعبدون فی
المتشابہ بالایمان وبفی المحکم با
الایمان والعمل ومما یصدق ذلک قرءۃ
عبد اللہ ان تاویلہ الا عند اللہ والراسخون فی
العلم یقولون آمنا بہ کل من عند ربنا و
ھذا القول اقیس فی العربیۃ واشبہ بظاہر الایۃ قال
ابن عباس ومجاھد والسدی بقولھم آمنا بہ سماھم اللہ
الراسخین فی العلم فرسوخہم قولہم آمنا بہ بالمتشابہ

نہین جاننا اور قرآن مین ایسی تاویل کا
(جسکا علم خدا سے مخصوص ہو دوسرے کو
اوس نے نہ بتائی ہو) پایا جانا جائز ہے
اسکی نظیر علم وقت قیامت ہے اور وقت
طلوع آفتاب جانب مغرب سے اور دجال کے
نکلنے۔ اور حضرت عیسےٰ ؑ کے آسمان سے
اوترنے کا وقت وغیرہ اور لوگون کو آیات متشابہات
پر صرف ایمان لانے کا حکم ہے اور آیات
محکمات پر ایمان اور عمل دونون کا حکم ہی

[illegible] تاویلہ الا
عند اللہ۔ اور اوسکے معنے یہہ ہین کہ متشابہ کی تاویل کا علم بجز خدا کے کسیکو
نہین ہے۔ یہی بات قواعد عربیہ کے روسے زیادہ تر قرین قیاس اور ظاہر
آیت سے مناسب ہے ابن عباس وسدی ومجاہد نے کہا ہے خدا نے ان لوگون کو
اسلئے ثابت قدم کہا ہے کہ انہون نے آیات متشابہات کو بن سمجھے مان لیا ہے
انکی ثابت قدمی یہی بن سمجھے آمنا کہنا ہے

تفسیر **اتقان** مین ہے۔ لوگون کا اسمین اختلاف ہے کہ متشابہات پر کسیکا

ھل المتشابہ مما یمکن الاطلاع علی علمہ او لا یعلمہ
الا اللہ علی قولین منشاھما الاختلاف فی قولہ
والراسخون فی العلم ھل ھو معطوف
ویقولون حال او مبتدأ خبرہ یقولون والواو
للاستیناف۔

مطلع ہونا ممکن ہے یا یہہ کہ بجز خدا کوئی
اون کو نہین جانتا یہہ اختلاف اس اختلاف
سے پیدا ہوا ہے کہ لفظ والراسخون لفظ
اللہ پر معطوف ہے اور لفظ یقولون اسکا
حال ہے یا یہ مبتدا ہے اور یقولون اوسکی خبر ہے

علی الاول طایفة یسیرة منهم
مجاهد و هو روایة عن ابن عباس
××× واختار هذا القول النووی
فی شرح مسلم انه لا یصح ان یتکلم الله
یخاطب الله عباده بما لا سبیل لاحد
من خلقه الی معرفته وقال ابن
الحاجب انه الظاهر واما الاکثرون
من الصحابة والتابعین و
اتباعهم خصوصًا اهل السنة
فذهبوا الی الاول وهو
[illegible] روایة عن ابن عباس
رضی الله عنه وقال ابن السمعانی
رضی الله عنه لم یذهب الی القول
الاول الا شرذمة قلیلة
واختار ابن القتیبی قال وکان
یعتقد مذهب اهل السنة
لکنه سهی قال ولا غرفان لکل
جواد کبوة ولکل عالم هفوة
قلت ویدل لصحة مذهب الاکثرین
ما اخرجه عبد الرزاق فی تفسیره و
الحاکم فی مستدرکه عن ابن عباس انه کان

تھوڑے لوگ جنمین ایک مجاہد تابعی ہے اور ایک
روایت مین ابن عباس اسپر ہین کہ متشابہات
پر اطلاع ممکن ہے ۔ امام نووی نے شرح مسلم مین
اسی قول کو پسند کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ امر
بعید از قیاس ہے کہ خدا تعالے اپنے بندون
کو ایسے امر سے مخاطب کرے جسکو کوئی
سمجھ نسکے ۔ ابن حاجب نے بھی اسیکو
ظاہر قرار دیا ہے ۔ ولیکن اکثر صحابہ و تابعین
اور انکے اتباع خصوصًا اہل سنت اسپر ہین کہ علم
متشابہ کسیکے لئے ممکن نہین ہے ۔ یہی روایت ابن
عباس [illegible] ہے ۔ ابن سمعانی نے کہا کہ پہلا قول
تھوڑے سے لوگوں کا ہے قتیبی نے بھی اسیکو
اختیار کیا تھا ۔ اور وہ اوسیکو اہل سنت جماعت
کا مذہب سمجھتا تھا لیکن وہ اسمین بھول گیا
اور یہہ انوکھی (یا دہوکہ کی) بات نہین سبھی
گھوڑے مونہہ کے بل گر پڑتے ہین اور سبھی
عالم بہول جاتے ہین مین کہتا ہون (امام
سیوطی فرماتے ہین) اکثر صحابہ وغیرہ کے
قول کی صحت پر دلیل یہہ روایت ہے جسکو
عبد الرزاق نے تفسیر مین اور حاکم نے مستدرک
مین ابن عباس سے نقل کیا ہے (باقی عنقریب)

بقیہ — اس حسنیا دکا جواب حضرت شاہ ولی اللہ کی کلام مین جو خاتمہ بحث پر منقول ہوگا ۔ پورے طور پر ادا ہوگا ۔ انشاء اللہ تعالی ۔